٢

اعمال صالحہ اور اُن کے اجر و ثواب کے متعلق احادیث نبویہ کا بے مثال مجموعہ

المتجر الرابح

فی ثواب العمل الصالح

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن خلف الدمیاطی



تحقیق وتخریج
ڈاکٹر عبد الملک بن عبد اللہ بن دہیش

ترجمہ
ڈاکٹر عبد الرحمٰن یوسف

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

بخدمت گرامی!
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ
مدیر جامعۃ لاهور الاسلامیۃ

عبدالرحمن یوسف
6.10.03

www.KitaboSunnat.com

المتجر الرابح

فی ثواب العمل الصالح

المتجر الرابح

فی ثواب العمل الصالح

اعمالِ صالحہ اور اُن کے اجر وثواب کے متعلق احادیثِ نبویہ کا
بے مثال مجموعہ

جلد دوم

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی

تحقیق وتخریج
ڈاکٹر عبد الملک بن عبد اللہ بن دہیش

ترجمہ
ڈاکٹر عبد الرحمن یوسف

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

مسلک کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ

ناشر ______ ابوبکر قدوسی

اشاعت ______ دسمبر 2002ء

مطبع ______ موٹروے پریس

MAKTABA QUDDUSIA
REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١١- أَبْوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

تلاوت قرآن مجید

ثَوَابُ مَنْ تَعلّمَ الْقُرْآنَ أَوْ عَلَّمَهُ أَوْ تَلاهُ أَوْ اِسْتَمَعَهُ لِوَجْهِ اللهِ [عَزَّوَجَلَّ]

قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے تلاوت کرنے اور اللہ کی رضا کے لیے سننے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿اَلَّذِيْنَ ءَاتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ﴾ [بقره : ١٢١]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اسے (ایسے) پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْءَانَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ بِالآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ [اسراء : ٤٥]

اور فرمایا: ”اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے حجاب در حجاب کر دیتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [اسراء: ٨٢]

اور فرمایا: ”اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَ أَقَامُوا الصَّلاَةَ وَ أَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلاَنِيَةً يَرْجُوْنَ تِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ وَالَّذِيْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مِنْهُمْ سَابِقٌ

اور فرمایا: ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم و تباہ نہیں ہو گی، کیونکہ (اللہ تعالیٰ) انہیں پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے زیادہ بھی دے گا، وہ تو بخشنے والا (اور) قدر دان ہے اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے برحق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خبردار ہے (انہیں) دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے ان لوگوں کو

بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ﴾ [فاطر : ۲۹-۳۵]

جنہیں اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا، کتاب کا وارث بنایا کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں- یہی بڑا فضل ہے (ان لوگوں کے لیے) بہشت جاودانی ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک ریشمی ہو گی، وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا' بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدردان ہے، جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا' یہاں نہ تو ہمیں کوئی رنج ہو گا اور نہ تھکان ہی ہو گی-"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللهِ ذَلِكَ هُدَى اللهِ يَهْدِيْ بِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ [زمر:۲۳] [وَ الآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ]

اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) باہم ملتی جلتی (ہیں) اور بار بار پڑھی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں' یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے- اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں-" اس کے متعلق بہت سی آیات ہیں-

۱۰۷۷- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((اقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ)) الْحَدِيْثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۷۷- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا-" (مسلم)

۱۰۷۸- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

۱۰۷۸- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "روزہ اور قرآن دونوں بندے

۱۰۷۷- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قراءۃ القرآن۔

((الصِّيَامُ وَ الْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَ يَقُولُ الْقُرْآنُ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور پینے سے روک دیا تھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا اے میرے پروردگار! میں نے اسے رات کو نیند سے روکا تھا، میری سفارش قبول فرما اور دونوں کی سفارش کو قبول کر لیا جائے گا-" (احمد، طبرانی، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۰۷۹- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَ مَاحِلٌ مُصَدَّقٌ. مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ: قَوْلُهُ ((مَاحِلٌ)) هو بحاء مهملة مكسورة قيل: معناه ساع، وقيل: خصم مجادل.

۱۰۷۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہو گی اور ایسا مد مقابل ہے جس کی بات مانی جائے گی- جو شخص اسے اپنا پیش رو بنائے گا اسے یہ جنت تک لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا اسے یہ دوزخ تک دھکیل کر لے جائے گا-" (ابن حبان)

۱۰۸۰- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)).

۱۰۸۰- حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے قرآن حکیم پڑھا اور اسے حفظ کر لیا، اس کی حلال کردہ چیز کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے قبیلے کے دس ایسے افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہو-" (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۰۷۸- مسند احمد ۱۷٤/۲، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۸۱/۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی- مستدرك حاكم ٥٥٤/١، ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۰۷۹- صحيح ابن حبان (الاحسان) ١٦٧/١ ـ

۱۰۸۰- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن، ترمذی نے کہا اس کی سند صحیح نہیں ہے- حفص بن سیان کو ضعیف سمجھا جاتا ہے۔ سنن ابن ماجه مقدمه باب فضل من تعلم القرآن وعلمه۔

۱۰۸۱- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۰۸۱- حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید خود بھی سیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں-" (بخاری' مسلم)

۱۰۸۲- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ)) فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّنَا يُحِبُّ ذٰلِكَ، قَالَ: ((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ فَيَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَ ثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ وَ أَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَ مِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((بُطْحَانُ)) بضم الباء وإسكان الطاء و بالحاء المهملة موضع بالمدينة، و ((الْكَوْمَاءُ)) بفتح الكاف و بالمد هي العظيمة السنام من الابل.

۱۰۸۲- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم صفہ میں تھے- آپ نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بطحان یا عقیق تک جائے اور وہاں سے کسی گناہ یا قطع رحمی کے بغیر دو فربہ اونٹنیاں لے کر آجائے؟" ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے- آپ نے فرمایا "تم مسجد میں جاکر اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب کی دو آیتیں کیوں نہیں سیکھتے یا پڑھتے' یہ تمہارے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے بہتر ہیں اور جتنی آیتیں ہوں گی اتنے اونٹوں سے بہتر ہیں-" (مسلم)

۱۰۸۳- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَ لَأَنْ

۱۰۸۳- حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اے ابوذر! اگر تو جاکر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کسی کو سکھائے تو یہ تیرے لیے سو رکعت پڑھنے سے بہتر ہے

۱۰۸۱- صحیح بخاری ۹/۸٤' کتاب فضائل القرآن' باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه- امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا- اس بارے میں حافظ دمیاطیؒ مولف کتاب کو غلطی لگی ہے- البتہ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام دارمی نے روایت کیا ہے اور فریابی نے فضائل القرآن میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد سے روایت کیا ہے-

۱۰۸۲- صحیح مسلم ۱/۵۵۲' کتاب صلاة المسافرین' باب فضل قراءة القرآن-

۱۰۸۳- سنن ابن ماجه مقدمه کتاب فضل من تعلم القرآن وعلمه-

تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ بِهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

اور اگر تو علم کا ایک پورا باب سکھائے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ تیرے لیے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔" (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۰۸۴ – وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ [أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ] قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنَ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۰۸۴- حضرت سہل بن معاذؓ نے اپنے باپ (معاذؓ) کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص قرآن مجید پڑھ کر اس پر عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی گھروں میں پہنچنے والی سورج کی روشنی سے خوبصورت ہو گی- اس پر عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا خیال ہے؟" (ابوداود، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۰۸۵ – وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُومُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ : بِمَا كُسِينَا هٰذَا ؟ فَيُقَالُ : بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۰۸۵- حضرت بریدہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص قرآن مجید پڑھے، اسے سیکھے اور اس کے مطابق عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو دو ایسے لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں بن سکتی- وہ دونوں کہیں گے یہ ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ انہیں کہا جائے گا کہ تمہارے بیٹے کے قرآن مجید کو حاصل کرنے کی بنا پر-" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۰۸۶ – وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ [تعالى]: ﴿ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ إِلاَّ الَّذِيْنَ

۱۰۸۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے وہ گھٹیا ترین عمر تک نہیں پہنچتا- یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یعنی "ہم نے ان کو ذلت میں پھینک دیا، سوائے ان لوگوں

۱۰۸۴- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی ثواب قراءة القرآن، مستدرك حاكم ۱۵۶۷، ذہبی نے کہا ہے کہ زبان راوی قوی نہیں ہے

۱۰۸۵- مستدرك حاكم ۱/۵۶۸، ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۰۸۶- مستدرك حاكم ۲/۵۲۸، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

ءَامَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ : الَّذِيْنَ قَرَؤُوْا الْقُرْآنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور جنہوں نے قرآن مجید پڑھا۔(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۰۸۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ- قال أبو سليمان الخطابي في معالم السنن جاء في الأثر أن عدد آي القرآن على قدر درج [الجنة] فيقال للقاري : ارق في الدَّرَجة على قدر ما كنت تقرأ من [آي] القرآن فمن استوفى جميع القرآن استولى على أقصى درجة الجنة في الآخرة ، ومن قرأ جزءا منه كان رقيُّه في الدرج على قدر ذلك فيكون منتهى الثواب عند مُنْتَهى الْقراءة.

۱۰۸۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن مجید پڑھنے والے کو کہا جائے گا پڑھتا جا چڑھتا جا اور ترتیل کر، جیسے تو دنیا میں ترتیل کیا کرتا تھا، تیرا ٹھکانا وہاں ہے جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

(ملاحظہ) ابو سلیمان خطابی نے معالم السنن میں بیان کیا ہے کہ ایک روایت میں بیان ہوا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی تعداد جنت کے درجوں کے برابر ہے لہٰذا قاری کو کہا جائے گا اتنے درجے چڑھ جا جتنی تو قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کیا کرتا تھا، جو شخص قرآن ازبر کر لیتا ہے وہ آخرت میں جنت کے آخری درجے پر فائز ہو گا اور جو شخص ایک پارہ پڑھے گا اس کی بلندی اس کے مطابق درجے تک ہو گی اور ثواب کی انتہا وہاں ہو گی جہاں تلاوت کی انتہا ہو گی۔

۱۰۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ : يَا رَبِّ

۱۰۸۸- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز صاحب قرآن آئے گا تو قرآن مجید کہے گا اے میرے رب! اسے لباس عنایت فرما، لہٰذا اسے عزت و اکرام کا لباس زیب تن کرا دیا جائے گا۔ پھر قرآن مجید کہے گا اے میرے رب!

۱۰۸۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، سنن ابن ماجه کتاب الادب باب ثواب القرآن، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۱/۲، سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب(۱۸)

۱۰۸۸- سنن ترمذی ایضاً۔ ابن خزیمہ کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرك حاكم ۵۵۲/۱، ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ سنن ترمذی ایضاً ابن خزیمہ کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

زِدْهُ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ :يَا رَبِّ إِرْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقَ وَيَزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ:صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

اسے اور دے- پھر اسے عزت و اکرام کا تاج پہنا دیا جائے گا- پھر قرآن مجید کہے گا اے میرے پروردگار! اس پر خوش ہو جا، تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور ہر آیت کے بدلے اسے ایک نیکی اضافی طور پر دی جائے گی-" (ترمذی نے اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے- ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے، نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

١٠٨٩- وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ: يَا لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ . وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ ، فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

١٠٨٩- انہی (حضرت ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حسد کی حد تک رشک صرف دو آدمیوں کے لیے جائز ہے- ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے علم سے نوازا اور وہ لیل و نہار اس کی تلاوت کرتا رہتا ہو، اس کا ہمسایہ اسے سن کر کہے کاش مجھے بھی یہ نعمت دی جاتی جو اسے عطا ہوئی ہے اور میں بھی ایسے کرتا جیسے یہ کرتا ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے (اسے دیکھ کر) آدمی کہتا ہے کاش مجھے بھی اس جیسی نعمت عطا ہوتی تاکہ میں اس جیسے کام کرتا-" (بخاری)

١٠٩٠- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلْقِ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَ أَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَدَاعٍ يَدْعُو إِلَى

١٠٩٠- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمیوں کو قیامت گھبراہٹ زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی انہیں حساب کی سختی کا سامنا کرنا پڑے گا (بلکہ) وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک کستوری کے ٹیلوں پر رہیں گے، ایک وہ شخص جس نے اللہ کی رضاجوئی کے لیے قرآن مجید پڑھا اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کی اور لوگ اس پر راضی رہے- دوسرا شخص وہ داعی (مؤذن) ہے

١٠٨٩- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب اغتباط صاحب القرآن ـ

١٠٩٠- معجم کبیر طبرانی ١٢/٤٣٣، ہیثمی نے مجمع الزوائد (١/٣٢٧) میں کہا ہے اس کی سند میں بحر بن کثیر سقاء راوی ضعیف ہے-

الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ رَبِّهِ وَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَوَالِيهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلاَّ مَرَّةً وَ مَرَّةً حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَمَا حَدَّثْتُ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((ثَلاَثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَيَهُولُهُمُ الْفَزَعُ وَ لاَ يَفْزَعُونَ حِيْنَ يُفْزِعُ النَّاسُ رَجُلٌ عُلِّمَ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ يَطْلُبُ وَجْهَ اللهِ وَ مَا عِنْدَهُ)) [الحديث] .

جو اللہ کی رضاجوئی کے لیے پانچ نمازوں کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کے حقوق بھی بطریق احسن سرانجام دیئے اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی۔" (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) اس کی ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اگر میں نے ایک اور ایک حتیٰ کہ سات دفعہ نہ سنا ہوتا تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "تین آدمی قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اور انہیں قیامت خوفزدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی وہ لوگوں کے گھبرانے کے وقت گھبرائیں گے (ان میں سے) ایک شخص وہ ہے جسے قرآن مجید سکھایا گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے انعامات کی طلب کی نیت سے اسے (نماز کے دوران قیام کی حالت میں پڑھا)۔"

۱۰۹۱- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ لاَ تَرْجِعُونَ إِلَى اللهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ)) يَعْنِي الْقُرْآنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۰۹۱- حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قرآن مجید میں سے صادر ہونے والے الفاظ سے افضل کسی بھی چیز کے ذریعے تم اللہ کی طرف رجوع نہیں کر سکتے۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۰۹۲-وَخَرَّجَ التِّرمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَذِنَ اللهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَ إِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِي صَلاَتِهِ وَ مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ)).

۱۰۹۲- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو دو رکعت نماز سے افضل ہو۔ جب تک بندہ نماز میں ہوتا ہے نیکی بندے کے سر پر نچھاور کی جاتی ہے اور اللہ کے بندے اس (قرآن) میں سے پڑھے جانے والے کلمات سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعے تقرب حاصل نہیں کر سکے۔" (ترمذی)

۱۰۹۱- مستدرك حاكم ۱/۵۵۵ ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۰۹۲- سنن ترمذی كتاب فضائل القرآن باب(۱۷) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔

١٠٩٣- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَهْلُ الْقُرْآنِ، هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۰۹۳- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کی خویش واقارب ہیں۔" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "اہل قرآن اللہ والے اور اس کے خاص افراد ہیں۔" (اسے نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٠٩٤- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا. قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَالَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ: فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ))

۱۰۹۴- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیرؓ ایک دفعہ رات کے وقت کھجوروں کے کھلیان میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا اچھلا، پھر تلاوت (شروع) کی تو وہ دوبارہ اچھلا، پھر تلاوت کی تو پھر بھی اچھل پڑا۔ اسید کا بیان ہے کہ مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں یحییٰ کو روند نہ ڈالے لہٰذا میں گھوڑے کو پکڑنے کے لیے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر چھتری نما (سایہ) ہے اس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) ہیں (پھر) وہ فضا میں اتنا اوپر چڑھ گیا کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ! گزشتہ رات میں اپنے صحن میں بیٹھا رات کے وسط میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابن حضیر! پڑھتے رہو" انہوں نے کہا میں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو وہ دوبارہ اچھل پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابن حضیر! پڑھتے رہو۔" انہوں نے کہا میں نے پھر پڑھا تو وہ پھر اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابن حضیر! پڑھتے رہو۔" انہوں نے کہا میں

۱۰۹۳- سنن کبری نسائی (تحفتہ الاشراف) ۱/۹۸ سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۹۴- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب نزول السکینۃ والملائکۃ عند قراءۃ القرآن ۔ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن۔

قَالَ: فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ هَذَا لَفْظُهُ.

(تلاوت) قرآن سے رک گیا (کیونکہ) یحیٰی گھوڑے کے نزدیک تھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں اسے کچل نہ دے تو مجھے چھتری نما (سایہ) نظر آیا جس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) تھیں- وہ فضا میں بلندی پر جا چکا تھا- حتیٰ کہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ تو فرشتے تھے جو تیری تلاوت سن رہے تھے اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو لوگ انہیں صبح کے وقت دیکھتے اور وہ ان سے مخفی نہ ہوتے-" (بخاری' مسلم' یہ الفاظ مسلم نے ذکر کیے ہیں)

١٠٩٥- وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا مُخْتَصَرَةٌ مِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ)) وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ بِاخْتِصَارٍ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِيهِ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ مُدَلاَّةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فَقَالَ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ))

((الْمِرْبَدُ)) بكسر الميم و إسكان الراء و بالباء الموحدة هو المكان الذي تحبس فيه الابل و الغنم وهو الموضع الذي يجعل فيه التمر ليجف أيضاً.

١٠٩٥- براء کی حدیث میں بخاری و مسلم ہی کی ایک مختصر روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ سکینت تھی جو قرآن کی خاطر نازل ہوئی تھی- اسے حاکم نے بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے جھانکا تو چراغوں جیسی روشنیاں آسمان و زمین کے درمیان لٹکی ہوئی تھیں- پھر (اسید نے) کہا یارسول اللہ! مجھ میں تلاوت جاری رکھنے کی ہمت نہیں رہی تھی- آپ نے فرمایا "یہ فرشتے تھے جو تلاوت قرآن مجید کی خاطر اترے تھے- اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو عجیب و غریب چیزیں مشاہدہ کرتا-"

١٠٩٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ

١٠٩٦- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے ایک

١٠٩٥- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل الکھف، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن۔ مستدرک حاکم ١/٥٥٤۔

وَ يَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

دوسرے کو پڑھاتے ہیں، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود مخلوق میں کرتا ہے۔" (مسلم)

۱۰۹۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لاَ أَقُولُ آلم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَ لاَمٌ حَرْفٌ وَ مِيمٌ حَرْفٌ)) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَطْوَلَ مِنْهُ وَ صَحَّحَ إِسْنَادَهُ وَ لَفْظُهُ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَاقْبَلُوا مَأْدُبَتَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ وَ النُّورُ الْمُبِينُ وَ الشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَ نَجَاةٌ لِمَنِ اتَّبَعَهُ لاَ يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبُ وَلاَ يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ وَلاَ تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَ لاَ تَخْلَقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، اُتْلُوهُ فَإِنَّ اللهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلاَوَتِهِ كُلَّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ آلم حَرْفٌ وَ لَكِنْ أَلِفٌ وَ لاَمٌ وَ مِيمٌ)).

۱۰۹۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھتا ہے، اسے اس کے عوض ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام (دوسرا) حرف ہے اور میم (تیسرا) حرف۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے) نیز اسے حاکم نے اس سے قدرے طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے' اس کے لفظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا "یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے جس قدر ممکن ہو اس دستر خوان کو قبول کرو۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے، نور مبین اور نفع مند شفا ہے۔ جو شخص اسے تھام لیتا ہے اس کے لیے یہ بچاؤ کا ذریعہ ہے اور جو اس کی اتباع کرتا ہے اس کے لیے یہ باعث نجات ہے' وہ راہ راست سے نہیں بھٹکے گا کہ وہ معتوب ہو اور نہ ہی وہ ٹیڑھا چلے گا کہ اسے سیدھا کرنے کی ضرورت ہو، اس کے عجائبات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ بار بار دہرانے سے بوسیدہ ہوگا۔ اس کی تلاوت کیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکیاں عطا کرے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم (علیحدہ علیحدہ حرف ہیں)۔"

۱۰۹۶- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر۔

۱۰۹۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فیمن قرأ حرفا من القرآن۔ مستدرک حاکم ۵۵۵/۱ ذہبی نے کہا ہے کہ صالح ثقہ راوی کی حدیث مسلم نے ذکر کی ہے، لیکن ابراہیم بن مسلم ضعیف ہے۔

۱۰۹۸- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ وَ مَنْ تَلَاهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۰۹۸- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے اس کے لیے ایک نیکی کئی گنا کر کے لکھی جاتی ہے اور جو اسے تلاوت کرتا ہے اس کے لیے یہ قیامت کے دن نور ہو گی۔" (اسے احمد نے عباد بن میسرۃ عن الحسن عن ابی ہریرہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۰۹۹- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُوْرٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي حَدِيْثٍ.

۱۰۹۹- حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا "تقویٰ اختیار کر یہ پورے دین کا سرا ہے۔" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اور بھی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا "قرآن مجید کی تلاوت کر یہ روئے زمین پر (یعنی زندگی میں) تیرے لیے نور ہو گی اور آسمان میں (یعنی مرنے کے بعد) تیرے لیے خزانہ۔" (اسے ابن حبان نے ایک حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے)

۱۱۰۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَ فَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۱۰۰- حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن مجید نے مجھ سے مانگنے سے مصروف رکھا، میں اسے مانگنے والوں کو دی جانے والی چیزوں میں سے سب سے بہتر چیز دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو باقی کلاموں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۰۱- وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

۱۱۰۱- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۰۹۸- مسند احمد ۳۴۱/۲۔

۱۰۹۹- ابن حبان کے ہاں متوقع مقام (باب قراءۃ القرآن) سے یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۱۰۰- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب (۲۵) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۰۱- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل القرآن علی سائر الکلام، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل حافظ القرآن۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ- وَفِي رِوَايَةٍ الْفَاجِر- الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ وَ فِي الرِّوَايَةِ الْفَاجِرِالَّذِيْ لَايَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ حَنْظَلَةٍ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

”قرآن مجید پڑھنے والے مومن کی مثال مالٹے کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال چھوہارے کی طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ اچھا ہے اور اس منافق یا فاجر کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نیاز بو کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے، لیکن ذائقہ ترش ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے منافق (یا فاجر) کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ ترش ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۱۰۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِيْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ: ((مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ)) قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ: ((أَ مَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((اذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ: وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً أَلَّا أَقُومَ بِهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَ اقْرَؤُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي

۱۱۰۲- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خاصی تعداد میں لشکر بھیجنا چاہا تو ان سے قرآن مجید پڑھوایا- ہر آدمی کو جتنا قرآن مجید آتا تھا اس سے پڑھوایا (اس دوران) ایک نوعمر آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا ”اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن مجید یاد ہے؟“ اس نے کہا ”مجھے اتنا اور اتنا اور سورۂ بقرہ یاد ہے- آپ نے فرمایا ”کیا تمہیں سورۂ بقرہ بھی یاد ہے؟“ اس نے کہا ہاں- آپ نے فرمایا ”جاؤ تم ان کے امیر ہو-“ ان میں سے بزرگ آدمیوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے سورۂ بقرہ صرف اس وجہ سے نہیں سیکھی کہ میں اسے قیام کے دوران پڑھ نہیں سکوں گا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید سیکھو اور اس کی تلاوت بھی کرو- قرآن مجید کو سیکھ کر اس کی تلاوت کرنے والے کی مثال اس مشکیزے کی طرح ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اور ہر جگہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو اور جو شخص اسے سیکھ کر سو جاتا ہے جب کہ وہ اسے یاد بھی ہے، اس کی مثال اس

۱۱۰۲- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فضل سورة البقرہ۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمان) ص ۴۴۲۔

جَوْفِهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ جُرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

مشکیزے کی طرح ہے جسے کستوری سے بھر کر باندھ دیا گیا ہو۔" (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے، ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے)

١١٠٣- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ. وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۱۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن مجید (کی) تلاوت کا ماہر نیک بزرگ اور کاتب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے' پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے' اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔" (بخاری' مسلم)

١١٠٤- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ إِلاَّ أَنَّهُ لاَ يُوحىٰ إِلَيْهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۱۰۴- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے قرآن مجید پڑھنا سیکھ لیا (گویا) اس نے نبوت کو اپنے دو پہلوؤں کے درمیان لے لیا' البتہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

١١٠٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَى هَؤُلاَءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. وَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ فِي الْقَانِتِيْنَ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۱۰۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ان پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے اسے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص ایک رات میں سو آیتیں تلاوت کرتا ہے اسے قانتین میں لکھا جاتا ہے۔" (ابن خزیمہ' حاکم نیز اس نے اسے بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١١٠٦- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ

۱۱۰۶- انہی ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص ایک رات میں دس آیتیں

۱۱۰۳- صحیح بخاری کتاب التفسیر باب (۸) سورة عبس' صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین باب فضل الماهر بالقرآن۔

۱۱۰۴- مستدرك حاكم ۱/۵۵۲۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۱۰۵- صحیح ابن خزیمه ۲/۱۸۰' مستدرك حاكم ۱/۳۰۸' ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۱۰۶- مستدرك حاكم ۱/ف۵۵۵ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ)) رَوَاهُ الْحَاكِم، وَقَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

تلاوت کرتا ہے' اسے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا-" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

وَنُقِلَ عَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ : أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فِي الْمَنَامِ، فَقُلْتُ : يَا رَبِّ مَا أَفْضَلُ مَا تَقَرَّبَ بِهِ الْمُقَرَّبُوْنَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: بِكَلَامِي يَا أَحْمَدُ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَبِّ بِفَهْمٍ أَوْ بِغَيْرِ فَهْمٍ ؟ قَالَ : بِفَهْمٍ وَ بِغَيْرِ فَهْمٍ.

امام احمد بن حنبل کے متعلق منقول ہے وہ بیان کیا کرتے تھے' میں نے نیند میں اللہ عزوجل کو دیکھا ہے اور میں نے پوچھا اے میرے رب! وہ کون سا عمل ہے جو تیرا تقرب حاصل کرنے کے لیے سب سے افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے احمد! میرا کلام وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا سمجھ کر یا سمجھ کے بغیر؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سمجھ کر بھی اور سمجھ کے بغیر بھی-

ثوابُ قراءة الفاتحة وفضلها

سورۂ فاتحہ کی فضیلت اور اسے پڑھنے کا ثواب

۱۱۰۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((فَنِصْفُهَا لِي وَ نِصْفُهَا لِعَبْدِيْ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اللهُ حَمِدَنِي عَبْدِيْ، فَإِذَا قَالَ: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ ، فَإِذَا قَالَ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي ، وَإِذَا قَالَ:إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، قَالَ: هٰذَا بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

۱۱۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے صلاۃ (تلاوت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور میں نے اپنے بندے کو (وہی دیا) جو اس نے مجھ سے مانگا-" ایک اور روایت میں ہے کہ "اس کا آدھا حصہ میرے لیے ہے اور آدھا میرے بندے کے لیے ہے- جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب وہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب وہ مالك یوم الدین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب وہ ایاك نعبد وایاك نستعین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے

۱۱۰۷- صحیح مسلم کتاب الصلوة باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة-

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ، قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ :قولُهُ ((قَسَمْتُ الصَّلاَةَ)) يعنى القراءة بدليل أنه فسرها بها، وقد تسمى القراءةُ صلاةً لوقوعها فيها وكونها جزءا من أجزائها كما في قوله تعالى: ﴿وَ لاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَتُخَافِتْ بِهَا﴾ وَمَعنى قَسَمْتُهَا بَيْنَ اللهِ و بين عبده نصفين لِأن نصفها ثناء على الله تعالى و تعظيم لجلاله، ونصفها دعاء ومسألة من العبد وا لله أعلم.

اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا میں نے اسے دے دیا۔" (مسلم) اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس کی تفسیر اس کے ساتھ فرمائی ہے۔ ملاحظہ صلاۃ سے مراد تلاوت ہے اور کبھی کبھی صلاۃ بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اس دوران کی جاتی ہے اور وہ اس کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے ﴿وَ لاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَتُخَافِتْ بِهَا﴾ اور اسے اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا نصف حصہ اللہ تعالیٰ کی ثنا اور عظمت پر مشتمل ہے اور نصف حصہ بندے کی طرف دعا اور التجا ہے۔ واللہ اعلم۔

١١٠٨- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَم يُفْتَحْ قَطُّ إِلاَّ الْيَومَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطٌّ إِلاَّ الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِر بِنُورَيْنِ أُوتِيْتَهُمَا لَم يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلاَّ أُعْطِيْتَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((النَّقِيض)) الصوت .

۱۱۰۸- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ انہوں نے اوپر سے آواز سنی اور سر اٹھایا۔ پھر کہنے لگے "یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جسے آج کھولا گیا ہے' اس سے پہلے یہ کبھی نہیں کھلا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے" نبی علیہ السلام نے فرمایا "یہ فرشتہ زمین پر اترا ہے اور یہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ اس نے کہا ہے آپ کو دو نور عطا ہوئے ہیں' ان کی آپ کو مبارک ہو' اس سے پہلے یہ کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے (ایک) فاتحۃ الکتاب اور (دوسرا) سورۃ بقرہ کی آخری آیات۔ ان دونوں میں جس حرف کی بھی آپ تلاوت کریں گے اس کا مصداق آپ کو عطا ہو گا۔" (مسلم)

١١٠٩- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي

۱۱۰۹- حضرت ابوسعید بن معلیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا' رسول اللہ ﷺ نے مجھے

۱۱۰۸- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ۔

۱۱۰۹- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب۔

بِالْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللهُ تَعَالَى: ﴿اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾- ثُمَّ قَالَ: لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

بلایا- میں نے (فوراً) جواب نہ دیا- پھر (نماز کے بعد) میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا- آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ﴿استجیبوا اللہ والرسول اذا دعاکم﴾ (کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جب بھی تمہیں بلائیں فوراً لبیک کہو-" پھر آپ نے فرمایا "تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمہیں ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت ہے- پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا- جب ہم (مسجد سے) نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت بتاؤں گا- آپ نے فرمایا "وہ الحمد للہ رب العالمین (ہے) یہ وہ سبع مثانی اور قرآن مجید ہے جو مجھے عطا ہوا ہے-" (بخاری)

١١١٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قُلْتُ : فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: ((تُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَ لَا فِي الْأَنْجِيلِ وَ لَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ [فَقَرَأَ] أُمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ وَ لَا فِي الْأَنْجِيلِ وَ لَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا ، وَ إِنَّهَا

۱۱۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس گئے' یہاں تک کہ فرمایا "کیا تو پسند کرتا ہے کہ میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں جس کی مثال تورات' انجیل' زبور اور فرقان حمید کسی میں نازل نہیں ہوئی؟" اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟" اس نے کہا ام القرآن (سورۂ فاتحہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' تورات' انجیل' زبور اور قرآن مجید کسی میں ایسی سورت نازل نہیں ہوئی اور یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا ہوا ہے-" (اسے ترمذی نے مکمل طور

۱۱۱۰- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل فاتحة الکتاب۔

۱۱۱۱- صحیح ابن حبان ۷۵/۲' مستدرك حاکم ۱۵٦/۱۔

سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِتَمَامِهِ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

پر ذکر کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۱۱۱– وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ فَنَزَلَ وَ نَزَلَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ ، قَالَ: فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ)) قَالَ: بَلَى، فَتَلَا ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۱۱۱- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک دفعہ) جا رہے تھے کہ رک گئے اور آپ کے پہلو والا آدمی بھی رک گیا وہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے "کیا میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے افضل سورت نہ بتاؤں؟" اس نے کہا ضرور بتائیں- آپ نے الحمد للہ رب العالمین تلاوت فرمائی-" (ابن حبان' حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

ثَوَابُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ

سورت بقرہ تلاوت کرنے کا ثواب

۱۱۱۲– عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَ أَنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي بَيْتِهِ لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَ مَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۱۱۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے' قرآن کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے جو اسے ایک رات تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین راتیں شیطان داخل نہیں ہو گا اور جو شخص اسے ایک دن تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین دن شیطان داخل نہیں ہو گا-" (ابن حبان)

۱۱۱۳– [وعن] أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَاتَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۱۱۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' شیطان اس گھر سے فرار ہو جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو-" (مسلم)

۱۱۱۴– وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ

۱۱۱۴- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ انہوں

۱۱۱۲- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۷۸-

۱۱۱۳- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ النافل فی البیت وجوازها فی المسجد-

۱۱۱۴- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قراءۃ القرآن-

عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَ تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ يَأْتِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سورۂ بقرہ تلاوت کیا کرو' اسے پڑھنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت اور جادوگر اس کی تاب نہیں لا سکتے۔" (اسے مسلم نے ایک حدیث کے دوران ذکر کیا ہے جو عنقریب ذکر ہو رہی ہے)

۱۱۱۵- وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيْنَمَا أَنَا أَقْرَأُ اللَّيْلَةَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ إِذْ سَمِعْتُ وَجْبَةً مِنْ خَلْفِي فَظَنَنْتُ أَنَّ فَرَسِي انْطَلَقَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَأْ أَبَا عَتِيكٍ)) فَالْتَفَتُّ فَإِذَا مِثْلُ الْمِصْبَاحِ مُدَلًّى بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اقْرَأْ أَبَا عَتِيكٍ)) فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ سَيَأْتِي أَحَادِيْثُ أُخَرُ فِي ثَوَابِهَا مَعَ آلِ عِمْرَانَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

۱۱۱۵- حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک دفعہ میں رات کے وقت سورۂ بقرہ تلاوت کر رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آہٹ سنی۔ میں نے سمجھا کہ میرا گھوڑا جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوعتیک! تلاوت جاری رکھ۔" میں نے دیکھا تو چراغ کی طرح (روشنی) زمین و آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوعتیک! پڑھتا رہ۔" اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں تلاوت جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ فرشتے تھے جو سورۂ بقرہ کی تلاوت کی وجہ سے اترے تھے' اگر تو تلاوت جاری رکھتا تو عجیب و غریب مناظر دیکھتا۔" (ابن حبان) سورۂ بقرہ کے ثواب کے متعلق کچھ اور احادیث سورۂ آل عمران کے ساتھ بھی بیان ہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ثَوَابُ قِرَاءَةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ

آیت الکرسی تلاوت کرنے کا ثواب

۱۱۱۶- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ

۱۱۱۶- حضرت ابی بن کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے ابومنذر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے پاس قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟" میں نے عرض کیا ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

۱۱۱۵- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۷/۲۔

۱۱۱۶- صحیح مسلم/۱ کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل سورۃ الکهف وآیة الکرسی' مسند احمد ۱۴۲/۵-۱۴۱۔

أَعْظَمُ)) قُلْتُ: ﴿اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِيْ وَقَالَ: ((لِيَهْنَكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَزَادَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لِهٰذِهِ الْآيَةِ لِسَانًا وَ شَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ)).

الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ آپ نے میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور فرمایا "اے ابو منذر! تمہارا علم تمہیں مبارک ہو-" (مسلم) اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ بیان کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے کہ "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اور یہ عرش کے پائے کے پاس مالک الملک کی پاکیزگی بیان کر رہی ہے"

١١١٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَ إِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ فِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: غَرِيْبٌ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ وَ فِيْهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ)).

۱۱۱۷- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے- قرآن مجید کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن مجید کی سردار ہے-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے) حاکم نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد صحیح الاسناد کہا ہے' البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "سورۂ بقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے' اگر گھر میں آیہ پڑھی جائے اور اس میں شیطان ہو تو ضرور نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے-"

١١١٨- وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ لَهُمْ جَرِيْنٌ فِيْهِ تَمْرٌ وَ كَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهُ فَيَجِدُهُ يَنْقُصُ فَحَرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ شِبْهِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ جِنٌّ أَمْ إِنْسٌ؟ قَالَ: جِنٌّ، فَقُلْتُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَ شَعْرُ كَلْبٍ، فَقُلْتُ: هٰذَا خَلْقُ الْجِنِّ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمَتِ

۱۱۱۸- حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ان کا ایک کھلیان تھا' اس میں کھجوریں ہوتی تھیں اور وہ اس کی نگرانی کیا کرتے تھے انہیں محسوس ہوا کہ کھجوریں کم ہوتی جا رہی ہیں- ایک رات وہ پہرا دے رہے تھے کہ انہیں ایک نوجوان لڑکے کی شکل میں ایک چوپایہ نظر آیا- وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلام کہا اور اس نے سلام کا جواب دیا- میں نے کہا تم جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے کہا (میں) جن ہوں- میں نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا (اس نے ہاتھ پکڑایا تو) کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کتے کا ہاتھ اور

۱۱۱۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء في فضل سورة البقرة- مستدرك حاكم ۱/۵۶۰ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۱۱۸- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/۷۹-

الْجِنُّ أَنَّ مَا فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنِّي فَقُلْتُ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنْ طَعَامِكَ فَقُلْتُ مَا الَّذِي يُحْرِزُنَا مِنْكُمْ ؟ قَالَ: هَذِهِ الآيَةُ الْكُرسِيِ،قَالَ : فَتَرَكَهُ وَ غَدَا أُبَيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((صَدَقَ الْخَبِيثُ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ: ((الْجَرِيْن)) بفتح الجيم هو بيدر التمر الذي يجفف فيه .

کتے کے بال ہیں- میں نے کہا جن کی مخلوق ایسی ہوتی ہے؟اس نے کہا جنوں کو پتہ ہے کہ کچھ ان میں سے مجھ سے بھی سخت ہیں- میں نے کہا تم نے یہ کارروائی کیوں کی؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم صدقہ کرنا چاہتے ہو' میں نے چاہا کہ تمہارے اناج میں سے کچھ لے لوں- میں نے کہا ہمیں تم سے کون سی چیز محفوظ رکھ سکتی ہے؟اس نے کہا یہ آیت الکرسی-ابی بن کعب کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے چھوڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اگلے دن حاضر ہو کر انہیں بتایا تو آپ نے فرمایا" بدطینت نے سچ کہا ہے-"(ابن حبان)

۱۱۱۹- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمْرٌ وَ كَانَتْ تَجِيءُ الغُولُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَأَخَذَهَا يَعْنِي فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكِ حَتَّى أَذْهَبَ بِكِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِ اقْرَأْهَا فِي بَيْتِكَ فَلاَ يُقْرِّبُكَ شَيْطَانٌ وَ لاَ غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟)) قَالَ: فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَت ، قَالَ: ((صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ: ((الغُول)) بضم الغين المعجمة قيل هو شيطان يأكل الناس. وقيل هو من يتلون من الجن .

۱۱۱۹- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک کھلیان تھا جس میں کھجوریں ہوا کرتی تھیں' چڑیلیں آتیں اور ان میں سے لے جاتیں- میں نے کہا انہوں نے حدیث بیان کی کہ تیسری دفعہ انہوں نے اسے پکڑ لیا اور کہنے لگے میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑوں گا-اس نے کہا میں تجھے ایک چیز بتاتی ہوں' اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو' شیطان وغیرہ تمہارے نزدیک نہیں آئیں گے- وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے- آپ نے فرمایا" تمہارے قیدی نے کیا کیا؟" وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو اس کی بات بتائی' تو آپ نے فرمایا" اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ جھوٹی ہے-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۱۹- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب (۳) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے-

ثواب قراءة خواتيم سورة البقرة

سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کا ثواب

١١٢٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ ، فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ.

۱۱۲۰- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا جو اس دن سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا- اس میں سے ایک فرشتہ اترا تو انہوں نے کہا یہ فرشتہ زمین پر اترا ہے' آج سے پہلے یہ کبھی نہیں اترا تھا' اس نے سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ آپ کو دو نور مبارک ہوں جو آپ کو عطا ہوئے ہیں- یہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے (ایک) فاتحۃ الکتاب ہے اور (دوسرا) سورۂ بقرہ کی آخری آیات- جو بھی حرف آپ اس میں سے پڑھیں گے اس (کا مصداق) آپ کو ضرور ملے گا-" (مسلم- یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے)

١١٢١- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَ لَا تُقْرَآنِ فِيْ بَيْتٍ فَيَقْرَبُهُ شَيْطَانٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ)) وَ

۱۱۲۱- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی- اس میں سے اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں نازل کی ہیں- ان کے ذریعے سورۂ بقرہ کو مکمل کیا ہے جس گھر میں انہیں تین راتیں پڑھا جائے' اس میں شیطان نہیں ٹھہرتا-" (ترمذی' نسائی' ابن حبان- ترمذی نے اسے حسن کہا ہے' حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے' البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "جس گھر میں انہیں پڑھ دیا جائے

۱۱۲۰- صحیح مسلم ١/٥٥٤' كتاب صلاة المسافرين' باب فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة-

۱۱۲۱- سنن ترمذی كتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی آخر سورة البقره - ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے- عمل اليوم والليلة نسائی ص٥٣٦- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢/٧٩- مستدرك حاكم ٢/٥٦٢- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

اس میں تین راتیں شیطان نہیں رہ سکتا۔"

۱۱۲۲- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أَعْطَانِيهِمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَ عَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَ قُرْآنٌ وَ دُعَاءٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ .

۱۱۲۲- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کا اختتام ایسی دو آیتوں کے ذریعے کیا ہے جو اس نے مجھے اپنے عرش کے نیچے رکھے ہوئے خزانے سے دی ہیں' تم انہیں خود بھی سیکھو اور اپنی عورتوں اور اولاد کو بھی سکھاؤ' یہ دونوں نماز بھی ہیں' قرآن بھی اور دعا بھی۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۱۲۳- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ مَعْنَى ((كَفَتَاهُ)) أي اجزأتاه في قيام تلك الليلة ، وقيل: كفتاه كل شيطان تلك الليلة. وقيل كفتاه ما يكون من الآفات في ليلته وقيل حسبه بهما فضلاً وكفتاه أجرًا و ثوابًا والله أعلم.

۱۱۲۳- حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی دو (آخری) آیتیں تلاوت کرتا ہے' وہ اسے کافی ہو جاتی ہیں۔" (بخاری' مسلم) کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کے قیام کے لیے کافی ہیں۔ یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ وہ اس رات اسے ہر قسم کے شیطان (کے شر) سے محفوظ رکھتی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اس رات کی آفتوں سے بچاتی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اسے فضیلت کے لحاظ سے کافی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اجر و ثواب کے لحاظ سے کافی ہیں' واللہ اعلم۔

ثَوابُ [قراءة] سُورة [البقرة] وآل عمران

سورۂ بقرہ و آل عمران پڑھنے کا ثواب

۱۱۲۴- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَؤُوا

۱۱۲۴- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "قرآن مجید کی تلاوت کرو' یہ قیامت کے دن اپنے (پڑھنے) والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے

۱۱۲۲- مستدرك حاكم ۱/۵۶۲۔ ذہبی نے کہا ہے کہ اس کے راوی معاویہ کو بخاری نے قابل حجت تسلیم نہیں کیا۔

۱۱۲۳- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل سورة البقرة۔ صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین باب فضل الفاتحة وخواتیم البقرة۔

الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْكَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَ لَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

گا- دو خوبصورت سورتوں (سورۃ) بقرہ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کیا کرو' یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ دو بادل ہیں یا قطار میں (اڑنے والے) پرندوں کے دو غول ہیں اور یہ دونوں اپنے (پڑھنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی- سورۃ بقرہ کی تلاوت کرو' اسے پڑھنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت' جادوگر اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں-" (مسلم)

۱۱۲۵- وَ رَوَاهُ أَيْضًا بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيْثِ النواس بْنِ سَمْعَانَ وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ بِاخْتِصَارٍ مِن حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَفْظُهُ ((تَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ تُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْفِرْقَانِ مِن طَيْرٍ صَوَافَّ)): قوله ((غَيَايَتَانِ)) هي مثنى غياية بغين معجمة مفتوحة وياء مثناة [تحت] مخففة مكررة وهي شيء أظل رأس الإنسان كالسحابة و نحوها. و قوله ((فِرْقَانِ)) أي قِطْعَتَانِ.

۱۱۲۵- مسلم نے مذکورہ حدیث حضرت نواس بن سمعان کے حوالے سے بھی ذکر کی ہے' نیز اسے حاکم نے بھی حضرت بریدہ کے حوالے سے اختصار کے ساتھ ذکر کیا اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے- اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "بقرہ اور آل عمران سیکھو' یہ دونوں خوب صورت (سورتیں) ہیں- یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے پر اس طرح سایہ کریں گی گویا یہ دونوں بادل ہیں یا قطار میں اڑنے والے پرندوں کے دو غول-"

ثواب قراءة عشر آيات من أول سورة الكهف أو من آخرها

سورۃ کہف کے شروع یا آخر سے دس آیتیں پڑھنے کا ثواب

۱۱۲٦- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ

۱۱۲٦- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص سورۃ کہف کی

۱۱۲۴- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة.

۱۱۲۵- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة. مستدرك حاكم ۵٦/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)) و فِي رِوَايَةٍ ((مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ)) رواه مسلم .

پہلی دس آیتیں حفظ کر لیتا ہے وہ دجال سے محفوظ ہو جاتا ہے۔" ایک اور روایت میں ہے "سورۂ کہف کے آخر سے۔" (مسلم)

۱۱۲۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْكَهْفَ كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ كُتِبَ فِي رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۱۲۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص سورۂ کہف کو اسی طرح پڑھے جیسے یہ نازل ہوئی ہے' یہ اس کے لیے قیامت کے دن اٹھنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور ہوگی اور اگر کوئی شخص اس کے آخر سے دس آیتیں پڑھے اور پھر دجال آجائے تو وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا۔ جو شخص باوضو ہو کر ﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ﴾ پڑھتا ہے' اس کے لیے یہ دعا سفید کاغذ پر لکھ دی جاتی ہے اور اس کے اوپر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک نہیں کھلے گی۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

ثَوابُ مَنْ قَرَأَ يس

سورۂ یٰسین پڑھنے کا ثواب

۱۱۲۸- وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَ ذِرْوَتُهُ نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُونَ مَلَكًا وَ اسْتُخْرِجَتْ ﴿ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَوُصِلَتْ بِهَا- أَوْ فَوُصِلَتْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ-

۱۱۲۸- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(سورۂ) بقرہ قرآن مجید کی کوہان اور اس کی چوٹی ہے' اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی فرشتے نازل ہوئے تھے اور ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ کو عرش کے نیچے (خزانے) سے نکالا گیا ہے اور سورۂ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے (سورۂ) یٰس قرآن مجید کا دل ہے

۱۱۲۶- صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین باب فضل سورة الكهف۔

۱۱۲۷- مستدرك حاكم ۵٦٤/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۱۲۸- مسند احمد ۲٦/۵' سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب القراءة على الميت' عمل اليوم والليلة نسائی ص۵۸۱ سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فيما يقال عند المريض مستدرك حاكم ۵٦۵/۱۔

[ویس] قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللهَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ اللَّفْظُ لَهُ وَ رَوَى أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِم. قوله: ((يس قَلْبُ الْقُرْآنِ)) إلى آخره، و قال الحاكم: صحيح الاسناد.

جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضاجوئی) اور آخرت (میں ثواب) کے ارادے سے اسے پڑھتا ہے اسے ضرور بخش دیا جاتا ہے۔" (احمد' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' حاکم یہ الفاظ احمد کے ہیں جب کہ باقی نے یسٓ سے آخر تک کا حصہ ذکر کیا ہے' نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۲۹- وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ يس فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ غُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۱۲۹- حضرت جندبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سورۂ یسٓ تلاوت کرتا ہے' اسے بخش دیا جاتا ہے۔" (مالک' ابن حبان)

۱۱۳۰- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس وَ مَنْ قَرَأَ يس كُتِبَ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ)) زَادَ فِي رِوَايَةٍ ((دُونَ يس)) قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۱۳۰- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر چیز کا دل ہوتا ہے قرآن مجید کا دل سورۂ یٰسین ہے جو شخص سورۂ یٰسین پڑھتا ہے اسے دس دفعہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔" ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "یہ ثواب یٰسین کے علاوہ ہوتا ہے۔" (ترمذی نے اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

ثَوَابُ سُوْرَةِ الدخان

سورۂ دخان پڑھنے کا ثواب

۱۱۳۱- خَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ)).

۱۱۳۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رات کے وقت سورۂ دخان پڑھتا ہے صبح تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔" (ترمذی)

۱۱۲۹- مؤطا مالک میں یہ حدیث نہیں ملی صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۱/٤۔

۱۱۳۰- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل یسٓ۔

۱۱۳۱- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل حم الدخان' ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

ثواب من قرأ سورة تبارك الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

سورۂ ملک پڑھنے کا ثواب

۱۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفِعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ ، وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۱۳۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن مجید میں ایک سورت کی تیس آیتیں ہیں' یہ سورت آدمی کی بخشش تک اس کی سفارش کرے گی اور یہ سورت تبارك الذی بیده الملك ہے-" (ابوداؤد' ترمذی' نسائی ابن ماجہ' ابن حبان' حاکم-"ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد)

۱۱۳۳- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نُسَمِّيْهَا الْمَانِعَةَ وَ إِنَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ سُوْرَةٌ مَنْ قَرَأَ بِهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَ أَطَابَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۱۳۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جو شخص ہر رات سورۂ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھے گا اللہ عزوجل اس سے عذاب قبر کو روک دے گا- ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسے مانعہ (روکنے والی) کہا کرتے تھے اور یہ اللہ عزوجل کی کتاب کی ایسی سورت ہے کہ جس نے اسے رات کو پڑھ لیا اس نے بہت زیادہ اور اچھا عمل کر لیا-(نسائی' حاکم' نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۳۴- وَعَنْهُ قَالَ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُوْرَةِ الْمُلْكِ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ صَدْرِهِ

۱۱۳۴- انہی (عبداللہ بن مسعود) سے روایت ہے کہ قبر کے اندر آدمی کے پاس پاؤں کی طرف سے آیا جائے گا' تو وہ (فرشتوں سے) کہیں گے تمہارے لیے ہماری طرف کوئی راستہ نہیں، یہ شخص ہم میں سورۂ ملک پڑھا کرتا

۱۱۳۲- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی عدد الآی- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورة الملك عمل اليوم والليلة' نسائی ص۴۳۳- سنن ابن ماجه کتاب الادب باب ثواب القرآن' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۸۱/۲- مستدرك حاکم ۵۶۵/۱' ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۱۳۳- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورة تبارك 'ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے-

أَوْ قَالَ: بَطْنِهِ فَيَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلِي سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُوْرَةِ الْمُلْكِ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُوْرَةِ الْمُلْكِ فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُوْرَةِ الْمُلْكِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَ أَطْيَبَ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

تھا- پھر سینے یا پیٹ کی طرف سے آیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لیے ہماری طرف کوئی راستہ نہیں، یہ میرے اندر سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا- پھر سر کی طرف سے آیا جائے گا تو وہ کہے گا تمہارے لیے میری طرف کوئی راستہ نہیں یہ میری خاطر سورت ملک پڑھا کرتا تھا، تو یہ روکنے والی سورۂ ہے جو عذاب قبر کو روکے گی اور اس کے متعلق تورات میں ہے کہ جس شخص نے سورت ملک رات کے وقت پڑھ لی اس نے بہت زیادہ اور اچھا عمل کر لیا-" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۳۵- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَ أَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَؤُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

۱۱۳۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے قبر پر خیمہ بنا لیا، اسے پتہ نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے اچانک (اسے) پتہ چلا کہ وہ ایک آدمی کی قبر ہے جو سورۂ ملک تلاوت کر رہا ہے، حتیٰ کہ اس نے سورت مکمل پڑھی- وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے لاعلمی میں ایک قبر پر خیمہ لگا دیا تھا، اچانک دیکھا تو وہ ایک انسان کی قبر تھی جو سورۂ ملک آخر تک پڑھ رہا تھا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ روکنے والی ہے' یہ نجات دلانے والی ہے' یہ اسے عذاب قبر سے نجات دلا رہی ہے-" (ترمذی)

ثواب إذا زلزلت وقل يا أيها الكافرون و إذا جاء نصر اللّٰه

ثواب إذا زلزلت وقل يا أيها الكافرون و إذا جاء نصر اللّٰه سورتیں پڑھنے کا ثواب

۱۱۳۶- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وردان عَنْ

۱۱۳۶- حضرت سلمہ بن وردان نے حضرت انس رضی

۱۱۳۴- مستدرك حاكم ۴۹۸/۲ ـ ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم سے اتفاق کیا ہے-

۱۱۳۵- سنن ترمذی كتاب فضائل القرآن باب ماجاء في سورة تبارك 'ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے-

أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ : ((هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ)) قَالَ : لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَ لَا عِنْدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ. قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾)) قَالَ: بَلَى، قَالَ : ((ثُلُثُ الْقُرْآنِ)) قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾)) قَالَ : بَلَى، قَالَ: ((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾)) قَالَ : بَلَى، قَالَ : ((رُبُعُ الْقُرْآنِ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی کو فرمایا "اے شخص! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟" اس نے کہا واللہ یارسول! اللہ میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کرنے کے لیے مال ودولت ہے۔ آپ نے فرمایا "کیا تیرے پاس قل هو الله احد بھی نہیں ہے؟" اس نے کہا کیوں نہیں (وہ تو ہے) آپ نے فرمایا "یہ تہائی قرآن مجید ہے۔" آپ نے فرمایا "کیا تیرے پاس اذا جاء نصرالله والفتح نہیں ہے؟" اس نے کہا کیوں نہیں (وہ بھی ہے) آپ نے فرمایا "یہ چوتھائی قرآن ہے" (پھر) آپ نے فرمایا "کیا تیرے پاس قل یاایها الکافرون نہیں ہے؟" اس نے کہا کیوں نہیں (وہ بھی ہے) آپ نے فرمایا "یہ چوتھائی قرآن ہے۔" آپ نے فرمایا "کیا تیرے پاس اذا زلزلت الارض نہیں ہے؟" اس نے کہا کیوں نہیں (وہ بھی ہے) آپ نے فرمایا "یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ شادی کرلو، شادی کر لو۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١١٣٧ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ].

۱۱۳۷- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اذا زلزلت آدھے قرآن کے برابر ہے اور قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یاایها الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

۱۱۳۶- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی اذا زلزلت۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۳۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی اذا زلزلت۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس حدیث کو یمان بن مغیرہ کے حوالے سے صرف جانتے ہیں۔

ثَوَابُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ کا ثواب

١١٣٨- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) قَالُوْا وَ كَيْفَ يُقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَزَّأَ الْقُرْآنَ بِثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۸- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن بھی نہیں پڑھ سکتے ہو؟" صحابہ نے عرض کیا تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔" ایک روایت اس طرح ہے کہ "اللہ عزوجل نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ کو ان میں سے ایک حصہ بنایا ہے۔" (مسلم)

١١٣٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((احْشُدُوْا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنَّا نَرَى هَذَا خَبَرًا جَاءَ مِنَ السَّمَاءِ فَذَالِكَ الَّذِيْ أَدْخَلَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۹- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اکٹھے ہو جاؤ، میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہوں۔" جس قدر ممکن تھا لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور (سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ تلاوت فرمائی اور اندر تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمارے خیال کے مطابق آسمان سے کوئی پیغام آیا ہے کہ آپ اندر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا "میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تہائی قرآن تلاوت کروں گا، سن لو، یہ (اکیلی) سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔" (مسلم)

١١٤٠- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۴۰- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ تلاوت کرتے ہوئے سنا، وہ بار بار اسے دوہراتا رہا۔

۱۱۳۸- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد۔

۱۱۳۹- ایضاً۔

۱۱۴۰- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل قل ھو اللہ احد۔

يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرآن)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ ماجرا رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا گویا کہ وہ اسے معمولی سمجھ رہا تھا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے-" (بخاری)

١١٤١- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ حَتّٰى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذًا نَسْتَكْثِرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اللهُ أَكْثَرُ وَ أَطْيَبُ)).

۱۱۴۱- حضرت معاذ بن انس جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے قل هو الله احد کو آخر تک دس دفعہ پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنادے گا-" حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا یارسول اللہ! پھر تو ہم بہت سے (محل) بنالیں گے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ بہت ہی زیادہ اور بہت ہی اچھا ہے-" (احمد)

١١٤٢- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: ((سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ هٰذَا)) فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ : لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۱۴۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو لشکر کا (امیر) مقرر کر کے بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز میں تلاوت سناتا اور قل هو الله احد کے ساتھ اسے ختم کرتا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی- آپ نے فرمایا "اس سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کرتا ہے؟" انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا یہ رحمان کا تعارف ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسے پڑھتا رہوں- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اسے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے-" (بخاری، مسلم)

١١٤٣- وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ فَقَالَ : ((يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ

۱۱۴۳- بخاری کے ہاں حضرت انسؓ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا "اے شخص! جو بات تمہارے ساتھی تمہیں کہتے تھے اسے اپنانے سے تمہیں

۱۱۴۱- مسند احمد ۴۳۷/۳۔

۱۱۴۲- صحیح بخاری کتاب التوحید باب ماجا فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قراءۃ قل هو الله احد۔

أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُوْمِ هَذِهِ السُّوْرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟)) فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا ، فَقَالَ : ((حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ))

کیا چیز مانع تھی اور ہر رکعت میں اسی سورت کے التزام پر کیا چیز مجبور کرتی تھی؟" اس نے کہا میں اسے پسند کرتا ہوں- آپ نے فرمایا "اس کے ساتھ تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے-"

١١٤٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ)) فَسَأَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: ((الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۴۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا- آپ نے ایک آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا- آپ نے فرمایا "واجب ہو گئی-" میں نے آپ سے پوچھا یارسول اللہ! کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا "جنت-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے- نسائی اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے' حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١١٤٥- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)) قَوْلُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ يَعْنِي أَنَّهَا تكفر الذنوب التي بينه و بين الله تعالى خَلاَ الدَّيْنِ فَإِنَّهُ من حُقُوْقِ الآدَمِيِّيْن.

۱۱۴۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہر روز سو دفعہ قل هوالله احد پڑھتا ہے اس کے پچاس سال کے گناہ مٹ جاتے ہیں بشرطیکہ اس کے ذمے قرض نہ ہو-" (ترمذی) (ملاحظہ) سارے گناہ مٹ جانے سے مراد ہے کہ حقوق اللہ معاف ہو جاتے ہیں اور قرض اس لیے معاف نہیں ہوتا کہ وہ حقوق العباد میں سے ہے-

ثواب المعوذتين وفضلهما

معوذتین پڑھنے کا ثواب اور فضیلت

١١٤٦- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ

۱۱۴۶- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کچھ آیات سورۂ ہود

۱۱۴۳- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الاخلاص-

۱۱۴۴- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الاخلاص-

۱۱۴۵- ایضاً-

[أَقْرِئْنِي آيًا مِنْ سُورَةِ هُودٍ وَآيًا] مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللهِ وَ لَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ أَنْ تَقْرَأَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَفُوتَكَ فِي الصَّلَاةِ فَافْعَلْ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

میں سے اور کچھ آیات سورۂ یوسف میں سے پڑھا دیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اے عقبہ بن عامر! تم اللہ تعالیٰ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سب سے زیادہ پسندیدہ اور زیادہ باعث تقرب سورت کبھی نہیں پڑھو گے۔ اگر تم میں اتنی استطاعت ہو کہ تم سے نماز میں نہ چھوٹے تو ضرور کرو۔" (ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١١٤٧- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُودَاوُدَ وَ لَفْظُهُ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ الأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَ ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَ يَقُولُ: ((يَاعُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا)) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: قَالَ: كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا)) فَعَلَّمَنِي ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾.

۱۱۴۷- انہی (عقبہ بن عامرؓ) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تمہیں پتہ نہیں کہ آج رات چند آیات نازل ہوئی ہیں، ان جیسی آیات پہلے نہیں دیکھی گئیں' وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (ہیں)۔" (مسلم)

ابوداؤد نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان جا رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرے نے ہمیں ڈھانپ لیا۔ رسول اللہ ﷺ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے ذریعے تعوذ کرنے (یعنی پناہ پکڑنے) لگے اور فرمایا اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ تعوذ کر' ان دونوں جیسی کسی چیز کے ساتھ کسی نے (آج تک تعوذ نہیں کیا)۔"

ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ اس نے کہا میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کو لے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا "اے عقبہ! کیا میں تمہیں (آج تک) پڑھی جانے والی (سورتوں میں سے) دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟" پھر آپ نے مجھے ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ

۱۱۴۶- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۱۵۹- مستدرك حاكم ۱/۲٤۱۔

۱۱۴۷- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قراءۃ المعوذتین، سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فی المعوذتین۔

أعوذُ بِرَبِّ النّاسِ﴾ سکھائیں۔"

١١٤٨- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِقْرَأْ يَا جَابِرُ)) فَقُلْتُ: مَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي؟ قَالَ: ((﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ: ((إِقْرَأْ بِهِمَا وَ لَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۱۴۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے جابر! پڑھ" میں نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ-" میں نے یہ دونوں پڑھیں تو آپ نے فرمایا "ان دونوں کو پڑھا کر، ان دونوں جیسی سورت تو کبھی نہیں پڑھے گا-" (نسائی، ابن حبان)

❀❀❀

۱۱۴۸- سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ باب (۱) صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/ ۸٤-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۔ أبواب الذّكــر

۱۲- ذکر الٰہی

ثواب ذكر الله سبحانه على الإطلاق

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُوْنِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [بقره:١٥٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلَى جُنُوْبِهِمْ﴾ [آل عمران: ١٩١]

اور فرمایا: ''(عقل مند وہ ہیں) جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔''

وَقَالَ: ﴿الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ أَلاَ بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ [رعد: ٢٨]

اور فرمایا: ''جو ایمان لائے اور جن کے دل اللہ کی یاد سے آرام پاتے ہیں اور سن لو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل آرام پاتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّ الذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [احزاب: ٣٥]

اور فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اذْكُرُوْا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ أَصِيْلاً هُوَالَّذِيْ يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلاَئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ [احزاب: ٤١-٤٣]

اور فرمایا: ''مومنو! اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرتے رہو، وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر مہربان ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاذْكُرُوْا اللهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [جمعه: ١٠]

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔''

[والآيات في الباب كثيرة].

باب اس کے متعلق بہت سی آیات ہیں۔

۱۱۴۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ يَسِيْرُ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: جُمْدَانُ، فَقَالَ: ((سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ)) قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ ا للهِ قَالَ ((الذَّاكِرُوْنَ ا للهَ كَثِيْراً.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ ا للهِ وَمَا الْمُفَرِّدُونَ قَالَ: ((الْمُسْتَهْتَرُوْنَ بِذِكْرِ ا للهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ ا للهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا)) ((الْمُفَرِّدُوْنَ)) بفتح الفاء و تشديد الراء و قيل بتخفيفها و الجمهور على التشديد و ((الْمُسْتَهْتَرُوْنَ)) بفتح التائين المثناتين فوق هم المداومون على الذكر المولعون به.

۱۱۴۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستے میں جا رہے تھے کہ آپ کا گزر جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا "چلتے جاؤ، یہ لو جمدان آگیا ہے 'مفردون سبقت لے گئے-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے والے-" (مسلم) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "(مفردون) وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فریفتہ ہیں 'ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے-"

۱۱۵۰- وَعَنِ الْحَارِثِ الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ ا للهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ ا للهَ أَوْحَى إِلَى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ وَ يَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ)) قُلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: ((وَ آمُرُكُمْ بِذِكْرِ ا للهِ كَثِيْرًا

۱۱۵۰- حضرت حارث اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف پانچ باتیں بذریعہ وحی بھی پہنچائیں تاکہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کی دعوت دیں-" لمبی حدیث ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا "میں تمہیں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں- اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کا دشمن اسے تلاش

۱۱۴۹- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، سنن ترمذی کتاب الدعاء باب (۷)-

۱۱۵۰- سنن ترمذی کتاب الامثال باب ماجاء مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ- صحیح ابن خزیمہ ٦٤/٢- صحیح ابن حبان (موارد الظمان) ص٣٧٢، مستدرك حاكم ٤٢١/١، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِي أَثَرِهِ حَتّٰى أَتٰى حِصْنًا فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيهِ وَ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يَنْجُو مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: [صَحِيحٌ] عَلٰى شَرْطِهِمَا.

کرتے ہوئے اس کے پیچھے تیزی سے آ رہا ہو اور وہ ایک قلعے میں پہنچ جائے اور اپنے آپ کو اس میں محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر شیطان سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۱۵۱- وَعَنْ أُمِّ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((اهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ وَ حَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَ أَكْثِرِي مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّكِ لَا تَأْتِينَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۱۵۱- حضرت ام انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا "گناہوں کو چھوڑ دے یہ سب سے افضل ہجرت ہے اور فرائض کی پابندی کر یہ سب سے افضل جہاد ہے۔ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کر تم اللہ تعالیٰ کے پاس کثرت ذکر سے بہتر کوئی چیز نہیں لا سکو گی۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۵۲- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَ بَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ)).

۱۱۵۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے جو شخص پوری رات (عبادت کرنے کی) مشقت سے عاجز ہے، دولت خرچ کرنے میں بخیل ہے اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے میں بزدل ہے، اسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔" (بزار، طبرانی)

۱۱۵۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ: أَنَا

۱۱۵۳- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے مطابق

۱۱۵۱- معجم کبیر طبرانی ۲۵/۱۲۹۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۸۲۱۸) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں اسحاق بن ابراہیم بن نسطاس راوی ضعیف ہے۔

۱۱۵۲- معجم کبیر طبرانی ۱۱/۸۴، مسند بزار (کشف الاستار) ۴/۳۔

۱۱۵۳- صحیح بخاری کتاب التوحید باب قوله تعالیٰ ویحذرکم الله نفسه، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الحث علی ذکر الله تعالیٰ۔

عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِي وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِيْ وَ إِنْ ذَكَرَنِيْ فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَ إِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ .

ہوں۔جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے محفل میں یاد کرے تو میں اسے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازو پھیلانے کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔" (بخاری، مسلم)

١١٥٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا بْنَ آدَمَ إِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا ذَكَرْتُكَ خَالِيًا ، وَ إِذَا ذَكَرْتَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنَ الَّذِيْنَ تَذْكُرُنِيْ فِيهِمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

۱۱۵۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم کے بیٹے! جب تو مجھے علیحدگی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے علیحدگی میں یاد کرتا ہوں اور جب تو مجھے محفل میں یاد کرے تو میں تجھے اس سے بہتر افراد کی محفل میں یاد کرتا ہوں جس میں تو مجھے یاد کرتا ہے۔" (اسے بزار نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١١٥٥- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَذْكُرُنِي عَبْدِي فِي نَفْسِهِ إِلاَّ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ مِنْ مَلَائِكَتِيْ وَ لَا يَذْكُرُنِيْ فِي مَلَإٍ إِلاَّ ذَكَرْتُهُ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلَى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

۱۱۵۵- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ جل شانہ نے فرمایا جب مجھے کوئی بندہ اپنے دل میں یاد کرتا ہے، میں اسے اپنے فرشتوں کی جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے محفل میں یاد کرے میں اسے رفیق اعلیٰ کے پاس یاد کرتا ہوں۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١١٥٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ

۱۱۵۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۱۵۴- مسند بزار (کشف الاستار) ٤/٦۔

۱۱۵۵- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۱۵۶- سنن ابن ماجہ ١٢٤٦/٢، کتاب الادب باب فضل الذکر، صحیح ابن حبان (الاحسان) ٩٠/٢۔

عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِيْ إِذَا هُوَ ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ.

جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے ذکر سے ہونٹ ہلاتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔" (ابن ماجہ/ابن حبان)

۱۱۵۷- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَ أَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ ، وَ أَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَ الْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ وَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ))، قَالُوْا: بَلَى قَالَ : ((ذِكْرُ اللهِ))، قَالَ مُعَاذٌ: مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۱۵۷- حضرت ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے بادشاہ کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے، سونا اور چاندی خرچ کرنے سے تمہارے لیے بہتر ہے، دشمن کا سامنا کرنے سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے (جس دوران) وہ تمہاری گردنیں اتارتے ہیں اور تم ان کی گردنیں اتارتے ہو۔" صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا "وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔" حضرت معاذؓ نے کہا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے زیادہ نجات دلا سکتی ہو۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۵۸- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَ مِنَ الْغَازِيْ فِي سَبِيْلِ اللهِ ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَ يَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلَ [دَرَجَةً])).

۱۱۵۸- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجے میں بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا "جو کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔" وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ نے فرمایا "اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس وقت تک چلاتا رہتا ہے جب تک وہ ٹوٹ نہ جائے اور خون آلودہ نہ ہو جائے، پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجے میں افضل ہیں۔" (ترمذی)

۱۱۵۷- مسند احمد ۱۹۵/۵ ، سنن ترمذی کتاب الدعاء ٤ باب (٦) سنن ابن ماجہ، کتاب الادب باب فضل الذکر ، مستدرك حاکم ٤٩٦/١ ،ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۱۵۸- سنن ترمذی کتاب الدعاء ٤٥٨/٥ باب (٥) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۹ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلاً أَنْجَى لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ)) قِيلَ: [ولا] الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ: ((وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ .

۱۱۵۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ "کسی آدمی نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ عذاب سے نجات دے سکتا ہو-" صحابہ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا "جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ اگر وہ تلوار ٹوٹ جانے تک اسے چلاتا رہے-" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں راوی ثقہ ہیں)

۱۱۶۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةً وَ إِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ)) قَالُوا: وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: ((وَ لَوْ أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ فِي إِسْنَادِهِ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ مُخْتَلَفٌ فِيهِ.

۱۱۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "ہر چیز کی پالش ہوتی ہے، دلوں کی پالش اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے- اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب الٰہی سے نجات نہیں دلا سکتی-" صحابہ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا "اگرچہ وہ تلوار ٹوٹنے تک اسے چلاتا رہے-" (اسے ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سعید بن سنان ہے جس کے متعلق اختلاف ہے)

۱۱۶۱- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: ((لاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ

۱۱۶۱- حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اسلام کی طرف سے مجھ پر عائد ہونے والی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہو گئی ہیں، لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں- آپ نے فرمایا "تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہمیشہ تر رہنی چاہیے-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے- ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے

۱۱۵۹- معجم صغیر طبرانی ۱۱۳۹ _ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۷۴) میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں-

۱۱۶۰- ابن ابی الدنیا کی مطبوعہ کتاب میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۱۶۱- سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء فی فضل الذکر، سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الذکر، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۲/۲ ، مستدرک حاکم ۴۹۵/۱ ، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

الإسْنَادِ: قَوْلُهُ ((أَتَشَبَّثُ)) أي أتعلق.

بھی اسے ذکر کیا ہے نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۶۲- وَعَنْ أَبِي الْمَخَارِق، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِرَجُلٍ مُغَيَّبٍ فِي نُورِ الْعَرْشِ)) قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ مَلَكٌ؟ قِيلَ: لاَ. قُلْتُ: نَبِيٌّ؟ قِيلَ: لاَ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لِوَالِدَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ وَهُوَ مُرْسَلٌ.

۱۱۶۲- حضرت ابو المخارقؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اسراء کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا- وہ عرش کے نور میں مستغرق تھا- میں نے کہا یہ کون ہے؟ کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا نہیں- میں نے کہا کیا یہ کوئی نبی ہے؟ کہا گیا نہیں؟ میں نے کہا یہ کون ہے؟ (کہنے والے نے) کہا یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجدوں سے معلق تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دلوائی-" (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے اور یہ مرسل روایت ہے)

۱۱۶۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ كَلاَمٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ قُلْتُ أَيُّ الأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَمُوتَ وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِأَفْضَلِ الأَعْمَالِ وَ أَقْرَبِهَا إِلَى اللهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَمُوتَ وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ)).

۱۱۶۳- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوتے ہوئے جو آخری بات کی وہ یہ تھی کہ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا "(سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے) کہ جب تو فوت ہو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو-" (طبرانی ابن حبان) بزار نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ میں نے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتائیں جو سب سے افضل ہو اور سب اعمال سے زیادہ اللہ کے قریب کرنے والا ہو- آپ نے فرمایا "تجھے موت اس حالت میں آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو-"

۱۱۶۴- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ

۱۱۶۴- حضرت ثوبانؓ نے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "جو لوگ چاندی سونا جمع کرتے ہیں-" ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے- بعض صحابہ

۱۱۶۲- یہ حدیث مجھے نہیں مل سکی-

۱۱۶۳- معجم کبیر طبرانی ۲۰/ ۹۳، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/ ۷٤) میں کہا ہے اس کی سند میں خالد بن یزید بن عبد الرحمٰن بن ابی مالک راوی کو ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے، جب کہ ابو زرعہ اور دیگر محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے- مسند بزار (کشف الاستار) ٤/ ۳-

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ؟ فَقَالَ: ((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

نے کہا یہ آیت سونے اور چاندی کے متعلق نازل ہوئی ہے کیوں نہ ہم معلوم کرلیں کہ کون سی دولت بہتر ہے تاکہ ہم وہی جمع کریں۔ آپ نے فرمایا "سب سے افضل دولت اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، اس کا شکر ادا کرنے والا دل اور وہ مومن بیوی ہے جو ایمان (قائم رکھنے) میں مدد کرے۔ (ابن ماجہ، ترمذی اور اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١١٦٥- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ قَلْبًا شَاكِرًا وَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَ بَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَ زَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ حُوبًا فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ: ((الحوبُ)) بضم الحاء هو الإثم.

۱۱۶۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اپنی ذات اور خاوند کے مال و دولت میں گناہ کا تقاضا نہ کرے۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١١٦٦- وَعَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَ الَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۶۶- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے رب کو یاد کرنے والے اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔" (بخاری)

١١٦٧- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَذْكُرَنَّ اللّٰهَ

۱۱۶۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں

۱۱۶۴- سنن ابن ماجه كتاب النكاح باب افضل النساء۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن مرہ کو نسائی نے ضعیف کہا ہے اور حاکم اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن معین نے اسے لاباس بہ کہا ہے۔ سنن ترمذی كتاب تفسير القرآن باب ومن سورة التوبة۔

۱۱۶۵- معجم كبير طبرانی ١٣٤/١١ ہیثمی نے مجمع الزوائد ٢٧٣/٤ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے، معجم اوسط کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۱۶۶- صحيح بخاری كتاب الدعوات باب فضل ذكر الله عزوجل۔

۱۱۶۷- صحيح ابن حبان (الاحسان) ٣٠٨/١۔

أَقْوَامٌ عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

گے اور وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔" (ابن حبان)

۱۱۶۸- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ إِلاَّ وَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ صَدَقَةٌ يَمُنُّ بِهَا عَلَى مَنْ [يَشَاءُ] مِنْ عِبَادِهِ وَ مَا مَنَّ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ)).

۱۱۶۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے صدقے کے طور پر احسان کرتا ہے اور کسی بندے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی توفیق سے بڑھ کر احسان نہیں کیا۔" (ابن ابی الدنیا)

۱۱۶۹- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلاً فِي حَجْرِهِ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَ آخَرُ يَذْكُرُ اللهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ أَفْضَلَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۶۹- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہو گا۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۷۰- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ فَقَالَ: أَيُّ الْمُجَاهِدِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرًا)) قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا)) ثُمَّ ذَكَرَ الصَّلاَةَ وَالزَّكَاةَ وَ الْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ كُلَّ ذٰلِكَ

۱۱۷۰- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سے مجاہد کا ثواب زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا "جو ان میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔" اس نے کہا روزہ داروں میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا "جو ان میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔" پھر اس نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقے کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار فرماتے رہے "جو ان میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر

۱۱۶۸- ابن ابی الدنیا کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۳۷/۲) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں حسین بن عطاء راوی کو ابوحاتم اور دیگر محدثین نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ غلطی بھی کر جاتا ہے اور تدلیس کرتا ہے۔

۱۱۶۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷٤/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راویوں کو ثقہ کہا گیا ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۱۷۰- معجم کبیر طبرانی ۱۸٦/۲۰- مسند احمد ٤۳۷/۳-

وَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرًا)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَا أَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَجَلْ)).

زیادہ کرتا ہے-" حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے ابوحفص! اللہ کا ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بالکل" (احمد، طبرانی)

۱۱۷۱- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلاَّ عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ تَعَالَى فِيهَا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ [فِي الشعب] بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۱۷۱- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اہل جنت کو صرف اس گھڑی کی حسرت ہوگی جس میں انہوں نے (دنیا میں) اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوگا-" (اسے طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۷۲- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ سَاعَةٍ تَمُرُّ بِابْنِ آدَمَ لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيهَا بِخَيْرٍ إِلاَّ تَحَسَّرَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي هَذَا الإِسْنَادِ ضَعْفٌ غَيْرَ أَنَّ لَهُ شَوَاهِدَ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ

۱۱۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "انسان پر جو وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر گزرتا ہے قیامت کے دن وہ اس پر حسرت کرے گا-" (بیہقی نے کہا ہے کہ اس سند میں ضعف ہے لیکن حضرت معاذؓ کی حدیث سے اس کے کچھ شواہد ہیں)

۱۱۷۳- وَخَرَّجَ أَبُويَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعٌ خَطْمَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ خَنَسَ وَإِنْ نَسِيَ الْتَقَمَ قَلْبَهُ [فَذَلِكَ الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ)). ((الْخَطْمُ)) بفتح الخاء و إسكان الطاء المهملة هو الفم.

۱۱۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "شیطان نے اپنا منہ ابن آدم کے دل پر رکھا ہوا ہے- اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ کھسک جاتا ہے اور اگر وہ بھول جائے تو وہ اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے اور یہی وسوسہ ڈالنے والا خناس ہے-" (ابویعلی)

۱۱۷۱- معجم کبیر طبرانی ۲۰/ ۹٤ بیہقی کی شعب الایمان کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۱۷۲- بیہقی کی آداب، مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۱۷۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷/ ۱٤۹) میں کہا ہے اسے ابویعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عدی بن ابو عمارہ راوی ضعیف ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی-

۱۱۷٤- وَخرَّجَ الطَّبرَانِيُّ بإسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ: يَابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِذَا ذَكَرْتَنِي شَكَرْتَنِي وَ إِذَا نَسِيْتَنِي كَفَرْتَنِي)).

۱۱۷۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے، تو میرا شکر کرتا ہے اور جب تو مجھے بھول جاتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے۔" (طبرانی)

ثواب حلق الذكر والاجتماع عليه

مجالس ذکر اور ان کے لیے اکٹھا ہونے کا ثواب

۱۱۷٥- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَ نَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلَامِ وَ مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا ؟ قَالَ: ((آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلاَّ ذَلِكَ)) قَالُوا: آللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلاَّ ذَلِكَ ، قَالَ: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۷۵- حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (حجرے سے) نکل کر اپنے صحابہ کے ایک حلقے کے پاس آئے اور فرمایا "تم کیوں بیٹھے ہو؟" انہوں نے کہا ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی حمد بیان کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں دین اسلام کا راستہ دکھایا اور اس کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا- آپ نے فرمایا "حلفاً (کہتے ہو کہ) تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟" انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہمیں صرف اسی چیز نے بٹھایا ہے- آپ نے فرمایا "میں نے تم سے کسی شک و شبہ کی بنا پر حلف نہیں لیا، لیکن بات یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر مجھے بتایا ہے کہ اللہ عزوجل فرشتوں کے سامنے تمہیں فخر و مباہات کے ساتھ ذکر کر رہا ہے-" (مسلم)

۱۱۷٦- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ رَوَاحَةَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: تَعَالَى نُؤْمِنُ بِرَبِّنَا سَاعَةً، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ: فَغَضِبَ الرَّجُلُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۱۷۶- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن رواحہؓ جب کسی صحابی رسول سے ملتے تو کہتے ہم ایک گھڑی اللہ پر ایمان لے آئیں- ایک دن انہوں نے ایک آدمی سے (یہ بات) کہی تو وہ ناراض ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر کہنے لگا یارسول اللہ! ابن رواحہ کو دیکھتے ہو وہ آپ پر ایمان چھوڑ

۱۱۷۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۹/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابو بکر ہذلی راوی ضعیف ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی-

۱۱۷۵- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن-

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ تَرَى إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ يَرْغَبُ عَنْ إِيْمَانِكَ إِلَى إِيْمَانِ سَاعَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِنَّهُ يُحِبُّ الْمَجَالِسَ الَّتِيْ تُبَاهِيْ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

کر ایک گھڑی پر ایمان لے آیا ہے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابن رواحہ پر اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے وہ تو ایسی مجلسوں سے محبت کرتا ہے جن پر فرشتے رشک کرتے ہیں-" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے-)

۱۱۷۷- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ لِلهِ تَعَالَى مَلاَئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيْقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلَى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ [بِهِمْ] - مَا يَقُولُ عِبَادِيْ ؟ قَالَ:يَقُولُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ وَ يَحْمَدُوْنَكَ وَ يُمَجِّدُوْنَكَ ، فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِيْ ؟ فَيَقُولُوْنَ: لاَ وَاللهِ مَا رَأَوْكَ، فَيَقُولُ : كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يقولون لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوْا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَ أَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَأَكْثَرَ [لَكَ] تَسْبِيْحًا ، فَيَقُولُ : فَمَاذَا يَسْأَلُونَ؟ قَالَ يَقُولُوْنَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ ، قَالَ: يَقُولُ: هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ:يَقُولُوْنَ : لاَ وَاللهِ يَا رَبِّ مَا

۱۱۷۷- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں، وہ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں- جب انہیں کچھ لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے مل جاتے ہیں، وہ آواز دے کر کہتے ہیں اپنے مقصد کی طرف آجاؤ- پھر وہ انہیں پہلے آسمان تک اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں- ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ تیری تسبیح بیان کر رہے ہیں، تیری کبریائی بیان کر رہے ہیں، تیری حمد بیان کر رہے ہیں اور تیری بزرگی بیان کر رہے ہیں- وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں واللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا- وہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو (ان کی) کیا کیفیت ہوتی؟ وہ کہتے ہیں اگر انہوں نے تجھے دیکھا ہوتا تو اس سے زیادہ تیری عبادت کرتے، بزرگی اور تسبیح بیان کرتے- وہ فرماتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں- وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں واللہ! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا- وہ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیں تو ان کی کیا

۱۱۷۶- مسند احمد ۲۶۵/۳-

۱۱۷۷- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل مجالس الذکر-

رَأَوْهَا، يَقُولُ : فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ أَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً؟ قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالُوا: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ: فَيَقُولُ : وَ هَلْ رَأَوْهَا ؟ قَالَ وَ يَقُولُونَ : لَا وَاللهِ مَا رَأَوْهَا فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا ؟ قَالَ: يَقُولُونَ:لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ أَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً ، قَالَ: فَيَقُولُوْنَ : فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ : فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ ، وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضَلَاءَ يَبْتَغُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرُ اللهِ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَؤُوْا مَابَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعَدُوْا إِلَى السَّمَاءِ فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَ يُهَلِّلُوْنَكَ وَ يَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِي ؟ قَالُوا: يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ

کیفیت ہو گی؟ وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو ان کی حرص اور بڑھ جائے گی اور ان کی طلب زیادہ ہو جائے گی اور اس کی زیادہ خواہش کریں گے- وہ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں- وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں واللہ انہوں نے اسے نہیں دیکھا- وہ فرماتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیسے ہو؟ وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے زیادہ بھاگیں گے اور زیادہ ڈریں گے- وہ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا- فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے وہ ایک شخص ان میں سے نہیں ہے' وہ تو کسی کام کے لیے آیا تھا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سب شریک مجلس ہیں' ان کا ہم مجلس بدبختی کا شکار نہیں ہو گا-" (بخاری' مسلم) مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ اہل فضیلت فرشتے سفر پر رہتے ہیں، ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں- جب انہیں کوئی محفل مل جاتی ہے، وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے ڈھانپتے ہوئے پہلے آسمان تک کے درمیانی فاصلے کو پر کر دیتے ہیں- جب وہ (اہل محفل) بکھر جاتے ہیں تو یہ فرشتے اوپر چڑھ کر آسمان تک چلے جاتے ہیں- اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں- وہ تیری تسبیح، تکبیر، تہلیل، حمد بیان کر رہے تھے اور وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا سوال کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں- وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ کہتے ہیں اے رب نہیں- وہ فرماتا

قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: لَا أَيْ رَبِّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ ، قَالَ: وَ مِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ ؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ ؟ قَالُوْا: لَا ،قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: يَسْتَغْفِرُوْنَكَ ، قَالَ: فَيَقُوْلُ : قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَ أَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَ أَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا ، قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاء إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ فَيَقُوْلُ: لَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)).

ہے اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو ان کی کیا کیفیت ہو گی؟ وہ کہتے ہیں وہ طلب کریں گے- وہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کس چیز سے بچنے کی دعا کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں یارب تیرے دوزخ سے- وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میرے دوزخ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ میرے دوزخ کو دیکھ لیں تو ان کی کیا کیفیت ہو گی؟ وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے بخشش طلب کریں گے- وہ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا ہے اور جو انہوں نے مانگا میں نے وہی انہیں عطا کیا اور جس چیز سے انہوں نے بچنے کی دعا کی میں نے انہیں اس سے پناہ دی- وہ کہتے ہیں اے رب! ان میں ایک سخت گناہ گار آدمی ہے وہ وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان کے پاس بیٹھ گیا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخشا' یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بدبخت نہیں ہو سکتا-"

۱۱۷۸- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟)) فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۱۷۸- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ عزوجل فرماتا ہے قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ سخی کون ہیں-" عرض کیا گیا یارسول اللہ! سخی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "ذکر کی محفلوں میں بیٹھنے والے-" (احمد' ابن حبان)

۱۱۷۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ إِلَّا

۱۱۷۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کچھ لوگ اکٹھے ہو کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں، ان کا مقصد اس کی رضا جوئی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تو آسمان سے ایک منادی آواز

۱۱۷۸- مسند احمد ۶۸/۳ ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۳/۲-

۱۱۷۹- مسند احمد ۱۴۲/۳ ، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۲/۱) میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابویعلی، بزار، طبرانی (اوسط) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں میمون مرائی کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے، لیکن اس میں ضعف ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی اور معجم اوسط طبرانی میں نہیں مل سکی-

وَجْهَهُ إِلاَّ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ فِي إِسْنَادِهِ مَيْمُونٌ الْمَرَائِيُّ وَ بَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ وَ لَهُ شَوَاهِدُ .

دیتا ہے، کھڑے ہو جاؤ، تمہیں بخش دیا گیا ہے- تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل گئی ہیں-" (احمد، ابو یعلی، طبرانی- اس کی سند میں ایک راوی میمون المرائی ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ ہیں نیز اس کے کئی شواہد ہیں)

۱۱۸۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ فَيَقُومُونَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا قَدْ غُفِرَ لَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ)).

۱۱۸۰- حضرت سہل بن حنظلیہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کچھ لوگ اللہ عزوجل کے ذکر کی محفل لگاتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے کھڑے ہو جاؤ، تمہیں بخش دیا گیا ہے 'تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں-" (طبرانی)

۱۱۸۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يُذَكِّرُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَمَا إِنَّكُمُ الْمَلأُ الَّذِيْنَ أَمَرَنِيْ رَبِّيْ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ)) ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فُرُطًا﴾ ((أَمَا إِنَّهُ مَا جَلَسَ عِدَّتُكُمْ إِلاَّ جَلَسَ مَعَهُمْ عِدَّتُهُمْ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ إِنْ سَبَّحُوا اللهَ تَعَالَى سَبَّحُوهُ، وَ إِنْ حَمِدُوا اللهَ حَمِدُوهُ ، وَ إِنْ كَبَّرُوا اللهَ كَبَّرُوهُ ، ثُمَّ يَصْعَدُونَ إِلَى الرَّبِّ

۱۱۸۱- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن رواحہ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے تھے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم وہ جماعت ہو جس کے متعلق میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں- پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "آپ ان لوگوں کے ساتھ رہیں جو دن رات اللہ کو پکارتے ہیں-" تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ بیٹھتے ہیں، ان کے برابر فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں تو یہ بھی اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں- اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اس کی حمد بیان کرتے ہیں- اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں- پھر رب جل شانہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کی حالت کو بخوبی جانتا ہے، کہتے ہیں اے ہمارے رب!

۱۱۸۰- معجم کبیر طبرانی ۲۵۹/۶-

۱۱۸۱- معجم صغیر طبرانی ۲۲۷/۲ ،ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۶/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن حماد کوئی راوی ضعیف ہے-

جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا عِبَادُكَ سَبَّحُوكَ فَسَبَّحْنَا وَكَبَّرُوكَ فَكَبَّرْنَا وَ حَمِدُوكَ فَحَمِدْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا: يَا مَلَائِكَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ: فِيهِمْ فُلَانٌ الْخَطَّاءُ فَيَقُولُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ)).

تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد کی تو ہم نے بھی تیری حمد کی - رب تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے - وہ کہتے ہیں ان میں فلاں شخص بڑا گناہ گار ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں رہ سکتا -" (طبرانی)

۱۱۸۲- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُونَ حَلَقَ الذِّكْرِ فَإِذَا أَتَوْا عَلَيْهِمْ حَفُّوا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَتَيْنَا عَلَى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُونَ آلَاءَكَ وَيَتْلُونَ كِتَابَكَ وَيُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْأَلُونَكَ لِآخِرَتِهِمْ وَ دُنْيَاهُمْ ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: غَشُّوهُمْ رَحْمَتِي فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ)).

۱۱۸۲- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے چلتے پھرتے رہتے ہیں، وہ ذکر کی محفلیں تلاش کرتے ہیں، جب وہ ان کے پاس آتے ہیں انہیں ڈھانپ لیتے ہیں - پھر اپنے سر کردہ کو آسمان کی طرف رب العزت تبارک و تعالیٰ کی طرف بھیج دیتے ہیں - وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم تیرے بندوں میں سے ایسے بندوں کے پاس گئے جو تیرے انعامات کی عظمت بیان کرتے ہیں اور تیری کتاب تلاوت کرتے ہیں اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور تجھ سے دنیا و آخرت مانگتے ہیں - اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، وہ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کا ہم مجلس بھی بد بخت نہیں ہو سکتا -" (بزار)

۱۱۸۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لِلّٰهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحُلُّ وَ تَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ فَارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ)) : قَالُوا: وَ أَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ:

۱۱۸۳- حضرت جابرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ -" صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا

۱۱۸۲- مسند بزار (كشف الاستار) ٤/٤-

((مَجَالِسُ الذِّكْرِ فَاغْدُوْا وَ رُوحُوا فِي ذِكْرِ اللهِ وَ اذْكُرُوهُ بِأَنْفُسِكُمْ مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ عِنْدَهُ فَإِنَّ اللهَ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَ الْحَاكِمُ، وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

”ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں) لہٰذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو- اس کا ذکر اپنے دلوں میں بھی کرو، جو شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے مقام کو معلوم کرلے، وہ اپنے ہاں اللہ تعالیٰ کے مقام کو دیکھے- اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اسے اپنے ہاں رکھتا ہے-“ (ابو یعلی، بزار، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١١٨٤- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا)) قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((حِلَقُ الذِّكْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۸۴- حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو-“ انہوں نے عرض کیا جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”ذکر الٰہی کی محفلیں-“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١١٨٥- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: ((غَنِيمَةُ مَجَالِسِ [الذِّكْرِ] الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۸۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ”مجالس ذکر کی غنیمت کیا ہے؟“ فرمایا: مجالس ذکر کی غنیمت جنت ہے- (اسے احمد نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے)

١١٨٦- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ)) قَالَ: فَجَثَا

۱۱۸۶- حضرت ابو درداء ؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پر نور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے- لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ وہ انبیا ہوں گے اور نہ شہداء-“ ابو درداء کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ

۱۱۸۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۷۷) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی اور بزار اور طبرانی (معجم اوسط) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمر بن عبداللہ مولی عفرہ کو کئی حضرات نے ثقہ کہا ہے اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی مسند بزار (كشف الاستار) ٥/٤ ، مستدرك حاكم ٤٩٤/١۔

۱۱۸۴- سنن ترمذی كتاب الدعوات باب (۸۳) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے-

۱۱۸۵- مسند احمد ۱۷۷/۲۔

أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ قَالَ: ((هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَ بِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ ان کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کریں تا کہ ہم انہیں معلوم کر لیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١١٨٧—وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمَنِ وَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ رِجَالٌ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ يَغْشَى بَيَاضُ وُجُوْهِهِمْ نَظَرَ النَّاظِرِيْنَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَ الشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمْ جُمَّاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ فَيَنْتَقُوْنَ أَطَايِبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْتَقِي آكِلُ التَّمْرِ أَطَايِبَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ. قَوْلُهُ ((جُمَّاعٌ)) بضم الجيم و تشديد الميم معناه أخلاط من قبائل مختلفة و بلاد شتى. و قوله: ((من نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ)) أي من غربائهم و النازع الغريب يعني أنهم إنما جمعهم ذكر الله تعالى مع

۱۱۸۷- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "رحمٰن کے دائیں طرف اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ نبی ہوں گے اور نہ شہید، ان کے چہروں کی سفیدی سب لوگوں کی آنکھوں میں پڑ رہی ہو گی۔ ان کی مسندیں اور اللہ عزوجل سے ان کے تقرب کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔" عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا "یہ مختلف قبیلوں سے آکر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوتے ہیں اور خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوریں چنتا ہے۔" (اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند ان شاء اللہ حسن ہے)

۱۱۸۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷٦/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن ابی السری کے والد متوکل بن عبد الرحمٰن راوی کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہو سکا اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۱۸۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۷/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں ملی۔

اختلاف قبائلهم و تباين أماكنهم و غربة بعضهم من بعض وا لله أعلم.

١١٨٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ ا للهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لاَ يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ ا للهَ عَزَّوَجَلَّ إِلاَّ حَفَّتهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ ذَكَرَهُمُ ا للهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۸- حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں، رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے ہاں موجود مخلوق کے سامنے کرتا ہے۔" (مسلم)

ثواب كلمة التوحيد: لا إله إلا ا لله

کلمہ توحید لا إله إلا ا للہ کا ثواب

قَالَ ا للهُ تَعَالَى: ﴿ضَرَبَ ا للهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾[ابراهيم: ٢٤-٢٥]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ غَيْرُهُ : الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ هِيَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ا للهُ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال بیان فرمائی ہے کہ (وہ ایسے ہے) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط ہو اور شاخیں آسمان میں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہو۔"

حضرت ابن عباسؓ اور دیگر سلف نے کہا ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ہے

١١٨٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ ا للهِ ﷺ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لاَ يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ. أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ:

۱۱۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ (مستحق) کون سعادت مند ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابو ہریرہ! میرا خیال تھا کہ تجھ سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہیں پوچھے گا، کیونکہ تو حصول حدیث میں بڑا حریص ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ (مستحق) سعادت مند وہ ہو گا جس نے اپنے

۱۱۸۸- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن۔

۱۱۸۹- صحیح بخاری کتاب العلم باب الحرص علی الحدیث۔

لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْنَفْسِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

دل یا نفس سے مخلص ہو کر لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا۔" (بخاری)

۱۱۹۰ – وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((قَالَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ: يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَ أَدْعُوكَ بِهِ، قَالَ: قُلْ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ قَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ: هَذَا، قَالَ: قُلْ: لاَإِلَهَ إِلاَّ اللهُ، قَالَ: إِنَّمَا أُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهِ ، قَالَ: يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَ الأَرْضِيْنَ السَّبْعَ فِي كَفَّةٍ وَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ فِي كَفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۱۹۰۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا اے میرے رب! مجھے ایسا کلمہ سکھائیں جس کے ذریعے میں تجھے یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہہ لا الہ الا اللہ. انہوں نے کہا اے میرے رب! یہ کلمہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ. انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! میں ایسا کلمہ چاہتا ہوں جو میرے ساتھ مخصوص ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہو تو "لا الہ الا اللہ" ان سے بھاری ہو جائے گا۔" (نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۹۱ – وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۱۹۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور سب سے افضل دعا "الحمد لله" ہے۔ (ابن ماجہ، نسائی، ابن حبان حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۹۲ – وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قِيْلَ:

۱۱۹۲۔ حضرت زید بن ارقمؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ عرض کیا گیا اسے اخلاص سے کہنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا

۱۱۹۰۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۴۸۲ ، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۵/۸ ، مستدرك حاكم ۵۲۸/۱ ،ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۱۹۱۔ سنن ابن ماجه كتاب الادب باب فضل الحامدين۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) (تحفة الاشراف ۱۹۰/۲' صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۴/۲' مستدرك حاكم ۵۰۳/۱'ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

مَا إِخْلَاصُهَا؟ قَالَ: ((أَنْ تَحْجُزَهُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((عَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ)).

کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے منع کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اسے اس کام سے منع کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ (طبرانی)

۱۱۹۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۹۳- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی بندہ اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور (یہ کلمہ) عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ وہ شخص کبائر سے بچتا ہو (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۹۴- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا؟ قَالَ: ((أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۹۴- انہی حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کیسے تجدید کریں؟ آپ نے فرمایا "لا الہ الا اللہ" زیادہ سے زیادہ کہو (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۹۵- وَعَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ وَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ)) يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَ قَالَ: ((ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)) فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهٰذِهِ

۱۱۹۵- حضرت یعلی بن شداد نے بیان کیا ہے کہ عبادہ بن صامت کی موجودگی اور تصدیق کے ساتھ میرے باپ شداد بن اوس نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی اوپرا آدمی ہے؟ آپ کا مقصد یہ تھا کوئی اہل کتاب۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ پھر آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو "لا الہ الا اللہ" ہم نے پل بھر کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے، اے اللہ تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا اور تو نے اس

۱۱۹۲- معجم کبیر طبرانی ۲۲۳/۵، مستدرک حاکم ۵۰۳/۱، ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۸/۱ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن غزان راوی وضاع ہے۔

۱۱۹۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۶۰)

۱۱۹۴- مسند احمد ۳۵۹/۲۔

۱۱۹۵- مسند احمد ۱۲۴/۴۔

الْكَلِمَةِ وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَ إِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَبْشِرُوْا فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ کیا۔ تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر فرمایا لوگو تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۹۶۔ وَعَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوْتُ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۱۹۶۔ حضرت عمروؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو بندہ اسے دل کی سچائی کے ساتھ کہے اور اسی حالت میں اسے موت آئے، اللہ اسے دوزخ کے لیے ضرور حرام کر دیتا ہے۔ وہ ہے "لا الہ الا اللہ" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۱۹۷۔ وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ يَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)).

۱۱۹۷۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" کی شہادت جنت کی چابی ہے۔" (احمد، بزار)

۱۱۹۸۔ وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ بَيْنَ يَدَيِ الْعَرْشِ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اهْتَزَّ ذٰلِكَ الْعَمُوْدُ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اسْكُنْ فَيَقُوْلُ: كَيْفَ اسْكُنْ وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِهَا فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ

۱۱۹۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عرش کے سامنے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک نورانی ستون ہے۔ جب کوئی بندہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" کہتا ہے وہ ستون جنبش میں آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ٹھہر جا۔ وہ کہتا ہے میں کیسے ٹھہروں، تو نے اس کے قائل کو بخشا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے یقیناً بخش دیا ہے۔ تب وہ ٹھہر جاتا ہے۔" (بزار)

۱۱۹۶۔ مستدرك حاكم ۱/ ۳۵۱۔ ذہبی نے بھی اسے صحیحین کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے۔

۱۱۹۷۔ مسند احمد ۵/ ۲۴۲، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱/ ۱۶) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں شھر اور معاذ کے درمیان انقطاع ہے۔ اسی طرح اسماعیل بن عیاش کی اہل حجاز سے روایت ضعیف شمار ہوتی ہے اور یہ بھی انہی میں سے ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۱۹۸۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۴/ ۶۔

قَدْ غَفَرْتُ لَهُ فَيَسْكُنُ عِنْدَ ذَلِكَ)).

۱۱۹۹- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِي سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا طَمَسَتْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى تَسْكُنَ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ)).

۱۱۹۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی بندہ رات یا دن کو پل بھر کے لیے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" کہتا ہے یہ (کلمہ اس کے) نامہ اعمال میں لکھی ہوئی تمام برائیاں مٹا دیتا ہے، حتیٰ کہ وہ اتنی نیکیوں میں جا ٹھہرتا ہے۔" (ابو یعلی)

۱۲۰۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُورِهِمْ وَلَا مَنْشَرِهِمْ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَهُمْ يَنْفُضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُؤُوسِهِمْ وَيَقُولُونَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِيِّ ((لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا عِنْدَ الْقَبْرِ)).

۱۲۰۰- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" (کا ورد کرنے) والوں پر قبر میں بھی کوئی وحشت نہیں ہو گی اور محشر میں بھی۔ گویا میں "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" (کا ورد کرنے) والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمارے غم کو ختم کر دیا۔" (طبرانی، شعب الایمان بیہقی) طبرانی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" (کا ورد کرنے) والوں پر نہ موت کے وقت کوئی وحشت ہوتی ہے اور نہ ہی قبر میں۔"

۱۲۰۱- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَؤُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ)).

۱۲۰۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے، "الْحَمْدُ لِلّٰهِ" اسے بھر دیتا ہے اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں، وہ سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جاتا ہے۔" (ترمذی)

۱۱۹۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۸۲) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عثمان بن عبدالرحمٰن زہری متروک راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی۔

۱۲۰۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۸۳) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ الحمانی راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نہ معجم اوسط طبرانی میں مل سکی ہے اور نہ ہی شعب الایمان بیہقی میں۔

۱۲۰۱- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۷) ترمذی نے کہا ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔

۱۲۰۲- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ [عُمَرَ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوحٍ ابْنَهُ)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((أَوْصَى نُوحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ إِنِّي أُوصِيكَ بِاثْنَتَيْنِ وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ أُوصِيكَ بِقَوْلِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ فَإِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى اللهِ)) قُلْتُ فَذَكَرَهُ بِتَمَامِهِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ. وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: فِيهِ: ((وَآمُرُكُمَا بِلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا فِيهِمَا لَوْ وُضِعَتْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ فِي الْكِفَّةِ الأُخْرَى كَانَتْ أَرْجَحَ مِنْهُمَا وَلَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا فِيهِمَا كَانَتْ حَلْقَةً فَوُضِعَتْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ عَلَيْهِمَا لَقَصَمَتْهُمَا وَآمُرُكُمَا بِسُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلاَةُ كُلِّ شَيْءٍ وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ)).

۱۲۰۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کے نام وصیت نہ بتاؤں؟" صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا "حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے! کو وصیت کرتے ہوئے کہا "اے میرے پیارے بیٹے میں تمہیں دو کاموں کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ" کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ ایک کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے وزنی ہو جائے گا اور اگر (یہ آسمان و زمین) گول دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا۔" اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی (بزار) حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "میں تم دونوں کو لا الہ الا اللہ کہنے کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں موجود ہے، ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں، لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ ان دونوں سے وزنی ہوگا اور اگر آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں موجود ہے گول دائرے کی شکل میں ہوں اور "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ" کو ان کے اوپر رکھ دیا جائے تو یہ انہیں چیر کر گزر جائے گا اور میں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ کہنے کا حکم دیتا ہوں یہ الفاظ ہر چیز کی نماز ہے اور انہی کی بدولت ہر چیز کو رزق ملتا ہے۔"

ثَوَابُ مَنْ قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ

ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنے کا ثواب

۱۲۰۳- خَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۱۲۰۳- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۲۰۲- مسند بزار (کشف الاستار) ۷/٤ مستدرك حاكم ۱/٥٣٩۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ إِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَمْ يُرْفَعْ لِأَحَدٍ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِمِثْلِ قَوْلِهِ أَوْ زَادَ)).

کریم ﷺ نے فرمایا جو بھی آدمی ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو گا اور کسی شخص کا کوئی عمل اس سے افضل حالت میں اوپر نہیں اٹھایا جاتا، البتہ وہ شخص جس نے اتنی دفعہ یا اس سے زیادہ دفعہ کہا ہو گا (اس کا عمل اس سے افضل ہو سکتا ہے)۔" (طبرانی)

ثواب من شهد أن لا إله إلاَّ الله وأنَّ محمدا رسول الله

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کا ثواب

١٢٠٤- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ أَنَّ عِيْسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِنْهُ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ، وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)).

۱۲۰۴- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ (علیہ السلام) اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ مریم کی طرف القاء کردہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، جنت اور دوزخ برحق ہیں، وہ جیسے بھی عمل کر رہا ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔" (بخاری، مسلم) مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس شخص نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ حرام کر دے گا۔"

١٢٠٥- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

۱۲۰۵- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

۱۲۰۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۸۶) میں کہا ہے اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبدالوہاب بن الضحاک راوی متروک ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

۱۲۰۴- صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء، صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً۔

۱۲۰۵- صحیح بخاری کتاب العلم باب من خص بالعلم قوماً دون قوم، صحیح مسلم ایضاً۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَ مُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ- قَالَ: ((يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلاَثًا قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلاَ أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا ؟ قَالَ: ((إِذًا يَتَّكِلُوْا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: قُلْتُ: وَ الأَحَادِيْثُ فِي مِثْلِ هٰذَا كَثِيْرَةٌ دَائِرَةٌ عَلَى هٰذَا الْمَعْنٰى .

کے پیچھے سواری پر معاذ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا "اے معاذ بن جبل!" انہوں نے تین دفعہ کہا یارسول اللہ! لبیک وسعدیک- آپ نے فرمایا "جو شخص بھی سچے دل سے شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لیے حرام کر دیتا ہے-" انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں یہ بات لوگوں کو بتادوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا "پھر تو وہ (اس پر) بھروسہ کر لیں گے (اور بیٹھ رہیں گے)-" (بخاری مسلم) (ملاحظہ:) اس جیسی بہت سی احادیث ثابت ہیں-

١٢٠٦- وَعَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيْدِ أَوْ بِقَدِيْدٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ قَالَ: خَيْرًا، وَقَالَ: ((أَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ لاَ يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلاَّ سَلَكَ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

١٢٠٦- حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ہم کدید یا قدید مقام پر پہنچے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نیکی کی باتیں کہیں اور فرمانے لگے "میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جو آدمی سچے دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، پھر راہ راست پر رہنے کی کوشش کرے، وہ ضرور جنت میں جائے گا-" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٢٠٧- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَسْتَخْلِصُ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً

١٢٠٧- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوری مخلوقات کے سامنے میری امت کے ایک آدمی کو نکالے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلا دے گا، ہر رجسٹر حد نگاہ تک پہنچ رہا ہو گا- پھر

١٢٠٦- مسند احمد ٤/ ١٦-

١٢٠٧- سنن ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فیمن یموت وھو یشھد ان لا الہ الا اللہ، سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب مایرجی من رحم الا یوم القیامۃ- صحیح ابن حبان (الاحسان) ١/ ٢٢٤، مستدرک حاکم ١/ ٥٢٩، ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

وَ تِسْعِيْنَ سِجِلاًّ كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَقَالَ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: أُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَ لَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

فرمائے گا کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کر سکتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ کہے گا نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرے پاس عذر ہے؟ وہ کہے گا اے میرے رب نہیں- اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں، تیری ہمارے پاس ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ذرہ بھر ظلم نہیں ہو گا- ایک کارڈ نکالا جائے گا جس میں اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله (لکھا) ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا- اپنے (اعمال کے) وزن کے قریب آ- وہ کہے گا اے میرے رب! ان رجسٹروں کے ساتھ یہ کارڈ کس چیز کا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں ہو گا- پھر رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کارڈ دوسرے پلڑے میں- رجسٹر اٹھ کر اوپر اٹھ جائیں گے اور کارڈ بھاری ہو جائے گا- اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہو گی-" (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

ثَوَابُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہنے کا ثواب

۱۲۰۸- عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إِنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] يَقُوْلُ: ((مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُخْلِصًا بِهَا

۱۲۰۸- حضرت یعقوب بن عاصم نے نبی کریم ﷺ کے دو صحابہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جب بھی کوئی بندہ نیت کے اخلاص' دل کی تصدیق اور زبان سے بول کر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے' اس کا

۱۲۰۸- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۵۰-

رُوحُهُ مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبُهُ نَاطِقًا بِهَا لِسَانُهُ إِلاَّ فَتَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ السَّمَاءَ فَتْقًا حَتّٰی يَنْظُرَ إِلَى قَائِلِهَا وَحَقٌّ لِعَبْدٍ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

کوئی شریک نہیں' بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی، وہ ہر چیز پر قادر ہے) کہتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے آسمان کو ایک سوراخ کر دیتا ہے اور کہنے والے کی طرف بنظرِ رحمت دیکھتا ہے اور جس بندے کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے دیکھ لے، اس کا مطلوب اسے دینا ضروری ہو جاتا ہے۔" (نسائی)

۱۲۰۹- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَمْ يَسْبِقْهَا عَمَلٌ وَ لَمْ يَبْقَ مَعَهَا سَيِّئَةٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۰۹- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص یہ کہتا ہے لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت بھی اس کی ہے اور تعریف بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اس کا کوئی عمل اس سے آگے نہیں بڑھتا اور اس کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۱۰- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ [أبيه] عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَومِ عَرَفَةَ وَ خَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَ النَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

۱۲۱۰- حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "یوم عرفہ کی دعا سب دعاؤں سے افضل ہے اور جو کچھ میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہا ہے اس میں سب سے بہتر لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۲۱۱- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لاَ

۱۲۱۱- حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے یہ دعا پڑھی لاَ إِلٰهَ

۱۲۰۹- معجم کبیر طبرانی ۱۳۵/۸ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸۵/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند میں سلیم بن عثمان الطائی راوی کو بہت سے محدثین نے حافظے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

۱۲۱۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء یوم عرفة ، ترمذی نے کہا ہے اس سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے۔

إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ كَعِدْلِ مُحَرَّرٍ أَوْ مُحَرَّرَيْنِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" گویا اس نے ایک یا دو غلام آزاد کیے۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۱۲- وَعَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ وَرَقٍ أَوْ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا فَهُوَ كَعِتَاقِ نَسَمَةٍ وَ مَنْ قَالَ لاَإِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَهُوَ كَعِتْقِ نَسَمَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِاخْتِصَارِ التَّهْلِيْلِ وَ تَقَدَّمَ فِي الْقَرْضِ.

۱۲۱۲- حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے چاندی یا دودھ کا تحفہ دیا یا گم شدہ راہ کی راہنمائی کی، گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے کہا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس نے بھی گویا ایک غلام آزاد کیا۔" (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) نیز اسے ابن حبان اور ترمذی نے لا الہ الا اللہ کے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ روایت قرض کے بیان میں گزر چکی ہے۔

ثوابُ من قالها عشرًا

مذکورہ دعا دس دفعہ پڑھنے کا ثواب

۱۲۱۳- عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۲۱۳- حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے یہ دعا دس دفعہ پڑھی لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ گویا اس نے اولاد اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کیے۔" (بخاری، مسلم)

۱۲۱۱- معجم كبير طبرانی ۱۹۵/٤، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸٤/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۲۱۲- مسند احمد ۲۸۵/٤ ، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۸/۷ ، سنن ترمذی كتاب البر والصلة باب ماجاء فی الحج ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۱۳- صحيح بخاری كتاب الدعوات باب فضل التهليل ، صحيح مسلم كتاب الذكر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء۔

ثواب من قالها في يوم مائة مرّة

١٢١٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلاَّ أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

١٢١٥- وَعَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ الْجُهَنِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي أَفْضَلَ الْكَلاَمِ قَالَ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قُلْ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَائَةَ مَرَّةٍ فِي يَوْمٍ فَإِنَّكَ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ النَّاسِ عَمَلاً إِلاَّ مَنْ قَالَ: مِثْلَ مَا قُلْتُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ فِي سَنَدِهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ مُخْتَلَفٌ فِيهِ قُلْت: و يأتي ذكر ثوابها إذا قيلت في الصباح و المساء و غير ذلك إن شاء الله تعالى .

یہی دعا سو دفعہ پڑھنے کا ثواب

۱۲۱۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھی لَاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے ایک سو نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور یہ اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے حفاظت (کا سبب) ہو گی- کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لے کر آئے گا البتہ جو شخص اس سے زیادہ دفعہ کہہ لے اور زیادہ عمل کرے (وہ اس سے افضل ہو سکتا ہے)-" (بخاری مسلم)

۱۲۱۵- حضرت ابو منذر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے سب سے افضل دعا سکھائیں- آپ نے فرمایا "اے ابو منذر! تو ایک دن میں سو دفعہ یہ دعا پڑھ ((لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر)) تو اس دن عمل کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے افضل ہو گا البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جس نے تیرے برابر یہ دعا پڑھی-" (اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جابر جعفی مختلف فیہ راوی ہے) ملاحظہ: صبح و شام کے اوقات میں اس دعا کے پڑھے جانے کا ثواب بعد میں بیان ہو گا ان شاءاللہ-

---

۱۲۱۴- صحیح بخاری و صحیح مسلم ایضاً-

۱۲۱۵- مسند بزار (کشف الاستار ٤/٩)-

ثَوَابُ نَوْعٍ مِّنْهُ

۱۲۱۶- خَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَلْفَى أَلْفِ حَسَنَةٍ)).

اسی قسم کی ایک دوسری دعا کا ثواب

۱۲۱۶- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے یہ دعا پڑھی ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ)) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اس کا کوئی ہم سر نہیں ہے۔ اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔" (بزار، احمد)

ثَوَابُ نَوْعٍ آخَرَ مِّنْهُ

۱۲۱۷- خَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا يُرِيْدُ بِهَا إِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا جَنَّاتِ النَّعِيْمِ)).

اسی قسم کی ایک اور دعا کا ثواب

۱۲۱۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص (مندرجہ ذیل) دعا پڑھے اور اللہ کی رضا جوئی کے علاوہ اس کی کوئی دوسری نیت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی، وہ زندہ بھی کرتا ہے، مارتا بھی وہی ہے، وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا، بھلائی اس کے اختیار میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (طبرانی)

۱۲۱۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸۵/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابو الورقاء فائد راوی متروک ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۲۱۷- معجم کبیر طبرانی ۳۴۹/۱۲ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸۵/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ البابلتی راوی ضعیف ہے۔

ثَوَابُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ

۱۲۱۸- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، فَقَالَ ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ: ((مَا اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۱۹- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۲۲۰- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۲۲۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا

سبحان اللہ وبحمدہ کا ثواب

۱۲۱۸- حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ پسندیدہ دعا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ دعا **سبحان الله وبحمده** ہے۔" ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لیے منتخب کیا ہے (اور وہ ہے) سبحان اللہ وبحمدہ۔" (مسلم)

۱۲۱۹- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے **سبحان الله وبحمده** کہا اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ گیا۔" (اسے بزار نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۲۰- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے کہا **سبحان الله العظيم وبحمده** اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ گیا۔" (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۲۲۱- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول

۱۲۱۸- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل سبحان الله وبحمده۔

۱۲۱۹- مسند بزار (کشف الاستار) ٤/١٣۔

۱۲۲۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (٦٠) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے- عمل اليوم والليلة نسائی ص ٤٧٩، صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢/٩٧، مستدرك حاكم ١/٥١٢۔

بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ أَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ أَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ [عزوجل]))

قلت: و تأتي أحاديث أخر في ثوابها إن شاء الله تعالى.

اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص کے لیے اللہ کی عبادت کی مشقت میں رات گزارنا مشکل ہو یا وہ دولت خرچ کرنے میں بخیل ہو یا دشمن سے جنگ کرنے سے بزدل ہو، اسے زیادہ سے زیادہ سبحان الله وبحمده کہنا چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے۔" (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ملاحظہ: اس کے ثواب کے متعلق کچھ اور احادیث بھی آئیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ثَوَابُ مَنْ قَالَهَا مِائَة مرة في يوم

ایک دن میں سو دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا ثواب

۱۲۲۲- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ .

۱۲۲۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف ہو جاتے ہیں۔" (اسے مسلم نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے)

۱۲۲۳- وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَ مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ

۱۲۲۳- حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اپنے باپ سے، انہوں نے ان کے دادا سے، جس کا نام زید بن سہل انصاری ہے، روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔" یا فرمایا "اس کے لیے جنت ضروری ہو گئی اور جس شخص نے ایک سو دفعہ سبحان اللہ

۱۲۲۱- معجم کبیر طبرانی ۲۲۸/۸ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۴/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند میں سلیمان بن احمد الواسطی راوی کو عبدان نے ثقہ قرار دیا ہے اور جمہور نے ضعیف۔ باقی راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۲۲- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح۔

۱۲۲۳- مستدرك حاكم ۲۵۱/٤ ، ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے، معجم كبير طبرانی ۳٤۹/۱۲ ، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸۵/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ بن البابلتی راوی ضعیف ہے۔

بِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ أَرْبَعًا وَ عِشْرِيْنَ أَلْفَ حَسَنَةٍ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا لَا يَهْلِكُ مِنَّا أَحَدٌ، قَالَ:((بَلٰى إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَجِيْءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلَى جَبَلٍ أَثْقَلَتْهُ ثُمَّ تَجِيْءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَحْمَتَيْنِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ. وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ مِنْ طَرِيْقِ أَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ الْيَمَامِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وبحمدہ پڑھا اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دیں۔" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر تو ہم میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا "بالکل ایسے ہی ہے، تم میں سے ایک آدمی اتنی نیکیاں لائے گا کہ اگر انہیں پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس پر گراں گزریں۔ پھر نعمتیں لائی جائیں گی اور وہ انہیں ختم کر دیں گی۔ پھر رب تعالیٰ اپنی دو اضافی مہربانیاں عطا فرمائے گا۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ طبرانی نے اسی قسم کی حدیث ایوب بن عتبہ یمامی عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر سند کے ساتھ ذکر کی ہے)

۱۲۲۴ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ كَانَ مِثْلَ مِائَةِ بَدَنَةٍ إِذَا قَالَهَامِائَةَ مَرَّةٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي حَدِيْثٍ يَأْتِي إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

۱۲۲۴۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے اسے ایک سو اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ہوتا ہے۔" (اسے طبرانی نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے جو بعد میں آئے گی ان شاءاللہ تعالیٰ)

ثواب سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنے کا ثواب

۱۲۲۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ

۱۲۲۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دو کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمان کو بہت پیارے ہیں (اور وہ ہیں) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔" (بخاری مسلم)

۱۲۲۴۔ معجم کبیر طبرانی ۱۳۵/۸؛ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۲/۱۰) میں کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۲۵۔ صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التہلیل والتسبیح۔

اللهِ الْعَظِيْمِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۲۲۶- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ مَنْ قَالَهَا كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَايَمْحُوْهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَخْتُوْمَةٌ كَمَا قَالَهَا)).

۱۲۲۶- حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ)) ایسی دعا ہے کہ جو شخص اسے پڑھے گا (اس کے لیے) یہ اسی طرح لکھ دی جائے گی- پھر یہ عرش سے چمٹ جائے گی، اسے اس آدمی کا کوئی گناہ نہیں مٹا سکے گا حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے آئے گا تو جیسے اس نے اسے پڑھا ہو گا اس پر مہر لگی ہو گی-" (بزار)

ثواب سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر

"سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پڑھنے کا ثواب

۱۲۲۷- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ الصَّلَاةُ نُوْرٌ وَ الصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَ الصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَ الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْمُوْبِقُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۲۷- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "طہارت نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتی ہے، سبحان اللہ والحمد للہ آسمان اور زمین کے خلا کو پر کر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ برھان ہے' صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے- تمام لوگ اپنے نفس کو بیچنے کے لیے صبح جاتے ہیں، کچھ اسے آزاد کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ ہلاک کرنے والے-" (مسلم)

۱۲۲۸- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّيْنَ وَ ثَلَاثِمِائَةِ مَفْصَلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَ حَمِدَ

۱۲۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدم کی اولاد میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا ہوا ہے جو شخص اللہ اکبر الحمد للہ لا الہ الا اللہ سبحان اللہ اور

۱۲۲۶- مسند بزار (كشف الاستار) ٤/ ١٤-

۱۲۲۷- صحيح مسلم كتاب الطهارة باب فضل الوضوء-

۱۲۲۸- صحيح مسلم كتاب الزكاة باب بيان ان اسم الصدق يقع على كل معروف -

اللّٰہَ وَ ھَلَّلَ اللّٰہَ وَ سَبَّحَ وَ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَ الثَّلَاثِ مِئَةٍ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَ قَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: وَ رُبَّمَا قَالَ: ((يَمْشِي)) يعني بالشين المعجمة، رواه مسلم.

استغفر اللہ کہے مسلمانوں کے راستے سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی ہٹائے یا نیکی کا کام کہے یا برائی سے روکے اور یہ کام تین سو ساٹھ کے برابر کرے، وہ اس دن شام کے وقت اپنے آپ کو دوزخ سے دور کر چکا ہو گا-" ابو توبہ نے کہا ہے شاید آپ نے فرمایا ہے "وہ چلتا پھرتا دوزخ سے بچ گیا-" (مسلم)

۱۲۲۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۲۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ان تمام چیزوں سے اچھا لگتا ہے جن پر سورج کی شعاع پڑی ہے-" (مسلم)

۱۲۳۰- وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۲۳۰- ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سب سے افضل کلام سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے-" (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۳۱- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ زَادَ ((وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ)).

۱۲۳۱- حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کو چار کلمات بہت زیادہ پسند ہیں، سبحان اللہ ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ان میں سے جس سے مرضی آغاز کر لے-" (مسلم)
نسائی نے یہ حدیث اس اضافے کے ساتھ ذکر کی ہے "اور یہ قرآن مجید میں سے ہیں-"

۱۲۲۹- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح۔

۱۲۳۰- مسند احمد ۳۶/٤۔

۱۲۳۱- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل سبحان الله وبحمده۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص٤۸۷۔

۱۲۳۲- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّيْ السَّلَامَ وَ أَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَ أَنَّهَا قِيعَانٌ وَ أَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۳۲- حضرت (عبداللہ) ابن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسراء کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی- انہوں نے کہا اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی زرخیز ہے، اس کا پینا میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہیں اور اس کی پنیری ((سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ)) ہے-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۲۳۳- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قِيعَانًا فَأَكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِهَا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا غِرَاسُهَا؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ)).

۱۲۳۳- حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جنت میں چٹیل میدان ہیں، ان میں زیادہ سے زیادہ پودے لگاؤ-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کی پنیری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ((سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ))-" (طبرانی)

۱۲۳۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِيْ تَغْرِسُ)) قُلْتُ: غِرَاسًا قَالَ: ((أَدُلُّكَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ مِنْ هٰذَا؟ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ تُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ

۱۲۳۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور وہ پودے لگا رہا تھا- آپ نے فرمایا "اے ابوہریرہ! تو کیا بیج رہا ہے؟" میں نے عرض کیا پنیری ہے- آپ نے فرمایا "میں تجھے اس سے بہتر پنیری بتاؤں؟ وہ ہے سُبْحَانَ اللهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اور اللهُ أَكْبَرُ ان میں سے ہر ایک کے بدلے تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا-" (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے

۱۲۳۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۵۹)-

۱۲۳۳- معجم کبیر طبرانی ۲۹۵/۶، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۰/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں الحسین بن علوان راوی ضعیف ہے-

۱۲۳۴- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل التسبیح- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے- مستدرك حاكم ۵۱۲/۱، ذہبی اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

مَاجَة بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَ الْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ، وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۲۳۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَ مَنْ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَ مَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۲۳۵- حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے چار کلمات منتخب کیے ہیں سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اور اللهُ أَكْبَرُ جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے، اس کی بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ ختم ہوتے ہیں اور جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے اسے بھی اس کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اسے بھی اس کے برابر اور جو الحمد للہ (کے ساتھ) رب العالمین اپنی طرف سے کہتا ہے، اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ (احمد، نسائی، حاکم نے بھی اس کے قریب قریب ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۲۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خُذُوْا جُنَّتَكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَدُوٌّ حَضَرَ قَالَ: ((لَا وَ لٰكِنْ جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ، قُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَ مُعَقِّبَاتٍ وَ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ. قَوْلُهُ: ((جُنَّتَكُمْ)) بضم الجيم و تشديد النون معناه ما يستر كم و

۱۲۳۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنی ڈھال لے لو۔" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا دشمن آگیا ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں بلکہ دوزخ سے (بچانے والی) ڈھال حاصل کرو، کہو سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر۔ یہ کلمات قیامت کے دن تمہارے آگے چلنے والے اور پیچھے رہنے والے ہیں اور یہی باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں۔" (اسے نسائی نے ذکر کیا ہے، حاکم نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۲۳۵- مسند احمد ۳۰۲/۲۔ عمل اليوم و الليلة (نسائی) ص ۴۸۵۔ مستدرك حاكم ۵۱۲/۱۔ امام ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

۱۲۳۶- عمل اليوم و الليلة (نسائی) ص ۴۸۸۔ مستدرك حاكم: ۵۴۱/۱ ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

يقيكم من النار. و قوله: ((مُجَنِّبَاتٍ)) بتشديد النون و فتحها أي مقدمات بين أيديكم يوم القيامة. و قوله: ((مُعَقِّبَاتٍ)) بكسر القاف أي يأتين من خلفكم أيضًا و يحتمل أن يكون بفتح القاف و معناه تعقبوهن يوم القيامة في الإتيان و اتلوهنّ وا لله أعْلَمُ.

١٢٣٧- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللهِ التَّسْبِيْحَ وَ التَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَّا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَوْ لَا يَزَالُ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۲۳۷- حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے جلال کے اظہار کے لیے تم جو کلمات تسبیح، تہلیل اور تحمید کی صورت میں ادا کرتے ہو یہ عرش کے ارد گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی (آواز کی) بھنبھناہٹ ہوتی ہے- یہ اپنے پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں- کیا تم میں سے کوئی شخص پسند نہیں کرتا کہ کوئی ایسی چیز ہو جو اسے یاد کراتی رہے یا فرمایا جو اسے ہمیشہ یاد کراتی رہے-" (ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١٢٣٨- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ غُصْنًا فَنَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ [ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ] ثُمَّ نَفَضَهُ فَانْتَفَضَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) رَوَاهُ

۱۲۳۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹہنی پکڑی اور اسے ہلایا لیکن اس سے کوئی پتہ نہ گرا- پھر ہلایا پھر پتے نہ گرے- پھر ہلایا تو اس سے پتے گر گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے "سبحان الله، الحمدلله، لا اله الا الله اور الله اكبر گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے-" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، یہ الفاظ بھی اسی کے ہیں-

۱۲۳۷- سنن ابن ماجه كتاب الادب باب فضل التسبيح- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں- مستدرك حاكم ۱/ ۵۰۰- ذہبی نے کہا ہے کہ موسیٰ بن سالم (سند میں ایک راوی) منکر الحدیث ہے-

۱۲۳۸- مسند احمد ۳/ ۱۵۲، سنن ترمذی كتاب الدعوات باب (۹۸)-

أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ، وَ التِّرْمِذِيُّ بِنَحْوِهِ وَ فِي سَنَدِهِ انْقِطَاعٌ.

۱۲۳۹- وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّيْ عَالَجْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أَسْتَطِعْهُ فَعَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُجْزِئُ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ)) فَقَالَهَا وَ أَمْسَكَهَا بِأَصَابِعِهِ وَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ؟ قَالَ: ((تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَ اهْدِنِيْ)) وَمَضَى الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ذَهَبَ الْأَعْرَابِيُّ وَ قَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ خَيْرًا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ مُخْتَصَرًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَ زَادَ ((وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)).

۱۲۴۰- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أُحُدٍ عَمَلًا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلًا مِثْلَ أُحُدٍ؟ قَالَ: ((كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ

ترمذی نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور اس کی سند میں انقطاع ہے)

۱۲۳۹- حضرت (عبداللہ) ابن ابی اوفیٰؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے قرآن مجید پڑھنے کی کوشش کی لیکن میں اسے پڑھ نہیں سکا' آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو- آپ نے فرمایا سبحان اللہ' الحمدللہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ- اس نے یہ الفاظ پڑھے اور انگلیوں سے گن کر کہنے لگا یارسول اللہ! یہ تو میرے رب کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو یہ دعا کر اللھم اغفرلی وارحمنی وارزقنی میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی کہا واھدنی "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے صحت دے، مجھے رزق دے اور مجھے ہدایت دے-" جب دیہاتی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دیہاتی اپنے ہاتھ بھلائی کے ساتھ بھر کر لے گیا ہے-" (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے) اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مختصر طور پر اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا اضافہ بھی کیا ہے-

۱۲۴۰- حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احد کے برابر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا؟" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! احد کے برابر ہر روز کون عمل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "تم میں سے ہر شخص اس کی استطاعت رکھتا ہے-" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا عمل

۱۲۳۹- ابن ابی الدنیا کی کتاب الذکر مطبوعہ نہیں مل سکی، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۴۸/۳۔

۱۲۴۰- عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۴۸۳، مسند بزار (کشف الاستار) ۱۰/۴۔

اللّٰہِ مَاذَا؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰہِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَ اللّٰہُ أَکْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ)) رَوَاہُ النَّسَائِيُّ وَ الْبَزَّارُ وَ إِسْنَادُھُمَا صَحِیْحٌ لَوْ صَحَّ سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ عِمْرَانَ.

ہے؟ آپ نے فرمایا "سبحان اللہ احد سے بڑا ہے۔ "لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ" بھی احد سے بڑا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بھی احد سے بڑا ہے اور اَللّٰہُ أَکْبَرُ بھی احد سے بڑا ہے۔" (نسائی، بزار۔ اگر حسن کا عمران سے سماع ثابت ہو جائے تو ان دونوں کی سند صحیح ہے)

۱۲۴۱ – وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ أَکْبَرُ کُتِبَ لَہُ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) رَوَاہُ ابْنُ أَبِي الدُّنْیَا فِي کِتَابِ الذِّکْرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے، اس کے لیے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔" (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۴۲ – وَعَنْ أَبِي ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا)) قَالُوْا: وَ مَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ؟ قَالَ: ((الْمَسَاجِدُ)) قُلْتُ: وَ مَا الرَّتْعُ؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، قُلْتُ: وَ إِسْنَادُہُ حَسَنٌ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ.

۱۲۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو ان میں سے خوب کھاؤ۔" صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا "مساجد" میں نے عرض کیا کھانے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا "سبحان اللہ الحمدللہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (کہنا)۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے) (ملاحظہ) میرے خیال میں یہ حدیث حسن ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۲۴۳ – وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

۱۲۴۳۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ نے ان کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! مال و دولت والے

۱۲۴۱۔ ابن ابی دنیا کی کتاب الذکر مطبوعہ نہیں ملی۔عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص: ۲۱۱۔

۱۲۴۲۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۳) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۴۳۔ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان ان اسم الصدق یقع علی کل نوع من المعروف۔

ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُور بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّيْ وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَ يَتصَدَّقُوْنَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَ أَمْرٍ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَ نَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَ فِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ((أَهْلُ الدُّثُورِ)) أي أهل الأموال و ((الدُّثُورِ)) بضم الدال جمع دثر بفتحها وهو المال الكثير. و ((الْبُضْعُ)) هو الجماع و قيل الفرج نفسه.

ثواب لے گئے وہ ہماری طرح نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور فالتو دولت صدقہ کر دیتے ہیں- آپ نے فرمایا "کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقے کے لیے کچھ نہیں دیا ہے؟ ہر سبحان اللہ، ہر اللہ اکبر، ہر الحمد للہ صدقہ ہے-" نیکی کیلئے کسی سے کہنا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے- تمہاری شرم گاہ میں بھی صدقہ ہے- صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص جماع کرے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا "تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو کیا اسے گناہ نہیں ہو گا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ استعمال کرتا ہے تو اسے ثواب ہوتا ہے-" (مسلم)

١٢٤٤- وَعَنْ أَبِي سَلْمَى رَاعِي رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۲۴۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے ابوسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "خوب خوب، پانچ چیزیں میزان میں کس قدر بھاری ہیں، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، مسلمان آدمی کا نیک بچہ جس کے فوت ہو جانے پر وہ نیکی کی نیت سے صبر کرتا ہے-" (نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١٢٤٥- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۲۴۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

۱۲۴۴- عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۲۱۵ ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۰/۲ ، مستدرك حاکم ۵۱۱/۱ ، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

[رضي الله عنه] قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثٍ أَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيْقِ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ تَبَارَكَ اللهُ قَبَضَ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ وَ ضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَ صَعِدَ بِهِنَّ لَا يَمُرُّ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِهِنَّ حَتّٰى يُحْيِي بِهِنَّ وَجْهَ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللهِ ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ هٰذَا لَفْظُهُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ .

کہا کہ جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے لاتا ہوں- کوئی بندہ جب کہتا ہے **سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر وتبارك الله** ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ لیتا ہے، انہیں اپنے پر کے نیچے دبا لیتا ہے اور انہیں لے کر اوپر چڑھ جاتا ہے- فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے اس کا گزر ہوتا ہے، وہ ان کے کہنے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں- حتیٰ کہ وہ انہیں رحمان کے سامنے پیش کر دیتا ہے- پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت کی "پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں اور (وہی) نیک عمل کو اوپر اٹھاتا ہے-" (طبرانی، حاکم، یہ الفاظ حاکم کے ہیں اور اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثواب من قالهن أو واحدة منهن مائة أو أكثر

ان سب کلمات کو یا ان میں سے ایک کلمہ کو سو یا زیادہ دفعہ کہنے کا ثواب

١٢٤٦- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيْئَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: ((وَتُحَطُّ)) بِغَيْرِ أَلِفٍ قَبْلَ

۱۲۴۶- حضرت مصعب بن سعد نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا "کیا تم ہر روز ایک ہزار نیکی حاصل کرنے سے عاجز ہو؟" بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے دریافت کیا ہم میں سے ایک شخص ہزار نیکی کیسے حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا "وہ ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہے، اس کے لیے ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اس کی ہزار برائی ختم کی جائے گی-" (مسلم) اسے ترمذی اور نسائی نے بھی ذکر

۱۲۴۵- معجم كبير طبرانی ۲٦٦/۹ ، مستدرك حاكم ۵۱۲/۱ میں یہ حدیث ابوہریرہؓ سے ہم معنی ذکر ہوئی ہے-

۱۲۴۶- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۵۹) عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۲۰۸-

الْوَاوِ قَالَ الْبِرْقَانِيُّ] فِي كِتَابِهِ: وَ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَ أَبُو عَوَانَةَ وَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهِ فَقَالُوا: ((وَيُحَطُّ)) بِغَيْرِ أَلِفٍ [أَوْ] وَا للهُ أَعْلَمُ.

کیا ہے، نیز ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے-

١٢٤٧- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ هَلَّلَ مِائَةَ مَرَّةٍ كَبَّرَ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُعْتِقُهُنَّ وَ سِتِّ بَدَنَاتٍ يَنْحَرُهُنَّ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْهُ.

۱۲۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کوئی شخص سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہے اور سو دفعہ اللہ اکبر کہے تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے اور چھ اونٹ قربان کرنے سے بہتر ہے-" (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الثواب میں سلمہ بن وردان کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

١٢٤٨- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ كَانَ مِثْلَ مِائَةِ بَدَنَةٍ إِذَا قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ [وَمَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ عَدَدَ مِائَةِ فَرَسٍ مُسْرَجٍ مُلْجَمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ مَنْ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ] كَانَ عِدْلَ مِائَةِ بَدَنَةٍ تُنْحَرُ بِمَكَّةَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ لَهُ شَوَاهِدُ.

۱۲۴۸- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ سو دفعہ کہتا ہے اسے ایک سو اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص الحمد للہ سو دفعہ کہتا ہے اسے اللہ کی راہ میں ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑے پیش کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص اللہ اکبر ایک سو دفعہ کہتا ہے اسے مکہ مکرمہ میں ایک سو اونٹ قربان کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے-" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے کئی شواہد ہیں)

١٢٤٩- وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ

۱۲۴۹- حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور

۱۲۴۷- مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی-

۱۲۴۸- معجم کبیر طبرانی ۸/۱۳۵۔

۱۲۴۹- مسند احمد ۶/۳۴۴۔ عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۴۸۶، سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل التسبیح، بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں زکریا راوی ضعیف ہے، مستدرک حاکم ۱/۵۱۳۔ ذہبی نے کہا ہے زکریا ضعیف ہے اور محمد اور ام ہانی کے درمیان سقوط ہوا ہے-

قَدْ كَبِرْتُ وَ ضَعُفْتُ أَوْ كَمَا قَالَتْ. فَمُرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَ أَنَا جَالِسَةٌ قَالَ: ((سَبِّحِي ا للهَ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاحْمَدِي ا للهَ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ ا للهِ وَ كَبِّرِي ا للهَ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَ هَلِّلِي ا للهَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ قَالَ أَبُو خَلَفٍ : أَحْسِبُهُ قَالَ: تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ لاَ يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لأَحَدٍ عَمَلٌ أَفْضَلُ مِمَّا يُرْفَعُ لَكِ إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه بِاخْتِصَارٍ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِيهِ ((وَ قُولِي : لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِا للهِ لاَ تَتْرُكُ ذَنْبًا وَ لاَيُشْبِهُهَا عَمَلٌ)).

کمزور ہو گئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا' آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں- آپ نے فرمایا "تو ایک سو دفعہ "سبحان اللہ" کہہ، یہ تیرے لیے اولاد اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا- ایک سو دفعہ "الحمد للہ" کہہ یہ تیرے لیے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہو گا جنہیں تو اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دے گی اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہہ یہ تیرے لیے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہو گا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہہ-" ابو خلف کہتا ہے میرا خیال ہے آپ نے فرمایا" یہ آسمان و زمین کے خلا کو بھر دے گا اور تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، الا یہ کہ کوئی شخص تجھ جیسا عمل کرے-" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- نسائی اور ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے) حاکم نے اسے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ "تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ بھی کہہ یہ کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتا اور اس سے ملتا جلتا کوئی عمل نہیں ہے-"

ثواب سبحان ا للہ و الحمد للہ و لا إله إلا ا للہ و ا للہ أکبر ولا حول و لا قوة إلا با للہ

سبحان ا للہ و الحمد للہ و لا إله إلا ا للہ و ا للہ أکبر ولا حول و لا قوة إلا با للہ کہنے کا ثواب

قَالَ ا للهُ تَعَالَى : ﴿الْمَالُ وَ الْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَ خَيْرٌ أَمَلاً﴾. [كهف:٤٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں تمہارے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں-"

١٢٥٠- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

١٢٥٠- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

14244

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ)) قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((التَّكْبِيْرُ وَ التَّهْلِيْلُ وَالتَّسْبِيْحُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔" عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔" (احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۵۱- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَ هُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَهُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا عُمَرَ بْنَ رَاشِدٍ الْيَمَامِيَّ وَ قَدْ وُثِّقَ.

۱۲۵۱- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یہ باقیات صالحات میں سے ہیں اور یہ گناہوں کو ایسے گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے عمر بن راشد یمامی کے علاوہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں، اسے بھی ثقہ کہا گیا ہے)

۱۲۵۲- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

۱۲۵۲- حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روئے زمین پر جو بھی شخص یہ دعا پڑھتا ہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۲۵۰- مسند احمد ۷۵/۳ عمل الیوم واللیلۃ ص ۴۸۵، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۲/۲، مستدرک حاکم ۵۱۲/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۲۵۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۰/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک سند میں عمر بن راشد الیمامی راوی ہے، اس میں ضعف کے باوجود اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے اور باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۲۵۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل التسبیح و التکبیر۔ عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۴۷۷، مستدرک حاکم ۵۰۳/۱، ذہبی نے کہا ہے کہ حاتم ثقہ راوی ہے اور اس کا اضافہ قابل قبول ہے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ زَادَ فِيْهِ ((سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ)) وَ قَالَ: حَاتِمٌ ثِقَةٌ وَزِيَادَتُهُ مَقْبُوْلَةٌ يَعْنِي حَاتِمَ بْنَ أَبِي صَغِيْرَةَ قُلْتُ: حَاتِمٌ ثِقَةٌ كَمَا ذَكَرَ وَمَنْ حَفِظَ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ لَمْ يَحْفَظْ وَ أَرَاهُ قَدْ تُوبِعَ عَلَى الزِّيَادَةِ وَ اللهُ اَعْلَمُ.

نسائی اور حاکم نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے وسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حاکم نے کہا ہے کہ حاتم ثقہ راوی ہے اور اس کا اضافہ قابل قبول ہے) ملاحظہ: حاتم سے مراد حاتم بن ابی صغرہ ہے اور یہ واقعی ثقہ ہے اور جس نے کوئی بات یاد رکھی ہو وہ یاد نہ رکھ سکنے والے کے مقابلے میں حجت ہوتا ہے- علاوہ ازیں میرا خیال ہے کہ اس اضافے کی متابعت (یعنی توثیق) بھی موجود ہے واللہ اعلم-

۱۲۵۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَ اللهُ: اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۲۵۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جب کوئی شخص کہتا ہے سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر ولاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا-“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۵۴- وَعَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ عَلِّمْنِيْ أَفْضَلَ الْكَلَامِ قَالَ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنَّكَ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ النَّاسِ عَمَلاً إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَاقُلْتَ: وَأَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ [إِلَّا اللهُ] وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ

۱۲۵۴- حضرت ابومنذر جہنیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! مجھے سب سے افضل دعا سکھائیں- آپ نے فرمایا ”اے ابومنذر! تو ہر روز ایک سو دفعہ یہ دعا پڑھ لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شئی قدير (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اسی کی، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی، ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) جس دن تو یہ دعا پڑھے گا اس دن تیرا عمل سب لوگوں سے افضل ہو گا البتہ اگر

۱۲۵۳- مستدرك حاكم ۱/ ۵۰۲ ذہبی نے بھی اسے صحیح کہا ہے-

۱۲۵۴- مسند بزار (كشف الاستار) ٤/ ٩-

لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِا للهِ فَإِنَّهَا سَيِّدُ الإِسْتِغْفَارِ وَ إِنَّهَا مَمْحَاةٌ لِلْخَطَايَا — أَحْسِبُهُ قَالَ— مُوْجِبَةٌ لِلْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ ، وَفِي سَنَدِهِ جَابِرُ الْجُعْفِي ، مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيْقِهِ.

کوئی شخص تیرے برابر یہ دعا پڑھ لے (تو وہ تیرے برابر ہو گا) نیز اور زیادہ سے زیادہ یہ دعا پڑھ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ- یہ سید الاستغفار ہے اور گناہوں کو مٹا دینے والی دعا ہے-" میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "یہ جنت کو واجب کر دینے والی ہے-" (اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جابر جعفی ہے، جس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے)

ثوابُ من قال : ا للهُ أكبر عشرًا و سبحان ا لله عشرًا

دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب

۱۲۵۵- عَنْ سَلْمَى أُمِّ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ ا للهِ صَلَّي ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [رَضِيَ ا للهُ عَنْهَا] : أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ ا للهِ أَخْبِرْنِيْ [بكلمات] وَ لاَ تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ: ((قُوْلِي : ا للهُ أَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ا للهُ: هَذَا لِيْ، وَقُوْلِي: سُبْحَانَ ا للهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ ا للهُ: هَذَا لِي، وَقُوْلِي: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، يَقُولُ ا للهُ: قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ: عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ يَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

۱۲۵۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمیٰؓ ابو رافع کے بیٹوں کی والدہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ (دعائیہ) الفاظ سکھائیں، زیادہ نہ بتانا- آپ نے فرمایا "تو دس دفعہ "اللہ اکبر" کہہ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لیے ہے تو دس دفعہ "سبحان اللہ" کہہ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی میرے لیے ہے (پھر) تو کہہ "اللھم اغفرلی" (اے اللہ! مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کر دیا- تو یہ الفاظ دس دفعہ کہہ، اللہ تعالیٰ دس دفعہ فرمائے گا میں نے کر دیا-" (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۲۵۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى

۱۲۵۶- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

۱۲۵۵- معجم کبیر طبرانی ۳۰۲/۲۴ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں-

۱۲۵۶- سنن ترمذی کتاب المناقب باب مناقب انس بن مالکؓ۔ عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص۵۷۳، صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۳۰/۳ ، مستدرک حاکم ۳۱۷/۱ ، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

رَسُول اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي فَقَالَ: ((كَبِّرِي اللهَ عَشْرًا وَ سَبِّحِي عَشْرًا وَ احْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ يَقُولُ: نَعَمْ نَعَمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

صبح کے وقت حاضر ہو کر عرض کیا، آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جنہیں میں نماز میں پڑھوں- آپ نے فرمایا "تو دس دفعہ اللہ اکبر کہہ، دس دفعہ سبحان اللہ کہہ اور دس دفعہ الحمد للہ- پھر جو چاہتی ہے مانگ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں ہاں-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے- نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

ثوابُ نوع من الذكر جامع

اسی قسم کے ایک جامع ذکر کا ثواب

۱۲۵۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حُصًى تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَ: ((أَخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ)) فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَ اللهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذَلِكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۲۵۷- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک عورت کے پاس گئے- اس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں اور وہ ان کے ذریعے تسبیح کر رہی تھی- آپ نے فرمایا "میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ بتاتا ہوں-" آپ نے فرمایا ((سبحان الله عدد ماخلق فى السماء' سبحان الله عدد ماخلق فى الارض' سبحان الله عدد مابين ذالك' سبحان الله عدد ماهو خالق)) (میں آسمان کی مخلوق کے برابر اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں زمین کی مخلوق کے برابر اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں اس کے درمیان مخلوق کے برابر اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے میں اس کے برابر پاکیزگی بیان کرتا ہوں) پھر اللہ اکبر اسی طرح، پھر الحمد للہ اسی طرح، پھر لا الہ الا اللہ اسی طرح، پھر لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسی طرح-" (ابوداود، ترمذی، نسائی،

۱۲۵۷- سنن ابوداؤد كتاب الصلاة باب التسبيح بالحصٰى- سنن ترمذى كتاب الدعوات باب فى دعاء النبى صلى الله عليه وسلم- عمل اليوم والليلة (نسائى) ص ۲۰۸- صحيح ابن حبان (الاحسان ۱۰۱/۲- مستدرك حاكم ۵۴۸/۱ ذہبی نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے-

وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ابن حبان، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے- حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

ثوابُ نوع أخر جامع

اسی قسم کی ایک اور جامع دعا کا ثواب

۱۲۵۸- عَنْ [جُوَيْرِيَةَ] رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ [وَرِضَا] نَفْسِهِ زِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ [مِدَادِ كَلِمَاتِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ)) وَ ذَكَرَ بَقِيَّتَهُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا أَيْضًا.

۱۲۵۸- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس کے پاس سے گزرے- پھر واپس آئے تو چاشت کا وقت ہو چکا تھا اور وہ بیٹھی ہوئی تھی- آپ نے فرمایا "جس حالت میں میں تیرے پاس سے گیا تھا تو اسی حالت میں رہی ہے؟" اس نے کہا ہاں- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں نے تیرے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں- اگر تیرے آج کے پورے وظیفے کے ساتھ ان کا وزن کیا جائے تو وہ اس سے بھاری ہو جائیں' وہ ہیں ((سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ [وَرِضَا] نَفْسِهِ زِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) (میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اس کی مخلوق کی تعداد' اس کی اپنی رضا مندی' اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات طیبہ کی روشنائی کے برابر بیان کرتا ہوں) ایک اور روایت میں ہے ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ [مِدَادِ كَلِمَاتِهِ)) (میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ کی ذاتی رضا کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کی روشنائی کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں)-" (مسلم) ترمذی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے، ((سُبْحَانَ

۱۲۵۸- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التسبیح اول النهار، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب(۱۰۴) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے-

اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ)) اور باقی الفاظ کو بھی تین تین دفعہ۔

ثواب نوع آخر جامع

ایک اور جامع دعا کا ثواب

١٢٥٩- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُحَرِّكُ شَفَتَيَّ فَقَالَ لِي: ((بِأَيِّ شَيْءٍ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ يَاأَبَا أُمَامَةَ)) فَقُلْتُ: أَذْكُرُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ لِي ((أَلاَ أُخْبِرُكَ بِأَكْثَرَ وَأَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((تَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ [وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ] وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ

١٢٥٩- حضرت ابو امامہؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے ہونٹوں کو ہلا رہا ہوں تو فرمایا "اے ابوامامہ! تو کیا پڑھ رہا ہے؟" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اللہ کا ذکر کر رہا ہوں- آپ نے فرمایا "کیا میں تجھے تیرے دن رات کے ذکر سے بہتر وظیفہ نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ضرور بتائیں- آپ نے فرمایا "تو پڑھ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ (میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں- سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ (میں اللہ کی تسبیح اس کی مخلوقات کے پر ہونے کے برابر بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ (میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی آسمان و زمین میں مخلوقات ہے) سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ (میں آسمان و زمین کے بھرنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ (میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی کتاب) (لوح محفوظ) میں چیزیں بیان ہوئی ہیں) سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ (میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے احاطے میں آنے والی مخلوقات کی بھرائی کے برابر تسبیح بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ (میں تمام چیزوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں)

١٢٥٩- کتاب الذکر نہیں مل سکی۔ عمل الیوم واللیل (نسائی) ص ٢١٤ صحیح ابن خزیمہ ١٣٧١، صحیح ابن حبان (الاحسان)، ٢٩٨ مستدرك حاكم ١٥١٣، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ معجم کبیر طبرانی ٨٢٨٤ء

شَيْءٍ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ وَ هٰذَا لَفْظُهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابنُ حِبَّانَ بِاخْتِصَارٍ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا. وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((أَفَلاَ أُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ثُمَّ دَأَبْتَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَمْ تَبْلُغْهُ)) قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ((تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى خَلْقُهُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ [ما] فِي خَلْقِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَ تُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ تُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ)).

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ (میں ہر چیز کی بھرائی کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ (اللہ تعالیٰ کی اتنی تعریفیں جتنی اس کی مخلوقات کی تعداد ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ (اللہ کی اتنی تعریفیں جتنی اس کی مخلوقات کی بھرائی ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ (اللہ کی اتنی تعریفیں جتنی آسمان و زمین کی مخلوق ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ (اللہ تعالیٰ کی اتنی تعریفیں جتنی آسمان و زمین میں آسکیں) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ (اللہ تعالیٰ کی اتنی تعریفیں جتنی چیزوں پر اس کی کتاب محیط ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ (اللہ تعالیٰ کی ان چیزوں کے بھرنے کے برابر تعریفیں جن پر اس کی کتاب محیط ہے) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ (اللہ تعالیٰ کی تمام چیزوں کی تعداد کے برابر تعریفیں) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ (اللہ تعالیٰ کی تمام چیزوں کے بھرنے کے برابر تعریفیں)"

(اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے اور الفاظ اسی کے ہیں- نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے) طبرانی نے اسے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتاؤں کہ جب تو اسے پڑھ لے پھر تو دن رات وظیفہ کرتا رہے تو اسے نہیں پہنچ سکتا-" میں نے عرض کیا ضرور بتائیں- آپ نے فرمایا" تو پڑھ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى خَلْقُهُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ [ما] فِي خَلْقِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ)) اسی طرح سبحان اللہ کہے اور اسی طرح اللہ اکبر۔

ثواب نوع من التحميد

ایک دوسرے انداز میں الحمد للہ کہنے کا ثواب

١٢٦٠- خَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِمُلْكِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ، فَقَالَهَا: يَطْلُبُ بِهَا مَا عِنْدَ اللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا أَلْفَ دَرَجَةٍ وَوَكَّلَ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

١٢٦٠- حضرت عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس شخص نے یہ دعا کی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے کوئی چیز طلب کی، اللہ تعالیٰ اس دعا کی وجہ سے اس کی ایک ہزار نیکی لکھے گا اور ایک ہزار درجہ بلند کرے گا اور ستر ہزار فرشتے مقرر کر دے گا جو قیامت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِمُلْكِهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ)) "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز ہیچ کرتی ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی عزت کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جسکی بادشاہت کے تابع ہر چیز ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی قدرت کے مطیع ہر چیز ہے۔" (طبرانی)

ثواب نوع آخر منه أيضًا

اسی قسم کی ایک اور دعا کا ثواب

١٢٦١- خَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادٍ مُنْقَطِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٢٦١- حضرت علیؓ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا "اے محمد (ﷺ) جب آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت دن بھر یا

١٢٦٠- ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/٩٦) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ بن البابلتی راوی ضعیف ہے۔

نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِهِ أَوْ يَوْمًا فَقُلِ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُوْنَ عِلْمِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُوْنَ مَشِيْئَتِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ)).

رات بھر اس طرح کرنا پسند کریں جیسے اس کی عبادت کا حق ہے تو آپ یہ دعا پڑھیں ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُوْنَ عِلْمِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُوْنَ مَشِيْئَتِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ)) "اے اللہ! تیری اتنی زیادہ تعریفیں جو تیری ہمیشگی کے ساتھ ہمیشہ رہیں اور تیری اتنی تعریفیں جن کی تیرے علم سے پہلے کوئی انتہا نہ ہو اور تیری اتنی تعریفیں جن کی تیری مشیت سے پہلے انتہا نہ ہو اور تیری اتنی تعریفیں جن کے کرنے والے کا ثواب تیری رضا کے علاوہ کچھ نہ ہو۔" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں منقطع سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثوابُ نوع آخر منه جامع

اسی قسم کی ایک اور جامع دعا کا ثواب

۱۲۶۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْحَلْقَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا أَنْ يُحْمَدَ وَ يَنْبَغِي لَهُ فَقَالَ [لَهُ] رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ قُلْتَ)) فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا

۱۲۶۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے نبی کریم ﷺ کو سلام کرتے ہوئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ- نبی کریم ﷺ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب آدمی بیٹھ گیا تو اس نے کہا الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا أَنْ يُحْمَدَ وَ يَنْبَغِي لَهُ (اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے جیسے ہمارا رب تعریف کروانا پسند کرتا ہے اور جیسے اس کی شایانِ شان ہے) رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا "تم نے کیسے کہا" اس نے پہلے کی طرح دوہرایا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں

۱۲۶۱- شعب الایمان کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۲۶۲- مسند احمد ۱۵۸/۳ عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۲۸۹، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۴/۲-

قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا عَشْرَةُ أَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلَى أَنْ يَكْتُبَهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوهَا حَتَّى رَفَعُوهَا إِلَى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

میری جان ہے، دس فرشتے اس کی طرف دوڑ کر گئے ان میں سے ہر ایک اسے لکھنا چاہتا تھا، لیکن انہیں پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے کیسے لکھیں حتیٰ کہ وہ اسے عزت والے (رب) کی طرف لے گئے، اس نے فرمایا جیسے میرے بندے نے کہا ہے ایسے ہی اسے لکھ دو۔" (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ اسی کے الفاظ ہیں، اسے نسائی اور ابن حبان نے بھی ذکر کیا ہے)

ثواب نوع آخر من التحميد أيضاً

ایک دوسرے انداز سے الحمد للہ کہنے کا ثواب

۱۲۶۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: ((أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللهِ قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظِيمِ سُلْطَانِكَ، فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا، فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَا: يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَا: يَا رَبِّ إِنَّهُ قَدْ قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، فَقَالَ اللهُ لَهُمَا: اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى

۱۲۶۳- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ حدیث بیان کی کہ "اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظِيمِ سُلْطَانِكَ (اے میرے رب! تیری اسی طرح تعریف ہے جیسے تیری ذات کے جلال اور تیری عظیم بادشاہت کے لائق ہے) اسے دو فرشتوں کے لیے (لکھنا) مشکل ہو گیا، انہیں پتہ نہ چلا کہ وہ اسے کیسے لکھیں۔ لہٰذا وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا اے ہمارے رب! تیرے بندے نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہم اسے کیسے لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ حالانکہ وہ بندے کی بات سے بخوبی واقف تھا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب!

۱۲۵۹- صحیح بخاری کتاب الادب باب من وصل وصله الله، صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها۔

۱۲۶۰- مسند بزار (كشف الاستار) ۲/۳۷۹۔

۱۲۶۳- مسند احمد میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ معجم کبیر طبرانی ۱۲/۳٤۲، معجم اوسط طبرانی ۲/۲۹۳، سنن ابن ماجه کتاب الادب باب فضل الحامدين بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں قدامہ بن ابراہیم راوی کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور صدقہ بن بشیر کی توثیق یا تجریح معلوم نہیں ہو سکی جب کہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

يَلْقَانِيْ فَأَجْزِيَهُ بِهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَوْلُهُ: ((عَضَّلَتْ)) بتشديد الضاد المعجمة معناه استغلق عليهما معناها وعظم عندهما محلها وعجزا عن إحصاء ثوابها فلما يدريا ما يكتبان و الله أعلم

ثواب لا حول و لا قوة إلا با لله

١٢٦٤- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: ((قُلْ: لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِا للهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

١٢٦٥- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ((لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِا للهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

١٢٦٦- وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ: فَأَتَى عَلَيَّ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ،

بات یہ ہے کہ اس نے کہا ہے ((يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلاَلِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ)) اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا جیسے میرے بندے نے کہا ہے ایسے ہی اسے لکھ دو، جب وہ میرے پاس آئے گا میں ہی اسے اس کا ثواب دوں گا-" (اسے احمد اور ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ثواب

۱۲۶۴- حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا "تم کہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ "اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت" یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے-" (بخاری، مسلم)

۱۲۶۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟" انہوں نے کہا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "لاَحَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِا للهِ." (اسے احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۶۶- حضرت قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ اس کے باپ عبادہؓ نے اسے خدمت کے لیے نبی کریم ﷺ کے حوالے کر دیا- وہ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں دو رکعت نماز پڑھ چکا تھا- آپ نے اپنا پاؤں مجھے لگایا اور فرمانے

۱۲۶۴- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول لاحول ولا قوة الا باللہ- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب خفض الصوت بالذکر-

۱۲۶۵- مسند احمد ۲۲۸/۵، معجم کبیر طبرانی ۱۷٤/۲۰، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۷/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور عطاء بن السائب کے علاوہ دونوں کے راوی صحیح بخاری والے ہیں اور عطاء سے حماد بن مسلم نے اختلاط سے پہلے روایت کیا ہے

۱۲۶۶- مستدرک حاکم ۲۹۰/٤-

وَقَالَ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ بَلَى، قَالَ: ((لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

لگے "کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا "وہ ہے لاَحَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے)

۱۲۶۷- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((يَا أَبَاذَرٍّ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ((لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۲۶۷- حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے مجھے فرمایا "اے ابوذر! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا "(وہ ہے) لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ۔" (ابن ماجہ، ابن حبان)

۱۲۶۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قَالَ مَكْحُولٌ: فَمَنْ قَالَ: لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ وَ لاَ مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلاَّ إِلَيْهِ كَشَفَ اللهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالنَّسَائِيُّ أَطْوَلَ مِنْهُ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَ لاَ عِلَّةَ لَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۸- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)) زیادہ سے زیادہ کہہ، یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔" حضرت مکحولؒ نے فرمایا جو شخص کہتا ہے ((لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ وَ لاَ مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلاَّ إِلَيْهِ)) اللہ تعالیٰ اس کی ستر مصیبتیں دور کر دیتا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ تنگ دستی ہے۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مکحول کا حضرت ابوہریرہ سے سماع ثابت نہیں ہے) نسائی اور حاکم نے اس سے لمبی حدیث ذکر کی ہے۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے، اس میں کوئی خامی نہیں ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے (پڑے ہوئے) جنت کے

۱۲۶۷- سنن ابن ماجه كتاب الادب باب ماجاء في لاحول ولا قوة الا بالله، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/ ۹٤۔

۱۲۶۸- سنن ترمذی كتاب الدعوات باب فضل لاحول ولا قوه الا بالله ترمذی نے کہا ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔ مکحول نے ابوہریرہؓ سے نہیں سنا، عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱٤۰۔ مستدرك حاكم ۱/ ۲۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

قَالَ: ((أَلاَ أُعَلِّمُكَ أَوْ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ تَقُولُ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ فَيَقُولُ اللهُ: أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ قَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((تَقُولُ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ [فَيَقُولُ اللهُ: أَسْلَمَ عَبْدِي وَ اسْتَسْلَمَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ قَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ:بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((تَقُولُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ وَلاَ مَلْجَأَ] وَ لَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلاَّ إِلَيْهِ)) قَالَ: الْحَاكِمُ أَيْضًا : صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، تم کہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے (اپنے آپ کو میرے) سپرد کر دیا اور وہ فرماں بردار بن گیا۔“ حاکم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ”اے ابوہریرہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ”تم کہو ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)) اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے (اپنے آپ کو میرے) سپرد کر دیا اور وہ فرمانبردار بن گیا۔“

حاکم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا ”اے ابوہریرہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا تم کہو ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ وَلاَ مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلاَّ إِلَيْهِ)) اللہ (کی توفیق کے) بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی استطاعت اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ نجات کی جگہ۔“ (حاکم نے کہا ہے کہ یہ بھی صحیح الاسناد ہے)

۱۲۶۹- وَعَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ كَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۲۶۹- انہی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)) کہتا ہے (یہ اس کے لیے) ننانوے بیماریوں کے علاج کا کام دیتا ہے جن میں سے معمولی ترین بیماری فکرمندی ہے۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۲۷۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۲۷۰- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے

۱۲۶۹- مستدرك حاكم ۱/ ۵٤۲، ذہبی نے کہا ہے بشر کمزور راوی ہے۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَأَرَادَ بَقَاءَهَا فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)).

کوئی انعام کیا ہو اور وہ اس کی بقا کا خواہش مند ہو، اسے زیادہ سے زیادہ ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)) کہنا چاہیے۔" (طبرانی)

۱۲۷۱- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِهِ مَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ مَعَكَ يَا جِبْرِيلُ ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدٌ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ أُمَّتَكَ فَلْيُكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ وَ أَرْضَهَا وَاسِعَةٌ قَالَ: ((وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ)) قَالَ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ،رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۲۷۱- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جس رات اسراء (معراج) کرایا گیا آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے، انہوں نے کہا اے جبریل تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ محمد (ﷺ) ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے کہا اے محمد (ﷺ)! اپنی امت سے کہو کہ وہ جنت میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں، اس کی زمین بہت عمدہ اور زرخیز ہے اور اس کا رقبہ بہت وسیع ہے، آپ نے کہا جنت کے درخت کیا ہیں؟ انہوں نے کہا ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)) (احمد، ابن حبان)

۱۲۷۲- وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَكْثِرُوا مِنْ غِرْسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّهُ عَذْبٌ مَاؤُهَا طَيِّبٌ تُرَابُهَا فَأَكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِهَا)) قَالُوْا : يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا غِرَاسُهَا؟ قَالَ : ((مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ قَرِيبًا ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فِي غَيْرِ مَا حَدِيثٍ وَاللهُ أَعْلَمُ.

۱۲۷۲- اسی حدیث کو طبرانی نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت میں زیادہ سے زیادہ درخت لگالو- اس کا پانی میٹھا ہے اور اس کی مٹی عمدہ ہے لہٰذا زیادہ سے زیادہ درخت لگاؤ-" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی نیری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ((مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)) (اس کی نیری ہے)-" ملاحظہ: اس سے پہلے بھی نزدیک ہی بہت سی احادیث میں لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کے فضائل بیان ہو چکے ہیں، واللہ اعلم-

---

۱۲۷۰- معجم اوسط طبرانی ۱/۱۳۵ ،ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۴۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح راوی ضعیف ہے-

۱۲۷۱- مسند احمد ۵/۴۱۸ ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۹۴-

۱۲۷۲- معجم کبیر طبرانی ۱۲/۳۶۴-

ثواب سور و آیات تقرأ في الصباح وفي المساء

صبح وشام پڑھی جانے والی سورتوں اور آیتوں کا ثواب

۱۲۷۳- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ لَهُ جَرِينٌ مِنْ تَمْرٍ وَ كَانَ يَنْقُصُ، فَحَرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ شِبْهِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ جِنِّيٌّ أَمْ إِنْسِيٌّ قَالَ: جِنِّيٌّ قَالَ: فَنَاوِلْنِي يَدَكَ، فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَ شَعْرُهُ شَعْرُ كَلْبٍ، قَالَ: هَذَا خَلْقُ الْجِنِّ؟ قَالَ: قَدْ عَلِمَتُ الْجِنُّ أَنَّ مَا فِيهِمْ رَجُلاً أَشَدُّ مِنِّي قَالَ: فَمَا جَاءَ بِكَ، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّكَ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ فَجِئْنَا نُصِيبُ مِنْ طَعَامِكَ قَالَ: فَمَا يُنْجِينَا مِنْكُمْ؟ قَالَ: هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ ﴿اللهُ لَآ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ مَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي أُجِيرَ مِنَّا حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ أُجِيرَ مِنَّا حَتَّى يُمْسِيَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((صَدَقَ الْخَبِيثُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۲۷۳- حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ان کا کھجوروں کا کھلیان تھا، جس سے کھجوریں کم ہوتی جا رہی تھیں- انہوں نے ایک رات ان کی چوکی داری کی- نوجوان لڑکے کی شکل کا ایک جانور اچانک ان کے سامنے آیا- اس نے سلام کہا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم جن کی مخلوق میں سے ہو یا انسانی مخلوق میں سے؟ اس نے کہا میں جنوں میں سے ہوں- انہوں نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا- اس نے ہاتھ پکڑایا تو وہ کتے کا ہاتھ تھا اور بال بھی کتے کی طرح تھے- انہوں نے کہا یہ جن کی مخلوق ہے؟ اس نے کہا جنوں میں تو مجھ سے بھی زیادہ بری مخلوق موجود ہے- انہوں نے کہا تم کس لیے آئے ہو؟ اس نے کہا ہمیں پتہ چلا ہے کہ تم صدقہ کرنا پسند کرتے ہو لہٰذا ہم تمہارے اناج میں سے لینے کے لیے آئے ہیں- انہوں نے کہا ہمیں کیا چیز تم سے بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا سورۂ بقرہ کی یہ آیت ﴿اللهُ لَآ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ جو شخص اسے شام کے وقت پڑھ لے گا وہ صبح تک ہم سے محفوظ رہے گا اور جو شخص صبح کے وقت اسے پڑھے گا وہ شام تک ہم سے محفوظ رہے گا- جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ آپؐ کے سامنے ذکر کیا- آپ نے فرمایا "بدطینت نے سچ کہا ہے-"

(نسائی، ابن حبان، طبرانی الفاظ بھی اسی کے ہیں اور اس کی سند صحیح ہے)

۱۲۷۳- عمل اليوم و الليلة (نسائی) ص۵۳۳، معجم كبير طبرانی ۱/۱۶۹، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/۷۹-

١٢٧٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: حِيْنَ يُصْبِحُ ﴿فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ عَشِيًّا وَ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ [روم : ١٧-١٩] أَدْرَكَ [مَا فَاتَهُ] فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۲۷۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح کے وقت یہ آیت پڑھے "تو جس وقت تمہیں شام ہو اور جس وقت تمہیں صبح ہو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ (یعنی نماز پڑھو) اور آسمان و زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر اور جب دوپہر ہو (اس وقت بھی نماز پڑھو) وہ زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور (وہی) مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اس کے بنجر ہو جانے کے بعد آباد کرتا ہے اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے۔" اس دن اس سے رہ جانے والے اعمال (کا ثواب) پالے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ آیات پڑھے گا وہ اس رات رہ جانے والے اعمال (کا ثواب) پالے گا۔" (ابوداؤد)

١٢٧٥- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ الدُّخَانَ كُلَّهَا وَ أَوَّلَ حٰمٓ غَافِرِ إِلَى [قوله] : ﴿وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُمْسِي حُفِظَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهَا حَتّٰى يُمْسِيَ)).

۱۲۷۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص سورۃ دخان مکمل اور سورۃ غافر ﴿وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ تک اور آیت الکرسی شام کے وقت پڑھتا ہے وہ صبح تک محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شخص انہیں صبح کے وقت پڑھتا ہے وہ شام تک محفوظ ہو جاتا ہے۔" (ترمذی)

١٢٧٦- وَخَرَّجَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ خَالِدِ بْنِ طُهْمَانَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

۱۲۷۶- حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح کے وقت تین دفعہ أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور سورت حشر کی آخری تین آیات پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے، وہ شام تک اس

۱۲۷۴- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح۔

۱۲۷۵- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

وَ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَ إِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ))

کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو اس کی موت شہادت کی موت ہو گی اور جو شخص انہیں شام کے وقت پڑھتا ہے وہ بھی اسی مقام پر سرخرو ہوتا ہے۔" (اسے بھی ترمذی نے خالد بن طہمان کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۷۷- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ ((قُلْ)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَقُوْلُ قَالَ: ((قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۲۷۷- حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیبؓ نے اپنے باپ عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم برسات کی ایک سخت اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں جب ہماری آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا "تو پڑھ" میں نے کچھ نہ پڑھا آپ نے پھر فرمایا "تو پڑھ" میں نے کچھ نہ پڑھا آپ نے پھر فرمایا "تو پڑھ" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا "تو صبح اور شام کے وقت تین دفعہ قل هو الله احد اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھ یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔" (ابوداؤد، نسائی، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

ثواب أذكار في المساء والصباح

صبح و شام کے وظائف کا ثواب

۱۲۷۸- خَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ رِوَايَةِ تَمَّامِ بْنِ نَجِيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَفِظَا مِنْ

۱۲۷۸- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی طرف رات یا دن کے عمل پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور آخر میں نیکی (درج) ہے وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا

۱۲۷۶- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب (۲۲) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اس کے علاوہ کسی دوسری سند سے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۲۷۷- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح، سنن نسائی کتاب الاستعاذة باب (۱) سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۱۷) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَ فِي آخِرِهَا خَيْرًا إِلاَّ قَالَ لِلْمَلاَئِكَةِ : أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَي الصَّحِيفَةِ)) [رَوَاهُ الْبَزَّارُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : ((فَيَرَى فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَ فِي آخِرِهَا اسْتِغْفَارًا)) قَالَ الْبَزَّارُ : تَفَرَّدَ بِهِ تَمَامُ ابْنُ نَجِيحٍ وَهُوَ صَالِحُ الْحَدِيْثِ]

ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان ہیں۔" (اسے ترمذی اور بیہقی نے تمام بن نجیح عن الحسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) بزار نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ "جب اللہ تعالیٰ صحیفے کے شروع اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے۔" بزار نے کہا ہے کہ تمام بن نجیح اس حدیث کو بیان کرنے میں متفرد ہے اور وہ صالح الحدیث ہے۔

۱۲۷۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَبَأْسَ بِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اسْتَفْتَحَ أَوَّلَ نَهَارِهِ بِخَيْرٍ وَ خَتَمَهُ بِخَيْرٍ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلاَئِكَتِهِ: لاَ تَكْتُبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الذُّنُوبِ)).

۱۲۷۹- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص دن کا آغاز نیکی کے ساتھ کرے اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے اس کے درمیان والے گناہ نہ لکھو۔" (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۸۰- وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَيِّدُ الإِسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي

۱۲۸۰- حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سید الاستغفار (بخشش کے لیے کی جانے والی دعاؤں کی سردار) دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَإِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ

۱۲۷۸- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب (۹) بیہقی کی سنن کبریٰ، الآداب، المدخل اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۴/۷۴ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰۸/۱۰) میں کہا ہے اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں تمام بن نجیح راوی کو ابن معین اور دیگر محدثین نے ثقہ کہا ہے جب کہ بخاری اور کچھ محدثین نے ضعیف اور باقی تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۲۷۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۲۰/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے الحجاج بن یحیی المؤذن عن عمر بن عمرو بن عبد الاحموسی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ الجراح بن یحیٰی کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہو سکا جب کہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ مَنْ قَالَهَا مُوْقِنًا بِهَا حِيْنَ يُمْسِي فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ قَالَهُ مُوْقِنًا بِهِ حِيْنَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((لاَ يَقُولُهَا أَحَدٌ حِيْنَ يُمْسِي فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ لاَ يَقُولُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ إِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قَوْلُهُ: ((أَبُوءُ)) بضم الباء ممدودا أي أقر و أعترف والمعنى ألتزم المنة بحق النعمة، و الاعتراف بالعجز عن الشكر.

أَنْتَ (اے اللہ! تو میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں' تو نے مجھے پیدا فرمایا' میں تیرا غلام ہوں' میں تیرے عہد و پیمان پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں' میں اپنے کیے ہوئے کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' میں اپنے اوپر تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف ہوں' مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا) جو شخص شام کے وقت اسے یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اس رات فوت ہو جائے، وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو اسے یقین کے ساتھ صبح کے وقت پڑھے اور اس دن فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہو گا۔" (بخاری) ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ "جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اور صبح سے پہلے اس کی تقدیر اس کو آ لے، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جو شخص صبح کے وقت اسے پڑھے اور شام سے پہلے اس کی تقدیر اس کو آ لے اس کے لیے بھی جنت واجب ہو گئی۔"

۱۲۸۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ رَبِّيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِيْنِيْ إِنِّي أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ سَيِّءِ عَمَلِي وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي الَّتِيْ لاَ يَغْفِرُهَا إِلاَّ أَنْتَ فَإِنْ

۱۲۸۱- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح کے وقت تین دفعہ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ رَبِّيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِيْنِيْ إِنِّي أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ سَيِّءِ عَمَلِي وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي الَّتِيْ لاَ يَغْفِرُهَا إِلاَّ أَنْتَ (اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے' تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں' تو میرا رب ہے اور میں تیرا غلام' میں اپنے دین کے ساتھ مخلص ہو کر تیرے ساتھ ایمان لایا ہوں' میں اپنی طاقت

۱۲۸۰- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۵)۔

۱۲۸۱- معجم کبیر طبرانی ۲۳۱/۸۔

مَاتَ فِي ذَٰلِكَ الْيَوْمِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ إِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِيْنِيْ إِنِّي أَمْسَيْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ سَيِّئِ عَمَلِي وَ اسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي الَّتِيْ لاَ يَغْفِرُهَا إِلاَّ أَنْتَ فَمَاتَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). ثُمَّ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ مَا لاَ يَحْلِفُ عَلَى غَيْرِهِ يَقُولُ: ((وَ اللهِ مَا قَالَهَا عَبْدٌ فِي يَوْمٍ فَيَمُوتُ فِي ذَٰلِكَ الْيَوْمِ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ إِنْ قَالَهَا : حِيْنَ يُمْسِي فَتُوُفِّيَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

کے مطابق صبح کے وقت تیرے عہد و پیمان پر ہوں' میں اپنی بد عملی سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں انہیں تیرے علاوہ کوئی نہیں بخشتا) اگر وہ اس دن فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِيْنِيْ إِنِّي أَمْسَيْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ سَيِّئِ عَمَلِي وَ اسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي الَّتِيْ لاَ يَغْفِرُهَا إِلاَّ أَنْتَ (اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے' تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں' تو میرا رب ہے اور میں تیرا غلام' میں اپنے دین کے ساتھ مخلص ہو کر تیرے ساتھ ایمان لایا ہوں' میں اپنی طاقت کے مطابق شام کے وقت تیرے عہد و پیمان پر ہوں' میں اپنی بد عملی سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں انہیں تیرے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا) پھر وہ اس رات فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہو گا۔" پھر رسول اللہ ﷺ ایسے انداز سے حلف سے اٹھا کر جیسے کسی اور بات کے لیے نہ اٹھایا ہو فرماتے "اللہ کی قسم جو بھی آدمی اسے دن کے وقت پڑھے اور اس دن فوت ہو جائے وہ جنت میں ضرور داخل ہو گا اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھے اور اس رات فوت ہو جائے وہ بھی جنت میں داخل ہو گا۔" (طبرانی)

١٢٨٢ – وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ

۱۲۸۲- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گزشتہ رات بچھو کے ڈسنے سے

۱۲۸۲- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من سوء القضاء، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا نزل منزلا، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۱/۲.

مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِيْ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: ((أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَلَفْظُهُ ((مَنْ قَالَ: حِيْنَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةِ)) قَالَ سُهَيْلٌ : وَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ: فَلَدَغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْلَهَا أَلَمًا، رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ بِنَحْوِهِ : ((الْحُمَةُ)) بضم الحاء المهملة و تخفيف الميم.

بہت تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا "اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ان چیزوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہیں) تو وہ تجھے تکلیف نہ دیتا۔" (مسلم) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں "جو شخص شام کے وقت تین دفعہ پڑھے أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ اسے اس رات کوئی شے تکلیف نہیں دے گی۔" سہیل نے کہا ہے کہ ہمارے گھر والوں نے اسے سیکھا تھا اور وہ اسے ہر رات پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات ایک لڑکی کو سانپ نے ڈس لیا لیکن اسے اس کی درد تک محسوس نہ ہوئی۔" (اسے ابن حبان نے بالمعنی ذکر کیا ہے)

۱۲۸۳- وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَ مَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ)) وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ فَالِجٌ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللهُ قَدَرَهُ-

۱۲۸۳- حضرت ابان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے عثمان بن عفانؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کوئی آدمی ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے) اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔" ابان فالج کا مریض تھا۔ ایک آدمی اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ابان نے کہا تم کیا دیکھ رہے ہو۔ حدیث تو اسی طرح ہے جیسے میں نے تمہیں

۱۲۸۳- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۲۹۱۔ سنن ابن ماجه کتاب الدعاء باب مایدعو به الرجل اذا اصبح واذا امسی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۱/۲۔ مستدرک حاکم ۵۱٤/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَ التِّرمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ .

سنائی ہے لیکن میں اُسے اُس دن پڑھ نہیں سکا تھا کہ اللہ نے اپنا فیصلہ جاری کر دیا۔" (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی، حاکم۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۸۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَومَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلاَّ أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبو دَاوُدَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ)) [وَالْحَاكِمُ] إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)) وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۲۸۴- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح اور شام کے وقت ایک سو دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لا سکے گا ماسوا اس آدمی کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہا ہو گا۔" (مسلم) ابوداود نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے البتہ اس نے کہا ہے "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ۔" حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے لیکن اس نے کہا ہے "اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔" (نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۲۸۵- وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ: ((قُولِي حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ مَاشَاءَ اللهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ أَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَ مَنْ قَالَهُنَّ : حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ أَبو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ

۱۲۸۵- نبی کریم ﷺ کی کسی لخت جگر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ اسے تعلیم دیا کرتے اور فرماتے "جب صبح ہو تو تم کہو (اللہ تعالیٰ پاک ہے سمیت اپنی تعریف کے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت' اللہ نے جو چاہا سو ہو گیا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہو گا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعے احاطہ کر رکھا ہے) جو شخص اسے صبح کے وقت پڑھتا ہے وہ شام تک محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھتا ہے وہ صبح تک محفوظ ہو جاتا ہے۔" (اسے ابوداؤد اور نسائی نے عبدالحمید مولیٰ بنی

۱۲۸۴- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح، سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح، مستدرك حاكم ۱/۵۱۸، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۲۸۵- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح۔ عمل اليوم والليلة ص ۱۴۰۔

الْحَمِيْدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْهَا.

ہاشم عن امہ عنہا سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۸۶- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدَعْ رَجُلٌ مِنْكُمْ أَنْ يَعْمَلَ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ حِيْنَ يُصْبِحُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنَّهَا أَلْفُ حَسَنَةٍ وَ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِنْ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ مِنَ الذُّنُوبِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ يَكُوْنُ مَا عَمِلَ مِنْ خَيْرٍ سِوَى ذٰلِكَ وَافِرًا)).

۱۲۸۶- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی آدمی ہر روز صبح کے وقت ایک ہزار نیکی کرنا نہ بھولے، وہ سو دفعہ کہے سبحان اللہ وبحمدہ یہ ایک ہزار نیکی ہے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ کی مشیت سے وہ اس دن اتنے ہی گناہ کر بھی بیٹھے تو اس دعا کے علاوہ باقی نیکیاں گناہوں سے زائد ہوں گی۔" (احمد، طبرانی)

۱۲۸۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَلْفَ مَرَّةٍ فَقَدِ اشْتَرَى نَفْسَهُ مِنَ اللّٰهِ وَ كَانَ آخِرَ يَوْمِهِ عَتِيْقَ اللّٰهِ)).

۱۲۸۷- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے صبح کے وقت ہزار دفعہ پڑھا سبحان اللہ وبحمدہ اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے خرید لیا اور وہ دن کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا (آگ سے) آزاد کردہ شخص ہوگا۔" (طبرانی)

۱۲۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيْتُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى

۱۲۸۸- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيْتُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اور اس کی ایک سو نیکی

۱۲۸۶- مسند احمد ۱۹۹/۵ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹٤/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۲۸۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱٤/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں نامعلوم راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط طبرانی میں نہیں ملی۔

يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلاَّ رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

لکھی جائے گی اور ایک سو برائی مٹا دی جائے گی اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا- کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا ماسوا اس کے جس نے اس سے زیادہ عمل کیا-" (بخاری، مسلم)

۱۲۸۹- وَعَنْ أَبِي عَيَّاشٍ (بياء و مثناة و شين معجمة) رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيلَ وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَ رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ فَإِنْ قَالَهَا: إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ)) قَالَ حَمَّادٌ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَ كَذَا، قَالَ: صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه.

۱۲۸۹- حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اسے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا اور اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے اور اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا- اگر وہ یہ دعا شام کے وقت پڑھے تو صبح تک اسے یہ سب کچھ حاصل رہے گا-" حضرت حمادؒ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایک آدمی نے دیکھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو عیاشؓ نے آپ کی طرف سے حدیث اس طرح بیان کی ہے- آپ نے فرمایا "ابو عیاش نے سچ کہا ہے-" (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

۱۲۹۰- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ غُدْوَةً: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ

۱۲۹۰- حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت دس دفعہ پڑھا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْملكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور

۱۲۸۸- صحيح بخاری كتاب الدعوات باب التهليل، صحيح مسلم كتاب الذكر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح-

۱۲۸۹- سنن ابوداؤد كتاب الادب باب مايقول اذا اصبح- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۴۹- سنن ابن ماجه كتاب الدعاء باب مايدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى-

مَرَّاتٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَكُنَّ لَهُ قَدْرَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ مَنْ قَالَهَا عَشِيَّةً مِثْلَ ذَلِكَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَ هَذَا لَفْظُهُ، وَابْنُ حِبَّانَ. وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَ زَادَ فِيْهِ ((يُحْيِي وَ يُمِيْتُ)) وَ قَالَ: ((كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ [بِهَا] عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَهُ اللهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ كُنَّ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ وَ كُنَّ لَهُ مَسْلَحَةً مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ وَ لَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلاً [يَقْهَرُهُنَّ] فَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي فَمِثْلُ ذَلِكَ)) ((الْمَسْلَحَةُ)) بفتح الميم و اللام هم القوم إذا كانوا ذوى سلاح.

دس گناہ معاف کر دے گا اور یہ الفاظ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص پچھلے پہر اسے پڑھتا ہے اسے بھی اتنا ثواب ملتا ہے۔" (نسائی، ابن حبان یہ الفاظ نسائی کے ہیں) احمد نے بھی اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس نے اس میں یحیی ویمیت کا اضافہ کیا ہے اور کہا ہے کہ "ہر دفعہ کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ دعا دن کے شروع سے آخر تک اس کے لیے ہتھیار کا کام دے گی اور وہ اس دن کوئی ایسا عمل نہیں کرے گا جو ان پر غالب آجائے۔ اگر وہ اسے شام کے وقت پڑھے گا تو بھی اسے اس کے برابر ثواب ہوگا۔"

١٢٩١- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانَ الْمُحَارِبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى رَبِّيَ اللهُ لاَ أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ إِلاَّ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَ كَذَلِكَ إِذَا قَالَهَا إِذَا أَصْبَحَ)).

۱۲۹۱- حضرت ابان محاربیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو مسلمان صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے رَبِّيَ اللهُ لاَ أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ (میرا رب اللہ ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) اللہ تعالیٰ اس کے شام تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اگر وہ صبح کے وقت کہے تو بھی اسے یہی ثواب ملتا ہے۔" (بزار)

١٢٩٢- وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى حَسْبِيَ

۱۲۹۲- حضرت ام درداء نے ابو درداء (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ جو شخص صبح اور شام سات دفعہ یہ دعا پڑھتا ہے وہ سچا ہو یا جھوٹا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر

۱۲۹۰- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص١٤٨، صحيح ابن حبان (الاحسان) ٢٣٦/٣، مسند احمد٥/٤١٨۔

۱۲۹۱- مسند بزار (كشف الاستار) ٤/٢٤۔

اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ [سَبْعَ مَرَّاتٍ] كَفَاهُ اللهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَوْقُوفًا وَ رَفَعَهُ غَيْرُهُ.

فکر مند کرنے والے کام کے لیے کافی ہو جاتا ہے حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (مجھے اللہ کافی ہے اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اسی پر میں نے توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے)۔" (اسے ابودرداء نے موقوف اور دیگر محدثین نے مرفوع ذکر کیا ہے)

۱۲۹۳- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي : اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَ أُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ أَعْتَقَ اللهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ هٰذَا لَفْظُهُ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ النَّسَائِيُّ وَ زَادَ فِيهِ ((وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)) وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: ((إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ مِنْ ذَنْبٍ فِي يَوْمِهِ فَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ)).

۱۲۹۳- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَ أُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ (اے اللہ! میں تجھے' تیرے عرش کو اٹھانے والوں' تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمدؐ تیرا بندہ اور رسول ہے)اللہ تعالیٰ اس کا چوتھا حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص اسے دو دفعہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص اسے تین دفعہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور اگر وہ اسے چار دفعہ پڑھے تو اسے (مکمل طور پر) دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے-"(اسے ابوداؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور نسائی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور اس میں ((وحدك لا شريك لك)) کا اضافہ کیا ہے-ترمذی نے کہا ہے "اس دن اس سے سرزد ہونے والا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ

۱۲۹۲- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح۔

۱۲۹۳- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التسبیح عند النوم - سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۷۹) عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۱۳۹۔

شام کے وقت کہے تو اس رات کے دوران ہونے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

۱۲۹۴- وَعَنِ الْمُنَيْذِرِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَكُوْنُ بِإِفْرِيْقِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَأَنَا الزَّعِيْمُ لَآخُذَنَّ بِيَدِهِ حَتّٰى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ: ((الزعيم)) الكفيل.

۱۲۹۴- رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت منیذؓ سے روایت ہے جو افریقہ میں رہتے تھے' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (میں نے خوشی سے اللہ تعالیٰ کو رب' اسلام کو دین اور محمدؐ کو نبی مانا) میں اس کا ذمہ دار ہوں کہ میں اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کر دوں گا۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۹۵- وَعَنْ أَبِي سَلَّامٍ وَهُوَ مَمْطُوْرٌ الْحَبَشِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوْا: هٰذَا خَدَمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ الرِّجَالُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسٰى رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا)) وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ

۱۲۹۵- حضرت ابو سلام ممطور حبشی سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حمص کی جامع مسجد میں موجود تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا۔ لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا خادم ہے۔ وہ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے ہمیں ایسی حدیث بتائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور لوگوں میں عام نہ ہو۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے ((رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا)) اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو جاتا ہے کہ وہ اسے راضی کرے (ابوداؤد) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔ البتہ اس نے کہا ہے ((وبمحمد نبیا)) نیز اسے احمد نے ابو سلام سابق بن ناجیہ سے روایت کیا ہے اور اس

۱۲۹۴- معجم کبیر طبرانی ۳۵۵/۲۰' ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۶/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ ابن حجر نے کہا ہے اس کی سند میں رشدین راوی ضعیف ہے۔

۱۲۹۵- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح - سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی (عن ثوبان) مسند احمد ۳۳۷/٤۔

وَ ذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمْسِي وَ حِينَ يُصْبِحُ.

حدیث میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ اسے تین تین دفعہ صبح اور شام کے وقت پڑھے۔

۱۲۹۶ - وَعَنْ [عَبْدِ اللهِ بْنِ] غَنَّامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: حِينَ يُصْبِحُ [اللَّهُمَّ] مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ.

۱۲۹۶- حضرت عبداللہ بن غنامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی [اللَّهُمَّ] مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (اے اللہ مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر بھی صبح کے وقت جو بھی انعام ہوا یہ تجھ اکیلے کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں' ہر قسم کی حمد بھی تیرے لیے اور شکر بھی تیرے لیے ہے) اس نے اس دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت یہ دعا پڑھ لی اس نے اس رات کا شکر ادا کر لیا۔" (ابوداؤد، نسائی)

۱۲۹۷ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُمْسِي وَ حِينَ يُصْبِحُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَ دُنْيَايَ وَأَهْلِي وَ مَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَ مِنْ فَوْقِي وَ مِنْ تَحْتِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) قَالَ: وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ، رَوَاهُ أَبُو

۱۲۹۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا صبح اور شام کے وقت نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور تندرستی کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں تجھ سے اپنی دین و دنیا اور اہل و عیال اور مال و دولت میں معافی اور تندرستی کا سائل ہوں۔ اے اللہ! میرے عیب ڈھانپ دے اور مجھے باعث خوف چیزوں سے محفوظ فرما لے۔ اے اللہ میرے سامنے اور پیچھے' دائیں اور بائیں اور اوپر نیچے سے میری حفاظت فرما' میں اس چیز سے تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ نیچے دھنس دیا جاؤں)۔" (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۹۶- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح عمل الیوم واللیل (نسائی) ص ۱۳۷۔

۱۲۹۷- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح عمل الیوم واللیل (نسائی) ص ۳۷۹ سنن ابن ماجہ ۹ کتاب الدعاء باب مایدعوبہ الرجل اذا اصبح واذا امسی، مستدرک حاکم ۱۵۱۷ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

دَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۲۹۸– وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَ مَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ [كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ قَالَ : غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَ مَنْ هَلَّلَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ] كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيْلَ وَ مَنْ كَبَّرَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهٖ إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ: أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ إِلاَّ أَنَّهٗ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ [الشَّمْسِ] وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَ مَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَمَنْ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَ مَنْ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

۱۲۹۸- حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سو دفعہ سبحان اللہ کہا گویا اس نے ایک سو حج کیا اور جس نے صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کو ایک سو مرتبہ الحمد للہ کہا گویا اس نے اللہ کی راہ میں ایک سو گھوڑے سواری کے طور پر دیئے یا آپ نے فرمایا اس نے ایک دفعہ جہاد کیا اور جس نے ایک سو دفعہ صبح اور ایک سو دفعہ شام کے وقت لا الہ الا اللہ کہا گویا اس نے حضرت اسماعیل کی نسل میں سے ایک سو غلام آزاد کیے اور جس نے سو دفعہ صبح اور سو دفعہ شام اللہ اکبر کہا، کوئی شخص اس سے زیادہ نیکیاں نہیں لائے گا ماسوا اس کے جس نے اتنی دفعہ کہا یا اس سے زیادہ دفعہ کہا۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) نسائی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ "جو شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہتا ہے وہ ایک سو اونٹ قربان کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص طلوع و غروب آفتاب سے پہلے ایک سو دفعہ الحمد للہ کہتا ہے وہ ایک سو گھوڑے سواری کے لیے دینے سے افضل ہے اور جو شخص طلوع و غروب آفتاب سے پہلے ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہتا ہے وہ ایک سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص طلوع و غروب آفتاب سے پہلے ایک سو دفعہ لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھتا ہے، قیامت کے دن کوئی

۱۲۹۸- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (٦٢) عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص٤٧٦۔

شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا لَمْ يَجِيءْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدٌ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ أَوْ زَادَ))۔

شخص اس سے افضل عمل نہیں لائے گا ماسوا ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہا ہو۔"

۱۲۹۹- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَلاَ أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا وَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] مِرَارًا وَ مِنْ عُمَرَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] مِرَارًا قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى: اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنْتَ تَهْدِيْنِي وَ أَنْتَ تُطْعِمُنِي وَ أَنْتَ تَسْقِيْنِي وَ أَنْتَ تُمِيْتُنِي وَ أَنْتَ تُحْيِيْنِي لَمْ يَسْأَلِ اللهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) قَالَ: فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ فَقُلْتُ: أَلاَ أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا وَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] مِرَارًا وَ مِنْ عُمَرَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] مِرَارًا قَالَ: بَلَى فَحَدَّثْتُهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: بِأَبِيْ وَ أُمِّي رَسُوْلَ اللهِ، هٰؤُلاَءِ الْكَلِمَاتُ كَانَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَعْطَاهُنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَكَانَ يَدْعُو بِهِنَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلاَ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۹۹- حضرت حسن بصریؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا میں تجھے ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ سے کئی دفعہ سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں (ضرور سناؤ) انہوں نے کہا "جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے ((اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنْتَ تَهْدِيْنِي وَ أَنْتَ تُطْعِمُنِي وَ أَنْتَ تَسْقِيْنِي وَ أَنْتَ تُمِيْتُنِي وَ أَنْتَ تُحْيِيْنِي)) "اے اللہ! تو نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور تو ہی مجھے راہ راست پر رکھتا ہے، تو مجھے کھلاتا ہے اور تو ہی مجھے پلاتا ہے، تو مجھے مارے گا اور تو ہی مجھے زندہ کرے گا" وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ وہی کچھ اسے دے گا۔" وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن سلامؓ کو ملا اور میں نے کہا کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ سے کئی دفعہ سنی ہے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں (ضرور سنائیں) پھر میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔ وہ کہنے لگے میرے ماں باپ رسول اللہ ﷺ پر قربان ہوں، یہ (دعائیہ) کلمات اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے تھے اور وہ ان کے ذریعے ہر روز سات دفعہ دعا کیا کرتے تھے، جو کچھ بھی وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے اللہ تعالیٰ وہی انہیں دیتا۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۹۹- معجم اوسط طبرانی ۲۰۱/۲، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۸/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۳۰۰- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ مَقَالِيْدِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ تَفْسِيْرُهَا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ الْأَوَّلُ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، يَا عُثْمَانُ مَنْ قَالَهَا : إِذَا أَصْبَحَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا سِتَّ خِصَالٍ : أَمَّا وَاحِدَةٌ فَيُحْرَسُ مِنْ إِبْلِيْسَ وَ جُنُودِهِ وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَيُعْطَى قِنْطَارًا فِي الْجَنَّةِ وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ فَتُرْفَعُ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِيْنِ وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَهُ فِيْهَا مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ التَّوْرَاةَ وَ الْإِنْجِيْلَ وَ السَّادِسَةُ يَا عُثْمَانُ لَهُ كَمَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ فَقَبِلَ اللّٰهُ حَجَّتَهُ وَ عُمْرَتَهُ وَ إِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ خُتِمَ لَهُ بِطَابَعِ الشُّهَدَاءِ)) قُلْتُ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ فِيْهِ نَكَارَةٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۱۳۰۰- حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے آسمان و زمین کی مقالید کے متعلق پوچھا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس کے متعلق مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا- اس کی تفسیر یہ ہے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ الْأَوَّلُ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے بغیر برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کی توفیق- وہی اول ہے' وہی ظاہر و باطن- بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے- وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اے عثمان! جو شخص اسے صبح کے وقت دس دفعہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے چھ چیزیں عنایت فرماتا ہے- پہلی یہ ہے کہ وہ ابلیس سے محفوظ ہو جاتا ہے، دوسری یہ ہے کہ اسے جنت میں ایک قنطار (خزانہ) مل جاتا ہے، تیسری یہ ہے کہ جنت میں اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے، چوتھی یہ ہے کہ اس کی شادی حور عین سے ہو جاتی ہے، پانچویں یہ ہے کہ اسے قرآن و حدیث اور انجیل کی تلاوت کے برابر اس کا ثواب ملتا ہے- اے عثمان! چھٹی یہ ہے کہ وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے حج اور عمرہ کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حج و عمرہ قبول کر لیا اور اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو اس پر شہدا کی مہر ثبت ہو جاتی ہے-" (ابو یعلی) (ملاحظہ:) یہ حدیث غریب ہے اور اس میں نکارت ہے- واللہ اعلم-

۱۳۰۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۱۵) میں کہا ہے، اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں اغلب بن تمیم راوی ضعیف ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی-

۱۳۰۱- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَ حِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۳۰۱- حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے دن میری سفارش نصیب ہو گی۔" (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثواب سور و آيات تقرأ حين يأوى المرء إلى فراشه

بستر پر لیٹتے وقت کچھ سورتیں اور آیتیں پڑھنے کا ثواب

۱۳۰۲- عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلاَّ بَعَثَ اللهُ لَهُ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَ التِّرْمِذِيُّ بِنَحْوِهِ. قوله: ((هَبَّ)) أى استيقظ.

۱۳۰۲- حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن مجید کی ایک سورت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو اس کے اٹھنے تک جب بھی وہ اٹھے ہر تکلیف دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (اسے احمد نے صحیح بخاری کے راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے)

۱۳۰۳- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَ قَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلاَّ الْمَوْتَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلاَ غَسَّانَ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَوْصِلِيِّ فَفِيهِ خِلاَفٌ.

۱۳۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تو بستر پر لیٹتے وقت سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ لے تو موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ رہے گا۔" (اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور غسان بن عبید موصلی کے علاوہ اس کے سب راوی صحیح بخاری والے ہیں، اس میں اختلاف ہے)

۱۳۰۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۲۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ قرار دیے گئے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصوں میں نہیں ملی۔

۱۳۰۲- مسند احمد ٤/١٢٥، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۲۳)

۱۳۰۳- مسند بزار (کشف الاستار) ٤/٢٦۔

١٣٠٤ – وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذْتُهُ ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ ، وَ عَلَيَّ دَيْنٌ وَ عِيَالٌ، وَ لِي حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَاصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَ عِيَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ [قَالَ] : ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ)) فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو الطَّعَامَ ، قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هَٰذَا آخِرُ ثَلَاثٍ تَزْعُمُ أَنَّكَ لَا تَعُودُ ، ثُمَّ تَعُودُ ، قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿ اللهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴾ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ

۱۳۰۴۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کی حفاظت کے لیے مقرر کیا۔ایک شخص آیا اور اس نے اناج اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں ہر صورت تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔اس نے کہا میں ضرورت مند ہوں، میرے ذمے قرض ہے اور میرے اہل و عیال ہیں اور مجھے شدید ضرورت ہے، میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اے ابوہریرہ! گذشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے شدید ضرورت اور اہل و عیال کی پریشانی کا تذکرہ کیا۔ مجھے اس پر ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: "اس نے تیرے سامنے جھوٹ بولا ہے، وہ عنقریب آئے گا۔" میں نے یقین کر لیا کہ وہ عنقریب آئے گا کیونکہ آپؐ نے فرمایا ہے۔ میں اس کی گھات میں رہا۔ وہ آیا اور اس نے اناج اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں ہر صورت تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا، یہ تیسری (اور) کہا...... آخری باری ہے تو یقین دلاتا ہے کہ تو نہ آئے گا اور پھر آ جاتا ہے، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ الفاظ سکھاتا ہوں جو تیرے لیے مفید ہوں گے۔ میں نے کہا وہ کیا الفاظ ہیں؟ اس نے کہا جب تو بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی ﴿ اللهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴾ مکمل پڑھ لیا کر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے نزدیک نہیں آئے گا۔ پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "گذشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟" میں

۱۳۰۴۔ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرۃ۔

أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: ((مَاهِيَ)) قُلْتُ قَالَ لِيْ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ ﴿اللهُ لَاإِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِيْ: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاثَةٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((ذَاكَ الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے یقین دلایا تھا کہ وہ مجھے ایسی دعا سکھائے گا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے گا لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا- آپ نے فرمایا "وہ کون سی دعا ہے؟" میں نے کہا اس نے مجھے کہا تھا کہ جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی ﴿اللهُ لَا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ شروع سے آخر تک پڑھ لیا کر- اس نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے نزدیک نہیں آئے گا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس نے تیرے سامنے سچ بولا ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا تھا- اے ابوہریرہ! تجھے پتہ ہے کہ تین دن سے تیرا مخاطب کون تھا؟" انہوں نے کہا نہیں- آپ نے فرمایا "یہ شیطان تھا-" (بخاری)

١٣٠٥- وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَ يَقُولُ: ((فِيهِنَّ آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ: إِنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوا يَجْعَلُونَ الْمُسَبِّحَاتِ سِتًّا سُورَةَ الْحَدِيدِ وَ الْحَشْرِ وَ الْحَوَارِيِّينَ وَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَ التَّغَابُنِ وَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى.

١٣٠٥- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات (سَبَّحَ اور سَبِّح سے شروع ہونے والی سورتیں) پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ "ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے-" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) ملاحظہ: امام نسائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مسبحات یہ چھ سورتیں ہیں سورۃ الحدید، الحشر، الحواریین، سورۃ الجمعہ، التغابن اور سبح اسم ربک الاعلیٰ)

١٣٠٦- وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

١٣٠٦- حضرت فروہ بن نوفل نے اپنے باپ (حضرت نوفل رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے کہ نبی

١٣٠٥- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقال عند النوم ، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (٢٢) عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص٤٣٤-

قَالَ لِنَوْفَلٍ: ((اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا "تو سورۃ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ مکمل پڑھ اور سو جا۔ یہ شرک سے اظہار بے زاری ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۰۷- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ [عَنِ النَّبِيِّ] : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ)).

۱۳۰۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص بستر پر سونا چاہے اسے دائیں کروٹ پر سونا چاہیے اور پھر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ایک سو دفعہ پڑھنی چاہیے۔ جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ اسے کہے گا اے میرے بندے! دائیں طرف سے جنت میں چلا جا۔" (ترمذی)

ثواب أذكار يقولها حين يأوى إلى فراشه

سوتے وقت کی دعاؤں کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَعَلَى جُنُوْبِهِمْ﴾

[آل عمران : ۱۹۱]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عقل مند وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے یاد کرتے رہتے ہیں۔"

۱۳۰۸- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَ شَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ : اخْتِمْ بِخَيْرٍ ، وَ يَقُولُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ

۱۳۰۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی بستر پر لیٹتا ہے، ایک فرشتہ آجاتا ہے اور ایک شیطان آجاتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے (دن کا) اختتام نیکی کے ساتھ کر اور شیطان کہتا ہے (دن کا اختتام) برائی کے ساتھ کر۔ اگر وہ آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور پھر سو جائے تو فرشتہ پوری رات

۱۳۰۶- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مايقال عندالنوم۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۲۲) عمل اليوم والليلة ۳ ص۴٦۸، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۴۲۲/۷ ، مستدرك حاكم ۵٦۵/۱، ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۳۰۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الاخلاص۔

يَكْلَؤُهُ وَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْمَلَكُ : افْتَحْ بِخَيْرٍ، وَ قَالَ الشَّيْطَانُ : افْتَحْ بِشَرٍّ، فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَ لَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا إِلَى آخِرِ الآيَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ﴾ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَإِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيْرِهِ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ ، قَوْلُهُ: ((يَكْلَؤُهُ)) أي يحرسه و يحفظه.

اس کی حفاظت کرتے ہوئے گزارتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نیکی کے ساتھ آغاز کر اور شیطان کہتا ہے برائی کے ذریعے آغاز کر۔ اگر وہ آدمی کہے ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلٰی نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْہَا فِیْ مَنَامِہَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا)) آخر آیت تک۔ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے میری روح واپس لوٹائی اور اسے نیند کے دوران فوت نہیں کیا۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو آسمان وزمین کو ختم ہونے سے بچائے ہوئے ہے) (الآیۃ) (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے بچائے ہوئے ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) پھر اگر وہ چارپائی سے گر کر فوت ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔" (ابو یعلی، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١٣٠٩- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنَ

١٣٠٩- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص باوضو ہو کر بستر پر لیٹے اور اونگھ آنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' وہ رات کی کسی بھی گھڑی میں کروٹ لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا

١٣٠٨- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۲۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ابراہیم بن الحجاج الشامی کے علاوہ صحیح بخاری والے ہیں اور وہ بھی ثقہ ہے، مستدرك حاكم ۵۴۸/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

١٣٠٩- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۹۳)

الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کرے گا-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۱۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لاَ يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيْرٌ وَ مَنْ يَعْمَلُ بِهَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ عَشْرًا وَ يَحْمَدُ عَشْرًا وَ يُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُوْنَ وَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ وَ خَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلاَثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَ يَحْمَدُ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِيْنَ وَ يُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِيْنَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيْرٌ وَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ قَالَ: ((يَأْتِيْ أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَ يَأْتِيهِ فِي صَلاَتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ، وَ زَادَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَ أَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَ خَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ)).

۱۳۱۰- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دو کام ایسے ہیں کہ جو بھی مسلمان ان کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا- وہ دونوں کام آسان ہیں لیکن انہیں کرنے والے تھوڑے ہیں- ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ الحمدللہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہے- یہ لفظوں میں ایک سو پچاس دفعہ ہوں گے، لیکن میزان میں پندرہ سو دفعہ اور جب وہ بستر پر لیٹے چونتیس دفعہ اللہ اکبر، تینتیس دفعہ الحمدللہ اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہے، یہ لفظوں میں ایک سو ہیں، لیکن میزان میں ایک ہزار-" میں نے رسول اللہ ﷺ کو انہیں گنتے ہوئے دیکھا- صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ دونوں کام آسان کیسے ہیں؟ اور ان دونوں پر عمل کرنے والے کم کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا "نیند میں شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور وہ اسے یہ کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے، اسی طرح وہ نماز کے دوران آتا ہے اور انہیں کہنے سے پہلے اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے-" (ابوداؤد، نسائی، ترمذی نیز اس نے اسے صحیح قرار دیا ہے) ابن حبان نے اسے اس اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کون سا شخص دن رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے-"

۱۳۱۱- وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۳۱۱- حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص دائیں

۱۳۱۰- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التسبیح عندالیوم - سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۲۵) سنن نسائی کتاب السهو باب التعوذ فی دبرالصلاه ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۳۳۳

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ أُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَ رَسُوْلِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کروٹ پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے (اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا اور اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور میں نے اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' تیری پکڑ سے بچنے کے لیے- تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے- میں تیری کتاب اور تیرے رسول پر یقین رکھتا ہوں) اگر وہ اس رات فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۱۲- وَعَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ [وَجْهِيْ إِلَيْكَ] وَ فَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ إِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا وَ اجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ)) قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَ رَسُوْلِكَ قَالَ: ((لَا وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ))

۱۳۱۲- حضرت براء بن عازب ؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تو اپنے بستر میں جانا چاہے تو نماز کی طرح وضو کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور یہ دعا پڑھ (اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا اور اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا- میں نے تیری رحمت کی رغبت اور تیرے عذاب سے خوف کے باعث اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی تیری پکڑ سے بچنے کے لیے- تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے' میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے ارسال کردہ نبی پر ایمان لا چکا ہوں) اگر تو اس رات فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہو گی اور اگر صبح کے وقت بیدار ہوا تو نیکی کرے گا (رات کے وقت) یہ تیرے آخری الفاظ ہونے چاہئیں-" حضرت براء کہتے ہیں کہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا- جب میں آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ پر پہنچا، میں نے کہا ورسولك آپ نے فرمایا "نہیں وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ

۱۳۱۱- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشه، ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے-

۱۳۱۲- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا نام- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب مایقول عندالنوم واخذ المضجع-

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

أَرْسَلْتَ-" (بخاری، مسلم)

١٣١٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ أَوْ خَطَايَاهُ -شَكٌّ مِسْعَرٌ- وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَهُوَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ)) وَ قَالَ: فِي آخِرِهِ ((غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۱۳۱۳- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے (اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف بھی اس کی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے- گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ پاک ہے- ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے- اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) اس کے تمام گناہ یا غلطیاں (راوی کو شک ہے) معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں-" (ابن حبان) یہ حدیث نسائی کے ہاں بھی موجود ہے، لیکن اس کے الفاظ ہیں "سبحان الله وبحمده" اور اس نے آخر میں کہا ہے "اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں-"

١٣١٤- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَ إِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَ إِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَ إِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

۱۳۱۴- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے بستر پر لیٹنے کے وقت یہ دعا تین دفعہ پڑھی (میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں- اس کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے- وہ زندہ اور قائم ہے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں) اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، عالج ٹیلے کی ریت کے ذرات اور زمانے کے دنوں کے برابر بھی ہوں تو بھی معاف ہو جاتے ہیں-"" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۱۳- صحيح ابن حبان (الاحسان) ٤٢٣/٧ - عمل اليوم والليلة ص ١٤٨، ١٤٩ میں ابوہریرہ سے بیان ہوئی ہے-

۱۳۱۴- سنن ترمذی كتاب الدعوات باب (١٧) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمیں صرف الوصافی عبیداللہ بن الولید کی طرف سے معلوم ہے-

ثَوَابُ مَا يَقُوْلُ اذا استيقظ من الليل

بیدار ہوتے وقت دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۱۵- خَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا رَدَّ إِلَى الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ نَفْسَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَسَبَّحَهُ وَ مَجَّدَهُ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ فَدَعَاهُ تَقَبَّلَ مِنْهُ)).

۱۳۱۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ جب اپنے مومن بندے کا سانس اس کی طرف لوٹائے اور وہ اس کی تسبیح و بزرگی بیان کرے اور اس سے استغفار کرے اور دعا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔" (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے)

۱۳۱۶- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، ((تَعَارَّ)) بتشديد الراء أي استيقظ.

۱۳۱۶- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص رات (کی نیند) سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور اس کے لیے ہر قسم کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے اور سب سے بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی استطاعت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتی) پھر کہے اللهم اغفرلی اے اللہ! مجھے بخش دے یا کوئی اور دعا کرے اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، اس کے بعد اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہو جاتی ہے۔" (بخاری)

۱۳۱۵- یہ روایت کتاب الذکر میں نہیں مل سکی۔

۱۳۱۶- صحيح بخاری كتاب التهجد باب فضل من تعار من الليل فصلى۔

۱۳۱۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرًا آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ عَشْرًا وَ فِي كُلِّ ذَنْبٍ يَتَخَوَّفُهُ وَ لَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ إِلَى مِثْلِهَا))

قُلْتُ: وَ فِيمَا كَانَ يَقُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ جُمْلَةٌ مِنَ الأَحَادِيْثِ لَمْ يُذْكَرْ فِيهَا ثَوَابُ قَائِلِهَا فَأَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِهَا لأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ شَرْطِ هَذَا الْكِتَابِ بَلْ أَذْكُرُ مِنْهَا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۳۱۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو (نیند سے) بیدار ہوتے وقت دس دفعہ بسم اللہ، دس دفعہ سبحان اللہ اور دس دفعہ آمنت باللہ و کفرت بالطاغوت (میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے طاغوت کا انکار کیا) پڑھے، وہ ہر اس گناہ سے محفوظ ہو جائے گا جس کے مرتکب ہونے کا اسے اندیشہ ہے اور اگلی رات اسی طرح کہنے تک کوئی گناہ اسے اپنی لپیٹ میں نہیں لے گا- (طبرانی) ملاحظہ: بیدار ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ جو دعائیں پڑھا کرتے تھے ان کے متعلق بہت سی احادیث منقول ہیں- لیکن چونکہ ان میں ثواب کا تذکرہ نہیں ہوا اس لیے میں نے انہیں ذکر کرنے سے گریز کیا ہے کیونکہ وہ اس کتاب کے ہدف میں سے نہیں ہیں، تاہم ان میں سے حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث بیان کرتا ہوں-

۱۳۱۸- قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ

۱۳۱۸- رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ [حَقٌّ] وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ لَكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ

۱۳۱۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۲۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کا شیخ مقدام بن داؤد ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی-

۱۳۱۸- صحیح بخاری کتاب التهجد باب التهجد بالليل، صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه۔

[حَقٌّ]وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ لَكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ [الْمُؤَخِّرُ] لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ [الْمُؤَخِّرُ] لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) (اے اللہ! ہمارے پروردگار ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو آسمان و زمین اوران میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے۔ ہر قسم کی تعریف میرے لیے ہے تو آسمان و زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا بادشاہ ہے۔ ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو حق ہے۔ تیرا فرمان برحق ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری ملاقات برحق ہے۔ جنت برحق ہے۔ حضرت محمد ﷺ سچے ہیں۔ قیامت برحق ہے۔ میں تیرا مطیع و فرماں بردار ہوں' میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی میں نے توکل کیا اور تیری ہی طرف جھک گیا۔ تیری خاطر میں نے جھگڑا کیا اور تجھے ہی میں نے حکم مانا۔ لہٰذا میرے اگلے' پچھلے' پوشیدہ اور ایسے گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرمادے۔ تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے لے جانے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں۔" (بخاری مسلم)

ثَوَابُ مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ حين يخرج من بيته إلى المسجد وغيره

گھر سے مسجد وغیرہ کی طرف جاتے ہوئے دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۱۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا

۱۳۱۹۔ حضرت انس؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی اپنے گھر سے باہر نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" (میں اللہ کے نام

۱۳۱۹۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج من بیته ، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۱۷۷ ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۵/۲ سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فیمن دخل بیته مایقول ۔

حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ:حَسْبُكَ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَ تَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((يُقَالُ لَهُ حِيْنَئِذٍ : هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ :كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ كُفِيَ وَ هُدِيَ وَ وُقِيَ)).

سے گھر سے نکل رہا ہوں میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا' گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے) اسے کہا جاتا ہے یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے ہدایت مل گئی، تیری کفالت ہو گئی اور تو محفوظ ہو گیا اور شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔" (ترمذی، نسائی، ابن حبان، ترمذی نے اسے حسن کہا ہے) ابوداوٗد نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس نے کہا ہے کہ "اسے اس وقت کہا جاتا ہے، تجھے ہدایت مل گئی تیری کفالت ہو گئی، تو محفوظ ہو گیا۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس (شیطان) کو کہتا ہے کیوں بھئی کیا حال ہے!! آدمی کو ہدایت بھی مل گئی' اس کی کفالت بھی ہو گئی اور وہ محفوظ بھی ہو گیا۔"

۱۳۲۰- وَعَنْ رَجُلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيْدُ سَفَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَقَالَ : حِيْنَ يَخْرُجُ آمَنْتُ بِاللهِ اعْتَصَمْتُ بِاللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ إِلَّا رُزِقَ خَيْرَ ذَلِكَ الْمَخْرَجِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ إِلَى الرَّجُلِ الْمُبْهَمِ جَيِّدٌ .

۱۳۲۰- ایک آدمی نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنے گھر سے سفر کی نیت سے یا کسی اور نیت سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھتا ہے آمَنْتُ بِاللهِ اعْتَصَمْتُ بِاللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (میں اللہ پر ایمان لے آیا' میں نے اللہ تعالیٰ کا تحفظ حاصل کیا' میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے) اسے نکلنے کی بھلائی مل جاتی ہے۔" (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند مذکورہ مبہم آدمی تک اچھی ہے)

۱۳۲۱- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

۱۳۲۱- حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اپنے گھر سے نماز (کی نیت سے مسجد) کی طرف جاتے ہوئے

۱۳۲۰- مسند احمد ۱/۶۵-۶۶۔

۱۳۲۱- سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعت باب المشي الى الصلاة۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند میں مسلسل ضعیف راوی ہیں۔

((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَ لَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللهُ إِلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ.

یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا رخ انور اس کی طرف متوجہ فرماتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَ لَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (اے اللہ! میں تجھ سے مانگنے والوں کے حق اور اپنی اس روانگی کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں- کیونکہ نہ تو میں تکبر اور فخر و مباہات کی غرض سے چلا ہوں اور دکھلاوے اور سناوے کے لیے بلکہ میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی تلاش میں نکلا ہوں- میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دوزخ سے بچا لے اور میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہ نہیں بخشتا)-" (اسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے ان شاء اللہ!)

ثواب من قال هذه الكلمات حين يدخل المسجد

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۲۲- عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ ، قَالَ: لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ: ((أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) قَالَ: أَقَطْ ؟ قُلْتُ

۱۳۲۲- حیوہ بن شریحؒ نے بیان کیا ہے کہ میری ملاقات عقبہ بن مسلم سے ہوئی- میں نے ان سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (میں اللہ عظیم) اس کے چہرۂ اقدس اور قدیم بادشاہت کے

۱۳۲۲- سنن ابی داؤد ۱/۱۲۷، کتاب الصلاۃ، باب فیما یقوله الرجل عند دخوله المسجد۔

: نَعَمْ: ، قَالَ : ((فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ : حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

ذریعے راندۂ درگاہ شیطان کے پناہ چاہتا ہوں) انہوں نے کہا بس؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا "جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے شیطان کہتا ہے یہ شخص سارا دن مجھ سے محفوظ رہے گا۔" (ابوداؤد)

ثواب كلمات يقولهن من حصلت له وسوسة في صلاته

دوران نماز وسواس آنے پر دعا پڑھنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾. [الاعراف : ۲۰۰]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو اللہ سے پناہ مانگو، بے شک وہ سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔"

۱۳۲۳–وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَ اتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي، رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((خِنْزَبٌ)) بِكَسْرِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَ إسكان النون و فتح الزاء و آخره باء موحدة.

۱۳۲۳۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو گیا ہے اور اس نے میری تلاوت خلط ملط کر دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں جب تو اسے محسوس کرے تو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس سے تعوذ (پناہ طلب) کر اور اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھوک۔" وہ کہتے ہیں میں نے ایسے کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ پریشانی دور فرمادی۔ (مسلم)

ثواب أذكار عقب المكتوبات

فرض نمازوں کے بعد دعاؤں کا ثواب

۱۳۲۴– عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ

۱۳۲۴۔ حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے، اسے موت کے علاوہ کوئی چیز جنت

۱۳۲۲۔ سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فیما یقول الرجل عند دخوله المسجد۔

۱۳۲۳۔ صحیح مسلم کتاب السلام باب التعوذ من الشیطان الوسوسة فی الصلاۃ۔

دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلاَّ أَنْ يَمُوتَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَ إِسْنَادُ الرِّوَايَتَيْنِ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحِ.

میں داخل ہونے سے نہیں روکتی۔" (نسائی) طبرانی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور ایک روایت میں (آیت الکرسی کے ساتھ) ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ کا اضافہ بھی کیا ہے۔ (دونوں روایات کی سند صحیح بخاری کی شرط کے مطابق ہے)

۱۳۲۵- وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الأُخْرَى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۲۵- حضرت حسن بن علیؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے' وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہو جاتا ہے۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۲۶- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلاَثٌ وَ ثَلاَثُونَ [تَسْبِيحَةً] وَ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ تَحْمِيدَةً وَ أَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ تَكْبِيرَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ: ((مُعَقِّبَاتٌ)) بكسر القاف ومعناه تسبيحات تفعل أعقاب الصلوات وقيل [يُفْعَلْنَ] مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى.

۱۳۲۶- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ ذکر ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا فرمایا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا تینتیس دفعہ سبحان اللہ تینتیس دفعہ الحمدللہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر۔" (مسلم)

۱۳۲۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالَ: يُصَلُّونَ كَمَا

۱۳۲۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجروں میں سے غریب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا دولت مند بلند درجات اور دائمی انعامات لے گئے۔ آپ نے فرمایا "وہ کیسے؟" وہ کہنے لگے وہ ہماری طرح

۱۳۲۴- عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۱۸۳۔ معجم کبیر طبرانی ۱۳۴/۸۔

۱۳۲۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۴۸/۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں ملی۔

۱۳۲۶- صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاة۔

نُصَلِّي وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَ يَتَصَدَّقُونَ وَ لاَ نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَ لاَ نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفَلاَ أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ تَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَ لاَ يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلاَّ مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ)) قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((تُسَبِّحُونَ [وَتَحْمَدُونَ وَ تُكَبِّرُونَ] دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِيْنَ مَرَّةً)) قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺفَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ)) قَالَ: سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ: ((تُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِيْنَ وَ تَحْمَدُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِيْنَ وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِيْنَ)) فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللهُ أَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيْعِهِنَّ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِيْنَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِيْنَ وَ حَمِدَ

نماز بھی پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، وہ غلام آزاد کراتے ہیں اور ہم آزاد نہیں کرا سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم سبقت لے جانے والوں تک پہنچ سکو اور اپنے سے بعد والوں سے سبقت لے جا سکو اور تم سے اس آدمی کے سوا کوئی افضل نہیں ہو گا جو تمہارے والا عمل کرے گا؟" انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا "تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو۔" ابو صالح نے بیان کیا ہے کہ غریب مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا ہمارے صاحب دولت بھائیوں نے ہمارا عمل سن کر ہماری طرح کرنا شروع کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عنایت کر دیتا ہے۔" سمی نے کہا ہے میں نے یہ حدیث اپنے گھر والوں میں سے کسی کو سنائی تو انہوں نے کہا تمہیں غلطی لگ گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے "تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو، تینتیس دفعہ الحمد للہ کہو اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہو۔" میں ابو صالح کے پاس واپس گیا اور انہیں جا کر بتایا تو انہوں نے میرے ہاتھ پکڑ کر کہا اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ ہر ایک کو تینتیس تینتیس دفعہ کہنا ہے۔ (بخاری مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص

۱۳۲۷۔ صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بعد الصلاۃ۔ صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ۔

اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ، ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

((الدُّثُورُ)) بضم الدال المهملة جمع دثر بفتحها و هو المال الكثير.

ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمدللہ اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر کہتا ہے یہ ننانوے ہو گئیں اور پھر پورا سو کرنے کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہتا ہے اس کے سب گناہ خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔"

۱۳۲۸- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا عَبْدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ يَحْمَدُهُ عَشْرًا وَ يُكَبِّرُهُ عَشْرًا فَتِلْكَ مِائَةٌ وَ خَمْسُونَ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَ خَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ يَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَ خَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ)) قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : اذْكُرْ كَذَا وَ اذْكُرْ كَذَا وَ يَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۳۲۸- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو کام ایسے ہیں کہ جو آدمی بھی انہیں سرانجام دے گا وہ جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا- یہ کام آسان ہیں، لیکن انہیں کرنے والے کم ہیں تم میں کوئی شخص ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمدللہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہے- یہ لفظوں میں ایک سو پچاس ہیں، لیکن ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہیں اور جب بستر پر لیٹے تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمدللہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہے- یہ لفظوں میں ایک سو ہیں، لیکن ترازو میں ایک ہزار ہیں-" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے ہر روز دو ہزار پانچ سو گناہ کون کرتا ہے-" راوی بیان کرتا ہے کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! (لوگ) یہ دو کام کر کیوں نہیں سکتے؟ آپ نے فرمایا "نماز کے دوران شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے کہتا ہے یہ یاد کر، وہ یاد کر اور نیند کے وقت آتا ہے اور اسے سلا دیتا ہے-" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان- یہ الفاظ ابن حبان

۱۳۲۸- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التسبیح عندالنوم، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب(۲۵) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن نسائی کتاب السهو باب عدد التسبیح بعد التسلیم۔ ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب مایقال بعد التسلیم۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۲۳۳۔

وَ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هٰذَا لَفْظُهُ.

کے ہیں ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

۱۳۲۹- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ وَ لَمْ أَقِفْ فِيْهِ عَلَى جَرْحٍ وَ لَا عَدَالَةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ دُبُرَ الصَّلَاةِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَ قَامَ مَغْفُوْرًا لَهُ)).

۱۳۲۹- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص نماز کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے وہ مغفور لہ (بخشا ہوا) ہو کر کھڑا ہوتا ہے- سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (میں اللہ عظیم کی تسبیح بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں- نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی توفیق اللہ ہی کے ذریعے ہے)-" (اسے بزار نے ثقہ راویوں والی سند کے ساتھ ابوزاھریہ سے روایت کیا ہے اور مجھے اس کے متعلق جرح یا تعدیل کسی چیز کا علم نہیں ہوا)

۱۳۳۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)).

۱۳۳۰- حضرت عبداللہ بن زید بن ارقمؓ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا "جو شخص ہر نماز کے بعد تین دفعہ یہ دعا پڑھتا ہے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وہ ثواب کی پوری زنبیل بھر لیتا ہے-" (طبرانی)

۱۳۳۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَ إِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)).

۱۳۳۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہر نماز کے بعد أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ پڑھتا ہے وہ اگرچہ میدان جنگ سے فرار ہوا ہو اسے بخش دیا جاتا ہے-" (طبرانی)

۱۳۳۲- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۱۳۳۲- حضرت ابو امامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول

۱۳۲۹- مسند بزار (كشف الاستار) ٤/٢١-

۱۳۳۰- معجم كبير طبراني ٥/٢٤٠، ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/١٠٣) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبدالمنعم بشیر راوی سخت ضعیف ہے-

۱۳۳۱- معجم صغير طبراني ٢/٩١ ہیثمی نے معجم الزوائد (١٠/١٠٤) میں کہا ہے اس کی سند میں عمر بن فرقد راوی ضعیف ہے-

أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللّٰهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ وَ فِي الْعَالِيْنَ دَرَجَتَهُ وَ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهُ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ فِي ثواب الصلاة ثواب أذكار يقولها بعد الصبح و العصر والمغرب.

اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے اس کے لیے قیامت کے دن میری سفارش حلال ہو جائے گی اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهُ وَ فِي الْعَالِيْنَ دَرَجَتَهُ وَ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهُ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ نصیب فرما۔ ان کی محبت برگزیدہ لوگوں میں ڈال دے اور انہیں بلند لوگوں میں درجہ عطا فرما اور مقربین میں انھیں گھر دے)۔" ملاحظہ: نماز کے باب میں صبح، عصر اور مغرب کے بعد کیے جانے والے اذکار کا ثواب پہلے بیان ہو چکا ہے۔

ثواب ذكر الله في السوق و مواطن الغفلات

بازار اور دیگر عوامی جگہوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب

۱۳۳۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَ رَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَ قَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ

۱۳۳۳- حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھے گا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت بھی اس کی ہے اور تعریف بھی اس کے لیے ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے، وہ مرے گا نہیں، بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اللہ تعالیٰ اس کی دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ گناہ معاف کرے گا اور دس لاکھ درجے بلند کرے

۱۳۳۲- معجم کبیر طبرانی ۲۸۳/۸۔

۱۳۳۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا دخل السوق، سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب الاسواق ودخولها، مستدرك حاكم ۵۳۸/۱، ذہبی نے کہا ہے کہ ابن عدی نے کہا ہے میرا خیال ہے کہ یہ حدیث ناقابل اعتراض ہے۔

الإِسْنَادِ.

گا۔" (اسے ترمذی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۳۴- وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۳۴- حاکم نے اس (مذکورہ بالا) حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

۱۳۳۵- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ)).

۱۳۳۵- حضرت (عبداللہ) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔" (اسے بزار اور طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۳۶- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَ ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَ ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَ ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَ أَعْجَمٍ)) وَ الْفَصِيْحُ بَنُو آدَمَ وَ الْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ زَادَ فِي رِوَايَةٍ ((وَ ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ نَظْرَةً لَا يُعَذِّبُهُ بَعْدَهَا أَبَدًا وَ ذَاكِرُ اللهِ فِي السُّوْقِ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۳۳۶- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بھاگنے والوں کے بعد برسرپیکار رہنے والے کی مانند ہے۔ غافل لوگوں میں ذکر کرنے والا اندھیرے والے گھر میں چراغ کی مانند ہے۔ غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی ہی میں جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو تمام ناطق و غیر ناطق افراد کی تعداد کے برابر معاف کر دیا جاتا ہے۔" (بیہقی) اسی کی ایک اور روایت میں ہے کہ "غافل لوگوں" میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھے گا کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں کرے گا۔ بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ہر بال پر قیامت کے دن نور ہو گا۔"

۱۳۳۴- مستدرک حاکم ۵۳۹/۱ ذہبی نے کہا ہے مسروق بن المرزبان قابل حجت نہیں ہے۔

۱۳۳۵- مسند بزار (کشف الاستار) ۴/۴ معجم صغیر طبرانی ۱۹۴/۱۔

۱۳۳۶- بیہقی کی المدخل، الاداب اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

ثواب من قال هذه الكلمات قبل أن يقوم من مجلسه

۱۳۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۳۳۸- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَهَا فِي مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَ مَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ)) رَوَاهُ [الطَّبَرَانِيُّ وَالنَّسَائِيُّ] وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

مجلس برخاست کرنے سے پہلے دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۳۷- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس کی یاوہ گوئی زیادہ ہو گئی اور اٹھنے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ (اے اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں- میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے اور میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) اس کے اس مجلس کے گناہ معاف ہو گئے-" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

۱۳۳۸- حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے یہ دعا کسی مجلس ذکر میں پڑھی گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لیے یہ کفارہ بن گئی سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ-" (طبرانی، نسائی، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

ملاحظہ: میرے خیال میں تینوں کی سند حاکم کے فیصلے کے مطابق ہے-

۱۳۳۷- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارة المجلس- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا قام من المجلس- ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۳۰۸-۳۰۹، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۳۹۸-

۱۳۳۸- معجم کبیر طبرانی ۲/۱۴۵- عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۳۱۹-۳۲۰، مستدرک حاکم ۱/۵۳۷ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

۱۳۳۹- قُلْتُ: إِسْنَادُ الثَّلَاثَةِ كَمَا قَالَ، وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ إِلاَّ أَنَّهُمَا قَالاَ: ((لاَ يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِ حَقٍّ أَوْمَجْلِسِ بَاطِلٍ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ إِلاَّ كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَ لاَ يَقُوْلُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ أَوْ مَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلاَّ خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ)).

۱۳۳۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے (مرفوعاً) بیان کیا ہے کہ "جو شخص کسی اچھی یا بری مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا تین دفعہ پڑھتا ہے اس کی طرف سے یہ کفارہ بن جاتی ہے اور جو شخص اسے خیر وبرکت یاذکر کی محفل میں پڑھتا ہے اس کی محفل پر اس کی ایسے مہر لگ جاتی ہے جیسے کاغذ پر مہر لگائی جاتی ہے-" (ابوداؤد، ابن حبان)

۱۳٤۰- وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخَرَةٍ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْءًا أَوْظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ)) [قَالَ] قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ: إِنَّ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ أَحْدَثْتَهُنَّ؟ قَالَ: ((أَجَلْ جَائَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هُنَّ كَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۴۰- حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی- آپ نے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْءًا أَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ (اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں- میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے- میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں- میں نے غلطی کی ہے" یا فرمایا: "میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا) ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ پڑھی ہے- آپ نے فرمایا "ہاں میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! یہ دعا مجلس کا کفارہ ہے-" (نسائی، حاکم نیز اس

۱۳۳۹- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارۃ المجلس۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۹۸/۱۔

۱۳۴۰- عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۳۲۱ ، مستدرک حاکم ۵۳۷/۱۔

نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثَوَابُ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُهُنَّ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

نیا لباس پہنتے وقت دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۴۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَعَلِمَ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ إِلاَّ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ شُكْرَهَا قَبْلَ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيْهَا وَ مَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَنَدِمَ عَلَيْهِ إِلاَّ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مَغْفِرَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ وَ مَا اشْتَرَى عَبْدٌ ثَوَابًا بِدِيْنَارٍ أَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَلَبِسَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ إِلاَّ لَمْ يَبْلُغْ رُكْبَتَهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: [رُوَاتُهُ] لاَ أَعْلَمُ فِيْهِمْ مَجْرُوْحًا.

۱۳۴۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص پر اللہ تعالیٰ کوئی انعام کرے اور وہ یقین کرلے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس پر شکر ادا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کی طرف اسے بطور شکر لکھ دیتا ہے اور جو شخص کوئی گناہ کرے اور اس پر شرمندہ ہو اللہ تعالیٰ استغفار سے پہلے اس کے لیے اسے مغفرت کے طور پر لکھ دیتا ہے اور جو شخص ایک یا آدھے دینار کا کوئی کپڑا خریدے اور اسے پہنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے وہ اس کے گھٹنے تک نہیں پہنچے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے راویوں میں مجھے کوئی ضعیف راوی معلوم نہیں ہوا)

۱۳۴۲- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي [هٰذَا] وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَ لاَ قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِيْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ

۱۳۴۲- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي [هٰذَا] وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَ لاَ قُوَّةٍ (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور اسے میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا) اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص نیا کپڑا پہنے اور دعا پڑھے

۱۳۴۱- مستدرک حاکم ۵۱٤/۱ ذہبی نے کہا ہے کہ ابن عدی نے کہا ہے محمد بن جامع العطار کی احادیث کی متابعت نہیں ہوتی۔

۱۳۴۲- سنن ابوداؤد کتاب اللباس حدیث (٤٢٣) مستدرک حاکم ٥٠٧/١۔ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ ۱۰۹۳/۲ کتاب الاطعمة باب مایقال اذا فرغ من الطعام۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقال اذا فرغ من الطعام۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حَوْلٍ مِنِّي وَ لَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَ صَدْرُهُ عِنْدَ ابْنِ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيِّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَ لَا قُوَّةٍ (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور اسے میری ہمت و طاقت کے بغیر مجھے عنایت کیا) اس کے اگلے اور پچھلے (سب گناہ) معاف ہو جاتے ہیں۔"

(ابوداؤد' حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے اور اس کا ابتدائی حصہ ابن ماجہ اور ترمذی کے ہاں بھی موجود ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۴۳- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ عَنْ أَصْبَغَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَ فِيْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا)) وَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ غَيْرُهُ بِنَحْوِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ.

۱۳۴۳- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی الحمد لله الذى كسانى ما اوارى به عورتى واتجمل به فى حياتى (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس کے ذریعے اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں اور دنیا میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں)۔ پھر کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ پھر پرانا کپڑا اٹھایا اور اسے صدقہ کر دیا، وہ زندگی اور موت دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت و نگرانی اور پردے میں رہے گا۔" (اسے ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے اصبغ بن زید عن ابی العلاء الشامی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور بیہقی وغیرہ نے اسی قسم کی حدیث عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ ابي امامه سند کے ساتھ ذکر کی ہے)

۱۳۴۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۸) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب مایقول الرجل اذا لبس ثوباً جدیداً، مستدرك حاكم ۱۹۳/۴۔ حاکم نے کہا ہے اس حدیث کی سند کو شیخین نے حجت نہیں بنایا۔ بیہقی کی مطبوعہ کتب میں یہ حدیث معلوم نہیں ہو سکی۔

ثَوَابُ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُهُنَّ حِيْنَ يَرْكَبُ دَابَّتَهُ

۱۳۴۴- خَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرْدَفَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا، كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ سَبَّحَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ هَلَّلَ اللّٰهَ وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتَلْقَى عَلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَقَالَ: ((مَا مِنِ امْرِئٍ يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَيَصْنَعُ كَمَا صَنَعْتُ إِلَّا أَقْبَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ فَضَحِكَ إِلَيْهِ)).

۱۳۴۵- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِي مَسِيْرِهِ بِاللّٰهِ وَ ذِكْرِهِ إِلَّا رَدِفَهُ مَلَكٌ وَ لَا يَخْلُوْ [بِشِعْرٍ] وَ نَحْوِهِ إِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

سواری پر بیٹھتے ہوئے دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۴۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہا- پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے پھر (میری طرف) متوجہ ہو کر کہنے لگے "جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے، اللہ عزوجل اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مسکراتا ہے-" (احمد)

۱۳۴۵- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص سواری پر بیٹھ کر سفر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اس کے پیچھے ایک فرشتہ بیٹھ جاتا ہے اور جو شعر و شاعری وغیرہ کرتا ہے اس کے پیچھے شیطان بیٹھ جاتا ہے-" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثواب من عثرت دابته فقال : بسم الله

۱۳۴۶- عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَمَّنْ كَانَ رَدِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَهُ عَلَى حِمَارٍ

سواری کے پھسلنے پر بسم اللہ کہنے کا ثواب

۱۳۴۶- ابو تمیمہ ھجیمی نے ایسے صحابی سے روایت کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا- اس نے کہا کہ میں ایک گدھے پر آپ کے

۱۳۴۴- مسند احمد ۱/۳۳۰-

۱۳۴۵- معجم کبیر طبرانی ۳۲٤/۱۷ ،ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۳۱) میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے-

فَعَثَرَ الْحِمَارُ فَقُلْتُ : تَعِسَ الشَّيْطَانُ،فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُلْ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ تَعَاظَمَ فِي نَفْسِهِ، وَ قَالَ: صَرَعْتُهُ بِقُوَّتِي ، وَ إِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللهِ تَصَاغَرَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَكُونَ أَصْغَرَ مِنْ ذُبَابٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ گدھا پھسل گیا- میں نے کہا شیطان کا کچھ نہ رہے- نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا "تم یہ نہ کہو کہ شیطان کا کچھ نہ رہے کیونکہ جب تم ایسے کہتے ہو تو وہ اسے اپنے لیے باعث فخر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی قوت کے بل بوتے پر گرادیا اور جب تم بسم اللہ کہتے ہو تو وہ اپنے آپ کو حقیر محسوس کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ مکھی سے حقیر ہو جاتا ہے-" (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۴۷– وَعَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَ بَعِيْرُنَا فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَقُلْ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّهُ يَعْظُمُ حَتَّى يَصِيْرَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَ يَقُوْلُ بِقُوَّتِي ، وَ لَكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللهِ فَإِنَّهُ يَصْغُرُ حَتَّى يَصِيْرَ مِثْلَ الذُّبَابِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ .

۱۳۴۷- حضرت ابوالملیح نے اپنے باپؓ سے روایت کیا ہے- انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارا اونٹ پھسل گیا- میں نے کہا شیطان کا کچھ نہ رہے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "یہ نہ کہو کہ شیطان کا کچھ نہ رہے کیونکہ (اس طرح) وہ بڑا ہوتا ہوتا مکان کی مانند ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ (میں نے اسے) اپنی قوت کے ذریعے (گرایا) بلکہ تم کہو بسم اللہ- اس طرح وہ چھوٹا ہوتا ہوتا مکھی کے برابر ہو جاتا ہے-" (نسائی' حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثواب من نزل منزلاً فقال هذه الكلمات

کسی جگہ قیام کے دوران دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۴۸– عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ نَزَلَ

۱۳۴۸- حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص کسی جگہ قیام کرے اور یہ

۱۳۴۷- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص۳۷۳، ۳۷٤ ، مستدرك حاكم ۲۹۲/٤ ـ

۱۳۴۸- صحيح مسلم كتاب الذكر والدعاء باب في التعوذ من سوء القضاء ـ

۱۳۴۶- مسند احمد ٥٩/٥ ، مستدرك حاكم ۲۹۲/٤ ذہبی نے حدیث کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

مَنْزِلاً ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ ا للهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِم.

دعا پڑھے اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق وہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔" (مسلم)

۱۳۴۹- وَعَنْ عَبْدِ ا للهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ حِمْصَ، فَآوَانِي اللَّيْلُ إِلَى الْبَقِيْعَةِ فَحَضَرَنِيْ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، فَقَرَأْتُ هَذِهِ الآيَةَ مِنَ الأَعْرَافِ ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ ا للهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الأَرْضَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: احْرُسُوهُ الآنَ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ رَكِبْتُ دَابَّتِيْ، رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۴۹- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حمص شہر سے سفر کے لیے روانہ ہوا، بقیعہ پہنچ کر مجھے رات ہو گئی۔ زمین والے (درندے) میری طرف آئے تو میں نے سورۂ اعراف کی یہ آخری آیت پڑھی ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ ا للهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الأَرْضَ﴾ تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے صبح ہونے تک اس کی حفاظت کرو۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی سواری پر بیٹھ (کر روانہ ہو) گیا۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثواب من رأى مبتلى في دينه أو ماله أو جسده فقال هؤلاء الكلمات

عملی، مالی یا جسمانی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۵۰- عَنْ عُمَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ ا للهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلاَءٍ فَقَالَ : الْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلاَكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِيْ عَلَى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلاَءُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

۱۳۵۰- حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی وہ اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہو گا ((الْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلاَكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِيْ عَلَى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً)) (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے بہت سی مخلوق پر برتری بخشی) (اسے

۱۳۴۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳۳/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مسیب بن واضح راوی کو کسی ایک نے ثقہ قرار دیا ہے اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے۔ باقی سب راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

۱۳۵۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا رای مبتلی۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

ثواب من آلمه شيء من جسده فقال: هذه الكلمات

۱۳۵۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ: بِسْمِ اللهِ ثَلاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهَا أَهْلِي وَغَيْرَهِمْ.

جسمانی تکلیف اور درد کے وقت دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۵۱- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک جسمانی تکلیف کا شکوہ کیا جو انہیں اس وقت سے ہو رہی تھی جب سے وہ اسلام لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا "اپنے جسم کے درد والے حصے پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ بسم اللہ پڑھ اور سات دفعہ یہ دعا پڑھ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ" میں اس چیز کی شر سے اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ رہتا ہے۔" (مسلم۔ابوداؤد) ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسے کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور فرما دی اور میں اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں سے اس دعا کے متعلق کہتا رہتا ہوں۔

ثواب من مرض وقال هؤلاء الكلمات

۱۳۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَصَدَّقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَ أَنَا أَكْبَرُ، وَ إِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ قَالَ: يَقُولُ اللهُ: لَا

بیمار ہو جانے کے وقت یہ دعا پڑھنے کا ثواب

۱۳۵۲- حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) رب تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب وہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ۔

۱۳۵۱- صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب وضع یده علی موضع الالم۔ سنن ابوداؤد کتاب الطب باب کیف الرقی۔ سنن ترمذی کتاب الطب باب (۲۹) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

إِلَهَ إِلاَّ أَنَا وَحْدِيْ، وَ إِذَا قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: صَدَقَ عَبْدِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا وَحْدِي لاَ شَرِيْكَ لِي، وَإِذَا قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَ لِيَ الْحَمْدُ ، وَ إِذَا قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ لاَحَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، قَالَ اللهُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا وَلاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِيْ، وَ كَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ، وَ فِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ [لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ] لاَ شَرِيْكَ لَهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ - يَعْقِدُهُنَّ خَمْسًا بِأَصَابِعِهِ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ قَالَهُنَّ فِي يَوْمٍ أَوْ فِي لَيْلَةٍ أَوْ فِي شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)).

(اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جب وہ کہتا ہے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، (اکیلے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے، مجھ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میرا کوئی شریک نہیں اور جب وہ کہتا ہے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں بادشاہت بھی میری ہے اور تعریف بھی میری اور جب وہ کہتا ہے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی توفیق) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی توفیق۔'' آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''جو شخص بیماری کے دوران یہ دعائیں پڑھے پھر وہ فوت ہوئے، اسے دوزخ نہیں کھائے گی۔'' (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) نسائی کی ایک روایت میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ [لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ] لاَشَرِيْكَ لَهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی

۱۳۵۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول العبد اذا مرض۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۱۵۱، سنن ابن ماجه کتاب الادب باب فضل لا اله الا الله۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/ ۱۰۶۔

معبود نہیں۔اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی کی بادشاہت اور اس کی تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔اللہ کے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی توفیق) انگلیوں پر پانچ دفعہ یہ دعا پڑھے۔" پھر فرمایا"جو شخص یہ دعا دن میں یا رات میں یا مہینے میں پڑھے اور پھر اس دن یا اس رات یا اس ماہ فوت ہو جائے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

۱۳۵۳- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكَفَّارَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلاَ أُخْبِرُكَ بِأَمْرٍ هُوَ حَقٌّ مَنْ تَكَلَّمَ بِهِ فِي أَوَّلِ مَضْجَعِهِ مِنْ مَرَضِهِ نَجَّاهُ اللهُ مِنَ النَّارِ)) قُلْتُ: بَلَى بِأَبِيْ وَ أُمِّي ، قَالَ: ((فَاعْلَمْ أَنَّكَ إِذَا أَصْبَحْتَ لَمْ تُمْسِ وَ إِذَا أَمْسَيْتَ لَمْ تُصْبِحْ، وَ إِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ مَضْجَعِكَ مِنْ مَرَضِكَ نَجَّاكَ اللهُ مِنَ النَّارِ أَنْ تَقُولَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ وَ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلاَدِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَ جَلاَلُهُ وَ قُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ، [إِنْ] اللّٰهُمَّ أَنْتَ أَمْرَضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوْحِي فِي مَرَضِيْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوحِيْ فِي أَرْوَاحِ مَنْ

۱۳۵۳- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اے ابوہریرہ! کیا میں تمہیں ایک برحق دعا نہ بتاؤں کہ جو شخص اسے اپنی بیماری کے آغاز میں پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات دے گا۔"میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔آپ نے فرمایا"تمہیں اس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ جب صبح کا وقت ہو تو (شاید) تم شام نہ دیکھ سکو اور جب شام ہو جائے تو (شاید) تم صبح نہ دیکھ سکو اور جب تم اپنی بیماری کے آغاز میں یہ دعا پڑھ لو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ سے نجات دے گا۔ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ وَ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلاَدِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَ جَلاَلُهُ وَ قُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ، [إِنْ] اللّٰهُمَّ أَنْتَ أَمْرَضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوْحِي فِي مَرَضِيْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوحِيْ فِي أَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْكَ الْحُسْنٰى وَأَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعَذْتَ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ کرتا

۱۳۵۳- کتاب المرض والکفارات نہیں مل سکی۔

سَبَقَتْ لَهُ مِنْكَ الْحُسْنَى وَأَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعَذْتَ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنَى، فَإِنْ مُتَّ فِي مَرَضِكَ ذَلِكَ فَإِلَى رِضْوَانِ اللهِ وَ الْجَنَّةِ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ اقْتَرَفْتَ ذُنُوبًا تَابَ اللهُ عَلَيْكَ)).

ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ خود ہمیشہ زندہ ہے۔ اسے موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو بندوں کا بھی رب ہے اور شہروں کا بھی۔ ہر حال میں اللہ کی بہت زیادہ، عمدہ تعریف اور بابرکت تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، ہم اپنے رب کی اس کے جلال کی اور ہر جگہ اس کی قدرت کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اے اللہ! اگر تو نے مجھے اس لیے بیمار کیا ہے کہ تو اس مرض میں میری روح قبض کرے تو میری روح کو ان روحوں میں شامل فرمانا جن کے لیے تیری تقدیر میں اچھائی لکھی ہے اور مجھے دوزخ سے پناہ دے جس طرح تو نے اپنے ان اولیاء کو پناہ دی جن کے لیے تیری تقدیر میں اچھائی لکھی تھی۔ اگر تمہیں اس بیماری سے موت آ گئی تو تم اللہ کی رضا اور جنت کا راستہ لو گے اور اگر تم نے گناہ کیے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔" (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات میں ذکر کیا ہے)

١٣٥٤- وَخَرَّجَ الْحَاكِمُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيْدٍ وَ إِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَ قَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيْعَ ذُنُوبِهِ)).

۱۳۵۴- حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ کے متعلق فرمایا کہ "جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے ذریعے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے، اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔" (حاکم)

ثواب من سأل الله العفو و العافية

اللہ تعالیٰ سے صحت وعافیت کی دعا کرنے کا ثواب

١٣٥٥- عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

۱۳۵۵- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے

۱۳۵۴- مستدرك حاكم ۵۰۶/۱۔

عَنْهُ: أَنَّهُ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ أَوَّلَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى ، فَقَالَ: ((سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ہوئے اور رو پڑے پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال ہمارے سامنے منبر پر کھڑے ہوئے اور رو پڑے تھے۔ پھر فرمایا "اللہ تعالیٰ سے معافی اور صحت مانگو، کسی شخص کو ایمان کے بعد صحت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔" (نسائی، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۵۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلَ مِنَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۳۵۶- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جو بھی دعائیں کرتا ہے، ان میں اس دعا سے افضل کوئی دعا نہیں ہے۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگتا ہوں)۔" (اسے ابن ماجہ نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۵۷- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: غَرِيبٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۵۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اس کے نزدیک صحت سے زیادہ پسندیدہ ہو۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حاکم بھی اسے نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۵۸- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ

۱۳۵۸- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی عافیت و تندرستی کا سوال کر۔" پھر وہ دوسرے دن آیا اور اس

۱۳۵۵- عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۵۰۱ ، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۵)

۱۳۵۶- سنن ابن ماجه کتاب الدعاء باب الدعاء بالعفو والعافیة۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۵۷- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۵)، مستدرك حاكم ۱/۸۹۴ ذہبی نے کہا ہے (اس کی سند میں) الملیکی ضعیف ہے۔

۱۳۵۸- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۵)

الثَّانِيْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ : مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ يَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيْتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ نے اسے اسی طرح فرمایا- پھر وہ تیسرے دن آپ کے پاس آیا اور اس نے اسی طرح پوچھا- آپ نے فرمایا "جب تمہیں دنیا میں تندرستی مل گئی اور آخرت میں عافیت مل گئی تو تم کامیاب ہو گئے-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

ثَوَابُ الدُّعَاءِ

دعا کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ [بقره : ١٨٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں (تو ان سے کہو) میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والا جب بھی مجھ سے دعا کرے میں اسے قبول کرتا ہوں-"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ [اعراف : ٥٥]

اور فرمایا "اپنے رب سے گریہ زاری کے ساتھ اور خفیہ طور پر دعا کرو وہ حد سے بڑھنے والوں کو قطعاً پسند نہیں کرتا-"

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر : ٦٠]

اور فرمایا "تمہارے رب نے فرمایا ہے تم مجھ سے دعا کرو میں قبولیت سے نوازوں گا-"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ﴾. [نحل : ٧٦]

اور فرمایا "بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے-"

١٣٥٩- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِيْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۳۵۹- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے میرے متعلق گمان کے مطابق ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں-" (بخاری مسلم)

١٣٦٠- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

۱۳۶۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

۱۳۵۹- صحیح بخاری کتاب التوحید باب(۵) (صحیح مسلم) کتاب الذکر والدعاء باب فضل الذکر والدعاء۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ : يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَ رَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَ لاَ أُبَالِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي حَدِيْثٍ يَأْتِي وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا تیری جو بھی حالت ہو گی میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔" (اسے ترمذی نے بعد میں آنے والی حدیث میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۶۱- وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لاَ تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۶۱- انہی (حضرت انس بن مالک) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا سے ہاتھ نہ کھینچو کیونکہ دعا کے ہوتے ہوئے کوئی شخص برباد نہیں ہو سکتا۔" (اسے ابن حبان اور حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۶۲- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا] قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَ يُدِرُّ لَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ تَدْعُوْنَ اللّٰهَ فِي لَيْلِكُمْ وَ نَهَارِكُمْ فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلاَحُ الْمُؤْمِنِ)).

۱۳۶۲- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔" (ابویعلی)

۱۳۶۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّعَاءُ سِلاَحُ الْمُؤْمِنِ وَ عِمَادُ الدِّيْنِ وَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَ الأَرْضِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۶۳- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۶۰- سنن ترمذی كتاب الدعوات باب فضل التوبة والاستغفار۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث اس سند کے علاوہ کسی اور سند سے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۳۶۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱٦/۲ مستدرك حاكم ٤٩٤/١ ذہبی نے کہا ہے مجھے تلاش بسیار کے باوجود اس کی سند کے ایک راوی عمر کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

۱۳۶۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۴۷ میں کہا کہ اسے ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی محمد بن ابی حمید ضعیف ہے۔ ابویعلی کے مطبوعہ حصہ میں نہیں ملی۔

۱۳۶۳- مستدرك حاكم ٤٩٢/١ میں یہ حدیث حضرت علی سے مروی ہے۔ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳٦٤- [وَعَنْهُ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: غَرِيْبٌ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحُ الإسْنَادِ.

۱۳۶۴- انہی (حضرت ابوہریرہ) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں لگتا-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے- ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳٦٥- [وَعَنْهُ] أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإسْنَادِ.

۱۳۶۵- انہی (حضرت ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس کی خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوش حالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے-" (اسے ترمذی اور حاکم نے ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳٦٦- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ [غافر: ٦٠] رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهْ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۳۶۶- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دعا عین عبادت ہے- پھر آپ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ "تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا- جو لوگ میری عبادت سے اعراض کرتے ہیں وہ جہنم میں داخل ہوں گے-" (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نیز اس نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

۱۳۶۴- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء- سنن ابن ماجه کتاب الدعاء باب فضل الدعاء- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱٥/۲- مستدرك حاكم ٤٩٠/۱- حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے- ذہبی نے اس کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۳۶۵- سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجاب- ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے- مستدرك حاكم ٥٤٤/۱ ذہبی نے صحت حدیث پر اتفاق کیا ہے-

۱۳۶۶- سنن ترمذی کتاب الدعاء- سنن ترمذی کتاب التفسیر باب ؛ من سورة المومن- سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۳۰/۹ ' سنن ابن ماجه کتاب الدعاء باب فضل الدعاء' صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۲٤/۲-

۱۳۶۷- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ)).

۱۳۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا عبادت کا مغز ہے۔" (ترمذی)

۱۳۶۸- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُذْنِبُهُ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۶۸- حضرت ثوبانؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو واپس نہیں لوٹا سکتی۔ عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی۔ آدمی کو گناہ کا مرتکب ہونے پر رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔" (ابن حبان حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۶۹- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَ الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَ إِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَلْقَاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

قَوْلُهُ: ((يَعْتَلِجَانِ)) أي يتدافعان.

۱۳۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدشہ تقدیر سے نہیں بچا سکتا۔ دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی مصیبت (کے دور ہونے میں) فائدہ پہنچاتی ہے۔ مصیبت نازل ہوتی ہے اور دعا اس کا سامنا کرتی ہے اور وہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے کا مقابلہ کرتی رہتی ہیں۔" (بزار، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۰- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۷۰- حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو واپس نہیں کرتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۷۱- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

۱۳۷۱- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ نے بیان کیا

۱۳۶۷- سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء فی فضل الدعاء۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۶۸- صحیح ابن حبان (موارد الظمان) ص۲٦٨' مستدرك حاكم ٤٩٣/١ ذہبی نے صحت حدیث پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۶۹- مسند بزار (کشف الاستار) ٣٧/٤' مستدرك حاكم ٤٢٩/١ ذہبی نے کہا ہے کہ اس کی سند کے ایک راوی زکریا کے ضعیف ہونے پر سب محدثین متفق ہیں۔

۱۳۷۰- سنن ترمذی کتاب القدر باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء۔

اللہ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰكَذَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ حَمَّادٌ لَيْسَ بِالْحَافِظِ. وَ رَوَى أَبُونُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور سب سے افضل عبادت (تنگی سے) کشادگی کا انتظار ہے۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حماد بن واقد نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور وہ یاد رکھنے والا نہیں ہے) ابونعیم نے اس حدیث کو اسرائیل عَنْ اسْرَائِيْلَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کے زیادہ صحیح ہونے کا احتمال ہے۔

۱۳۷۲- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَاسُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ)) وَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: [حَدِيثٌ] غَرِيبٌ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۷۲- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کا دروازہ کھل گیا۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگی گئی جو اس کے ہاں صحت و عافیت سے زیادہ پسندیدہ ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا دعا نازل شدہ مصیبت (کے دور ہونے) میں بھی فائدہ دیتی ہے اور اس مصیبت میں بھی جو نازل نہ ہوئی ہو۔ اے اللہ کے بندو! تم دعا ضرور کیا کرو۔" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے' حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۳- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ)) رَوَاهُ

۱۳۷۳- حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ بہت زیادہ شرم و حیاوالا اور سخی ہے۔ جب کوئی آدمی اس کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے اسے شرم

۱۳۷۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی انتظار الفرج۔ ابونعیم کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۳۷۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۲) مستدرك حاكم ۱/۴۹۸ ذہبی نے کہا ہے اس کی سند میں الملیکی راوی ضعیف ہے۔

۱۳۷۳- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۰۵) سنن ابن ماجه كتاب الدعاء باب من رفع اليدين فى الدعاء۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۲۰' مستدرك حاكم ۱/۴۹۷ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: ((الصِّفْرُ)) بكسر الصاد هو الفارغ.

آتی ہے کہ وہ انہیں خالی اور ناکام واپس کرے۔" (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۳۷۴– وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((إِنَّ اللّٰهَ رَحِيمٌ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا))** رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۷۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ مہربان ہے، سخی ہے، وہ اس بات سے شرم محسوس کرتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور وہ ان میں بھلائی نہ ڈالے۔" (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۵– وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالَى [عَزَّوَجَلَّ] فِي مَسْأَلَةٍ إِلَّا [أَعْطَاهَا] إِيَّاهُ إِمَّا أَنْ [يُعَجِّلَهَا] لَهُ وَ إِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا))** رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۷۵- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان کوئی چیز مانگتے ہوئے اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کرتا ہے۔ یا تو اللہ تعالیٰ اسے یہ چیز جلدی عنایت کر دیتا ہے یا اسے اس کے لیے ذخیرۂ (آخرت) بنا دیتا ہے۔" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۷۶– وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((مَاعَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ))** فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَنْ نُكْثِرُ [قَالَ]: **((اللّٰهُ أَكْثَرُ))** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۳۷۶- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روئے زمین کا کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کرتا ہے یا اس جیسی تکلیف اس سے دور کر دیتا ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔" لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ بہت زیادہ (قبول کرتا) ہے۔" (اسے

۱۳۷۴- مستدرك حاكم ۴۹۸/۱ ذہبی نے کہا ہے عامر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۱۳۷۵- مسند احمد ۴۴۷/۲۔

۱۳۷۶- سنن ترمذی كتاب الدعوات باب (۱۱۶) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ مستدرك حاكم ۴۹۷/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اسکی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

صَحِيْحٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، قَالَ الْجراحي: يَعْنِي اللهُ أَكْثَرُ إِجَابَةً.

ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۳۷۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَ لاَ قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلاَّ أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاَثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا فِي الآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا)) قَالُوا: إِذَنْ نُكْثِرُ قَالَ: ((اللهُ أَكْثَرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ وَ أَبُو يَعْلَى بِأَسَانِيْدَ صِحَاحٍ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۷۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان کوئی بھی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے یا تو اس کی دعا کو جلدی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔" صحابہ نے عرض کیا پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (قبول کرتا) ہے۔" (اسے احمد، بزار اور ابو یعلی نے صحیح سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۸- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: [حديث حَسَنٌ صَحِيْحٌ ثَابِتٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۷۸- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص تنگ دست ہو جائے اور وہ اسے لوگوں سے (مانگ کر) اسے ختم کرنے کی کوشش کرے اس کی غربت ختم نہیں ہو گی اور جو شخص تنگ دست ہو کر اسے اللہ تعالیٰ سے (مانگ کر) ختم کرنا چاہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلدی یا دیر سے رزق کے ساتھ مالا مال کر دے۔" (ابو داود، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح اور ثابت شدہ ہے، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۹- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ

۱۳۷۹- حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

۱۳۷۷- مسند احمد ۳ ۱۸ مسند بزار (کشف الاستار) ۳۱٤٤ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱٤۸) میں کہا ہے ابو یعلی نے اسی طرح کی روایت ذکر کی ہے اور اس کے راوی علی بن علی الرفاعی کے علاوہ صحیح بخاری والے ہیں اور وہ ثقہ راوی ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی

۱۳۷۸- سنن ابوداؤد کتاب الزکاۃ باب فی الاستعفاف۔ سنن ترمذی کتاب الزھد باب ماجاء فی الھم فی الدنیا وحبھا۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ مستدرك حاکم ۱/۵٤۳۔

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِيْ أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ أَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّيْ فَتَضُرُّونِي وَ لَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ [وَاحِدٍ] مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ

نے اللہ رب العزت کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے لیے حرام قرار دے رکھا ہے اور تمہارے ہاں بھی حرام قرار دیا ہے- لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو- اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک اس کے علاوہ جسے میں ہدایت دوں گم راہ ہے، لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا- اے میرے بندو! تم میں ہر ایک بھوکا ہے ماسوا اس کے جسے میں کھلا دوں- لہٰذا مجھ سے کھانے کے لیے مانگو، میں تمہیں کھلا دوں گا- اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے ماسوا اس کے جسے میں لباس پہنا دوں لہٰذا مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس دوں گا- اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو، میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں- تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا- اے میرے بندو تم اس قابل نہیں ہو سکتے کہ تم مجھے کوئی تکلیف پہنچا سکو اور تم ہرگز اس قابل بھی نہیں ہو سکتے کہ مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکو- اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے آدمی (سے لے کر) تمہارے آخری آدمی (تک) اور تمام جن و انس تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار آدمی کے دل والے ہو جائیں تو یہ چیز میرے اختیار میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرے گی اور اگر تمہارے پہلے آدمی (سے لے کر) آخری آدمی (تک) اور تمام جن و انس تم میں سے ایک بدکار ترین آدمی کے دل والے ہو جائیں تو یہ چیز میرے اختیار میں کچھ بھی کمی واقع نہیں کرے گی- اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے آدمی (سے لے کر) آخری آدمی (تک) اور تمام جن و انس ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنا شروع کر

۱۳۷۹- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم-

أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ [عَزَّوَجَلَّ] وَ مَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ)) قَالَ سَعِيْدٌ : كَانَ أَبُو إِدْرِيْسَ الْخَوْلاَنِي إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

دیں اور میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی منہ مانگی چیز دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانے میں اس سے زیادہ کمی نہیں ہو سکتی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے (پانی میں کمی واقع ہوتی ہے) اے میرے بندو! یہ تمہارے اپنے اعمال ہیں، جنہیں میں تمہارے لیے محفوظ کر رہا ہوں، پھر یہ تمہیں پورے پورے ادا کر دوں گا- جس نے اچھائی پالی وہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور جسے کچھ اور ملے وہ اپنی ذات کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے-" سعیدؒ نے کہا ہے کہ ابو ادریس خولانیؒ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے-(مسلم)

ثواب من دعا بهذا الدعاء

بعض مخصوص دعاؤں کا ثواب

۱۳۸۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ [أَبِي] وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ﴿لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ اسْتَجَابَ لَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۸۰- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی ﴿لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ اس کے ذریعے کوئی مسلمان جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول کرتا ہے-" (ترمذی، نسائی، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۸۱- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ

۱۳۸۱- حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

۱۳۸۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۳) عمل اليوم والليلة (نسائی) ص۴۱٦ ، مستدرک حاکم ۵۰۵/۱ ، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، فَقَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ اللهَ بِالاسْمِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ.

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، (اے اللہ میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس کی نہ اولاد ہے، نہ والدین اور اس کا کوئی ہم سر نہیں اور فرمایا: "تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے نام کے ذریعے سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے مانگا جائے تو وہ عنایت کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔" (ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۳۸۲- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ دَعَا بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۸۲- حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز دیتا ہے۔ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۸۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً وَهُوَ يَقُولُ : ((يَا ذَا الْجَلاَلِ وَ الإِكْرَامِ)) فَقَالَ: قَدْ

۱۳۸۳- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا یَا ذَا الْجَلاَلِ وَ الإِكْرَامِ تو فرمایا "تمہاری دعا قبول ہو گئی مانگو۔" (اسے ترمذی نے ذکر

۱۳۸۱- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (٦٤) (سنن ابن ماجه) کتاب الدعاء باب اسم الله الاعظم۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۵/۲، مستدرك حاکم ۵۰۴/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۸۲- معجم کبیر طبرانی ٤٦١/١٩ ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٥٧/١٠) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

۱۳۸۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (٩٤)۔

اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١٣٨٤ – وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيْ عَيَّاشٍ [الزُّرَقِيِّ] وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ [بِأَنَّ] لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((لَقَدْ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى))** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، إِلَّا أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ زَادُوْا فِيْهِ ((**يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ**)).

۱۳۸۴- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو عیاش زرقیؓ کے پاس سے گزرے وہ نماز کے دوران پڑھ رہے تھے- **اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ [بِأَنَّ] لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ** (اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے مانگ رہا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں- اے مجسمۂ شفقت! اے پیکر احسان! اے آسمان وزمین کو اچھوتے انداز میں بنانے والے اور جلال واکرام کے مالک!) تو آپؐ نے فرمایا "اللہ کی قسم اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی ہے، جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے مانگا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے-" (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے) آخری چار محدثین نے ان الفاظ کا اضافہ کیا **((يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ))**.

ثَوَابُ مَنْ دَعَا لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

کسی مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کا ثواب

١٣٨٥ – عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: **((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ**

۱۳۸۵- حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا "جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے تجھے بھی ایسے

۱۳۸۴- مسند احمد ۳/۲۶۵ سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب الدعاء سنن نسائی کتاب السهو باب الدعاء بعد الذکر ـ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۲۶ مستدرك حاکم ۱/۵۰۳ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

۱۳۸۵- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب-

الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ: وَلَكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَادَعَا لأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ:الْمَلَكُ بِهِ [آمين] وَلَكَ بِمِثْلٍ)).

ہی نصیب ہو۔" (مسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے "مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے' اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب بھی وہ اس کے لیے نیک دعا کرتا ہے، فرشتہ کہتا ہے آمین۔ تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو۔"

١٣٨٦ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلاَثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لاَ شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۸۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین دعائیں بلاشک و شبہ مقبول ہیں، والد کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔" (ابوداؤد، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١٣٨٧ -وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:((إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ ابْنِ أَنْعم وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: غَرِيبٌ.

۱۳۸۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دعاؤں میں سے سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو کسی شخص کے لیے اس کی غیر موجودگی میں کی جائے۔" (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

ثواب من سأل [الله تعالى] الجنة أو استعاذ به من النار

اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنْهُم مَّنْ يَّقُولُ رَبَّنَا ءَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ أُولَئِكَ لَهُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور کچھ ایسے ہیں جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت کثیر بخش

۱۳۸۶- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء بظهر الغيب۔ سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی دعوۃ الوالدین۔

۱۳۸۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء بظهر الغيب۔ سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی دعوۃ الاخ لاخیه بظهر الغيب۔

نَصِيْبٌ مِمَّا كَسَبُوْا وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾. [البقره : ۲۰۱-۲۰۳]

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھنا- یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے کاموں کا حصہ (یعنی ثواب) تیار ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے-"

۱۳۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلاَّ قَالَتِ النَّارُ يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فُلاَنًا اسْتَجَارَ مِنِّي فَأَجِرْهُ وَلاَسَأَلَ عَبْدٌ الْجَنَّةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلاَّ قَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فُلاَنًا سَأَلَنِيْ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيْحَيْنِ. [وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ] .

۱۳۸۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی بندہ دوزخ سے سات دفعہ پناہ مانگتا ہے دوزخ کہتا ہے اے میرے رب! تیرے اس بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے، لہٰذا اسے پناہ دے اور جب کوئی بندہ سات دفعہ جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے میرے رب! تیرے اس بندے نے مجھے مانگا ہے لہٰذا اسے جنت میں داخل کر-" (اسے ابویعلی نے صحیحین کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ ذکر کیا ہے' حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۸۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۸۹- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین دفعہ جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین دفعہ پناہ مانگتا ہے' دوزخ کہتا ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے بچا-" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

ثواب الاستغفار

استغفار کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ [سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى]: ﴿وَالَّذِيْنَ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: اور (متقی) وہ ہیں کہ جب

۱۳۸۸- مستدرك حاكم ۴۹۵/۱ ، مسند ابویعلی میں یہ حدیث نہیں مل سکی- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۷۱/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس سند میں یونس بن خباب راوی ضعیف ہے-

۱۳۸۹- سنن ترمذی کتاب صفة الجنة باب ماجاء فی صفة انهار الجنة۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۱۸۸۔ سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب صفة الجنة۔ ابن حبان (الاحسان) ۱۸۵/۲۔ مستدرك حاكم ۵۳۵/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ اللهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلَى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ﴾ [ال عمران : ۱۳۵-۱۳۶]

کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے علاوہ گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے، ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ بستے رہیں گے اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ [نساء: ٦٤]

اور فرمایا: "اور یہ لوگ جو اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے، اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے اور اللہ کا پیغمبر بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتا تو یہ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَ مَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [انفال: ۳۳]

اور فرمایا: "اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب کرتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور اللہ انہیں عذاب دے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ أَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾ [هود : ۳]

اور فرمایا: "اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تمہیں وقت مقررہ تک متاع نیک سے بہرہ مند کرے گا اور ہر صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی (کی داد) دے گا۔"

وَقَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ رَسُوْلِهِ هُوْدٍ ﷺ ﴿وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ﴾ [هود:٥٢]

ہود صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا: "اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كَانُوْا قَلِيْلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَ بِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [ذاريات : ۱۷-۱۸]

اور فرمایا: "وہ رات کے تھوڑے سے حصے میں سویا کرتے تھے اور اوقات سحر میں بخشش طلب کیا کرتے تھے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ رَسُوْلِهِ نُوحٍ [عَلَيْهِ السَّلاَمُ] ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا

نوح علیہ السلام کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا: "اور میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو، وہ بڑا

رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ [نوح : ١٠-١٢] وَ الآيَاتُ فِي [الْبَابِ] كَثِيْرَةٌ.

معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور (ان میں) تمہارے لیے نہریں بہا دے گا۔" اس بارے میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

١٣٩٠- وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِيْ وَ جَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلاَ تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلاَّ مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلاَّ مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ أَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِيْ [ثَوَابِ الدُّعَاءِ] وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلاَّ مَنْ عَافَيْتُهُ فَسَلُوْنِيْ الْمَغْفِرَةَ أَغْفِرْ لَكُمْ وَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ [وَاسْتَغْفَرَنِيْ] بِقُدْرَتِيْ غَفَرْتُ لَهُ)) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

١٣٩٠- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو کچھ اللہ عزوجل کے حوالے سے بیان کیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور تمہارے مابین بھی اسے حرام قرار دیا ہے، لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو تم میں ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں ہدایت دوں، گم راہ ہے لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں کھلاتا ہوں بھوکا ہے، لہٰذا مجھ سے کھانے کے لیے طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں پہناؤں برہنہ ہے، لہٰذا مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں۔ تم مجھ سے گناہوں کی معافی مانگو، میں تمہارے گناہ معاف کر دوں گا۔" (اسے مسلم نے ذکر کیا ہے) اور یہ دعا کے ثواب کے عنوان کے ذیل میں پہلے مکمل بیان ہو چکی ہے۔ ابن ماجہ نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم میں ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں بچا لوں گناہ گار ہے، تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخشوں گا اور تم میں سے جسے اس بات پر یقین ہے کہ

١٣٩٠- سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب ذكر التوبة۔

میں بخشش پر قادر ہوں اور وہ میری قدرت کے حوالے سے مجھ سے بخشش کی دعا کرتا ہے، میں اسے بخش دیتا ہوں۔" اس کے بعد اس نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۳۹۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ صُقِلَتْ فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى تَعْلُفَ قَلْبَهُ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۳۹۱- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نشان لگ جاتا ہے 'اگر وہ اسے چھوڑ دے اور بخشش کی دعا کرے تو وہ پالش ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو اس (نشان) میں اضافہ ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ (نشان) اس کے دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ جس "ران" کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اس سے یہی مراد ہے ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۳۹۲- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلْقُلُوبِ صَدَأً كَصَدَإِ النُّحَاسِ وَ جِلاؤُهَا الاِسْتِغْفَارُ)).

۱۳۹۲- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پیتل کی طرح دلوں کا بھی ایک زنگ ہے اور ان کی پالش استغفار ہے۔" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

۱۳۹۳- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلاَ أُبَالِيْ يَا ابْنَ آدَمَ

۱۳۹۳- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے امید رکھے گا اور دعا کرے گا، جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ

۱۳۹۱- سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة المطففین۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۳۱۷۔ سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب ذکر الذنوب۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۴۱/۲۔ مستدرک حاکم ۵۱۷/۲ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۹۲- شعب الایمان (بیهقی) میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں الولید بن سلمہ الطبرانی راوی کذاب ہے۔

لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَ لَا أُبَالِي يَابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ: ((قُرَابُ الْأَرْضِ)) بضم القاف هو ما يقرب من ملئها ((وَالْعَنَانُ)) بفتح العين هو الحساب.

آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے میں تجھے معاف کر دوں گا' مجھے کوئی پروا نہیں- اے ابن آدم! اگر تو زمین کو بھرنے کے برابر بھی گناہ لے کر آئے اور مجھے اس حالت میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو، میں اسے بھرنے کے برابر تیرے پاس بخشش لے کر آؤں گا-" (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۹۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ إِبْلِيْسُ: وَعِزَّتِكَ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۳۹۴- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ابلیس نے کہا (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی گمراہ کرتا رہوں گا- اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے، جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا-" (اسے احمد اور حاکم نے ذکر کیا ہے- حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۹۵- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَ لَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۹۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور معافی مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے گا-" (مسلم)

۱۳۹۶- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۳۹۶- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص پابندی کے ساتھ

۱۳۹۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی التوبة والاستغفار-

۱۳۹۴- مسند احمد ۲۹/۳، مستدرک حاکم ۵۱۱/۱ میں یہ حدیث ابن مسعود سے مروی ہے-

۱۳۹۵- صحیح مسلم کتاب التوبة باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة-

۱۳۹۶- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستغفار- عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۳۳۰- سنن ابن ماجه کتاب الادب باب الاستغفار- مستدرک حاکم ۲۶۲/۴ ذہبی نے کہا ہے اس کی سند کا راوی الحکم مجہول ہے-

ﷺ: ((مَنْ لَزِمَ الإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ ا للّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهْ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و خیال میں بھی نہ ہو۔" (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۹۷- وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ ا للّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ ا للّٰهِ صَلَّى ا للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيْفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَبَأْسَ بِهِ.

۱۳۹۷- حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص چاہتا ہے کہ اسے اس کا اعمال نامہ خوش کرے اسے زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔" (اسے بیہقی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے)

۱۳۹۸- وَعَنْ عَبْدِ ا للّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ ا للّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (([طُوبَى] لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيْفَتِهِ [اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا])) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍصَحِيْحٍ.

۱۳۹۸- حضرت عبداللہ بن بسرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اس شخص کو خوش خبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار کثرت کے ساتھ دیکھے گا۔" (اسے ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔)

۱۳۹۹- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ ا للّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ ا للّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ ا للّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ صَدَّقْتُهُ، وَ حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرٍ وَ صَدَقَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ [ا للّٰهُ عَنْهُ] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ ا للّٰهِ صَلَّى ا للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۹- حضرت علیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مشیت کے مطابق اس سے فائدہ پہنچاتا اور جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھے حدیث بتاتا تو میں اس سے حلف لیتا، جب وہ حلف اٹھاتا تو اس کی تصدیق کرتا۔ مجھے ابو بکرؓ نے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے سچ کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے "جب آدمی کوئی گناہ کرے، پھر

۱۳۹۷- بیہقی کی المدخل، الاداب اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ معجم اوسط طبرانی ۱/٤٦٥ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۰۸) میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۹۸- سنن ابن ماجه كتاب الادب باب الاستغفار۔

۱۳۹۹- سنن ابو داؤد كتاب الصلاة باب في الاستغفار۔ سنن ترمذى كتاب الصلاة باب ماجاء فى الصلاة عند التوبة عمل اليوم والليلة (نسائى) ص۳۱٦۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فى ان الصلاة كفارة۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۰۔

يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ إِلاَّ غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَافَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ﴾ الآيَةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ.

اچھی طرح وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف کر دیتا ہے-" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿ وَالَّذِيْنَ إِذَافَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ﴾ (آل عمران: ۱۳۵) (ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے-)

۱٤۰۰- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَا ذُنُوبَاهُ وَا ذُنُوبَاهُ! فَقَالَ هَذَا الْقَوْلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قُلْ: اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَ رَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي)) فَقَالَهَا، ثُمَّ قَالَ: ((عُدْ)) فَعَادَ [ثُمَّ قَالَ: ((عُدْ)) فَعَادَ] ثُمَّ قَالَ: ((قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: رُوَاتُهُ مَدَنِيُّونَ لاَيُعْرَفُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ بِجَرْحٍ.

۱۴۰۰- محمد بن عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ نے اپنے باپ سے' انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے- انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا ہائے گناہ! ہائے گناہ! اس نے دو یا تین دفعہ اس طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم پڑھو اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَ رَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي (اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میری کارروائی سے بہت زیادہ وسیع ہے) اس نے یہ دعا پڑھی تو آپ نے فرمایا "دوبارہ کہہ" اس نے دوبارہ کہا- پھر آپ نے فرمایا "دوبارہ کہہ" اس نے اسے دوہرایا، پھر آپ نے فرمایا "چلا جا، اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے-" (اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے راوی مدنی ہیں اور ان میں سے کسی کے بارے میں جرح معلوم نہیں ہوئی)

۱٤۰۱- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ

۱۴۰۱- حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ آپ نے فرمایا "استغفار کر-" ہم نے استغفار کیا- آپ نے فرمایا "اسے ستر دفعہ

۱۴۰۰- مستدرك حاكم ٥٤٣/١ ـ ذہبی نے کہا ہے کہ اس کے راویوں پر جرح نہیں ہوئی-

۱۴۰۱- یہ حدیث نہیں مل سکی-

ﷺ : ((فِيْ مَسِيْرِهٖ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا فَاسْتَغْفَرْنَا فَقَالَ أَتِمُّوْهَا سَبْعِيْنَ يَعْنِيْ فَأَتْمَمْنَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ وَ لَا أَمَةٍ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ وَ قَدْ خَابَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ عَمِلَ فِيْ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ أَكْثَرَمِنْ سَبْعِمِائَةِ ذَنْبٍ)).

مکمل کرو۔" ہم نے اسے مکمل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو مرد یا عورت اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر دفعہ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ مرد و عورت ناکام ہو گئے، جنہوں نے ایک دن یا رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کئے۔" (ابن ابی الدنیا' بیہقی)

۱۴۰۲- وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَ إِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ:غَرِيْبٌ .

۱۴۰۲- حضرت بلال بن یسار بن زید نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے اپنے دادا کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص کہتا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ (میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم ہے اور میں اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں) اس کو معاف کر دیا جاتا ہے، خواہ وہ جنگ سے بھاگ گیا ہو۔" (ابوداؤد، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

ثواب الصلاة على أشرف الخلق محمد صلى الله عليه وسلم

اشرف المخلوقات حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾. [احزاب:٥٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔"

۱۴۰۳- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۴۰۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے ایک

۱۴۰۲- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستغفار۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات' باب فی دعاء الضعیف۔

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

دفعہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔" (مسلم)

۱۴۰۴- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَتْبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ نَخْلًا ، فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ، حَتَّى خِفْتُ أَوْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ اللهُ قَدْ تَوَفَّاهُ، أَوْ قَبَضَهُ. قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِي: أَلاَ يَسُرُّكَ أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ ، وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَ لَفْظُ أَبِي يَعْلَى: قَالَ: كَانَ لاَ يُفَارِقُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنَّا خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ لِمَا يَنُوبُهُ مِنْ حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ [وَالنَّهَارِ] قَالَ: فَجِئْتُهُ وَ قَدْ خَرَجَ فَأَتْبَعْتُهُ، فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِ [الأَشْرَافِ]، فَصَلَّى فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ، قُلْتُ: قَبَضَ اللهُ رُوْحَهُ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَدَعَانِي فَقَالَ: ((مَالَكَ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَطَلْتَ السُّجُوْدَ، قُلْتُ: قَبَضَ اللهُ رُوْحَ رَسُوْلِهِ لاَ أَرَاهُ أَبَدًا، قَالَ:

۱۴۰۴- حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ آپ ایک باغ میں چلے گئے اور (وہاں) سجدہ کیا' تادیر سجدے میں پڑے رہے، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح نہ قبض کر لی ہو- وہ کہتے ہیں میں دیکھنے کے لیے آیا تو آپ نے سر اٹھا کر کہا "اے عبدالرحمٰن! تمہیں کیا ہوا-" وہ کہتے ہیں میں نے اپنا اندیشہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا "جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے کہ کیا تجھے پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے تجھ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جس نے تجھے سلام کہا میں اسے سلام کہوں گا-" (احمد' ابویعلی' حاکم- نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے) ابویعلی کے الفاظ یہ ہیں کہ انہوں نے کہا دن رات کاموں کی بھرمار کی وجہ سے ہم میں سے چار یا پانچ آدمی رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوتے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو آپ باہر تشریف لے گئے میں آپ کے پیچھے چلا گیا- وہ سرداروں کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہو گئے- پھر نماز پڑھی اور سجدے میں چلے گئے اور سجدہ لمبا کر دیا- میں نے کہا اللہ نے آپ کی روح قبض کر لی ہے- وہ کہتے ہیں پھر آپ نے سر اٹھا کر مجھے بلایا اور فرمایا "تمہیں کیا ہو گیا ہے؟" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سجدہ (اس قدر) لمبا کر دیا تھا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح قبض کر لی ہے، میں ان کی زیارت سے محروم ہو جاؤں گا- آپ

۱۴۰۳- صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۴۰۴- مسند احمد ۱/۱۹۱ ، مسند ابویعلی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ہیثمی نے کہا ہے عبیدالربذہ ضعیف ہے۔ مستدرک حاکم ۱/۲۲۲۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

((سَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّي فِيمَا أَبْلَانِي فِي أُمَّتِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً مِنْ أُمَّتِي كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، [وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ])).

نے فرمایا "میں نے اپنے رب کے سامنے سجدۂ شکر کیا ہے، کیونکہ اس نے مجھے بتایا ہے کہ میری امت کا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا۔"

١٤٠٥- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۴۰۵- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ ختم کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔" (احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٤٠٦- وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَ رَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ كَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْه عَشْرَ سَيِّئَاتٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ .

۱۴۰۶- حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سے جو شخص خلوص دل کے ساتھ ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا۔" (نسائی، بزار، طبرانی)

١٤٠٧- وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِهِ الْبِشْرُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَصْبَحْتَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِكَ الْبِشْرُ قَالَ: ((أَجَلْ أَتَانِي آتٍ

۱۴۰۷- حضرت ابوطلحہ انصاریؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بڑے خوش تھے۔ آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج آپ بہت خوش ہیں، آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں ہے۔ آپ نے فرمایا "ہاں میرے پاس میرے رب عزوجل کی طرف سے آنے والا آیا اور اس نے کہا

۱۴۰۵- مسند احمد ۱۰۲/۳، عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۲۹۶، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۰/۲ مستدرك حاکم ۵۵۰/۱ ،ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۴۰۶- عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص۱۶۷ ، مسند بزار (کشف الاستار) ٤٦/٤ ، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۲/۱۰) میں کہا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں،معجم کبیر طبرانی ۱۹۶/۲۲۔

مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ رَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَ لَفْظُهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ تَبْرُقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْتُكَ أَطْيَبَ نَفْسًا وَ لَا أَظْهَرَ بِشْرًا مِنْ يَوْمِكَ هٰذَا ؟ قَالَ: ((وَ مَا لِيَ لَا تَطِيْبُ نَفْسِيْ وَيَظْهَرُ بِشْرِيْ وَ إِنَّمَا فَارَقَنِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّاعَةَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ [بِهَا] عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ مِثْلَ مَا قَالَ لَكَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ وَ مَا ذَاكَ الْمَلَكُ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكًا مِنْ لَدُنْ خَلَقَكَ إِلَى أَنْ يَبْعَثَكَ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا قَالَ: وَ أَنْتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ [وَسَلَّمَ]))۔

تیری امت میں سے جو شخص تجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کی دس نیکیاں لکھے گا، اس کی دس برائیاں مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور جواب میں اس جیسا اسے عطا کرے گا-"

(احمد، نسائی، ابن حبان)

طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں' انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے آج سے پہلے آپ کو اس سے زیادہ خوش نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا میرا دل خوش کیوں نہ ہو اور میرے چہرے پر خوشی نمایاں کیوں نہ ہو ابھی ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس سے گئے ہیں انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجے بلند کر دیتا ہے اور فرشتہ اسے اسی طرح کہتا ہے جیسے اس نے کہا- میں نے کہا اے جبریل! یہ فرشتہ کون سا ہے؟ اس نے کہا جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، جو شخص آپ کی امت میں سے آپ پر درود بھیجتا ہے وہ کہتا ہے تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود و سلام-"

١٤٠٨- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

۱۴۰۸- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا

۱۴۰۷- مسند احمد ٤/٢٩۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص١٦٥، صحيح ابن حبان (الاحسان) ١٣٤/٢۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/١٦١) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ پہلی سند میں ابراہیم بن الولید الطبرانی اور دوسری میں احمد بن عمر الصیبی- دونوں کے حالات معلوم نہیں ہو سکے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔ معجم صغیر اور اوسط میں اس کا ایک ٹکڑا بیان ہوا ہے۔ مجھے یہ حدیث طبرانی میں نہیں مل سکی-

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيهَا)).

ہے۔ ایک فرشتہ مامور ہے جو اسے مجھ تک پہنچاتا ہے۔" (طبرانی)

١٤٠٩ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بَلَغَتْنِي صَلَاتُهُ وَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ كُتِبَ لَهُ سِوٰى ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۰۹- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اس کا درود مجھے پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے لیے دعا کرتا ہوں، اس کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٤١٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلاَّ رَدَّ اللهُ إِلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ.

۱۴۱۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ میری روح واپس کر دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔" (احمد، ابوداؤد)

١٤١١ - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۱۱- حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٤١٢ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِي عَنْ أُمَّتِيْ السَّلَامَ)) رَوَاهُ

۱۴۱۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے بھی ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ میری امت کی طرف سے مجھ تک سلام

۱۴۰۸- معجم کبیر طبرانی ۱۵۸/۸ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں موسیٰ بن عمیر القرشی سخت ضعیف ہے۔

۱۴۰۹- معجم اوسط طبرانی ۳۲۴/۳۔

۱۴۱۰- مسند احمد ۵۲۷/۲ سنن ابوداؤد کتاب المناسك باب زيارة القبور۔

۱۴۱۱- معجم کبیر طبرانی ۸۳/۳ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں حمید بن ابی زینب غیر معروف راوی ہے۔

۱۴۱۲- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۶۷، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۴/۲۔

النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

پہنچاتے ہیں۔" (نسائی، ابن حبان)

۱۴۱۳- وَخرجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِيْ بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَبِيْهِ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ)).

۱۴۱۳- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، اسے پوری مخلوقات کے کان دے رکھے ہیں۔ قیامت تک جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا، وہ مجھے اس کے نام اور ولدیت سمیت درود پہنچائے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔" (بزار)

۱۴۱۴- وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيْهِ النَّفْخَةُ وَ فِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَ قَدْ أَرَمْتَ يَعْنِيْ بَلِيْتَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ. قَوْلُهُ: ((أَرَمْتَ)) هو بفتح الهمزة و الراء جميعًا و إسكان الميم و روى بضم الهمزة و كسر الراء و الأول أكثر.

۱۴۱۴- حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ تمہارے افضل دنوں میں سے ہے۔ اس میں آدم پیدا ہوا اور اس دن کرنا کی پھونک ہو گی اور اسی دن بے ہوشی۔ اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو، تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔" صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ کے سامنے درود کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا "اللہ عزوجل نے زمین کے لیے انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان)

۱۴۱۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَ إِنَّ

۱۴۱۵- حضرت ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ (یوم) مشہود کا ہے، اس دن فرشتے آتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس

۱۴۱۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۴/۴۷۔

۱۴۱۴- سنن ابو داؤد کتاب الصلاة باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب فی فضل الجمعة، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۳۲۔

أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلاَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا)) قَالَ : قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

کے فارغ ہونے تک میرے سامنے اس کا درود پیش کیا جاتا ہے۔" وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اور موت کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔" (اسے ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٤١٦- وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۱۶- حضرت مکحولؒ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ کے روز مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، ہر جمعہ کے روز میری امت کے درود میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، جس کے درود مجھ پر زیادہ ہوں گے، وہ مجھ سے زیادہ نزدیک ہو گا۔" (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٤١٧- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً- رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ هُوَ مَوْقُوفٌ.

۱۴۱۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا قول ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ موقوف حدیث ہے)

١٤١٨-وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَ

۱۴۱۸- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک سو رحمت نازل کرتا ہے اور جو مجھ پر ایک سو دفعہ درود بھیجتا ہے،

۱۴۱۵- سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ذکر وفاته ودفنه صلی الله علیه وسلم۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے، لیکن یہ دو جگہ سے منقطع ہے۔

۱۴۱۶- شعب الایمان بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۴۱۷- مسند احمد ۲۱۷۲۔

۱۴۱۸- معجم اوسط طبرانی ۳۲٤/۳ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۳/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ابراہیم بن سالم بن شیبہ الہجیمی کا مجھے علم نہیں ہو سکا۔ باقی سب راوی ثقہ ہیں۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً [مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَةً] مِنَ النَّارِ وَ أَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ)).

اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر نفاق اور دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے اور اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رہائش دے گا۔" (طبرانی)

۱۴۱۹- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ وَ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَه وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

۱۴۱۹- حضرت عامر بن ربیعہؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا، جب تک کوئی شخص درود بھیجتا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، خواہ وہ کم درود بھیجے یا زیادہ۔" (اسے احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے)

۱۴۲۰- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۲۰- حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن میری قربت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہو گا جس نے مجھ پر زیادہ درود بھیجا ہو گا۔" (ترمذی، ابن حبان)

۱۴۲۱- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَجْعَلُ ثُلُثَ صَلَاتِيْ عَلَيْكَ، قَالَ: ((نَعَمْ إِنْ شِئْتَ)) قَالَ: الثُّلُثَيْنِ، قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَصَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذًا يَكْفِيْكَ اللهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۲۱- محمد بن یحییٰ بن حبان نے اپنے باپ سے، انہوں نے اس کے دادا (حبان) سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی دعا کا ایک تہائی آپ کے لیے رکھوں؟ آپ نے فرمایا "ہاں اگر تو (رکھنا) چاہے (تو رکھ لے)۔" اس نے کہا دو تہائی؟ آپ نے فرمایا "ہاں۔" اس نے کہا اپنی پوری دعا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تب اللہ تعالیٰ تیری دنیوی اور اخروی ضرورت کو خود ہی پورا کر دے گا۔" (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۴۱۹- مسند احمد ۴۵۵/۳۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ عاصم بن عبیداللہ کو بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے۔

۱۴۲۰- سنن ترمذی كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء فى فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۳/۲۔

۱۴۲۱- معجم كبير طبرانى ۴۲/۴، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۰/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۴۲۲- وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ رُبْعُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ)) قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ: إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ: ((مَاشِئْتَ)) قُلْتُ: الرُّبْعَ؟ قَالَ: ((مَاشِئْتَ وَ إِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)) قُلْتُ: النِّصْفَ قَالَ: ((مَاشِئْتَ وَ إِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)) قَالَ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: ((إِذًا تُكْفَى هَمُّكَ وَ يُغْفَرَ لَكَ ذَنْبُكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَ الْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ الدُّعَاءُ.

۱۴۲۲- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب رات کا ایک چوتھائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے "اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی۔ اس کے بعد پیچھے آنے والی (آ گئی) موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔" ابی بن کعبؓ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بہت زیادہ دعا کرتا ہوں، اس میں سے آپ پر درود کے لیے کتنا وقت رکھوں؟ آپ نے فرمایا "جتنا تو چاہے۔" میں نے کہا چوتھائی؟ آپ نے فرمایا "تیری مرضی ہے اگر تو بڑھا دے تو بہتر ہے۔" میں نے کہا آدھا؟ آپ نے فرمایا "جتنا تو چاہے، اگر تو بڑھائے تو بہتر ہے۔" انہوں نے کہا میں اپنی دعا کا پورا وقت آپ کے لیے کر دوں؟ آپ نے فرمایا "تب تو تیرا مقصد پورا ہو گیا اور تیرے گناہ بخش دیے جائیں گے۔" (احمد، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے اور اس حدیث میں صلاۃ سے مراد دعا ہے)

۱۴۲۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا زَكَاةٌ)) وَ قَالَ: ((لَا يَشْبَعُ مُؤْمِنٌ مِنْ خَيْرٍ حَتّٰى

۱۴۲۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کے پاس صدقہ نہ ہو اسے اپنی دعا میں یہ الفاظ کہنے چاہئیں اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ یہ صدقہ ہے اور فرمایا مومن نیکی کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتی کہ اس کی انتہا جنت تک ہو جاتی ہے۔" (ابن حبان)

۱۴۲۲- مسند احمد ۱۳۶/۵، سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مستدرك حاكم ۱۳/۲ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۴۲۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۰/۲۔

يَكُونُ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۲۴- وَ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَهُوَ بِمَجْمُوْعِ طُرُقِهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاللهُ أَعْلَمُ.

۱۴۲۴- حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے یہ دعا پڑھی اس کے لیے جنت لازمی ہوگئی اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اے اللہ! محمد ﷺ پر درود بھیج اور انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین جگہ دینا)-" (بزار، طبرانی، مجموعی سندوں کے لحاظ سے یہ حدیث حسن ہے' واللہ اعلم)

۱۴۲۵- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ أَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا أَلْفَ صَبَاحٍ)).

۱۴۲۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے یہ الفاظ کہے اس نے ستر لکھنے والوں کو ہزار دن مصروف کر دیا ((جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ)) ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو ان کے شایان شان صلہ دے-" (طبرانی)

۱۴۲۶- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَ مَا تَأَخَّرَ)).

۱۴۲۶- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب (اللہ کے لیے) محبت رکھنے والے دو بندے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں-" (ابو یعلی)

۱۴۲۷- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۱۴۲۷- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان

۱۴۲۴- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۵/۴' معجم کبیر طبرانی ۱۴/۵-

۱۴۲۵- معجم اوسط طبرانی ۱۸۰/۱' ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۳/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند میں ہانی بن المتوکل ضعیف راوی ہے-

۱۴۲۶- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۷۵/۱۰) میں کہا ہے اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں درستہ بن حمزہ ضعیف راوی ہے-

۱۴۲۷- سنن ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم-

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَوْقُوفًا.

ہے کہ جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے اس وقت تک دعا آسمان وزمین کے درمیان موقوف رہتی ہے' اس کا کوئی حصہ بھی اوپر نہیں چڑھتا۔(اسے ترمذی نے بطور موقوف ذکر کیا ہے)

١٤٢٨- وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ قَدْ رُوِيَ مَرْفُوعًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وَ الصَّحِيحُ الْمَوْقُوفُ].

۱۴۲۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے تک ہر دعا کو روک دیا جاتا ہے۔یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے فرمان کے طور پر بھی مروی ہے تاہم صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف (صحابی کا قول) ہے۔

❁ ❁ ❁

۱۴۲۸- معجم اوسط طبرانی ۱/۴۰۸ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۶۰) میں کہا ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

١٣- أَبْوَابُ الْبِرِّ وَ الصِّلَةِ

۱۳- حسن سلوک اور صلہ رحمی

ثَوَابُ الْوَالِدَيْنِ وَ طَاعَتِهِمَا

والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَ قَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَإِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَ لاَ تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ [بني اسرائيل:٢٣-٢٥]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرنا' اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے ہوں تک نہ کہنا' انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رہنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے- جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے-"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ وَ إِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلاَ تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [لقمان : ١٥]

اور فرمایا "ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھٹائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہے' تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ

کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِيْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ﴾ وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ.

اور فرمایا "اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی کمال قوت کے زمانے کو اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد میں بھی صلاحیت پیدا کر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں، جنتی لوگوں میں ہیں مطابق اس سچے وعدے کی جو ان سے کیا جاتا تھا۔" اس موضوع کے متعلق بہت سی آیات ہیں۔

١٤٢٩ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۴۲۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا والدین سے حسن سلوک (بخاری، مسلم)

١٤٣٠ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ

۱۴۳۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش شروع ہو گئی وہ پہاڑ کی غار

۱۴۲۹۔ صحیح بخاری کتاب التوحید باب وسمّی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ عملاً۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال۔

أَخذَهُمُ الْمطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانحطَتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوْا أَعْمَالاً عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يفرجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ وَكُنْتُ أَرْعَى فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَ إِنَّهُ نَأَتْ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَ أَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ [قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ] يَتضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَ دَأْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ يَرَوْنَ مِنْهُ السَّمَاءَ)) قُلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

میں چلے گئے- اس غار کے منہ پر پہاڑ کا ایک پتھر آ کر گرا اور اس نے ان کا راستہ بند کر دیا- انہوں نے ایک دوسرے سے کہا تم اپنے ایسے نیک عملوں پر نظر ڈالو جو تم نے (خالصتاً) اللہ عزوجل (کی رضا) کے لیے سرانجام دیئے ہیں اور ان (میں سے کسی عمل) کے واسطے سے دعا کرو شاید وہی تمہارا راستہ کھول دے- ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں جا کر دودھ دھوتا تو میں اپنے والدین سے آغاز کرتا اپنے بچوں سے پہلے انہیں (دودھ) پلاتا (ایک دفعہ) میں درختوں کی تلاش میں دور چلا گیا، جب میں آیا تو شام ہو چکی تھی میں نے دیکھا تو وہ سو چکے تھے- میں نے حسب عادت دودھ دوھا اور اسے لا کر ان کے سر کے پاس کھڑا ہو گیا- میں انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہیں کرتا تھا اور نہ یہ چاہتا تھا کہ ان سے پہلے (اپنے) بچوں کو پلاؤں- بچے میرے پاؤں میں بلک رہے تھے لیکن میں مسلسل اسی عالم میں رہا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی- اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو ہمارا کچھ راستہ کھول دے تا کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے اس قدر ان کا راستہ کھول دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا- اس کے بعد مکمل حدیث ذکر کی- (بخاری مسلم)

۱۴۳۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ

۱۴۳۱- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد کی اجازت طلب کرنے لگا آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟

۱۴۳۰- صحیح بخاری کتاب الاجارۃ باب من استاجر اجیرا فترك اجره- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب قصة اصحاب النار الثلث ـ

۱۴۳۱- صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب بر الوالدین۔

فَقَالَ: ((أَحَيٌّ وَالِدَاكَ)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اس نے کہا ہاں- آپ نے فرمایا "تو ان دونوں (کی خدمت) میں (رہ کر) جہاد کر-" (مسلم)

۱۴۳۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ هَاجَرَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ)) قَالَ: أَبَوَايَ، قَالَ: ((أَذِنَا لَكَ)) قَالَ: لاَ [قَالَ] قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَاكَ فَجَاهِدْ وَإِلاَّ فَبِرْهُمَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۴۳۲- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ اہل یمن میں سے ایک آدمی نے ہجرت کی- آپ نے اس سے کہا کیا یمن میں تمہارا کوئی (رشتہ دار) ہے؟ اس نے کہا میرے والدین ہیں- آپ نے فرمایا کیا ان دونوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ اس نے کہا نہیں- آپ نے فرمایا واپس جاؤ اور دونوں سے اجازت لو، اگر وہ تمہیں اجازت دیں تو جہاد کرنا وگرنہ دونوں کی خدمت کرنا- (ابوداؤد)

۱۴۳۳- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَ الْجِهَادِ أَبْتَغِي الأَجْرَ مِنَ اللهِ، قَالَ: ((فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ)) قَالَ: نَعَمْ، بَلْ [كِلاَهُمَا حَيٌّ] قَالَ: ((فَتَبْتَغِي الأَجْرَ مِنَ اللهِ)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَ تَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)).

۱۴۳۳- حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں آپ سے جہاد اور ہجرت کی بیعت کرنا چاہتا ہوں- میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتا ہوں- آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں- آپ نے فرمایا اپنے والدین کے پاس جا اور ان سے اچھا سلوک کر (بخاری مسلم) ابوداؤد نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے البتہ اس نے کہا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں آپ کے پاس ہجرت کی بیعت کرنے کے لیے آیا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں- آپ نے فرمایا ان کے پاس واپس چلے جاؤ اور جیسے انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنساؤ-

۱۴۳۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

۱۴۳۴- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا

۱۴۳۲- سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الرجل یغزو وابواہ کارھان۔

۱۴۳۳- صحیح بخاری کتاب الادب باب لا یجاھد الا باذن الابوین ، صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب برالوالدین ، سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الرجل یغزو وابواہ کارھان۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي الْجِهَادَ وَ لاَ أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((هَلْ بَقِيَ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ)) قَالَ:أُمِّي، قَالَ: ((فَأَبْلِ اللهَ فِي بِرِّهَا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَٰلِكَ فَأَنْتَ حَاجٌّ وَ مُعْتَمِرٌ وَ مُجَاهِدٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

میں جہاد کرنے کا خواہش مند ہوں (لیکن) میں اس کی طاقت نہیں رکھتا- آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا میری والدہ (زندہ ہے) آپ نے فرمایا "اس کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بہتر بنالو- جب تم ایسے کرلو گے تو تم حاجی بھی ہو گے، عمرہ کرنے والے بھی اور مجاہد بھی-"

(طبرانی، اس کی سند حسن ہے)

۱٤۳۵- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ [أَنَّ جَاهِمَةَ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَجِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ ؟ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهْ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ. وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ جَاهِمَةَ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَشِيرُهُ فِي الْجِهَادِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَكَ وَالِدَانِ)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((الْزَمْهُمَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا)).

۱۴۳۵- معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ حضرت جاہمہؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں نے جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے اور میں آپ سے مشورہ لینے کے لیے آیا ہوں- آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ (زندہ) ہے؟ اس نے کہا ہاں (زندہ ہے) آپ نے فرمایا "اسی کا ہو جا کیونکہ جنت اس کے پاؤں تلے ہے-" (نسائی، ابن ماجہ، حاکم- نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے) طبرانی نے بھی اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جاہمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آپ سے جہاد کے متعلق مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے والدین (زندہ) ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں- آپ نے فرمایا ان دونوں کے ہو جاؤ کیونکہ جنت ان دونوں کے قدموں تلے ہے-

۱٤۳٦- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَهْ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي

۱۴۳۶- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر

۱۴۳۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳۸/۸) میں کہا ہے کہ اسے ابویعلی (نے مسند میں) اور طبرانی نے معجم صغیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور میمون بن نجیح کے علاوہ اس کے سب راوی صحیح بخاری والے ہیں- اسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ روایت وہاں نہیں ملی-

۱۴۳۵- سنن نسائی کتاب الجهاد باب الرخصة فی التخلف لمن له والد، سنن ابن ماجه کتاب الجهاد باب فی الرجل یغزو وله ابوان-

أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ((هُمَا جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ)).

کتنا حق ہے- آپ نے فرمایا "وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی-" (اس حدیث کو ابن ماجہ نے علی بن زید عن القاسم عن ابی امامہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۴۳۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ [إِنِّي] أُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ حَيَّةٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ)).

۱۴۳۷- حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں- نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے قدموں کے ساتھ چمٹ جاؤ وہاں جنت ہے-" (طبرانی)

۱۴۳۸- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِي اِمْرَأَةً وَ إِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ**)) فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّ أُمِّي، وَ رُبَّمَا قَالَ: إِنَّ أَبِي، قُلْتُ وَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ

۱۴۳۸- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اسے طلاق دے دوں- انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہٰذا تیری مرضی ہے تو دروازے کو ضائع کر دے یا باقی رکھ لے- (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ سفیان (راوی حدیث) کبھی کہتا تھا میری والدہ اور کبھی کہتا تھا میرا والد- (اسے ابن حبان نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی ابودرداءؓ کے پاس آیا) اور اس نے کہا

۱۴۳۶- سنن ابن ماجه کتاب الادب باب بر الوالدین۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ ابن معین کہتے ہیں کہ علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامة سند کی سب روایات ضعیف ہیں۔ ساجی نے کہا ہے کہ تمام مؤرخین نے علی بن یزید کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا ہے-

۱۴۳۷- معجم کبیر طبرانی ۳۷۲/۸ ،بوصیری نے زوائد (۱۳۸/۸) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ابن اسحاق سے ذکر کیا ہے اور وہ محمد بن طلحہ سے روایت کرنے میں مدلس ہے اور محمد ابن طلحہ غیر معروف ہے۔ باقی تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں-

۱۴۳۸- سنن ابن ماجه کتاب الادب باب بر الوالدین' سنن ترمذی کتاب البروالصلة باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے،صحیح ابن حبان ۳۲٦/۱۔

قَالَ: إِنَّ رَجُلاً أَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي لَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى زَوَّجَنِي وَ إِنَّهُ الآنَ يَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، قَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِي آمُرُكَ أَنْ تَعُقَّ وَالِدَيْكَ، وَ لاَ بِالَّذِي آمُرُكَ أَنْ تُطَلِّقَ إِمْرَأَتَكَ، غَيْرَ أَنَّكَ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) فَحَافِظْ عَلَى ذَلِكَ الْبَابِ إِنْ شِئْتَ أَوْ دَعْ. قَالَ: فَأَحْسِبُ عَطَاءً قَالَ: فَطَلَّقَهَا.

کہ میرا والد میرے متعلق کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے میری شادی کر دی اور اب مجھے کہتا ہے کہ میں اسے (یعنی اپنی بیوی) کو طلاق دے دوں؟ انہوں نے کہا نہ میں تمہیں یہ کہوں گا کہ تم اپنے والدین کی نافرمانی کرو اور نہ یہ کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تاہم اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے والد جنت کے دروازوں میں سے درمیان والا (دروازہ) ہے لہٰذا چاہو تو اس دروازے کی حفاظت کرو یا پھر اسے (گر) جانے دو (ابن حبان نے کہا ہے کہ میرے خیال میں عطا نے بیان کیا ہے کہ اس نے اسے طلاق دے دی)

١٤٣٩- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رِضَا اللهِ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَ سَخَطُ اللهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ)).

۱۴۳۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کے ناراض ہونے میں ہے-" (ترمذی، ابن حبان، حاکم) حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے- طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا (اللہ کی رضا) والدین کی رضا میں ہے-

١٤٤٠- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ وَ لاَ يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلاَّ الدُّعَاءُ وَلاَ يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلاَّ الْبِرُّ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ

۱۴۴۰- حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کو کسی گناہ کے ارتکاب کی بنا پر رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے، تقدیر کو دعا ہی واپس کر سکتی ہے اور عمر میں صلہ رحمی ہی اضافہ کر سکتی ہے- (ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم) حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد

۱۴۳۹- سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی الفضل فی رضا الوالدین، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۲۸/۱ ، مستدرك حاكم ۱۵۱/٤ مذکورہ بالا فیصلے میں ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۳٦/۸ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عصمہ بن محمد راوی متروک ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ روایت نہیں ملی-

۱۴۴۰- سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب العقوبات بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱٦/۲ ، مستدرك حاكم ٤۹۳/۱ ،ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے-

وِ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحُ الإسْنَادِ.

ہے۔

١٤٤١ – وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۱- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تقدیر کو دعا کے بغیر کوئی چیز واپس نہیں کر سکتی اور عمر میں صلہ رحمی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔" (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١٤٤٢ – وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَ يُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَ هُوَ فِي الصَّحِيْحِ دُوْنَ ذِكْرِ الْبِرِّ فِيْهِ.

۱۴۴۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے (یہ بات پسند ہو کہ اس کی) عمر دراز ہو اور اس کی روزی میں اضافہ ہو وہ اپنے والدین کی خدمت کرے اور (رشتہ داروں سے) صلہ رحمی کرے۔ (احمد۔ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) یہ حدیث صحیح بخاری میں والدین کی خدمت کے ذکر کے بغیر موجود ہے۔

١٤٤٣ – وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوْبَى لَهُ زَادَ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإسْنَادِ.

۱۴۴۳- حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس شخص پر آفریں ہے جو اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے۔" (ابویعلی، طبرانی، حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

١٤٤٤ – وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عِفُّوْا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفُّ نِسَاؤُكُمْ وَ بَرُّوْا آبَاكُمْ تَبَرُّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَ مَنْ أَتَاهُ أَخَاهُ مُتَنَصِّلاً فَلْيَقْبَلْ ذٰلِكَ مُحِقًّا كَانَ

۱۴۴۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں کی عورتوں سے عفت اختیار کرو تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ اپنے والدین کی خدمت کرو تمہاری اولاد تمہاری خدمت کرے گی اور جس آدمی کے پاس اس کا (مسلمان) بھائی معذرت

۱۴۴۱- سنن ترمذی کتاب القدر باب ماجاء لایرو القدر الا الدعاء۔

۱۴۴۲- مسند احمد ۱۵٦/۳۔

۱۴۴۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳۷/۸) میں کہا ہے کہ اسے ابویعلی اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے زبان بن فائد راوی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور دیگر محدثین نے ضعیف، جب کہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔ معجم کبیر طبرانی ۱۹۸/۲۰ ، مستدرك حاكم ۱۵٤/٤۔ ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

أَوْمُبْطِلاً فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوضِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيْقِ سُوَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. قَوْلُهُ: ((مُتَنَصِّلاً)) أَيْ مُعْتَذِرًا مِنْ ذَنْبِهِ معه مقلعًا عنه.

کرتے ہوئے آئے وہ حق پر ہو یا باطل پر اسے اس کی معذرت قبول کر لینی چاہیے، اگر وہ ایسے نہیں کرتا تو وہ میرے پاس حوض پر نہیں آسکے گا۔ (اسے حاکم نے سوید بن عبدالعزیز کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٤٤٥- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۴۵- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کس کی (ناک) خاک آلود ہو جائے؟ آپ نے فرمایا جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں یا فرمایا والدین میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور وہ جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

١٤٤٦- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ اعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً فَهِيَ فِدَاهُ مِنَ النَّارِ وَ مَنْ أَدْرَكَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ ثُمَّ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيْدَ أَحَدُهَا حَسَنٌ.

۱۴۴۶- حضرت مالک بن عمرو قشیریؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص کوئی مسلمان غلام آزاد کرتا ہے، وہ دوزخ سے اس کا فدیہ ہوتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ میں سے ایک کو (بقید حیات) پالے، پھر اس کی بخشش نہ ہو اسے اللہ تعالیٰ نے (اپنی رحمت سے) دور کر دیا۔ (اسے احمد نے کئی سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے)

ثواب صلة الرحم و إن قطعت

صلہ رحمی کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْءَ الْحِسَابِ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا

ارشاد باری تعالیٰ ہے "اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا کھٹکا رکھتے ہیں' اپنے رب کی رضامندی کی طلب کی وجہ سے صبر کرتے رہتے ہیں

۱۴۴۴- مستدرك حاكم: ١٥٤/٤ ذہبی نے کہا کہ اس میں سوید راوی ضعیف ہے۔

۱۴۴۵- صحيح مسلم كتاب البر والصلة باب رغم انف من ادرك ابويه أواحدهما عند الكبر فلم يدخله الجنة۔

۱۴۴۶- مسند احمد ٣٤٤/٤۔

الصَّلَاةَ وَ أَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَائِهِمْ وَ أَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَ الْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [رعد: ۲۱-۲٤]

اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے رہتے ہیں اور برائی کو بھی نیکی سے ٹالتے رہتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہمیشہ رہنے کے لیے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ داداؤں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیک کار ہوں' ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہوتی رہے صبر کے بدلے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اس گھر کا"

قَالَ تَعَالَى: ﴿فَئَاتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾. [الروم: ۳۸]

اور فرمایا: "قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دے' یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں' ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

۱٤٤۷ - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وَهُوَ] فِي سَفَرٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ: ((لَقَدْ وُفِّقَ أَوْ هُدِيَ)) قَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ: فَأَعَادَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ

۱۴۴۷- حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ ایک بدوی سفر کے دوران رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور اس نے آپ کی اونٹنی کی باگ یا نکیل پکڑ لی- پھر عرض کرنے لگا یارسول اللہ! یا اس نے کہا اے محمد! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے نزدیک اور دوزخ سے دور کر دے؟ (ابوایوب نے) بیان کیا ہے کہ کچھ دیر نبی کریم ﷺ (خاموش) رکے رہے- پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا اسے توفیق مل گئی ہے یا (فرمایا) اسے ہدایت مل گئی ہے (اور اسے) فرمانے لگے تم نے کیسے کہا ہے؟ ابوایوب کہتے ہیں کہ اس نے اپنا سوال دہرایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی

۱۴۴۷- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب وجوب الزکاۃ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ۔

الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ)) فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أَمَرْتُهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

کرو- اونٹنی کو چھوڑ دو- ایک دوسری روایت میں ہے اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑو- جب وہ واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ اس چیز پر کاربند رہا جو میں نے اسے بتائی ہے تو یہ جنت میں داخل ہو گیا- (بخاری مسلم)

١٤٤٨- وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ خَثْعَمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ أَنْتَ الَّذِيْ تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ: ((الْإِيْمَانُ بِاللهِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ((صِلَةُ الرَّحِمِ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللهِ قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللهِ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ((قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوْفِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۴۴۸- خثعم (قبیلے) کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- آپ اپنے صحابہ کی ایک جماعت میں موجود تھے اور میں نے عرض کیا (کیا) آپ نے اللہ کے رسول ہونے کا دعوی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں- میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ تعالی کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا صلہ رحمی کرنا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ ناپسند عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا قطع رحمی کرنا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا برے کام کرنے کو کہنا اور نیک کاموں سے روکنا- (ابو یعلی- اس کی سند اچھی ہے)

١٤٤٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ

۱۴۴۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے- جو شخص اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر

۱۴۴۸- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

۱۴۴۹- صحیح بخاری کتاب الایمان باب امور الایمان، صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار والضیف-

الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

ایمان رکھتا ہے وہ (بولے تو) اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔" (بخاری مسلم)

١٤٥٠- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ أَنْ يُنسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: قوله ((يُنسَأَ)) بضم الياء و فتح النون مهموزًا معناه يؤخر له في أجله ويزاد له في عمره.

۱۴۵۰- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔" (بخاری، مسلم)

١٤٥١- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَادَ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۴۵۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر بڑھے اور رزق میں اضافہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔" (بزار، حاکم، نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٤٥٢- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَ يُوسَّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ تُدْفَعَ عَنْهُ مِيْتَةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۴۵۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق عام ہو اور اسے بری موت نہ آئے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کرتا رہے۔" (بزار اس کے راوی ثقہ ہیں)

١٤٥٣- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقُولُ:

۱۴۵۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "صدقہ اور صلہ رحمی کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمر

۱۴۵۰- صحیح بخاری کتاب الادب باب من بسط له فی الرزق بصلة الرحم، صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها۔

۱۴۵۱- مسند بزار (کشف الاستار) ٣٧٤/٢، مستدرك حاكم ١٦٠/٤، ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۴۵۲- مسند بزار (کشف الاستار) ٣٧٤/٢۔

((إِنَّ الصَّدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيْدُ اللهُ بِهَا فِي الْعُمُرِ وَ يَدْفَعُ بِهَا مِيْتَةَ السُّوءِ وَ يَدْفَعُ بِهَا الْمَكْرُوْهَ وَالْمَحْذُوْرَ)).

میں اضافہ کرتا ہے اور بری موت کو دور کر دیتا ہے اور اس کے ذریعے تکلیف دہ اور پریشان کن امور بھی ہٹاتا ہے۔" (ابو یعلی)

١٤٥٤- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَهَا: ((مَنْ أُعْطِيَ الرِّفْقَ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ يُعَمِّرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيْدَانِ فِي الْأَعْمَارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّ فِيْهِ انْقِطَاعًا.

۱۴۵۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جسے نرم مزاج عنایت ہو گیا اسے دنیا و آخرت میں سے اپنا نصیب مل گیا- صلہ رحمی، اچھی ہمسائیگی اور حسن خلق گھروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں-" (احمد- اس کی سند اچھی ہے لیکن اس میں انقطاع ہے)

١٤٥٥- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ لَيُعَمِّرُ بِالْقَوْمِ الدِّيَارَ وَ يُثْمِرُ لَهُمُ الْأَمْوَالَ وَ مَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مُنْذُ خَلَقَهُمْ بُغْضًا لَهُمْ)) قِيْلَ: وَ كَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ: ((بِصِلَتِهِمْ أَرْحَامَهُمْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ عِمْرَانُ ابْنُ مُوْسَى الرَّمْلِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ فَإِنْ كَانَ حَفِظَهُ فَهُوَ صَحِيْحٌ.

۱۴۵۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو ناپسندیدہ سمجھتے ہوئے جب سے انہیں پیدا کیا ہے (بنظر رحمت) نہیں دیکھا ہو (لیکن) وہ ان کے گھر آباد رکھتا ہے اور ان کے مال و دولت میں اضافہ کرتا رہتا ہے- عرض کیا گیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا (یہ) ان کی صلہ رحمی کی بنا پر (ہوتا ہے) (طبرانی-اس کی سند حسن ہے) حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے عمران بن موسیٰ رملی ابو خالد سے بیان کرنے میں منفرد ہے لیکن اس نے اسے یاد رکھا ہے لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے-

١٤٥٦- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رشتہ داری عرش کے ساتھ

۱۴۵۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٥١/٨) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں صالح المری راوی ضعیف ہے لیکن مجھے (یعنی محقق کو) مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

۱۴۵۴- مسند احمد ١٥٩/٦-

۱۴۵۵- معجم کبیر طبرانی ٢٨٦/١ ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٥٢/٨) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے- مستدرك حاكم ١٦١/٤- ذہبی نے کہا ہے کہ عمران بن موسیٰ الرملی اس حدیث کو ابو خالد سے بیان کرنے میں منفرد ہے، اگر اس نے اسے یاد رکھا ہے تو یہ حدیث صحیح ہے-

قَالَ: ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

لٹکی ہوئی ہے (اور) کہہ رہی ہے جو مجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گی اور جو مجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گی۔ (بخاری، مسلم)

۱۴۵۷- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَاقَطَعْتُهُ أَوْ قَالَ: بَتَتُّهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۵۷- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میں رحمان ہوں، میں نے رحم (رشتہ داری) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا اشتقاق اپنے نام سے کیا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا یا فرمایا میں اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ (ابوداؤد، ابن حبان، ترمذی- نیز ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۴۵۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي قُطِعْتُ، يَا رَبِّ إِنِّي أُسِيءَ إِلَيَّ، يَا رَبِّ إِنِّي ظُلِمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، [فَيُجِيْبُهَا أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

قوله: ((شُجْنَةٌ)) بكسر الشين [المعجمة] وضمها وإسكان الجيم يعني قرابة مشتبكة كاشتباك العروق.

۱۴۵۸- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ہے (اور) وہ کہہ رہا ہے اے میرے رب! میں قطع کیا جاتا ہوں- اے میرے رب! مجھ سے بدسلوکی کی جاتی ہے- اے میرے رب! میں مظلوم ہوں، یارب یارب- اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتا ہے کیا تو (اس بات) پر خوش نہیں کہ جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا- (احمد، ابن حبان، احمد کی سند صحیح ہے)

۱۴۵۹- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۴۵۹- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ

۱۴۵۶- صحیح بخاری کتاب الادب باب من وصل وصله الله صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها۔

۱۴۵۷- سنن ابوداؤد کتاب الزکوة باب فی صلة الرحم، سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی قطیعة الرحم، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۵/۱۔

۱۴۵۸- مسند احمد ۲۹۵/۲ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۵/۱۔

ﷺ: ((إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ ، قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ : هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ بَلَى، قَالَ: فَذَاكِ لَكِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ ﴾))[محمد:۲۳] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا (اور) جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑا ہو کر عرض کیا قطع رحمی سے تیری پناہ میں آنے والے کے لیے یہ (بہترین) موقعہ ہے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں! کیا تو پسند نہیں کرتا کہ جو تجھے جوڑے گا اسے میں جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا اسے میں توڑوں گا- اس نے عرض کیا کیوں نہیں (پسند ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہی تیرے لیے ہے- اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چاہو تو (یہ آیت) تلاوت کرو ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ ﴾

۱۴۶۰- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الرَّحِمُ حَجَنَةٌ مُمْسِكَةٌ بِالْعَرْشِ تَكَلَّمُ بِلِسَانٍ [ذُلَقٍ: اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي، وَ اقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي، فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: أَنَا الرَّحْمَنُ الرَّحِيْمُ وَ إِنِّي شَقَقْتُ الرَّحِمَ مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ بَتَكَهَا بَتَكْتُهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ: ((الْحَجَنَةُ)) بفتح الحاء المهملة والجيم معًا بعدهما نون هي صنارة المغزل و قوله: ((بَتَكَهَا)) بباء موحدة ثم تاء مثناة فوق محركًا أي قطعها.

۱۴۶۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "(رشتہ داری) ایک کنڈی ہے جو عرش کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے فصیح زبان میں کہہ رہا ہے اے اللہ جو مجھے جوڑتا ہے اسے جوڑ اور جو مجھے توڑتا ہے اسے توڑ- اللہ تبارک وتعالیٰ (جواب میں) فرماتا ہے میں رحمان (اور) رحیم ہوں اور میں نے رحم کو اپنے نام سے نکالا ہے اور جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا- (بزار، اس کی سند حسن ہے)

۱۴۶۱- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۴۶۱- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۴۵۹- صحیح بخاری کتاب الادب باب من وصل وصله الله، صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها-

۱۴۶۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/ ۳۷۹-

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ إِنَّ هَذِهِ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

ناحق طور پر کسی مسلمان کی عزت کے درپے ہونا سود در سود میں سے ہے اور یہ رحم (رشتہ داری) رحمٰن عزوجل کی ایک شاخ ہے، جو اسے قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت کو اس کے لیے حرام کر دیتا ہے۔(احمد۔اس کی سند اچھی ہے)

۱٤٦٢- وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. ((الْكَشْحُ)) هُوَ الخصر و معنى الحديث أن أفضل الصدقة على ذى الرحم الذي أضمر العداوة في كشحه لأنها تكون صدقة و صلة لذي رحم مقاطع.

۱۴۶۲- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو قطع رحمی کرنے والے رشتہ دار کو دیا جائے۔" (ابن خزیمہ' حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱٤٦٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ)) قَالُوا: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ؟ قَالَ : ((تُعطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحُ الاسْنَادِ.

۱۴۶۳- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی میں تین خوبیاں ہوں گی اس سے اللہ تعالیٰ آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت کے باعث اسے جنت میں داخل کرے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں وہ کون سی خوبیاں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو تجھے محروم رکھتا ہے تو اسے دے اور جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے تو اسے معاف کر۔ جب تو یہ (کام) کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔(بزار، حاکم، نیز حاکم نے کہا ہے

۱۴۶۱- مسند احمد ۱۹۰/۱۔

۱۴۶۲- صحیح ابن خزیمه ۷۸/٤ ، مستدرك حاكم ٤٦/١٠ ، ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۴۶۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۳۸۳/۲ ، مستدرك حاكم ٥١٨/٢ ،ذہبی نے کہا ہے کہ سلیمان ضعیف راوی ہے۔

کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٤٦٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيْقِ الْحَارِثِ وَهُوَ الأَعْوَرُ عَنْ عَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ [رسول الله] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى أَكْرَمِ أَخْلاَقِ الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَ تُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَ أَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)).

۱۴۶۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کا سب سے بہترین کام نہ بتاؤں (وہ) یہ ہے کہ جو شخص تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھے نہیں دیتا تو اسے دے اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے تو اسے معاف کر۔ (اسے طبرانی نے حارث اعور کی سند سے ذکر کیا ہے)

١٤٦٥- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الأَعْمَالِ، فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَ أَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۴۶۵- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بہترین کام بتائیں- آپ نے فرمایا اے عقبہ! جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھے محروم رکھتا ہے تو اسے دے اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے تو اس سے پہلو تہی کر۔ (احمد اس کی سند اچھی ہے)

١٤٦٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَ يَقْطَعُوْنِي وَ أُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَ يُسِيئُوْنَ إِلَيَّ وَ أَحْلُمُ عَلَيْهِمْ وَ يَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَ لاَ يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَادُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((الْمَلُّ)) بتشديد اللام هو الرماد الحار.

۱۴۶۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے (تعلق) توڑتے ہیں- میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں- میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہیں- آپ نے فرمایا اگر تم واقعی ایسے ہو جیسے تم نے بیان کیا ہے پھر تو تم ان پر گرم راکھ اڑا رہے ہو اور جب تک تم ایسے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ کے لیے ایک مددگار ہر وقت تمہارے ساتھ رہے گا- (مسلم)

۱۴۶۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۸۹/۸ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں حارث ضعیف راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۴۶۵- مسند احمد ۱۴۸/۴۔

۱۴۶۶- صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب صلة الرحم و تحریم قطیعتها۔

١٤٦٧ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ مُجْتَمِعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اتَّقُوا اللهَ وَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ ثَوَابٍ أَسْرَعَ مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغْيَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عُقُوبَةٍ أَسْرَعَ مِنْ عُقُوبَةِ بَغْيٍ وَ إِيَّاكُمْ وَ عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ يُوجَدُ مِن مَسِيْرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَاللهِ لاَ يَجِدُهَا عَاقٌّ وَ لاَ قَاطِعُ رَحِمٍ وَلاَ جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلاَءَ إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)).

۱۴۶۷- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، صلہ رحمی کے ثواب سے جلدی کوئی ثواب (آدمی تک) نہیں پہنچتا اور بغاوت سے بچو، بغاوت کے گناہ سے جلدی کوئی گناہ نہیں پہنچتا، والدین کی نافرمانی سے بچو، جنت کی خوشبو ہزار سال (میں طے ہونے والے) فاصلے سے آتی ہے (لیکن) اللہ کی قسم ہے اسے نہ تو والدین کا نافرمان محسوس کرے گا، نہ ہی قطع رحمی کرنے والا اور نہ ہی تکبر کے ساتھ چادر لٹکانے والا تکبر تو اللہ رب العالمین ہی کے لیے (خاص) ہے۔ (طبرانی)

ثَوَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالأَقَارِبِ

خاوند اور دیگر رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِيْنَ يُرِيْدُونَ وَجْهَ اللهِ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [روم : ٣٨]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الآخِرِ وَ الْمَلاَئِكَةِ وَ الْكِتَابِ وَ النَّبِيِّيْنَ وَ آتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوا وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ [بقره : ١٧٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے "قرابت دار کو، مسکین کو، مسافر کو، ہر ایک کو اس کا حق دے۔ یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں، ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

اور فرمایا "وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو اس کی محبت میں مال خرچ کرے قرابت داروں" اور فرمایا "یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں"

۱۴۶۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۵/ ۱۲۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن کثیر الکوفی سخت ضعیف راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَا أَنْفَقْتُم مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيْمٌ﴾.
[بقرہ:۲۱۵]

اور فرمایا "تو کہہ جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے ہے اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے' تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔"

۱٤٦٨- وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ ، فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِئُ عَنِّي وَ إِلاَّ صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بَلْ ائْتِيهِ أَنْتِ فَانْطَلَقْتُ إِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَاجَتُهَا حَاجَتِي، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلاَلٌ فَقُلْنَا لَهُ: ائْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْأَلاَنِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا؟ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُوْرِهِمَا؟ وَلاَ تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ : فَدَخَلَ بِلاَلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ هُمَا))

۱۴۶۸- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو خواہ اپنے زیور میں سے (کرنا پڑے)- (زینب) بیان کرتی ہیں کہ (جب) میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس واپس گئی تو میں نے کہا تم غریب آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ اور ان سے جا کر پوچھو (کہ کیا میں تمہیں صدقہ دے سکتی ہوں) اگر یہ میرے لیے کافی ہو (تو بہتر) وگرنہ میں اسے تمہارے علاوہ کسی اور کو دے دوں گی- عبداللہ کہنے لگے بلکہ تم خود ان کے پاس جاؤ، وہ گئیں تو ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر موجود تھی (کہتی ہیں کہ) میرا اور اس کا معاملہ یکساں تھا- ہماری طرف بلالؓ آئے اور ہم نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور انہیں کہیں کہ دو عورتیں دروازے پر موجود ہیں اور وہ آپ سے دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ آیا ان دونوں کا صدقہ ان کے خاوندوں یا زیر پرورش یتیموں پر لگ جائے گا؟ اور انہیں یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ وہ بیان کرتی ہیں کہ بلالؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا

۱۴۶۸- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ علی الاقارب صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقة والصدقة على الاقربين۔

فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ زَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ)) قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

ایک عورت انصار میں سے ہے اور ایک زینب رضی اللہ عنہا ہے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون سی زینب؟ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کی بیوی- تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو دوہرا ثواب ملے گا (ایک) رشتہ داری کا ثواب اور (دوسرا) صدقے کا ثواب-(بخاری، مسلم)

١٤٦٩- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ يُضَعَّفُ أَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ)).

۱۴۶۹- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشتے دار کو صدقہ دینا دوہرا ثواب ہے-(اسے طبرانی نے عبیداللہ بن زحر کی سند سے ذکر کیا ہے)

١٤٧٠- وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ إِلاَّ أَنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ قَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَ عَلَى الْقَرِيْبِ صَدَقَتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ)).

۱۴۷۰- حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں ہیں-(ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

البتہ ابن خزیمہ کے الفاظ یہ ہیں کہ حاجت مند کو صدقہ دینا (ایک) صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دو صدقے ہیں صدقہ بھی اور صلہ رحمی بھی-

١٤٧١- وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي

۱۴۷۱- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "افضل صدقہ قطع تعلق کرنے والے رشتہ دار پر

۱۴۶۹- معجم کبیر طبرانی ۲٤٤/۸-

۱۴۷۰- سنن ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی الصدقة علی ذی القرابة، سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ باب الصدقة علی الاقارب، صحیح ابن خزیمه ۷۷/٤، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱٤۳/۵، مستدرك حاكم ٤٠٧/١، ذہبی نے بھی اسے صحیح کہا ہے-

۱۴۷۱- معجم کبیر طبرانی ۲۵/۸ صحیح ابن خزیمه ۷۸/٤، مستدرك حاكم ٤٠٦/١، ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے-

الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وهو كما قال: ((الكاشح)) هو المضمر العداوة و المقاطعة في كشحه وهو خصره.

صدقہ کرنا ہے۔" (طبرانی، ابن خزیمہ، حاکم اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور یہ واقعی ایسے ہے)

۱۴۷۲- وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: (([على] ذِيْ الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۷۲- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے صدقات کے متعلق دریافت کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا (افضل صدقہ) قطع تعلق کرنے والے رشتہ دار کو دینا ہے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثواب النفقة على الزوجة و العيال

بیوی اور اہل و عیال پر مال و دولت خرچ کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَ هُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ﴾ [سباء: ۳۹]

ارشاد باری تعالیٰ ہے "تم جو کچھ بھی اس راہ میں خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔"

وَ قَالَ [تعالى]: ﴿ لِيُنْفِقْ ذُوسَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا ءَاتَاهُ اللهُ لَايُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلاَّ مَا ءَاتَاهَا سَيَجْعَلُ اللهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾ وَ الآيَاتُ فِي ثَوَابِ الإِنْفَاقِ وَ فَضْلِهِ كَثِيْرَةٌ وَ تَقَدَّمَ بَعْضُهَا فِي أَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ

اور فرمایا "کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے اپنی حسب حیثیت دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا۔" اس سلسلے میں بہت سی آیات ہیں اور ان میں سے کچھ صدقات کے بیان میں گزر چکی ہیں۔

۱۴۷۳- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ

۱۴۷۳- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب آدمی

۱۴۷۲- مسند احمد ۳/ ۴۰۲۔

وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ (شمار) ہوتا ہے بشرطیکہ وہ اسے ثواب سمجھ کر کرے۔" (بخاری، مسلم)

۱۴۷۴- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ نَفَقَةً يَسْتَعِفُّ بِهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ وَ مَنْ أَنْفَقَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَوَلَدِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ فَهِيَ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۷۴- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنی ذات پر اس لیے خرچ کرتا ہے کہ وہ مانگنے سے بچے وہ صدقہ ہے اور جو شخص اپنی بیوی اولاد اور دیگر گھر والوں پر خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ (طبرانی اس کی سند حسن ہے)

۱۴۷۵- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَ مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَ مَاأَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۴۷۵- حضرت مقدام بن معدی کربؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو کچھ تم اپنے آپ کو کھلاتے ہو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے' جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور جو تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہے۔ (احمد، اس کی سند اچھی ہے)

۱۴۷۶- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَ مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةً وَ مَا وَقَى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةً وَ مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّ خَلْفَهَا عَلَى اللهِ وَ اللهُ ضَامِنٌ إِلاَّ مَا

۱۴۷۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے جو کچھ آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے بطور صدقہ لکھ دیا جاتا ہے اور جس کے ذریعے آدمی اپنی عزت بچاتا ہے وہ بھی اس کے لیے بطور صدقہ لکھ دیا جاتا ہے۔ آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اس کا نعم البدل اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ تعمیر اور

۱۴۷۳- صحیح بخاری کتاب الایمان باب ماجاء ان الاعمال بالنیة والحسبة صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین۔

۱۴۷۴- معجم کبیر طبرانی ۲۸۸/۸۔

۱۴۷۵- مسند احمد ۱۳۱/٤۔

۱۴۷۶- مستدرك حاکم ۵۰/۲ ذہبی نے کہا ہے عبدالحمید ضعیف ہے، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۲۰/۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مسور بن صلت متروک راوی ہے، جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

كَانَ فِي بُنْيَانٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ)) قَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ: يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ الْهِلاَلِي فَقُلْتُ لابْنِ الْمُنْكَدِرِ : مَا مَعْنَى مَا وَقَى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ؟ قَالَ: مَا يُعْطَى الشَّاعِرُ وَ ذُو اللِّسَانِ الْمُتَّقى ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ ، وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاخْتِصَارٍ، قَالَ: ((مَا أَنْفَقَ الْمَرءُ عَلَى نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَأَهْلِهِ وَ ذِي رَحِمِهِ وَ قَرَابَتِهِ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ)).

نافرمانی کے علاوہ (ہر خرچ) کا ضامن ہے- عبدالحمید ابن الحسن ہلالی کہتے ہیں کہ میں نے ابن المنکدر سے کہا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ جس سے آدمی اپنی عزت بچاتا ہے؟ انہوں نے کہا جو کچھ شاعر اور زبان دراز کو دیا جائے- (اسے حاکم نے ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے) طبرانی نے اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس نے کہا ہے کہ آدمی جو کچھ اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے اہل و عیال اور خویش و اقارب پر خرچ کرتا ہے وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے-

١٤٧٧- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَرَأَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلَدِهِ وَ نَشَاطِهِ ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لَو كَانَ هَذَا فِي سَبِيْلِ اللهِ ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنْ كَانَ خَرَجَ [يَسْعَى] عَلَى [وَلَدٍ] صِغَارٍ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ [وَ إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ] وَ إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى [أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيْرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ] وَ إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى رِيَاءً وَ مُفَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ .

١۴٧٧- حضرت کعب بن عجرہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کی تنومندی اور ہوشیاری کو دیکھا تو عرض کرنے لگے یارسول اللہ کاش یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی روزی کی تلاش کے لیے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے- اگر یہ اپنی ذات کو عفیف بنانے کی غرض سے خرچ کی تلاش میں دوڑ رہا ہے تو یہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کے لیے جارہا ہے تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہے اور اگر یہ ریا و فخر کے اظہار کے لیے (رزق) تلاش کر رہا ہے تو یہ شیطان کے راستے میں ہے- (طبرانی' اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

١٤٧٨- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : ((وَ إِنَّكَ لَنْ

١۴٧٨- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا کہ تم جو کچھ بھی اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو گے

١۴٧٧- معجم کبیر طبرانی ١٢٩/١٩-

تُنفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلاَّ أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي حَدِيْثٍ.

تمہیں اس کا صلہ ملے گا حتیٰ کہ جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو (وہ بھی باعث ثواب ہے) (اسے بخاری نے ایک (لمبی) حدیث میں ذکر کیا ہے)

۱۴۷۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دِيْنَارٌ [أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَ دِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِيْنٍ وَ دِيْنَارٌ] أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ [أَعْظَمُهَا] أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۹- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک وہ دینار ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جو تم غلام کی آزادی میں خرچ کرتے ہو اور ایک وہ ہے جسے تم کسی حاجت مند کو بطور صدقہ دیتے ہو اور ایک وہ ہے جو تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو- ان میں سے سب سے زیادہ ثواب اس کا ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو- (مسلم)

۱۴۸۰- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى [دَابَّتِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى] أَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: وَ أَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللهُ أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۰- حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خرچ کرنے کے لحاظ سے سب سے افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل و عیال کے لیے خرچ کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں سواری پر یا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے بننے والے ساتھیوں پر-" ابوقلابہ کہتے ہیں کہ آپ نے اہل و عیال سے شروع فرمایا ہے- مزید کہتے ہیں کہ اس آدمی سے بڑھ کر اجر و ثواب کس آدمی کا ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے اہل و عیال پر انہیں عفیف بنانے کے لیے یا انہیں دنیا سے فائدہ پہنچانے اور مالدار بنانے کے لیے خرچ کرتا ہے- (مسلم)

۱۴۸۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي مِيْزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُهُ عَلَى أَهْلِهِ)).

۱۴۸۱- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "(قیامت کے دن) میزان میں سب سے پہلے آدمی کا وہ خرچ رکھا جائے گا جو اس نے اپنے اہل و عیال پر کیا ہو گا-" (طبرانی)

۱۴۷۸- صحیح بخاری کتاب الایمان باب ماجاء ان الاعمال بالنية والحسبة-

۱۴۷۹- صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب فضل النفقة على العيال-

۱۴۸۰- ایضاً-

۱۴۸۱ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں ملی-

۱۴۸۲- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوفٍ بِمِرْطٍ وَ اسْتَغْلاهُ قَالَ: فَمَرَّ بِهِ عَلَى عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ فَاشْتَرَاهُ فَكَسَاهُ امْرَأَتَهُ سُخَيْلَةَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ فَمَرَّبِهِ عُثْمَانُ أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْمِرْطُ الَّذِيْ ابْتَعْتَ؟ قَالَ عَمْرٌو: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى سُخَيْلَةَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ، فَقَالَ: أَوَكُلُّ مَا صَنَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ صَدَقَةٌ؟ فَقَالَ: عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذَاكَ فَذُكِرَ مَا قَالَ عَمْرٌو: لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((صَدَقَ عَمْرٌو كُلُّ مَا صَنَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ الطَّبَرَانِيُّ [بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. ((الْمِرْطُ)) بكسر الميم كساء من صوف أو خز].

۱۴۸۲- حضرت عمرو بن امیہ کا بیان ہے کہ عثمان بن عوف یا عبدالرحمٰن بن عوف (رضوان اللہ علیہم) (بازار میں) خریداری کرتے ہوئے ایک ریشمی یا اونی چادر کے پاس سے گزرے اور اسے مہنگا سمجھا (اور چھوڑ دیا) پھر یہی چادر عمرو بن امیہ (راوی حدیث کے پاس) لائی گئی تو انہوں نے اسے خرید کر اسے اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ بن حارث کو پہنا دیا- حضرت عثمان یا حضرت عبدالرحمٰن کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ تم نے چادر خریدی تھی اس کا کیا بنا؟ عمرو کہنے لگے میں نے اسے صدقہ کے طور پر سخیلہ بنت عبیدہ کو دے دیا ہے- تو انہوں نے کہا کہ جو بھی تم اپنے اہل و عیال کے لیے (خرچ) کرو گے وہ صدقہ ہو گا؟ عمرو کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے اور عمرو کی یہی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا عمرو نے سچ کہا ہے جو بھی تم اپنے اہل و عیال کے لیے (خرچ) کرتے ہو وہ صدقہ ہے-
(ابو یعلی، طبرانی، اس کی سند اچھی ہے)

۱۴۸۳- [وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ] بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَقَى امْرَأَتَهُ مِنَ الْمَاءِ أُجِرَ)) قَالَ: فَأَتَيْتُهَا وَ سَقَيْتُهَا وَحَدَّثْتُهَا بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ وَ تَقَدَّمَ فِي أَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ

۱۴۸۳- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آدمی اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کا بھی ثواب ہوگا- وہ (یعنی عرباضؓ) کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے اسے پانی پلایا اور اسے وہ حدیث سنائی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی- (احمد، طبرانی) ملاحظہ قبل ازیں صدقات کے ابواب میں (اہل و عیال پر) خرچ کرنے کے ثواب

۱۴۸۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۲۵/٤) میں کہا ہے اسے طبرانی اور ابو یعلی نے ذکر کیا ہے، طبرانی کے تمام راوی ثقہ ہیں جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نہ تو مسند ابو یعلی میں ملی ہے اور نہ ہی طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں-

۱۴۸۳- یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے-

بابٌ فِي ثَوَابِ الإنْفَاقِ وَ اللهُ أَعْلَمُ .

کا باب گزر چکا ہے۔

ثواب من كان له ابنتان أو أختان فصبر عليهما وأحسن إليهما

دو بہنوں یا دو بیٹیوں کے ساتھ صبر و ثواب کی نیت سے حسن سلوک کرنے کا ثواب

١٤٨٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَائَتْنِي مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهِمَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهِمَا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک غریب عورت دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے آئی- میں نے اسے تین کھجوریں کھانے کے لیے دیں تو اس نے اس میں سے ایک ایک کھجور دونوں کو دی اور ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف اٹھائی- دونوں بیٹیوں نے اس سے مانگنا شروع کر دیا- اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی (اور اسے) دونوں میں (تقسیم کر دیا) مجھے اس کی یہ صورت حال دیکھ کر بہت پسند آئی اور میں نے اس کا عمل رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا- آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ان دونوں کے عوض جنت کو واجب کر دیا ہے یا (فرمایا) ان دونوں کے عوض دوزخ سے آزاد کر دیا ہے- (مسلم)

١٤٨٥- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَ لَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ

۱۴۸۵- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک عورت میرے پاس آئی- اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں- وہ (کچھ) مانگ رہی تھی (لیکن) مجھے ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ ملا تو میں نے وہی اسے دے دی- اس عورت نے اسے اپنی بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور کھڑی ہوئی اور چل پڑی (جب) نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو (پورا واقعہ) سنایا- آپ

۱۴۸۴- صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل الاحسان الی البنات۔

۱۴۸۵- صحیح بخاری ۱۰/٤٢٦' كتاب الأدب' باب رحمة الولد وتقبيله و معانقته۔ صحیح مسلم ٤/٢٠٢٧ كتاب البر والصلة' باب فضل الإحسان إلى البنات

هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

نے فرمایا جس شخص کو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اور اس نے حسن سلوک کا مظاہرہ کیا تو یہ اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ (کا ذریعہ) ہوں گی۔ (بخاری، مسلم)

١٤٨٦- وَعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوصَحِبَهُمَا إِلاَّ أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۴۸۶- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں یا یہ ان کے ساتھ رہے، ان سے بہتر سلوک کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں ضرور داخل فرمائے گا۔" (ابن ماجہ' اس کی سند صحیح ہے' ابن حبان' حاکم۔ نیز اس نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے)

١٤٨٧- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ)) وَ أَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ، وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَو ثَلاَثًا حَتَّى يَبِنَّ أَو يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَ أَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَ الَّتِي تَلِيهَا.

۱۴۸۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی پرورش ان کے بالغ ہونے تک کی۔ آپ نے اپنی انگلیاں ملاتے ہوئے کہا کہ وہ اور میں قیامت کے دن (اس طرح) آئیں گے۔ (مسلم) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے' البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح رہیں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ فرمایا۔ ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے دو یا تین بیٹیوں کو انہیں رخصت کرنے تک زیر پرورش رکھا یا وہ فوت ہو گیا۔ میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ فرمایا۔

١٤٨٨- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۱۴۸۸- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے

۱۴۸۶- سنن ابن ماجه كتاب الادب باب برالوالد والاحسان الى البنات، صحيح ابن حبان (الاحسان) ٢٦١/٤، مستدرك حاكم ١٧٨/٤ ذہبی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں شرحبیل ضعیف راوی ہے۔

۱۴۸۷- صحيح مسلم كتاب البر والصلة باب فضل الاحسان الى البنات سنن ترمذى كتاب البر والصلة باب ماجاء فى النفقة على البنات ترمذی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن غریب ہے۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ٣٣٦/١۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَكُونُ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَبِنَّ أَوْ يَمُتْنَ إِلاَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ لَهُ إِمْرَأَةٌ: وَ بِنْتَانِ؟ قَالَ: ((وَبِنْتَانِ)).

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے رخصت ہونے یا فوت ہونے تک ان پر خرچ کرتا رہے وہ اس کے لیے (دوزخ کی) آگ سے رکاوٹ بنیں گی۔ ایک عورت کہنے لگی دو بیٹیاں بھی؟ آپ نے فرمایا دو بیٹیاں بھی۔" (طبرانی)

١٤٨٩- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْبِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَ اتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((لَا يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ، وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَبُو دَاوُد إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((فَأَدَّبَهُنَّ وَ أَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ وَ زَوَّجَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)).

۱۴۸۹- حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس آدمی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھے انداز میں رہے اور ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، اسے جنت ملے گی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے حسن سلوک کرے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (یہ الفاظ ترمذی کے ہیں) ابن حبان اور ابو داوٗد نے اسے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ جو انہیں ادب سکھائے، ان کے ساتھ حسن سلوک سے رہے اور ان کی شادی کرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

١٤٩٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا لَهُ ذُو قَرَابَةٍ أَوْ لَا قَرَابَةَ لَهُ فَأَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وضَمَّ إِصْبَعَيْهِ ((وَمَنْ سَعَى عَلَى ثَلَاثِ بَنَاتٍ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَ لَهُ كَأَجْرِ مُجَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ صَائِمًا

۱۴۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی یتیم رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کی کفالت کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیاں ملائیں اور جو شخص تین بیٹیوں کے لیے کوشاں رہے وہ جنت میں (جائے گا) اور اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے روزہ دار غازی کی مانند ثواب ملے گا۔ (بزار،

۱۴۸۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱٤٧/۸ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں نعاس بن قیم ضعیف راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۴۸۹- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی فضل من عال یتیما سنن ترمذی کتاب البروالصلة باب ماجاء فی النفقة علی البنات، صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣٣٦/١۔

۱۴۹۰- مسند بزار (کشف الاستار) ٣٨٦/٢۔

قَائِمًا)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ فِي سَنَدِهِ لَيْثُ ابْنُ اَبِي سُلَيْمٍ مُخْتَلَفٌ فِيهِ.

اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے، اس کے متعلق محدثین کا اختلاف ہے)

۱۴۹۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْفَقَ عَلَى ابْنَتَيْنِ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ذَوَاتَيْ قَرَابَةٍ يَحْتَسِبُ النَّفَقَةَ عَلَيْهِمَا حَتّٰى يُغْنِيَهُمَا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ أَوْ يَكْفِيَهُمَا كَانَتَا لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

۱۴۹۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتہ دار عورتوں پر ثواب کی نیت سے اللہ کی طرف سے ان کے مستغنی ہونے تک خرچ کیا اس کے لیے یہ دونوں (دوزخ کی) آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔ (احمد، اس کی سند پہلی کے ساتھ مل کر حسن ہے)۔

۱۴۹۲- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ [يُؤْوِيهِنَّ] وَ يَرْحَمُهُنَّ وَ يَكْفُلُهُنَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ أَلْبَتَّةَ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنْ كَانَتَا [اثْنَتَيْنِ] قَالَ: ((وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ)) قَالَ: فَرَأَى بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ لَوْ قَالَ: وَاحِدَةً، لَقَالَ: ((وَاحِدَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ زَادَ ((وَيُزَوِّجُهُنَّ)).

۱۴۹۲- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں، اس نے انہیں رہائش دے رکھی ہو، ان پر مہربان ہو اور ان کی کفالت کرے اس کے لیے جنت یقینی طور پر واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر دو ہوں تب بھی۔ راوی کا بیان ہے کہ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر (سائل) کہتا کہ اگر ایک ہو؟ تو آپ ضرور فرماتے کہ اگر ایک ہو تب بھی۔ (احمد، اس کی سند اچھی ہے) طبرانی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ "اور وہ ان کی شادی کرے۔"

۱۴۹۳- وَعَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ -يَعْنِي الذُّكُورَ- عَلَيْهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ

۱۴۹۳- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی بیٹی ہو، نہ وہ اسے زندہ درگور کرے اور نہ اس کی توہین کرے اور نہ ہی اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداؤد، حاکم۔ نیز اس نے

۱۴۹۱- مسند احمد ۲۹۳/۶ میں یہ حدیث ام سلمہ کے حوالے سے موجود ہے۔

۱۴۹۲- مسند احمد ۳۰۳/۳ ۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۵۷/۸) میں کہا ہے کہ اسے احمد، بزار اور طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے۔ احمد کی سند عمدہ ہے، لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۴۹۳- سنن ابوداؤد كتاب الادب باب فضل من عال يتيما، مستدرك حاكم ۱۷۷/٤ ، ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ الإِسْنَادِ. قَوْلُهُ: ((يَئِدْهَا)) مَعْنَاهُ يُدْفِنُهَا حَيَّةً كَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالْبَنَاتِ.

کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٤٩٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ وَ سَرَّائِهِنَّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ إِيَّاهُنَّ)) فَقَالَ رَجُلٌ: وَ ابْنَتَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((وَابْنَتَانِ)) قَالَ[رَجُلٌ:] يَا رَسُولَ اللهِ وَوَاحِدَةٌ قَالَ: ((وَوَاحِدَةٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۴۹۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی تنگی و ترشی اور آسانی ہر حال پر صبر کرے، اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کرتے ہوئے اسے جنت میں داخل کرے گا- ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر دو بیٹیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا دو بھی- ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اور اگر ایک ہو؟ آپ نے فرمایا اور ایک بھی- (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

ثَوَابُ السَّاعِي عَلَى الأَرْمِلَةِ وَ الْمِسْكِيْنِ

بیوہ اور غریب پر خرچ کرنے کا ثواب

١٤٩٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الأَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ: وَ كَالْقَائِمِ لاَ يَفْتُرُ وَ كَالصَّائِمِ لاَيُفْطِرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَه إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الأَرْمِلَةِ وَ الْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ كَالَّذِي يَقُومُ اللَّيْلَ وَ يَصُومُ النَّهَارَ)).

۱۴۹۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بیواؤں اور غریبوں پر خرچ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے- میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس تہجد گزار روزہ دار کی طرح ہے جو تہجد سے نہ اکتائے اور نہ ہی روزے چھوڑے- (بخاری مسلم) ابن ماجہ نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ بیواؤں اور غریبوں پر خرچ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور رات کو تہجد اور دن کو روزہ رکھنے والے کی مانند ہے-

۱۴۹۴- مستدرك حاكم ١٧٦/٤ ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے-

۱۴۹۵- صحیح بخاری کتاب الادب باب الساعی علی المسکین، صحیح مسلم کتاب الزهد باب الاحسان الی الا رملة والمسکین والیتیم، سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب الحث علی المکاسب۔

١٤٩٦- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا أَوْ أَرْمِلَةً أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ وَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) الْحَدِيثَ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الْجَنَائِزِ.

۱۴۹۶- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا- (طبرانی) ملاحظہ : یہ حدیث مکمل طور پر جنائز کے بیان میں گزر چکی ہے-

ثواب كفالة اليتيم و النفقة عليه

یتیم کی پرورش کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِرِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْكِتَابِ وَ النَّبِيِّنَ وَ ءَاتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ﴾ [بقره : ۱۷۷]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر‘ قیامت کے دن پر‘ فرشتوں پر‘ کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو‘ جو اس کی محبت میں مال خرچ کرے قرابت داروں‘ یتیموں اور مساکین پر-“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَسْئَلُونَكَ مَا ذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِينَ وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ وَ مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [بقره : ۲۱۵]

اور فرمایا ”تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا کچھ خرچ کریں تو کہہ جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے ہے اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے‘ تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے-“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَ يَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَاشُكُورًا﴾[دهر:۹] [الآيات]

اور فرمایا ”اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین‘ یتیم اور قیدیوں کو- ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری-“

١٤٩٧- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا)) وَ أَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطَى وَ فَرَّجَ

۱۴۹۷- حضرت سہل بن سعدؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا اور دونوں کے

۱۴۹۶- گزر چکی ہے-

۱۴۹۷- صحیح بخاری کتاب الادب باب فضل من یعول یتیماً-

بَيْنَهُمَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

درمیان فاصلہ رکھا-(بخاری)

١٤٩٨- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَ أَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطَى، رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قوله: ((لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ)) يعني سواء كان اليتيم قريبا منه كالأم تكفل ولدها اليتيم أو الجد أو الجدة أو الأخ أو كان أجنبيا منه لا قرابة بينه و بينه فإن كل واحد من هؤلاء يحوز هذا الأجر العظيم و ينال في الْآخرة هذا الثواب الجسيم و الله ذو الفضل العميم.

١٤٩٨- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اپنے رشتہ دار یا بیگانے یتیم کی پرورش کرنے والا اور میں جنت میں ان دو (انگلیوں) کی مانند ہوں گے-مالک نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا- (مسلم)

١٤٩٩- وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ : مَالِكٌ أَوِ ابْنُ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ ضَمَّ يَتِيْمًا بَيْنَ مُسْلِمَيْنِ فِي طَعَامِهِ وَ شَرَابِهِ حَتَّى يَسْتَغْنِيَ عَنْهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَبَرَّهُمَا دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَ أَيُّمَامُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ مُخْتَصَرًا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ ، وَ أَبُو يَعْلَى هٰكَذَا.

١٤٩٩- حضرت زرارہ بن ابی اوفی نے اپنے قبیلے میں سے مالک یا ابن مالک نامی شخص سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی یتیم کو خورد و نوش میں دو مسلمان شخصوں کے ساتھ مستغنی ہونے تک ملائے رکھا، وہ جنت کا مستحق ہوگا اور جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بقید حیات پایا پھر ان کی خدمت نہ کی وہ دوزخ میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے گا اور جس مسلمان نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا، یہ اس کی دوزخ سے آزادی (شمار) ہوگی (ابویعلی-نیز احمد نے اسے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ مختصراً ذکر کیا ہے)

١٥٠٠- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

١٥٠٠- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دو

١٤٩٨- صحيح مسلم كتاب الزهد باب الاحسان الى الا رملة والمسكين واليتيم-

١٤٩٩- مسند احمد ٣٤٤/٤ ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢٤٣/٤) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں علی بن یزید راوی ضعیف ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا بَيْنَ مُسْلِمِيْنَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ أَلْبَتَّةَ إِلاَّ أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لاَ يُغْفَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

مسلمانوں کے ساتھ خورد ونوش میں ایک یتیم کو شامل کیا، اللہ تعالیٰ اسے حتمی طور پر جنت میں داخل کرے گا بشرطیکہ اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو نا قابل بخشش ہو۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۵۰۱- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ ثَلاَثَةً مِنَ الْأَيْتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَ صَامَ نَهَارَهُ وَ غَدَا وَ رَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ كُنْتُ أَنَا وَ هُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَانِ كَمَا أَنَّ هَاتَيْنِ أُخْتَانِ)) وَ أَلْصَقَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى.

۱۵۰۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے تین یتیموں کی پرورش کی وہ اس آدمی کی طرح ہے جو شب بیدار روزہ دار اور اللہ کی راہ میں تلوار چلانے والا ہے اور میں اور وہ جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے یہ دونوں اکٹھی ہیں آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملایا۔" (ابن ماجہ)

۱۵۰۲- وَخَرَّجَ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا وَ امْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ أَوْمَأَ بِيَدَيْهِ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ ((امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى أَيْتَامِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا)) قال أبوسليمان الخطابي: السفعاء هي التي تغير لونها إلى الكمودة و السواد من طول الأيمة يريد بذلك أنها حبست نفسها على أولادها و لم تتزوج فتحتاج إلى الزينة و التصنع

۱۵۰۲- حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور محنت کے باعث متغیر رخساروں والی قیامت کے دن ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ یزید بن زریع (راوی) نے درمیانی اور شہادت والی انگلی کی طرف دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیا (اور کہا یعنی) ایسی عورت جو بیوہ ہو گئی ہو اور صاحب حسب ونسب اور خوبصورت ہونے کے باوجود اس نے یتیموں کی پرورش کے لیے اپنے آپ کو محبوس رکھا یہاں تک کہ وہ (بالغ ہو کر) علیحدہ ہو گئے یا فوت ہو گئے۔ (ابوداؤد)

۱۵۰۰- سنن ترمذی کتاب البر والصلته باب ماجاء فی رحم الیتیم و کفالہ

۱۵۰۱- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل بن ابراہیم راوی مجہول ہے اور اس کا شیخ ضعیف ہے۔

۱۵۰۲- سنن ابوداؤد ۳۳۸/٤ کتاب الأدب، باب فی فضل من عال یتیماً۔

بسبب الزوج، قلت: ((وَالسُّفْعَاءُ)) بفتح السين المهملة وإسكان الفاء و بالعين المهملة ممدودا، وقوله: ((آمَتْ)) بمد الهمزة وفتح الميم معناه مات زوجها فتركها أيما.

۱۵۰۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ إِلاَّ أَنِّي أَرَى امْرَأَةً تُبَادِرُنِي فَأَقُولُ لَهَا: مَا لَكِ؟ وَمَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ: أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلَى أَيْتَامٍ لِي)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۱۵۰۳- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا تاہم میں ایک عورت کو سبقت لے جاتے ہوئے دیکھوں گا اور اسے کہوں گا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اور تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لیے فوت شدہ خاوند کے گھر بیٹھی رہی تھی۔ (اسے ابویعلی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۰۴- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَاقَعَدَ يَتِيْمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلَى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرَبَ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ)).

۱۵۰۴- حضرت ابوموسٰیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ کھانے پر یتیم بیٹھ جائے شیطان ان کے کھانے کے نزدیک نہیں آتا۔ (طبرانی)

۱۵۰۵- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

۱۵۰۵- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے جس میں یتیم باعزت (زندگی گزار رہا)

۱۵۰۳- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۱۶۲) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبدالسلام بن عجلان راوی ہے اسے ابوحاتم نے ثقہ کہا ہے۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ غلطی کرتا ہے اور (ثقات کی) مخالفت کرتا ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۰۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۱۶۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں الحسن بن واصل یعنی الحسن بن دینار ایک ضعیف راوی ہے کیونکہ اس کا حافظہ کمزور ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔ واللہ اعلم جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط طبرانی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۰۵- معجم کبیر طبرانی ۱۲/۳۸۸ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۱۶۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم الحنینی ہے اور یہ غلط بیانی کرنے والوں میں (شمار ہوتا) تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ أَحَبَّ الْبُيُوتِ إِلَى اللهِ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ)).

ہو۔(طبرانی)

۱۵۰۶- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَ شَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ)).

۱۵۰۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے حسن سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کا بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جاتی ہو۔(ابن ماجہ)

ثواب من مسح على رأس يتيم رحمة له [وشفقة]عليه

شفقت اور مہربانی کے ساتھ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ثواب

۱۵۰۷- خَرَّجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ عُبَيْدِ اللهِ [بنِ] زحر عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلاَّ لِلهِ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَ فَرَّقَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطَى.

۱۵۰۷- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اسے ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ لگے نیکیاں ملتی ہیں اور جس شخص نے کسی یتیم بچے یا بچی سے جو اس کے پاس رہتے ہوں حسن سلوک اختیار کیا، میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو کھول کر اشارہ فرمایا (اسے احمد نے عبیداللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۰۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ ، فَقَالَ: ((امْسَحْ رَأْسَ

۱۵۰۸- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دل کے سخت ہونے کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ

۱۵۰۶- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی ابوصالح یحییٰ بن سلیمان ہے، بخاری نے اسے منکرالحدیث کہا ہے اور ابوحاتم نے مضطرب الحدیث۔ ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے، ابن خزیمہ نے اس کی حدیث صحیح میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے دل میں اس کے متعلق وہم ہے۔

۱۵۰۷- مسند احمد ۲۵۰/۵۔

۱۵۰۸- مسند احمد ۳۸۷/۲۔

الْيَتِيمِ وَ أَطْعِمِ الْمِسْكِينَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (احمد' اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۵۰۹ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَشْكُو قَسْوَةَ قَلْبِهِ، قَالَ: ((أَتُحِبُّ أَنْ يَلِينَ قَلْبُكَ وَ تُدْرِكَ حَاجَتَكَ ارْحَمِ الْيَتِيمَ وَ امْسَحْ رَأْسَهُ وَ أَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ يَلِنْ قَلْبُكَ وَ تُدْرِكْ حَاجَتَكَ)).

۱۵۰۹- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- وہ اپنے دل کے سخت ہونے کا شکوہ کر رہا تھا- آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تمہیں اپنی ضرورت کا احساس ہو، یتیم پر شفقت کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اور اپنے کھانے میں سے اسے کھانا کھلاؤ، تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور تمہیں اپنی ضرورت کا احساس ہوگا- (طبرانی)

۱۵۱۰ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يُعَذِّبُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ رَحِمَ الْيَتِيمَ وَ لَانَ لَهُ فِي الْكَلَامِ وَ رَحِمَ يُتْمَهُ وَ ضَعْفَهُ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ عَلَى جَارِهِ بِفَضْلِ مَا آتَاهُ اللهُ تَعَالَى)).

۱۵۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے (دین) حق دے کر بھیجا ہے، جس شخص نے یتیم پر شفقت کی، اس سے نرم بات کی اور اس کی یتیمی اور کمزوری پر ترس کیا اور اپنے ہمسائے کے سامنے کثرت مال و دولت کی بنا پر فخر کا اظہار نہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا- (طبرانی)

ثواب من زار أخا له في الله تعالى

رضائے الٰہی کی خاطر مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جانے کا ثواب

۱۵۱۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخًا لَهُ فِي

۱۵۱۱- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کو شہر میں ملنے کے لیے گیا- اللہ تعالیٰ نے اس کے

۱۵۰۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۰/۸) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۱۵۱۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۷/۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبداللہ بن عامر اسلمی راوی ضعیف ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم طبرانی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۱۵۱۱- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب ماجاء فی فضل الحب فی الله -

قَرْيَةٍ فَأَرْصَدَ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لاَ غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قوله: ((تَرُبُّهَا)) أي تقوم بها و تسعى في صلاحها، و ((الْمَدْرَجَةُ)) بفتح الميم و الراء هي الطريق.

راستے پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جب وہ آدمی اس (فرشتے) کے پاس پہنچا تو (فرشتے) نے کہا تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں اس شہر میں اپنے ایک مسلمان بھائی کو ملنے کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا کیا اس طرح تم اس کے کسی احسان کی وفاداری کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا (یہ تو) نہیں البتہ مجھے اللہ کے لیے اس سے محبت ہے۔ اس (فرشتے) نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف پیغام رساں (بن کر آیا) ہوں' اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ ایسے محبت ہے جیسے تمہیں اس کی خاطر اس آدمی کے ساتھ۔ (مسلم)

۱۵۱۲ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى أَخَاهُ يَزُوْرُهُ فِي اللهِ إِلاَّ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَ إِلاَّ قَالَ اللهُ فِي مَلَكُوتِ عَرْشِهِ: عَبْدِيْ زَارَ فِيَّ وَ عَلَيَّ قِرَاهُ فَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۵۱۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب کوئی شخص اللہ کے لیے اپنے (مسلمان) بھائی کو ملنے آتا ہے، آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے، تیری زندگی خوشگوار ہو اور تجھے جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کی شہنشاہی میں (اس کا تذکرہ کرتے ہوئے) فرماتے ہیں میرے بندے نے میری خاطر ملاقات کی، اس کی میزبانی میرے ذمے ہے، لہٰذا (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر خوش نہیں ہوتے۔ (بزار، ابو یعلی اس کی سند اچھی ہے)

۱۵۱۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ [تَعَالَى] نَادَاهُ مُنَادٍ بِأَنْ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً))

۱۵۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مریض کی عیادت کی یا مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے گیا اسے (مخاطب ہو کر) آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تجھ پر آفریں تیرا چلنا مبارک اور تو نے جنت

۱۵۱۲۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۳۸۹، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے بزار اور ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور میمون بن عجلان کے علاوہ ابو یعلی کی سند کے سب راوی صحیح بخاری والے ہیں جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ نہیں ملی۔

۱۵۱۳۔ سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی زیارة الاخوان۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤/٣٦٩۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَ ابْنُ مَاجَهْ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

میں ٹھکانہ حاصل کر لیا۔(ترمذی' ابن ماجہ' ابن حبان' ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١٥١٤– وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ)) قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((اَلنَّبِيُّ] فِي الْجَنَّةِ وَ الصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ وَ الرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لاَ يَزُوْرُهُ إِلاَّ لِلّٰهِ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي حَدِيْثٍ وَ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

۱۵۱۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے جنتیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں)۔ تو آپ نے فرمایا نبی جنت میں ہو گا، صدیق جنت میں ہوں گے، وہ آدمی جنت میں ہو گا جس نے شہر کے (دوسرے) کونے میں رہنے والے اپنے مسلمان بھائی سے اللہ کی رضا کے لیے ملاقات کی۔ (اسے طبرانی نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند ان شاء اللہ عمدہ ہے)

١٥١٥–وَعَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلاَنِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَ إِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَإِذَا اخْتَلَفُوْا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوْهُ إِلَيْهِ، وَ صَدَرُوْا عَنْ رَأْيِهِ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلاَتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قُلْتُ : وَ اللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ : آللّٰهِ، فَقُلْتُ آللّٰهِ فَقَالَ: آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ آللّٰهِ، فَأَخَذَ بِحَبْوِ رِدَائِيْ فَجَذَبَنِيْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

۱۵۱۵- حضرت ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چمک دار دانتوں والا نوجوان ہے اور لوگ اس کے پاس بیٹھے ہیں، جب ان کا کسی چیز میں اختلاف ہو جاتا ہے تو وہ اپنا معاملہ اس کی طرف لے جاتے ہیں اور اس کی رائے کو حکم مانتے ہیں۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو (مجھے) بتایا گیا کہ وہ معاذ بن جبلؓ ہیں۔ جب اگلا دن ہوا تو میں جلدی چلا آیا۔ میں نے دیکھا تو وہ جلدی کرنے میں مجھ سے سبقت لے جا چکے ہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے لہٰذا میں نے نماز مکمل ہونے تک ان کا انتظار کیا پھر میں سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا اور السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد میں نے کہا اللہ کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت ہے۔ انہوں نے کہا حلفاً کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا حلفاً کہتا ہوں۔ انہوں نے کہا حلفاً؟ میں نے کہا حلفاً۔ انہوں نے میری چادر

۱۵۱۴- معجم اوسط طبرانی ۴۴۲/۲۔

۱۵۱۵- مؤطا مالک ۹۵۴/۲ ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۹۱/۱۔

((قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَ لِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَ لِلْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَ لِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ)) رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

کے دامن سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا تمہیں مبارک ہو- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، میری خاطر مجلس منعقد کرنے والے میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے والے اور میری خاطر ایک دوسرے پر ایثار کرنے والے میری محبت کے مستحق بن گئے- (مالک ابن حبان)

۱۵۱۶- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْثُرُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ((حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِيْنَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۵۱۶- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حوالے سے بیان فرماتے ہوئے سنا کہ میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں' ایک دوسرے سے صلہ رحمی کرنے والوں' میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے کے لیے ایثار کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے- (احمد اس کی سند صحیح ہے)

۱۵۱۷-وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ أَجْلِي وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ مِنْ أَجْلِي وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُوْنَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ أَجْلِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۵۱۷- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ عزوجل نے فرمایا میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے لیے ایثار کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے- ان لوگوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں- (احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، طبرانی اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۵۱۶- مسند احمد ۲۲۹/۵-

۱۵۱۷- مسند احمد ۲۲۹/۵ میں عبادہ بن صامت سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے، معجم صغیر طبرانی ۲۳۹/۲، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۶/۳) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں منبہ بن عثمان راوی کا ترجمہ معلوم نہیں ہو سکا- مستدرك حاكم ۱۶۹/٤ میں معاذ بن جبل سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے-

۱۵۱۸- وَخرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَوَاهِرُهَا مِنْ بَوَاطِنِهَا وَ بَوَاطِنُهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ وَ الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْهِ وَ الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيْهِ)).

۱۵۱۸- حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرون اندر سے نظر آتا ہے اور اندرون باہر سے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے محبت کرنے والوں' ایک دوسرے کو ملنے والوں اور ایک دوسرے پر ایثار کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ (طبرانی)

۱۵۱۹- وَخرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: ((الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَ الْمُتَبَاذِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَ الْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ)).

۱۵۱۹- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ستون یاقوت سے (بنائے گئے) ہیں' ان پر زبرجد کے بالا خانے ہیں' ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ ستارے کی مانند چمک رہے ہیں (ابو ہریرہؓ نے) کہا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، اللہ کی خاطر ایک دوسرے کے لیے ایثار کرنے والے اور اللہ کی خاطر ایک دوسرے کو ملنے والے۔ (بزار)

۱۵۲۰- وَخرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَزَائِرِيْنَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ وَ مَنْ عَادَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)).

۱۵۲۰- حضرت زر بن حبیشؓ کا بیان ہے کہ ہم صفوان بن عسال مرادیؓ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کیا (تم) ملاقات کرنے آئے ہو؟ ہم نے کہا ہاں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جاتا ہے واپس آنے تک وہ رحمت الٰہی میں مستغرق ہے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ بھی واپس آنے تک رحمت الٰہی میں رہتا ہے۔ (طبرانی)

۱۵۲۱- وَخرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي رَزِيْنَ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه

۱۵۲۱- حضرت ابو رزین عقیلیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو رزین! کوئی مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کو ملنے کے لیے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے

۱۵۱۸- معجم اوسط طبرانی ۴۲۷/۳۔

۱۵۱۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۹۷/۲ میں ابو ہریرہؓ سے اس کے ہم معنی حدیث ہے۔

۱۵۲۰- معجم کبیر طبرانی ۸۰/۸۔

وسلم : ((يَا أَبَا رَزِيْنَ أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا زَارَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَيَّعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ كَمَا وَصَلَهُ فِيْكَ فَصِلْهُ)). وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ لأَصْحَابِهِ حِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ: هَلْ تُجَالِسُوْنَ؟ قَالُوا: لاَ نَتْرُكُ ذٰلِكَ ، قَالَ: فَهَلْ تَزَاوَرُوْنَ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ الرَّجُلَ [مِنَّا] لَيَفْقِدُ أَخَاهُ فَيَمْشِيْ عَلَى رِجْلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْكُوفَةِ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

اسے الوداع کہنے کے لیے آتے ہیں- وہ اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں (اور) کہتے ہیں اے اللہ! جیسے اس نے تیری خاطر تعلق استوار کیا تو بھی اس (کے معاملات) استوار کر- حضرت عون بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب اپنے شاگردوں کے پاس آتے تو ان سے پوچھتے کہ کیا تم مجالس منعقد کرتے ہو؟ وہ کہتے کہ ہم یہ (کبھی) نہیں چھوڑتے- وہ پوچھتے کیا تم ایک دوسرے کو ملنے جاتے ہو؟ وہ کہتے اے ابو عبدالرحمٰن ہاں! (جاتے ہیں جب) ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو نہ مل سکے تو وہ کوفہ کے دوسرے (کونے) تک پیدل چل کر جاتا ہے- انہوں نے کہا جب تک تم ایسا کرتے رہو گے باخیر وعافیت رہو گے- (طبرانی)

ثَوَابُ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ إِخْوَانِهِ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمان بھائیوں کے کام آنے کا ثواب

١٥٢٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ اللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۲- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیوی مشکل حل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا- جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا- جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے- (مسلم)

۱۵۲۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۷۳/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمرو بن الحصنی راوی متروک ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی-

۱۵۲۲- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن۔

۱۵۲۳- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَ لاَيُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۵۲۳- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے- جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیا کی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا-(بخاری،مسلم)

۱۵۲٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِيْنَ وَ مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ ثَلاَثَةَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((لأَنْ يَمْشِيَ أَحَدُكُمْ مَعَ أَخِيْهِ فِي قَضَاءِ حَاجَةٍ وَ أَشَارَ [بِأُصْبُعِهِ] أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا شَهْرَيْنِ)).

۱۵۲۴- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی (مسلمان) بھائی کے کام کے لیے چل کر جانا دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کے اعتکاف سے اللہ تعالیٰ بندے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے- ہر خندق کے درمیان مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے (طبرانی) حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ تم میں سے کسی شخص کا اپنے بھائی کے کام کے لیے جانا- انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا- میری اس مسجد میں دو ماہ اعتکاف کرنے سے افضل ہے-

۱۵۲۵- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ

۱۵۲۵- حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ

۱۵۲۳- صحیح بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسمه، صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم-

۱۵۲۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند عمدہ ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی- مستدرك حاكم (۸۹/۱) میں ابن عباسؓ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے-

۱۵۲۵- معجم کبیر طبرانی ۱۲۷/۵ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۳/۸) میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں-

اللّٰهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَزَالُ اللّٰهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں رہتا ہے۔ (طبرانی' اس کی سند اچھی ہے)

١٥٢٦ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ أَقْوَامٍ نِعَمًا يُقِرُّهَا عِنْدَهُمْ مَا كَانُوا فِي حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ مَالَمْ يَمَلُّوهُمْ فَإِذَا مَلُّوهُمْ نَقَلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ)).

۱۵۲۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں اور وہ انہیں اس وقت تک ان پر برقرار رکھتا ہے جب تک وہ مسلمان (بھائیوں) کے کام آتے رہتے ہیں اور ان سے اکتاتے نہیں، جب وہ ان سے اکتا جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

١٥٢٧ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ أَقْوَامًا اخْتَصَّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ يُقِرُّهُمْ فِيهَا مَا بَذَلُوهَا فَإِذَا مَنَعُوهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ فَحَوَّلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ)).

۱۵۲۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے خصوصی نعمتوں سے نوازا ہے' کیونکہ وہ اس کے بندوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جب تک وہ ان کے کام آتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ انعامات ان پر قائم رکھتا ہے اور جب وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں وہ اپنے انعامات ان سے ہٹا لیتا ہے اور انہیں دوسرے لوگوں کی طرف لے جاتا ہے۔ (طبرانی)

١٥٢٨ - وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۸- انہی (حضرت عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۱۵۲۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمرو بن حصین متروک راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۲۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راوی محمد بن حسان سمتی کو ابن معین اور دیگر محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن اس کے استاد ابو عثمان عبداللہ بن زید الحمصی کو ازدی نے ضعیف کہا ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۲۸- معجم کبیر طبرانی (۳۸۵/۲) میں ابن عمرؓ سے اس کے اہم معنی روایت ذکر ہوئی ہے۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے روایت کرنے کے بعد اسے ضعیف کہا ہے اور ابن عدی نے اس کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ احمد بن طارق کا مجھے علم نہیں ہو سکا اور باقی سب راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُولٰئِكَ الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ)).

اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کے کاموں کے لیے پیدا فرمایا ہے۔لوگ اپنے کاموں کی خاطر دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں۔ یہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔(طبرانی)

۱۵۲۹۔ وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ حَتَّى يُثْبِتَهَا لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَ يَدْعُونَ لَهُ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتَّى يُمْسِيَ وَ إِنْ كَانَ مَسَاءً حَتَّى يُصْبِحَ وَ لَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً)) وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحْدَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعَانَ عَبْدًا فِي حَاجَتِهِ ثَبَّتَ اللّٰهُ لَهُ مَقَامَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ)).

۱۵۲۹۔ حضرات عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلے میں کوشش کرتا رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتے ہیں۔وہ اس کے لیے اگر دن ہو تو رات تک اور رات ہو تو دن تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ) اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک گناہ دور فرما دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے (اسے ابن حیان نے کتاب الثواب میں ذکر کیا ہے) ابن حیان کی ہی ایک روایت جو صرف ابن عمرؓ سے بیان ہوئی ہے، میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کے کام میں اس کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن اسے ثابت قدمی بخشے گا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔

۱۵۳۰۔ وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ وَ الْبَيْهَقِيُّ بِأَسَانِيدِهِمْ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُصَفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا ثُمَّ تَمُرُّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ مِنَ

۱۵۳۰۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کی صفیں بنائی جائیں گی۔اہل جنت گزر رہے ہوں گے کہ ایک آدمی کا گزر ایک دوزخی کے پاس سے ہو گا اور وہ (دوزخی) اسے کہے گا اے شخص! کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تمہیں پانی پلایا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ (جنتی) اس کی سفارش کرے گا، اسی طرح ایک

۱۵۲۹۔ مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی۔

۱۵۳۰۔ سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل صدقة الماء۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں یزید بن ابان رقاشی ضعیف راوی ہے' ابن ابی الدنیا کی کتاب اصطناع المعروف مجھے نہیں مل سکی۔ بیہقی کی الاداب مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں ملی۔

أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ : يَا فُلَانُ أَمَا تَذْكُرُ [يَوْمَ اسْتَقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً قَالَ فَيَشْفَعُ لَهُ وَ يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ] يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُوْرًا فَيَشفَع وَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي لِحَاجَةِ كَذَا وَ كَذَا فَذَهَبْتُ لَكَ فَيَشْفَعُ لَهُ)) اللَّفظُ لِابْنِ مَاجَه: ((الطَّهُوْرُ)) بِفَتْحِ الطَّاءِ هُوَ الْمَاءَ الَّذِيْ يُتَطَهَّرُ بِهِ.

(اور جنتی) کا گزر دوسرے (دوزخی) آدمی کے پاس سے ہوگا، وہ کہے گا کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں وضو کرنے کے لیے پانی دیا تھا، وہ (اس کی) سفارش کر دے گا- ایک اور آدمی کا گزر (تیسرے) آدمی کے پاس سے ہوگا اور وہ کہے گا کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا اور میں (کام کرنے کے لیے) گیا تھا- لہٰذا وہ اس کی سفارش کرے گا- (یہ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں اور اسے بیہقی نے بھی ذکر کیا ہے- ابن ابی الدنیا نے اسے کتاب اصطناع المعروف میں ذکر کیا ہے)

۱۵۳۱- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا [أَيْضًا] بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ سَبْعِيْنَ سَيِّئَةً إِلَى أَنْ يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ فَارَقَهُ فَإِنْ قُضِيَتْ حَاجَتُهُ عَلَى يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَإِنْ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)).

۱۵۳۱- انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کے لیے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی واپسی تک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے لیے ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے ستر گناہ مٹا دیتا ہے- اگر اس کے ہاتھوں اس کا کام مکمل ہو جائے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلنے کے دن تھا اور اگر اس دوران فوت ہو جائے تو وہ بلا حساب جنت میں جائے گا- (ابن ابی الدنیا)

۱۵۳۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيْرِ عَسِيْرٍ أَعَانَهُ اللهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۳۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو صاحب اقتدار تک کسی اچھے کام کے لیے پہنچائے یا مشکل آسان کرنے کے لیے ذریعہ بنے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قدموں کے پھسلنے کے وقت اسے (پل) صراط سے گزرنے کے لیے اس کی مدد فرمائے گا- (طبرانی، ابن حبان)

۱۵۳۳- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ

۱۵۳۳- حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۵۳۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۰/۸) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس میں عبدالرحیم راوی متروک ہے اور میں نے ابن ابی الدنیا کی کتاب میں یہ حدیث نہیں پائی-

۱۵۳۲- معجم طبرانی صغیر ۲۷٤/۱ ـ ابن حبان (الاحسان) ۳۷۳/۱ ـ

اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ [قِيلَ] : أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ [قَالَ]: يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَ يَتَصَدَّقُ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ: يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ: يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

کریم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان کے ذمے صدقہ ہے- عرض کیا گیا اگر اسے (صدقہ کرنے کے لیے کچھ) نہ ملے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا دست کاری کے ذریعے اپنا پیٹ بھی پالے اور صدقہ بھی کرے- اس (راوی نے) عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ کر سکے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کمزور ضرورت مند کی مدد کرے- عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ کرے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا (لوگوں کو) اچھا کام اور نیکی کرنے کو کہے- اس (راوی) نے عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ کرے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا برائی سے باز رہے، یہی صدقہ ہے- (بخاری، مسلم)

ثواب من أدخل على مسلم سرورًا

کسی مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب

١٥٣٤- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا يُحِبُّ لِيَسُرَّهُ بِذٰلِكَ سَرَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۳۴- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات ایسے طریقے سے کرے جس سے اسے خوشی حاصل ہو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے خوش کرے گا- (طبرانی، اس کی سند حسن ہے)

١٥٣٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَسَوْتَ عَوْرَتَهُ أَوْ أَشْبَعْتَ جَوْعَتَهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَتَهُ)).

۱۵۳۵- حضرت عمرؓ سے مرفوع روایت ہے کہ سب سے افضل کام مومن کو لباس پہنا کر یا کھانا کھلا کر یا اس کا کوئی کام کر کے اس کے لیے خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے- (طبرانی)

١٥٣٦- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۱۵۳۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۳- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب علی کل مسلم- صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف-

۱۵۳۴- معجم طبرانی صغیر ۲/۲۸۸-

۱۵۳۵- مجھے یہ طبرانی کی تینوں معاجم میں حدیث نہیں ملی-

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى بَعْدَ الْفَرَائِضِ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُسْلِمِ)).

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے افضل کام مسلمان کے لیے خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔" (طبرانی)

۱۵۳۷- خَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِأَخِيهِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ إِدْخَالِ سُرُورٍ رَفَعَهُ اللهُ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَا مِنَ الْجَنَّةِ)).

۱۵۳۷- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان کو کسی اچھے کام تک پہنچنے یا کوئی بھی خوشی مہیا کرنے میں صاحب اقتدار تک پہنچانے کے لیے ذریعہ بنے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے گا۔ (طبرانی)

۱۵۳۸- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِدْخَالَكَ السُّرُورَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ)).

۱۵۳۸- حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تمہارا کسی مسلمان بھائی کے لیے خوشی کا موقع فراہم کرنا مغفرت کا مستحق بنانے والے کاموں میں سے ہے۔ (طبرانی)

۱۵۳۹- وَخَرَّجَ أَبُو الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ فَقَالَ: ((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ وَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا

۱۵۳۹- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ مفید ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل مسلمان بھائی کو اس کی تکلیف دور کر کے یا اس کا قرضہ ادا کر کے یا اس کی بھوک ختم کر کے خوش کرنا ہے۔ ایک مسلمان بھائی کے کام کے لیے اس

۱۵۳۶- معجم کبیر طبرانی ۷۱/۱۱۔

۱۵۳۷- معجم صغیر طبرانی (۲۷٤/۱) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی حدیث ذکر ہوئی ہے۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

۱۵۳۸- معجم کبیر طبرانی ۸٤/۳۔

۱۵۳۹- الترغیب والترھیب (الاصبھانی) ٤۷۵/۱۔

أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوْعًا وَلأَنْ أَمْشِيْ مَعَ أَخٍ لِي فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ شَهْرًا وَ مَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلأَ اللهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضًا وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيْهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَقْضِيَهَا لَهُ ثَبَّتَ اللهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزُولُ الأَقْدَامُ)).

کے ساتھ جانا مجھے اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ جو شخص طاقت ہونے کے باوجود غصہ پی جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا دل خوشی سے باغ باغ کر دے گا اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام کی خاطر پورا ہونے تک اس کے ساتھ چلے گا اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم مضبوط رکھے گا جس نے قدم پھسل رہے ہوں گے۔(ابوالقاسم اصبہانی)

۱۵۴۰ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سُرُوْرًا لَمْ يَرْضَ اللهُ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)).

۱۵۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان گھرانے کو خوش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت سے کم عوض پسند نہیں کرتا۔(طبرانی)

۱۵۴۱ - وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوْفِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا أَدْخَلَ رَجُلٌ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا إِلاَّ خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُوْرِ مَلَكًا يَعْبُدُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَيُوَحِّدُهُ فَإِذَا صَارَ الْعَبْدُ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ ذَلِكَ السُّرُوْرُ فَيَقُولُ: مَا تَعْرِفُنِيْ فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ: أَنَا السُّرُوْرُ الَّذِيْ أَدْخَلْتَنِيْ عَلَى فُلاَنٍ أَنَا الْيَوْمَ أُوْنِسُ وَحْشَتَكَ وَأُلَقِّنُكَ حُجَّتَكَ وَأُثَبِّتُكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَأُشْهِدُكَ مَشَاهِدَ يَوْمِ

۱۵۴۱۔ جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے، جو اللہ عزوجل کی عبادت اور اس کی توحید بیان کرتا رہتا ہے اور جب وہ شخص قبر میں چلا جاتا ہے وہ خوشی اس کے پاس آتی ہے اور کہتی ہے تم مجھے پہچانتے نہیں ہو؟ وہ اسے کہتا ہے تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے اس شخص کے لیے مہیا کیا تھا۔ آج میں تمہاری وحشت کو دور کروں گی اور تمہیں دلائل کی تلقین کروں گی اور تمہیں پختہ بات پر ثابت قدم رکھوں گی۔ میں قیامت کے روز تمام مقامات پر موجود ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے لیے سفارش کروں گی

۱۵۴۰۔ معجم صغیر طبرانی ۱۳۲/۲۔

۱۵۴۱۔ مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی۔

الْقِيَامَةِ وَ أَتَشَفَّعُ لَكَ إِلَى رَبِّكَ وَ أُرِيكَ مَنْزِلَكَ مِنَ الْجَنَّةِ)). قُلْتُ هَذَا مُرْسَلٌ وَ اللهُ أَعْلَمُ.

اور جنت میں تمہارا ٹھکانہ تمہیں دکھاؤں گی۔(اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع المعروف میں باسند ذکر کیا ہے اور یہ روایت مرسل ہے)واللہ اعلم

ثواب من عاد مريضا

مریض کی عیادت کا ثواب

۱۵٤۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا بْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ: يَا رَبِّ أَسْقِيكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴۲- حضرت ابوہریرۃؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہو گیا تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔وہ کہے گا اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا وہ بندہ مریض تھا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے ہاں پاتا۔اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔وہ کہے گا اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے کھلاتا (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کیا تم نہیں جانتے کہ میرے اس بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا، لیکن تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔کیا تمہیں علم نہیں کہ اگر تم اسے کھلاتے تو اسے میرے ہاں پالیتے۔اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا تو رب العالمین ہے۔(اللہ تعالیٰ) فرمائے گا میرے اس بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔اگر تو اسے پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پالیتا۔(مسلم)

۱٥٤۳- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَادَ

۱۵۴۳- انہی (حضرت ابوہریرۃؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی مریض

۱۵۴۲- صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل عيادة المريض۔

مَرِيضًا نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّه قَالَ: ((إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ ا للهُ تَعَالَى: طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً فِي الْجَنَّةِ)).

کی عیادت کرتا ہے، آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے تم خوش رہو تمہارا چلنا خوش گوار ہوا اور تم نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)۔ اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے بھی ذکر کیا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اسے ملنے جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خوش رہو تمہارا چلنا خوش گوار ہوا اور تم نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا۔

١٥٤٤- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ [رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ] أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ أَبُوبَكْرٍ [رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ] أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ تَبِعَ مِنكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ: أَبُوبَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ ا للهِ صَلَّي ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۴۴- (حضرت ابوہریرہؓ) سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج روزہ کس نے رکھا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ پھر آپ نے فرمایا آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خوبیاں جس آدمی میں بھی جمع ہو جائیں وہ جنت میں ضرور داخل ہو جاتا ہے۔ (ابن حبان)

١٥٤٥- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا للهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى ا للهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ عَادَ

۱۵۴۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان میں سے کوئی کام سر انجام دے گا اللہ عزوجل اس کا ضامن ہو گا۔ جو شخص مریض کی عیادت کرے،

۱۵۴۳- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی عیادۃ المریض، سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٦٩/٤۔

۱۵۴۴- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٦٩/٤ میں یہ حدیث ابوہریرہؓ کے ہم معنی بیان ہوئی ہے۔

۱۵۴۵- مسند احمد ٢٤١/٥ معجم کبیر طبرانی ٣٨/٢٠ صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٩١/٤ میں یہ حدیث ابو سعیدؓ سے ہم معنی ذکر ہوئی ہے۔

مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَازِيًا أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ تَعْزِيرَهُ وَ تَوْقِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلِمَ مِنَ النَّاسِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

جنازے کے ساتھ جائے یا مجاہد بن کر جائے یا حاکم وقت کے پاس اسے حکم الٰہی سے آگاہ کرنے کے لیے جائے یا اپنے گھر میں بیٹھ رہے تاکہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔ (احمد، طبرانی، ابن خزیمہ، ابن حبان)

١٥٤٦ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَ شَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا وَ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ أَعْتَقَ رَقَبَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۴۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پانچ ایسے کام ہیں کہ جو شخص ایک دن میں انہیں سرانجام دے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں لکھ دے گا۔ جو شخص مریض کی عیادت کرے، جنازے کے لیے جائے، دن کا روزہ رکھے، جمعہ کے لیے جائے اور غلام آزاد کرے۔ (ابن حبان)

١٥٤٧ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عُودُوا الْمَرْضَى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرْكُمُ الْآخِرَةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۴۷- انہی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریضوں کی عیادت کرو، جنازوں کے ساتھ جاؤ، یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گے۔ (احمد، ابن حبان)

١٥٤٨ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَمْرٍو [وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَظَلَّهُ اللهُ بِخَمْسَةٍ وَ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُونَ لَهُ وَلَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَفْرُغَ فَإِذَا فَرَغَ كَتَبَ اللهُ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَ مَنْ

۱۵۴۸- حضرات ابوہریرہ، عبدالرحمٰن بن عمرو اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کے لیے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کر دیتا ہے جو اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور وہ (کام سے) فارغ ہونے تک اللہ کی رحمت میں رہتا ہے۔ جب وہ فارغ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک حج اور عمرے (کا ثواب) لکھ دیتے ہیں اور جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر

۱۵۴۶- صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٩١/٤۔

۱۵۴۷- مسند احمد ۲۳/۳ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٦٧/٤۔

۱۵۴۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۹/۲) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جعفر بن میسرہ اشجعی راوی ضعیف ہے۔ مجھے یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

عَادَ مَرِيْضًا أَظَلَّهُ اللهُ بِخَمْسَةٍ وَ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لاَ يَرْفَعُ قَدَمًا إِلاَّ كُتِبَ لَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَ لاَ يَضَعُ قَدَمًا إِلاَّ حُطَّ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَ رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ حَتّٰى يَقْعُدَ فِيْ مَقْعَدِهِ فَإِذَا قَعَدَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَلاَ يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا أَقْبَلَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ إِلَى مَنْزِلِهِ))۔

پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کر دیتے ہیں۔اس کے ہر قدم اٹھانے پر اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر قدم رکھنے پر ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر (آکر) بیٹھ جاتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے رحمت خداوندی اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور وہ اسی عالم میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گھر میں پہنچ جاتا ہے۔(طبرانی)

١٥٤٩ - وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَإِنَّمَا يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيْضِ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا لِلصَّحِيْحِ فِي الَّذِيْ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ فَمَا لِلْمَرِيْضِ قَالَ: ((تُحَطُّ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ)) وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكَفَّارَاتِ وَزَادَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))۔

۱۵۴۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں مستغرق ہوتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو ہے وہ ثواب جو تندرست آدمی کو مریض کی عیادت کے عوض ملتا ہے، مریض کو کتنا ثواب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا (بیماری) اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔(طبرانی)

اسے ابن ابی الدنیا نے "کتاب المرض والکفارات" میں بھی ذکر کیا ہے اور اس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی تین دن بیمار رہتا ہے، وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلنے کے دن تھا۔

١٥٥٠ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ

۱۵۵۰- حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے، وہ بیٹھنے تک اللہ کی رحمت میں مستغرق

۱۵۴۹- مسند احمد ۱۷٤/٤، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۷/۲) میں کہا ہے اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن الحکم بن ابان راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث اوسط اور صغیر دونوں میں نہیں ملی اس طرح ابن ابی الدنیا کی کتاب المرض والکفارات مطبوعہ حالت میں نہیں ملی۔

۱۵۵۰- مسند احمد۳۰٤/۳، مسند بزار (کشف الاستار) ۳٦۸/۱، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲٦۷/٤۔

يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

ہوتا ہے اور جب بیٹھ جاتا ہے وہ اس میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ (بزار، ابن حبان، احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۵۱- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِيهَا)) وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَ زَادَ فِيهِ ((وَ إِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَا يَزَالُ يَخُوضُ فِيهَا حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ)).

۱۵۵۱- حضرت کعب بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ اللہ کی رحمت میں ہوتا ہے اور جب وہ اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے، وہ اس میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ اسے طبرانی نے عمرو بن حزمؓ کے حوالے سے اس اضافہ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جب وہ اس کے پاس سے کھڑا ہوتا ہے، وہ اس وقت تک رحمت میں مستغرق رہتا ہے جب تک وہ اس جگہ واپس نہ آجائے جہاں سے گیا تھا۔

۱۵۵۲- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَ عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۵۲- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جائے، اسے دوزخ سے ستر سال (میں طے ہونے والی مسافت) کے برابر دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ اس کی سند حسن ہے)

۱۵۵۳- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ: ((جَنَاهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ((الْخُرْفَةُ)) بِضَمِّ الْخَاءِ [الْمُعْجَمَةِ] وَ إِسْكَانِ الرَّاءِ هُوَ مَا يُخْتَرَفُ مِنَ النَّخْلِ أَيْ

۱۵۵۳- حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، وہ واپس آنے تک جنت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے خرفہ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا میوہ۔ (مسلم)

۱۵۵۱- معجم کبیر طبرانی ۱۰۲/۱۹ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۷/۲) میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۵۵۲- سنن ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی فضل العیادة علی الوضوء۔

۱۵۵۳- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب فضل عیادة المریض۔

يجتنى يقال: خَرَفْتُ النخلة أخرفها.

١٥٥٤-[وَعَنْ] عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ مَشَى فِي خُرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا إِلاَّ خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَ مَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَه مَرْفُوعًا هٰكَذَا وَ أَبُو دَاوُدَ مَوْقُوفًا بِاخْتِصَارٍ وَ زَادَ فِيْهِ ((وَ كَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ)) [وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ لَفْظُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلاَّ صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَ إِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلاَّ صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَ كَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ))] وَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ بِنَحْوِ التِّرْمِذِيِّ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ قَوْلُهُ: ((فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ)) بِكَسْرِ الْخَاءِ أَيْ أَخْشَاءِ ثَمَرِ الجنة شبه ما يحوزه عائد المريض من الثواب بما يحوزه المخترف من الثمر والله أعلم.

۱۵۵۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ بیٹھنے تک جنت کے میووں میں چلتا رہتا ہے اور جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور جب کوئی آدمی شام کے وقت مریض کی عیادت کرتا ہے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے ساتھ (رہ کر) بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ صبح کے وقت جائے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔(اسے احمد اور ابن ماجہ نے مرفوع اور ابوداؤد نے مختصر اور موقوف ذکر کیا ہے)

ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ جنت کے باغیچے میں ہوتا ہے۔

ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور وہ جنت کے باغ میں رہتا ہے۔(اسے ابن حبان اور حاکم نے ترمذی کے قریب قریب الفاظ میں ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۵۵۴- مسند احمد ۸۱/۱ سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فى ثواب من عاد مريضاً سنن ابوداؤد كتاب الجنائز باب فى فضل العيادة على الوضوء سنن ترمذى كتاب الجنائز باب ماجاء فى عيادة المريض، صحيح ابن حبان (الاحسان) ٢٦٨/٤ مستدرك حاكم ٣٥٠/١۔

ثواب هذا الدعاء عند المريض [لِلْمَرِيْضِ]

۱۵۵۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلاَّ عَافَاهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

مریض کے پاس دعا پڑھنے کا ثواب

۱۵۵۵- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جو قریب المرگ نہ ہو اور اس کے پاس سات دفعہ یہ دعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے ضرور شفا دے دیتا ہے، "اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك" (میں اللہ عظیم سے جو عرش عظیم کا مالک ہے، دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفایاب کرے) (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

ثواب دعاء المريض لعائده

۱۵۵۶- خَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ [الْمَرَضِ] وَ الْكَفَّارَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتَّى يَبْرَأَ)).

۱۵۵۷- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ

مریض کی طرف سے عیادت کرنے والے کے لیے دعا کا ثواب

۱۵۵۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض جب تک شفایاب نہ ہو جائے اس کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات میں ذکر کیا ہے)

۱۵۵۷- حضرت عمر بن خطابؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو، اس کی دعا

۱۵۵۵- سنن ابوداؤد كتاب الجنائز باب الدعاء عند العيادة، سنن ترمذی کتاب الطب باب (۳۲) صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۴/۴، مستدرك حاكم ۴۱۶/۴۔

۱۵۵۶- مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی۔

۱۵۵۷- سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فی عيادة المريض۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن یہ منقطع ہے۔

يَدْعُو لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ إِلاَّ أَنَّ فِيْهِ انْقِطَاعًا.

فرشتوں کی دعا کے برابر ہوتی ہے۔(ابن ماجہ اس کی سند بہتر ہے، لیکن اس میں انقطاع ہے)

۱۵۵۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عُودُوا الْمَرْضَى وَ مُرُوهُمْ فَلْيَدْعُوا لَكُمْ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيْضِ مُسْتَجَابَةٌ [وَ ذَنْبُهُ مَغْفُورٌ])).

۱۵۵۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماروں کی عیادت کیا کرو اور انہیں اپنے لیے دعا کے لیے کہا کرو، مریض کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کا گناہ معاف ہوتا ہے۔ (طبرانی)

❁❁❁

۱۵۵۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲/ ۲۹۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن قیس الضبی راوی متروک الحدیث ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

١٤۔ أَبْوَابُ الْأَدَبِ وَ الزُّهْدِ وَغَيْرِهَا

۱۴-زہد و تقویٰ اور آداب

ثواب حسن الخلق وفضله

حسن خلق کا ثواب اور فضیلت

قَالَ اللهُ تَعَالَى مُثْنِيًا عَلَى حَبِيْبِهِ وَصَفِيِّهِ وَأَشْرَفِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم ﴿ وَ إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾. [القلم : ٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، برگزیدہ اور تمام مخلوق میں سے افضل و برتر شخصیت حضرت محمد ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ﴿وَ إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ اور تمہارے اخلاق بہت عالی ہیں۔

١٥٥٩– وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا وَ لَا مُتَفَحِّشًا وَ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۵۵۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی فحش گوئی کرتے تھے- آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں-(بخاری، مسلم)

١٥٦٠– وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَ الْإِثْمِ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶۰- حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا نیکی حسن سلوک کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتا ہے اور اس کا لوگوں کو معلوم ہونا تمہیں برا لگتا ہے-(مسلم)

١٥٦١– وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۱۵۶۱- حضرت ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ

۱۵۵۹- صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کثرة حیائه ﷺ۔

۱۵۶۰- صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تفسیر البر والاثم۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ أَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ لوگ ہیں جو بہترین اخلاق کے مالک ہیں اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ انتہائی نرم ہیں۔ (ترمذی، حاکم، ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح بخاری کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے)

١٥٦٢ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا (بہترین لوگ) وہ ہیں جو تم میں سے لمبی عمر پانے والے اور بہترین اخلاق والے ہیں۔ (بزار، ابن حبان)

١٥٦٣ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۳۔ انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والے وہ ہیں جو ان میں سے بہترین اخلاق کے مالک ہیں اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہترین ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی نیز ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے)

١٥٦٤ - وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ إِذَا جَاءَهُ أُنَاسٌ

۱۵۶۴۔ حضرت اسامہ بن شریکؓ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس (ہمہ تن گوش اس طرح) بیٹھے ہوئے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں، ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کر رہا تھا۔ اچانک آپ کے پاس

۱۵۶۱۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان، مستدرك حاکم ۱/۳ حاکم نے کہا ہے: مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ابو قلابہ نے حضرت عائشہ سے سنا نہ ہو۔

۱۵۶۲۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۲/ ٤٠٦۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/ ۳٥۲۔

۱۵۶۳۔ سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان باب ماجاء فی استکمال الایمان۔

۱۵۶۴۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/ ۲٤) میں کہا ہے: اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) معجم طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/ ۳٤۹۔

فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ عِبَادِ اللهِ إِلَى اللهِ قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحِ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ فِي رِوَايَةٍ لابْنِ حِبَّانَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الإِنْسَانُ قَالَ: ((خُلُقٌ حَسَنٌ)).

کچھ لوگ آگئے اور انہوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ان میں سے اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے (اس حدیث کو طبرانی نے صحیح بخاری کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے) اس کی ایک دوسری سند کے الفاظ یہ ہیں کہ انہوں نے کہا انسان کو سب سے اچھی کون سی نعمت عطا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا حسن خلق۔

۱۵۶۵- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ وَ سَمُرَةُ وَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ: ((إِنَّ الْفُحْشَ وَ التَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الإِسْلامِ فِي شَيْءٍ وَ إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۵۶۵- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں ایک نشست میں نبی کریم ﷺ حضرت سمرہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فحش گوئی اور بدزبانی اسلام میں قطعاً نہیں ہے۔ اسلام میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔ (اس کی سند حسن ہے)

۱۵۶۶- وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّلاةِ أَفْضَلُ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ)) قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) قَالَ: أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

۱۵۶۶- حضرت عمیر بن قتادہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل نماز کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (افضل نماز وہ ہے) جس میں قیام لمبا ہو۔ اس نے عرض کیا؟ سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا (جو) تنگ دست آدمی کے خون پسینے کی کمائی (میں سے ہو) اس نے عرض کیا اہل ایمان میں سے سب سے کامل ایمان کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا اخلاق بہت اچھا ہے۔ (طبرانی اس کی سند حسن ہے)

۱۵۶۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((كَرَمُ

۱۵۶۷- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی بزرگی اس کا دین ہے۔ اس

۱۵۶۵- مسند احمد ۸۹/۵۔

۱۵۶۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۴۶/۳) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سوید ابو حاتم متکلم فیہ راوی ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

الْمُؤْمِنِ دِينُهُ وَ مُرُوءَتُهُ عَقْلُهُ وَ حَسَبُهُ خُلُقُهُ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

کی مروت اس کی عقل مندی ہے اور اس کا حسب و نسب اس کا اخلاق ہے۔(ابن حبان، حاکم، نیز اس نے اسے مسلم کی شرط مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۱۵۶۸- وَعَنْ أَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَ لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَ لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ فِي حَدِيثٍ.

۱۵۶۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے ابوذر! سوچ بچار جیسی کوئی عقل مندی نہیں۔ استغفار جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور حسن اخلاق جیسا کوئی حسب و نسب نہیں۔(طبرانی، ابن حبان)

۱۵۶۹- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۶۹- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔(اسے ترمذی نے روایت کیا ہے نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۱۵۷۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۷۰- حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے نزدیک بیٹھے گا؟ یہ بات آپ نے دو یا تین دفعہ دہرائی۔ صحابہ نے کہا ہاں یارسول اللہ! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا (یہ وہ شخص ہے) جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے۔(احمد، ابن حبان)

۱۵۷۱- وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ أَحَبَّكُمْ

۱۵۷۱- حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ

۱۵۶۷- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۱/۱ مستدرك حاکم ۱۲۳/۱ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں مسلم ضعیف ہے۔

۱۵۶۸- طبرانی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۱/۱۔

۱۵۶۹- سنن ترمذی' کتاب البر والصلة باب ماجاء فی معالی الاخلاق۔

۱۵۷۰- مسند احمد ۱۸۵/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۲/۱۔

إِلَيَّ وَ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي فِي الآخِرَةِ أَسْوَؤُكُمْ أَخْلاَقًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

نزدیک وہ ہو گا جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ ہو گا جو سب سے زیادہ بداخلاق ہو گا۔ (احمد، ابن حبان۔ احمد نے اسے ایسی سند کے ساتھ بیان کیا جس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۵۷۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا الْمُوَطَّئُونَ أَكْنَافًا الَّذِينَ يَأْلَفُونَ وَ يُؤْلَفُونَ وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الأَحِبَّةِ الْمُلْتَمِسُونَ لِلْبُرَاءِ الْعَيْبَ)).

۱۵۷۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو سب سے بہتر اخلاق کے مالک ہیں، نرم مزاج ہیں، لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں اور لوگ ان سے مانوس ہوتے ہیں، اور تم میں سے انتہائی ناپسندیدہ وہ ہیں جو چغل خور ہیں، دوستوں میں تفریق پیدا کرنے والے ہیں، بے گناہوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (طبرانی)

۱۵۷۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَاسْئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ: ((الْفَمُ وَ الْفَرْجُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۷۳- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ زیادہ تر لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا سبب کون سی چیز ہو گی؟ آپ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور بہتر اخلاق۔ پھر دریافت کیا گیا کہ زیادہ تر لوگوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا سبب کون سی چیز ہو گی؟ آپ نے فرمایا زبان اور شرم گاہ۔ (ترمذی، ابن حبان، نیز ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے)

۱۵۷۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: ((يَا أَبَاذَرٍّ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا)) قَالَ:

۱۵۷۴- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ابوذرؓ سے ہوئی تو آپ نے انھیں فرمایا اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے دو کام نہ بتاؤں جو کرنے میں آسان ہیں، لیکن ترازو میں دوسرے کاموں سے زیادہ وزنی ہوں گے؟ انہوں نے عرض کیا

۱۵۷۱- مسند احمد ۱۹۳/۴ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۱/۱۔

۱۵۷۲- معجم صغیر طبرانی ۸۹/۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں صالح بن بشیر المری ضعیف راوی ہے۔

۱۵۷۳- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة باب ماجاء فی معالی الاخلاق، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۹/۱۔

بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَ طُولُ الصَّمْتِ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَحَدُ أَسَانِيْدِهِمْ صَحِيْحٌ وَ رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ [عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَمْرَيْنِ خَفِيْفٌ مُؤْنَتُهُمَا عَظِيْمٌ أَجْرُهُمَا لَمْ يُلْقَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِهِمَا طُولُ الصَّمْتِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ)).

یارسول اللہ! ضرور بتائیں- آپ نے فرمایا اچھے اخلاق اور خاموشی کو اپنا لے، مجھے اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں نے ان جیسا کوئی کام نہیں کیا- (یعنی دنیا میں ان کے برابر کوئی کام نہیں) (ابو یعلی، بزار، طبرانی، ان کی ایک سند صحیح ہے) ابو الشیخ نے اسے "کتاب الثواب" میں ابو درداء! کے حوالے سے ذکر کیا ہے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو درداء کیا میں تمہیں دو ایسے کام نہ بتاؤں جو کرنے میں ہلکے پھلکے ہیں، لیکن ان کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ان جیسا کوئی کام مشروع نہیں فرمایا، وہ ہے خاموشی اور حسن اخلاق-

۱۵۷۵ – وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلَ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۷۵- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن کے ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہو گا- (ابوداؤد' ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

۱۵۷٦ – وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ الْأَخْلَاقَ مِنَ اللهِ فَمَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا مَنَحَهُ خُلُقًا حَسَنًا وَ مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا مَنَحَهُ خُلُقًا سَيِّئًا)).

۱۵۷٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اخلاق و عادات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جس آدمی سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے حسن خلق نصیب فرماتا ہے اور جس سے برائی کا ارادہ ہو اسے بد اخلاقی دے دیتا ہے- (طبرانی)

۱۵۷۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۲/۸) میں کہا ہے: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں" مجھے یہ حدیث مسند ابو یعلی معاجم طبرانی میں نہیں مل سکی- مسند بزار (کشف الاستار ۴۰٦/۲)-

۱۵۷۵- سنن ابوداؤد' کتاب الادب' باب فی حسن الخلق- سنن ترمذی' کتاب البر و الصلة' باب ماجاء فی حسن الخلق-

۱۵۷٦- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۰/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مسلم بن علی ضعیف راوی ہے- مجھے یہ حدیث مجمع اوسط میں نہیں مل سکی-

۱۵۷۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخُلُقُ الْحَسَنُ يُذِيبُ الْخَطَايَا كَمَا يُذِيبُ الْمَاءُ الْجَلِيْدَ وَ الْخُلُقُ السُّوْءُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ)).

۱۵۷۷- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش اخلاقی گناہوں کو ایسے پگھلا دیتی ہے جیسے پانی اور بد خلقی عمل کو ایسے خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔ (طبرانی، بیہقی)

۱۵۷۸- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا] يَا رَسُولَ اللّٰهِ: الْمَرْأَةُ تَكُونُ لَهَا زَوْجَانِ ثُمَّ تَمُوتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ هِيَ وَ زَوْجَاهَا لِأَيِّهِمَا تَكُونُ لِلْأَوَّلِ أَوْ لِلْآخِرِ قَالَ: ((تُخَيَّرُ أَحْسَنَهَا خُلُقًا كَانَ مَعَهَا فِي الدُّنْيَا يَكُونُ زَوْجَهَا يَا أُمَّ حَبِيْبَةَ ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ)).

۱۵۷۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ایک عورت کے دو خاوند ہوں، پھر وہ مر جائے اور وہ اور اس کے دونوں خاوند جنت میں چلے جائیں تو وہ کس کی بیوی ہوگی پہلے کی یا دوسرے کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں اس سے بہتر سلوک کرتا ہے وہ اسے اختیار کرے گی اور وہ اس کا خاوند ہوگا۔ اے ام حبیبہ! حسن اخلاق دنیا و آخرت دونوں کو جیت گیا۔ (بزار، طبرانی)

۱۵۷۹- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ إِنْ كَانَ مَازِحًا وَ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ

۱۵۷۹- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایسے شخص کے لیے جنت کے اردگرد ایک گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑے کو ترک کر دے اور ایسے شخص کے لیے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو مذاق کی حالت میں بھی جھوٹ نہ بولے اور ایسے شخص کے لیے

۱۵۷۷- معجم اوسط طبرانی ۱/۴۷۰۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۲٤) میں کہا ہے: اس کی سند میں عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔ بیہقی کی المدخل - الآداب اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۵۷۸- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۴۰۸۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے: "اسے بزار اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبید بن اسحاق راوی متروک ہے۔ مجھے یہ حدیث طبرانی کے ہاں نہیں مل سکی۔

۱۵۷۹- سنن ابوداؤد کتاب الادب، باب فی حسن الخلق۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء۔ سنن ابن ماجہ کتاب الزھد، باب الریاء والسمعۃ۔

لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ ((رَبَض الْجَنَّةِ)) بِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَ بالتحريك هو ما حولها.
و ((الزَّعِيمُ)) الكفيل الضامن.

جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔(ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۵۸۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَوْحَى اللهُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا خَلِيلِيْ حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلُ مَدْخَلَ الْأَبْرَارِ وَ إِنَّ كَلِمَتِيْ سَبَقَتْ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ أَنْ أُظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِيْ وَ أَنْ أَسْقِيَهُ مِنْ حَظِيْرَةِ قُدْسِيْ وَ أَنْ أُدْنِيَهُ مِنْ جِوَارِيْ)).

۱۵۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی، اے میرے خلیل! اپنا اخلاق خوب صورت بنا اگرچہ کافروں سے سامنا ہو، تو نیک لوگوں کے رہنے کی جگہ میں رہے گا۔ میری تقدیر حسن اخلاق کے مالک شخص کے لیے یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دوں گا اور اس کو اپنے پڑوس میں رکھوں گا۔(طبرانی)

۱۵۸۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ لَيُبَلِّغُ الْعَبْدَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۵۸۱- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حسن اخلاق کے ذریعے بندے کو صوم و صلاۃ کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ (طبرانی، حاکم، نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۱۵۸۲- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ عَظِيمَ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَ شَرَفَ الْمَنَازِلِ وَ إِنَّهُ لَضَعِيفُ الْعِبَادَةِ وَ إِنَّهُ

۱۵۸۲- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حسن خلق کے ذریعے بندہ آخرت کے عظیم درجات اور بلند مراتب پر فائز ہو جائے گا حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہو گا اور بد اخلاقی کے باعث جہنم کے نچلے ترین درجے

۱۵۸۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۲۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مومل بن عبدالرحمٰن ثقفی ضعیف ہے۔

۱۵۸۱- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرك حاكم ۱/۶۰ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۵۸۲- معجم كبير طبرانى ۱/۲۳۳ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۲۵) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے اپنے استاذ المقدام بن داؤد سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

لَيَبْلُغُ بِسُوءِ خُلُقِهِ أَسْفَلَ دَرَجَةٍ فِي جَهَنَّمِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

میں چلا جائے گا- (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۸۳- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدَّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ وَالْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللهِ بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَ كَرَمِ ضَرِيبَتِهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ لاَ بَأْسَ بِهِ فِي الْمُتَابَعَاتِ: ((الضَّرِيبَةُ)) بفتح الضاد المعجمة هي السجية والطبيعة.

۱۵۸۳- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سادہ لوح مسلمان اپنے حسن اخلاق اور خوش مزاجی کے ذریعے بہت بڑے روزہ دار اور راتوں کو قیام اللیل کے دوران قرآن مجید پڑھنے والے کے درجے کو پہنچ جائے گا- (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے متابعات میں قابل قبول ہے)

۱۵۸٤- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ [وَقَالَ] : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ وَ صَائِمِ النَّهَارِ)).

۱۵۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن اپنے حسن اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور تہجد گزار کے درجے کو پہنچ جائے گا (ابوداؤد، ابن حبان) حاکم نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اسے بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں کہ) مومن اپنے حسن اخلاق کے ذریعے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات حاصل کرے گا-

۱۵۸٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ الظَّامِئِ بِالْهَوَاجِرِ)).

۱۵۸۵- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی حسن اخلاق کے ذریعے رات کو قیام کرنے والے اور دوپہروں کو پیاسا رہنے والے کا درجہ حاصل کرے گا- (طبرانی)

۱۵۸۳- مسند احمد ۱٦/٤ میں عرابہ جہنی سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے-

۱۵۸۴- سنن ابوداؤد' کتاب الادب' باب فی حسن الخلق- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۰/۱- مستدرک حاکم ۵۳/۱ میں حضرت عائشہ سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے-

۱۵۸۵- معجم کبیر طبرانی ۱۹۸/۸-

ثواب الحياء

شرم وحیا کا ثواب

١٥٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ أَوْ بِضْعٌ وَ سِتُّوْنَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۵۸۶- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ساٹھ یا ستر سے زائد شاخیں ہیں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا ذکر ہے اور سب سے کم، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی شاخ ہے۔(بخاری، مسلم)

١٥٨٧- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ وَالإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ الْبَذَاءَ مِنَ الْجَفَاءِ وَ الْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۸۷- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہو گا، فحش گوئی بداخلاقی ہے اور بداخلاقی دوزخ میں ہو گی۔(احمد، ابن حبان، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

١٥٨٨- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْحَيَاءُ وَ الإِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيْعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ.

۱۵۸۸- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں، جب ان میں سے ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١٥٨٩- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ وَ مَا كَانَ

۱۵۸۹- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے

۱۵۸۶- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب امور ایمان۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان و فضلھا۔

۱۵۸۷- مسند احمد ۵۰۱/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۲۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الحیاء۔

۱۵۸۸- مستدرک حاکم ۲۲/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

مزین کر دیتی ہے۔(ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۵۹۰- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْحَيَاءُ وَ الْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيْمَانِ وَ الْبَذَاءُ وَ الْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ خَرَّجَهُ الطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَ الْعِيُّ مِنَ الإِيْمَانِ وَ هُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ وَ الْفُحْشُ وَالْبَذَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ النَّارِ وَ يُبَاعِدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ)): ((الْبَذَاءُ)) بباء موحدة مفتوحة و ذال معجمة ممدود و ((الْعِيُّ)) بكسر العين المهملة قال الترمذي عقيب هذا الحديث و العي قلة الكلام و ((الْبَذَاءُ)) هو الفحش في الكلام و البيان هو كثرة الكلام مثل هؤلاء الخطباء الذين يخطبون فيتوسعون في الكلام وَيَتَفَصَّحُوْنَ فيه من مدح الناس فيما لا يرضى الله تعالى.

۱۵۹۰- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حیا اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں اور بے حیائی اور زیادہ گوئی نفاق کی شاخیں ہیں (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے) طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حیا اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہے اور وہ دونوں جنت کے نزدیک کرتے ہیں اور دوزخ سے دور کرتے ہیں۔ بے حیائی اور زیادہ گوئی شیطان کی طرف سے ہے اور یہ دونوں دوزخ کے نزدیک کر دیتے ہیں اور جنت سے دور۔ بے حیائی سے مراد فحش باتیں کرنا ہے اور زیادہ گوئی سے مراد زیادہ باتیں کرنا ہے جیسا کہ تقریریں کرنے والے (بعض) خطبا کرتے ہیں بات کو لمبا کرتے ہیں اور لوگوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ تعریف کی غرض سے فصاحت کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۵۹۱- وَخَرَّجَ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا

۱۵۹۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مذہب میں اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

۱۵۸۹- سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الفحش و التفحش۔

۱۵۹۰- سنن ترمذی، کتاب البروالصلة، باب ماجاء فی العی- معجم صغیر طبرانی (۲۷۳/۲) میں عمران بن حصین سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے۔

۱۵۹۱- سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ صالح بن حیان اور سعید بن محمد الوراق دونوں ضعیف ہیں۔

خُلُقُ الإِسْلَامِ الْحَيَاءُ)) وَ رَوَاهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(ابن ماجہ۔اس نے اسے حضرت انسؓ کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے)

ثواب الصدق

سچ بولنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [مائدہ : ۱۱۹]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ وہ دن ہے کہ راست بازوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی، ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ابد الآباد اس میں بستے رہیں گے، اللہ ان سے خوش ہو گیا اور وہ اللہ سے خوش ہو گئے، یہ بڑی کامیابی ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾ [توبہ:۱۱۹]

اور فرمایا: "اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً﴾ [احزاب : ۲۳]

نیز فرمایا: "مومنوں میں سے کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اسے سچ کر دکھایا ان میں سے کچھ نے نذر پوری کر لی اور کچھ ان میں سے انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے اقرار کو) ذرا نہیں بدلا۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصَّادِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ﴾ [احزاب : ۲٤]

اور فرمایا: "تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَالصَّادِقِيْنَ وَ الصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَ الصَّابِرَاتِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ [تَعَالَى] : ﴿ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [احزاب: ۳۵]

اور فرمایا: "اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں...... اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ لَهُمْ مَا يَشَاءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ

اور فرمایا: "اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ پرہیزگار ہیں، وہ جو چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس موجود ہے، نیکی کرنے والوں کا یہی صلہ ہے تاکہ اللہ ان سے ان برائیوں کو جو انہوں نے کیں دور کر دے اور نیک

الَّذِي كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾. [زمر : ٣٥]

کاموں کا جو وہ کرتے رہے انہیں صلہ دے۔"

١٥٩٢- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَ الْكَذِبِ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ وَ هُمَا فِي النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۹۲- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ بولو، سچ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو، یہ بدی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں ہوں گے۔(ابن حبان)

١٥٩٣- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَ الْكَذِبِ فَإِنَّهُ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَ هُمَا فِي النَّارِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۹۳- حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ بولو یہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو یہ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں ہوں گے۔(اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٥٩٤- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ [وَ إِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا] وَ إِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَ إِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۵۹۴- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق بن جاتا ہے۔ جھوٹ بدی کا راستہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

١٥٩٥- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى

۱۵۹۵- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس

۱۵۹۲- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤٩٤/٧۔

۱۵۹۳- معجم کبیر طبرانی ٣٨١/١٩۔

۱۵۹۴- صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قوله تعالیٰ، یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین" صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ قَالَ: ((الصِّدْقُ إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ وَ إِذَا بَرَّ أَمِنَ وَإِذَا أَمِنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَمَلُ النَّارِ قَالَ: ((الْكَذِبُ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ وَ إِذَا كَفَرَ -يَعْنِي- دَخَلَ النَّارَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ فِي إِسْنَادِهِ عَبْدَ اللهِ بْنُ لَهِيْعَةَ وَ حَدِيْثُهُ حَسَنٌ فِي الْمُتَابَعَاتِ.

نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت کا عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا سچ بولنا- جب آدمی سچ بولتا ہے تو وہ نیکی کرتا ہے اور جب وہ نیکی کرتا ہے تو وہ محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے- اس نے عرض کیا یارسول اللہ! دوزخ کا عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا جھوٹ- جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو وہ برائی کرتا ہے اور جب برائی کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے- (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن لھیعہ ہے، اس کی حدیث متابعات میں اچھی سمجھی جاتی ہے)

۱۵۹۶- وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اضْمَنُوْا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَ أَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُمْ وَ أَدُّوْا إِذَاؤْتُمِنْتُمْ وَ احْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَ غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ وَ كُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۵۹۶- حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں- بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، شرم گاہ کی حفاظت کرو، نظریں نیچے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو- (احمد، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے)

۱۵۹۷- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قَالَ]: ((تَقَبَّلُوْا لِيْ سِتًّا أَتَقَبَّلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ: إِذَا

۱۵۹۷- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری چھ باتیں مانو میں تم سے جنت کا وعدہ کرتا ہوں- جب تم میں سے کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی

۱۵۹۵- مسند احمد ۵/۱ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے-

۱۵۹۶- مسند احمد ۳۲۳/۵- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۵/۱ مستدرک حاکم ۳۵۹/۴- ذہبی نے کہا ہے اس کی سند مرسل ہے-

۱۵۹۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۱/۱۰) میں کہا ہے: اسے ابویعلی نے ذکر کیا ہے اور یزید بن سنان کے علاوہ اس کے تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں- اس کا سماع حضرت انس سے ثابت نہیں ہے- واللہ اعلم مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی میں نہیں مل سکی- مستدرک حاکم ۳۵۹/۴-

حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ وَ إِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ وَ إِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَ احْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ .

خلاف ورزی نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے- اپنی نظریں نیچی رکھو، اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو- (اسے ابو یعلی اور حاکم نے ذکر کیا ہے، نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے)

۱۵۹۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي قُرَادٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَغَمَسَ يَدَهُ فَتَوَضَّأَ فَتَتَبَّعْنَاهُ فَحَسَوْنَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا فَعَلْتُمْ)) قُلْنَا: حُبُّ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ قَالَ: ((فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ فَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَ اصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَ أَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ)).

۱۵۹۸- حضرت ابو قراد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، اپنا ہاتھ اس میں ڈبویا اور وضو کیا- ہم نے باقی ماندہ پانی لیا اور پی لیا- نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم نے ایسے کیوں کیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے پیش نظر- آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے، اسے ادا کرو، سچ بولو اور اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرو-(طبرانی)

۱۵۹۹- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَ حُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَ عِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ تَقَدَّمَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ:

۱۵۹۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے اندر چار خوبیاں ہوں تو جتنی بھی دنیا تم سے چھن جائے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا- امانت کی حفاظت، سچ بات، حسن اخلاق اور حلال کمائی-(اسے احمد اور طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ملاحظہ: حسن اخلاق کے بارے میں حضرت ابوامامہ کی حدیث پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا- میں اس شخص کے لیے جنت

۱۵۹۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۷۱/۸) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبید بن واقد قیسی ضعیف ہے- مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۵۹۹- مسند احمد ۱۹۵/۲ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۵/۱۰) میں کہا ہے: اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور دونوں کی سند حسن ہے- مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی- البتہ ابوامامہ کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے-

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ إِنْ كَانَ مَازِحًا وَ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

کے گرد ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا نہ کیا اور اس شخص کے لیے جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کرتے ہوئے بھی جھوٹ نہ بولا اور اس شخص کے لیے جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق کو سنوار لیا۔ (ابوداؤد' ترمذی' نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے)

١٦٠٠- [وَعَنْ] مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: [قَالَ] رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَحَرَّوُا الصِّدْقَ وَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ الْهَلَكَةَ فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ النَّجَاةَ)) رَوَاهُ ابْنُ الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ مُعْضَلاً هٰكَذَا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۶۰۰- حضرت منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ بولو اگرچہ اس میں تمہیں ہلاکت نظر آئے، نجات اسی میں ہے۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں اچھی سند کے ساتھ اسی طرح بطور معضل ذکر کیا ہے)

ثَوَابُ مَنْ تَوَاضَعَ لِإِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

مسلمان بھائیوں کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ [مائدہ: ٥٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جنہیں وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں۔''

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ [فتح : ٢٩]

مزید فرمایا: ''محمد اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔''

وَ قَالَ تَعَالَى : ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَّ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾. [القصص : ٨٣]

اور فرمایا: ''وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اسے ان لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد نہیں کرنا چاہتے اور انجام تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔''

١٦٠٠- كتاب الصمت ص: ٤٧٥

١٦٠١- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَّ مَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلاَّ عِزًّا وَ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلاَّ رَفَعَهُ اللهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰۱- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ دولت کو کم نہیں کرتا اور درگزر کرنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتا ہے- (مسلم)

١٦٠٢- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ رَفَعَهُ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِيْ هٰكَذَا وَ جَعَلَ يُرِيْدُ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الأَرْضِ وَ أَدْنَاهَا رَفَعْتُهُ هٰكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ وَ الطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللهُ وَ قَالَ: انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَ فِي نَفْسِهِ صَغِيْرٌ وَ مَنْ تَكَبَّرَ قَصَمَهُ اللهُ وَقَالَ: اخْسَأْ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَ فِي نَفْسِهِ كَبِيْرٌ)).

۱۶۰۲- حضرت عمر بن خطابؓ نے میرے علم کے مطابق (نبی کریم ﷺ) کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری خاطر اس طرح تواضع کرتا ہے، آپؐ نے ہاتھ کے اندرونی حصے کو زمین کی طرف کیا اور اس کے نزدیک لے گئے، میں اسے اس طرح بلند کرتا ہوں- آپؐ نے ہاتھ کے اندرونی حصے کو آسمان کی طرف کیا اور اسے اوپر اٹھایا (اسے احمد اور بزار نے ذکر کیا ہے اور دونوں کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) طبرانی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! تواضع اختیار کرو- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتا ہے اور فرمایا جو بلند ہونے کی کوشش کرے- اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے- وہ شخص لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوتا ہے اگرچہ اپنے ہاں چھوٹا ہو اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے اور فرمایا (اگر چاہتا ہے) تو رسوائی اختیار کرے- یہ شخص لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے اور اپنے جی میں بڑا-

١٦٠٣- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

۱۶۰۳- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱- صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع-

۱۶۰۲- مسند احمد ۳۸٦/۲ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸۲/۸) میں کہا ہے: اسے احمد، بزار اور طبرانی (معجم اوسط) نے ذکر کیا ہے- احمد اور بزار کے راوی صحیح بخاری والے ہیں اور طبرانی کی سند میں سعید بن سلام عطار کذاب ہے- مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث بزار اور طبرانی کے ہاں نہیں مل سکی-

عَنْهُمَا: عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلاَّ فِي رَأْسِهِ حَكَمَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيْلَ: لِلْمَلَكِ ارْفَعْ حَكَمَتَهُ وَ إِذَا تَكَبَّرَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ ضَعْ حَكَمَتَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ : ((الْحَكَمَةُ)) بالتحريك هي ما يجعل في رأس الدابة لتقاد به.

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے سر کی باگ ڈور ہوتی ہے اور وہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ جب وہ تواضع کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی باگ اوپر اٹھا اور جب تکبر کرتا ہے تو فرشتے سے کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی باگ نیچے کردے۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٦٠٤- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي أَعْلَى عِلِّيِّيْنَ وَ مَنْ تَكَبَّرَ عَلَى اللهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ سَافِلِيْنَ وَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَعْمَلُ فِي صَخْرَةٍ صَمَّاءَ لَيْسَ عَلَيْهَا بَابٌ وَ لَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ مَا غَيَّبَهُ لِلنَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِاخْتِصَارٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هٰذَا لَفْظُهُ .

۱۶۰۴- حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ جھکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ اسے اعلیٰ علیین تک پہنچا دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ (کے احکام) کے سامنے تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ کم کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ اسے نچلوں سے بھی نچلے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ایسے پتھر کے اندر بھی کوئی کام کرے جس کا کوئی دروازہ ہو نہ سوراخ، وہ لوگوں کے سامنے ضرور آجائے گا، جتنا بھی وہ اسے چھپالے۔ (اسے ابن حبان نے ذکر کیا ہے۔ یہ الفاظ اسی کے ہیں اور ابن ماجہ نے اسے بالاختصار ذکر کیا ہے)

١٦٠٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مَنْ تَوَاضَعَ لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللهُ وَ مَنِ ارْتَفَعَ عَلَيْهِ وَضَعَهُ اللهُ)).

۱۶۰۵- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے اور جو اس کے سامنے تکبر کا اظہار کرے اللہ تعالیٰ اسے گرا دیتا ہے۔ (طبرانی)

١٦٠٦- وَعَنْ نَصيح العنسى عَنْ

۱۶۰۶- نصیح عنسی نے رکب مصری سے بیان کیا ہے کہ

۱۶۰۳- معجم کبیر طبرانی ۲۱۹/۱۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸۲/۸) میں کہا ہے: اس کی سند حسن ہے۔

۱۶۰۴- سنن ابن ماجه' کتاب الزهد' باب البراءة من الكبر' والتواضع۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: یہ سند ضعیف ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤٧٥/٧۔

۱۶۰۵- طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں یہ نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤٥٧/٧ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکور ہے۔

رَكْبِ الْمِصْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِي غَيْرِ مَنْقَصَةٍ وَ ذَلَّ فِي نَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَ أَنْفَقَ مَالاً جَمَعَهُ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَ رَحِمَ أَهْلَ [الذُّلِّ] وَ الْمَسْكَنَةِ وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ الْحِكْمَةِ طُوبَى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ وَصَلُحَتْ سَرِيرَتُهُ وَ كَرُمَتْ عَلَانِيَتُهُ وَ عَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ وَ أَنْفَقَ الْفَضْلَ [مِنْ مَالِهِ وَ أَمْسَكَ الْفَضْلَ] مِنْ قَوْلِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قُلْتُ رَكْبٌ مُخْتَلَفٌ فِي صُحْبَتِهِ وَ قَدْ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ الْحَافِظُ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جو تواضع کرتا ہے، لیکن اپنے آپ کو گھٹیا ظاہر نہیں کرتا، اپنے آپ کو کمزور سمجھتا ہے، لیکن کسی سے کچھ مانگتا نہیں جو مال و دولت اکٹھی کرتا ہے اسے نافرمانی کے کاموں میں خرچ نہیں کرتا، کمزوروں اور مسکینوں پر مہربانی کرتا ہے، فہم و فراست کے مالک اور دانش ور لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے، اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جس کی روزی حلال ہے، باطن اچھا ہے اور ظاہر شریفانہ ہے۔ لوگوں سے اپنے شر کو دور رکھتا ہے، اس آدمی کے لیے خوش خبری ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور ضرورت سے زائد دولت صدقہ کر دیتا ہے اور ضرورت سے زائد باتیں روکے رکھتا ہے۔

(اس حدیث کو طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثواب الحلم والصفح وكظم الغيظ

بردباری اختیار کرنے، درگزر کرنے اور غصہ پی جانے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَ الْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾]

[آل عمران: ۱۳۶]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکوں کو پسند کرتا ہے، ایسے لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ بستے رہیں گے اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُونَ

اور فرمایا: "اور جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں

۱۶۰۲- معجم کبیر طبرانی ۶۹/۵۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۲۹/۱۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے نصیح عیسی سے انہوں رکب سے ذکر کیا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہوا اور باقی راوی ثقہ ہیں۔ رکب کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ: "یہ حدیث حسن ہے۔" واللہ اعلم۔

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتِ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَائِهِمْ وَ أَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَ الْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [رعد: ٢٤]

سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے عاقبت کا گھر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے اور فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو، یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے، عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الإِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ [شوري: ٣٧]

اور فرمایا: "اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ إِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [التغابن: ١٤]

اور فرمایا: "اور اگر معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَ مَا يُلَقَّاهَا إِلاَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ مَا يُلَقَّاهَا إِلاَّ ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ وَ الآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ. [فصلت: ٣٤-٣٥]

مزید فرمایا: "تم (سخت کلامی) کا ایسے طریقے سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے) سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے اور یہ بات انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور انہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔"

١٦٠٧- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَشَجِّ ((إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى الْحِلْمُ وَ الأَنَاةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦٠٧- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج کو فرمایا تمہارے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ایک ہے بردباری اور دوسری ہے دھیما پن۔ (مسلم)

١٦٠٨- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

١٦٠٨- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

١٦٠٧- صحيح مسلم ٤٨/١۔

١٦٠٨- ابوالشیخ کی یہ کتاب مطبوعہ حالت میں نہیں مل سکی۔ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحلم۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيُدْرِكُ بِالْحِلْمِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ)).

"(مومن) بندہ بردباری کے ذریعے روزہ دار تہجد گزار کے درجے کو پالے گا۔" (ابوالشیخ ابن حیان)

۱۶۰۹- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((تَحْلُمُ عَلَى مَنْ جَهِلَ عَلَيْكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ)).

۱۶۰۹- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے ساتھ بداخلاقی کرتا ہے اس کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ اور جو تم پر زیادتی کرتا ہے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں محروم رکھتا ہے اسے دو اور جو تم سے قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کرو۔ (بزار، طبرانی)

۱۶۱۰- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا تَحْرُمُ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هَذَا لَفْظُهُ.

۱۶۱۰- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ ہر ایسے شخص پر حرام ہے جو نرم مزاج، نرم گفتار، ملنسار اور ہنس مکھ ہو۔ (یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے)

۱۶۱۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبَاعِدُنِي مِنْ غَضَبِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۱۱- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے کون سی چیز دور کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تو غصہ نہ کر۔ (احمد، ابن حبان)

۱۶۱۲- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ

۱۶۱۲- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض

۱۶۰۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۹۸/۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۸۹/۸) میں کہا ہے: اس کی سند میں یوسف بن خالد سمتی کذاب ہے۔ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۶۱۰- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (۴۵)۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۶/۱۔

۱۶۱۱- مسند احمد ۱۷۵/۲، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۷۹/۷ میں یہ حدیث جاریہ بن قدامہ سے مذکور ہے۔

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَاتَغْضَبْ وَ لَكَ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

کیا کہ آپؐ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو غصہ نہ کیا کر، تجھے جنت مل جائے گی۔ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۱۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي حَدِيْثٍ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ الصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ الصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ الَّذِيْ يَغْضَبُ فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ وَ يَحْمَرُّ وَجْهُهُ وَيَقْشَعِرُّ جِلْدُهُ فَيَصْرَعُ غَضَبَهُ)): ((الصُّرَعَةُ)) بضم الصاد و فتح الراء هو الذي يصرع الناس بقوته.

۱۶۱۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہادر پچھاڑنے سے نہیں ہوتا، بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پا لے (بخاری، مسلم) اسی حدیث کو احمد نے ایک آدمی سے بیان کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے دوران موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پورا پورا بہادر، پورا پورا بہادر، پورا پورا بہادر وہ شخص ہے جسے غصہ آئے پھر اس کا غصہ بڑھ جائے، اس کا چہرہ سرخ ہو جائے، اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، پھر وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دے۔

۱۶۱۴- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ دَفَعَ غَضَبَهُ رَفَعَ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَ مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ)).

۱۶۱۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا غصہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو اٹھا لیتا ہے اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ (طبرانی)

۱۶۱۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ

۱۶۱۵- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں تین خوبیاں پائی جائیں

۱۶۱۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۷۰) میں کہا ہے۔ اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کے ہاں نہیں مل سکی۔

۱۶۱۳- صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل يملك نفسه عندالغضب۔ مسند احمد ۵/۳۶۷۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ آوَاهُ اللهُ فِي كَنَفِهِ وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهِ وَ أَدْخَلَهُ فِي مُحَبَّتِهِ مَنْ إِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ وَ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ وَإِذَا غَضِبَ فَتَرَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ:صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں جگہ دے گا، اپنی رحمت کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اسے اپنی محبت میں شامل کر دے گا۔ جب اسے کچھ ملے تو وہ شکر ادا کرے، جب طاقت ہو تو معاف کر دے اور جب غصے میں ہو تو نرم پڑ جائے۔(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٦١٦- وَعَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوْا [ذٰلِكَ] عَصَمَهُمُ اللهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ)) ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ مُعَلَّقًا.

۱۶۱۶- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ کی تفسیر اس طرح منقول ہے کہ (اس سے مراد) غصے کے وقت صبر کرنا، بدسلوکی کے وقت معاف کرنا ہے اور جب وہ ایسے کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ فرمائے گا اور ان کا دشمن ان کے سامنے جھک جائے گا۔(اسے بخاری نے بطور معلق ذکر کیا ہے)

١٦١٧- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ رِجَالُ إِسْنَادِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۶۱۷- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ثواب والا گھونٹ غصے کا گھونٹ ہے جسے کوئی شخص اللہ کی رضامندی کے لیے پی لے۔(اسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے، اس کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

١٦١٨- وَعَنِ ابْنِ مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى

۱۶۱۸- حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "جو شخص انتقام لینے کی طاقت ہونے کے باوجود غصہ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سب لوگوں کے سامنے بلائے گا اور

۱۶۱۴- معجم اوسط طبرانی ۲/۱۸۹۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے: "اس کی سند میں ایک راوی عبد السلام بن ھاشم ضعیف ہے۔"

۱۶۱۵- مستدرك حاكم ۱/۱۲۵ ذہبی نے کہا ہے اس کی سند میں ایک راوی ابو حاتم ہے۔ میرے علم میں اس کی حدیث جھوٹ (پر مبنی) ہے۔

۱۶۱۶- صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب سورة حم السجدة۔

۱۶۱۷- سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحلم- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

أَنْ يُنفِذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجه وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اسے اپنی مرضی کی حور عین پسند کرنے کا اختیار دے گا۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی نیز اس نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

ثَوَابُ مَنْ عَفَا عَمَّنْ ظَلَمَهُ أَوْ جَنَى عَلَيْهِ

ظلم وزیادتی کرنے والے کو معاف کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ﴾ [مائده:٤٥] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَغْفِرَةٌ لَهُ عِنْدَ اللهِ وَثَوَابٌ عَظِيمٌ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے، لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے گا وہ اس کے لیے کفارہ ہو گا۔" حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ کفارے سے مراد اللہ تعالیٰ کی بخشش اور ثواب عظیم ہے۔

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَ اللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [ال عمران : ١٣٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور غصے کو روکتے اور لوگوں کا قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾ [الحجر : ٨٥]

نیز فرمایا: "تو تم (ان لوگوں سے) اچھی طرح سے درگزر کرو۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ﴾ [نحل : ١٢٦]

اور فرمایا: "اور اگر تم انہیں تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تمہیں ان سے پہنچی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [نور : ٢٢]

اور فرمایا: "انہیں چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ﴾ [شوري : ٤]

اور فرمایا: "اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کرے تو اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ إِنَّ

اور فرمایا: "اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو

۱۶۱۸- سنن ابوداؤد' کتاب الادب' باب من کظم غیظاً- سنن ابن ماجه' کتاب الزهد' باب الحلم۔ سنن ترمذی' کتاب البر والصلة' باب من کظم الغیظ۔

﴿ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾[شوري:٤٣]
وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

یہ ہمت کے کام ہیں۔"
اس مسئلے میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

١٦١٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَ مَا زَادَ اللهُ [عَبْدًا] بِعَفْوٍ إِلاَّ عِزًّا وَ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلهِ إِلاَّ رَفَعَهُ اللهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ.

۱۶۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ دولت کو کم نہیں کرتا، کسی کو معاف کرنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں ہی اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند ہی کرتا ہے۔(مسلم)

١٦٢٠- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلاَثٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُ لَحَالِفًا عَلَيْهِنَّ لاَ يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا وَ لاَ يَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلاَّ زَادَهُ اللهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لاَ يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلاَّ فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى وَ أَحَدُ أَسَانِيْدِهِمْ لاَبَأْسَ بِهِ.

۱۶۲۰- حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تین کاموں کو میں حلفاً بیان کرتا ہوں۔ صدقہ کرنے سے دولت کم نہیں ہوتی لہٰذا صدقہ کیا کرو، اگر کوئی آدمی کسی کی زیادتی پر درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت میں ضرور اضافہ کرے گا، اور جو شخص بھیک کا دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے محتاجی کا دروازہ ضرور کھول دیتا ہے۔(اسے احمد، بزار اور ابو یعلی نے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی سند ناقابل اعتراض ہے)

١٦٢١- وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلاَثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَ لاَ ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلاَّ زَادَهُ اللهُ

۱۶۲۱- حضرت ابو کبشہ انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، میں تین چیزوں کو حلفاً بیان کرتا ہوں اور میں تمہیں حدیث سنا رہا ہوں، اسے یاد کر لو، صدقے کی وجہ سے کسی کی دولت کم نہیں ہوتی، جس آدمی پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے

۱۶۱۹- اس کی تخریج بیان ہو چکی ہے۔
۱۶۲۰- مسند احمد ۱۹۳/۱۔ مسند بزار (کشف الاستار) ٤٤٠/١۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠٥/٣) میں کہا ہے: "احمد، ابو یعلی اور بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں ہوا۔" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث ابو یعلی کے ہاں نہیں مل سکی۔
۱۶۲۱- مسند احمد ٢٣١/٤۔ سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر۔

عِزًّا وَلاَ فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلاَّ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اور جو آدمی بھیک کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر و فاقے (یا ایسا ہی کوئی لفظ آپ نے استعمال کیا) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔(احمد، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے)

۱۶۲۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَخْبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أُعْطِيَ فَشَكَرَ وَ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ [وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ] وَ ظُلِمَ فَغَفَرَ)) ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَهُ قَالَ: ((أُولٰئِكَ لَهُمُ الأَمْنُ وَ هُمْ مُهْتَدُوْنَ)) ((سَخْبَرَة)) بفتح السين المهملة و إسكان الخاء المعجمة بَعْدَهُمَا باء موحدة مفتوحة ثم راء ثم تاء تأنيث يقال: إن له صحبة و اللّٰه أعلم.

۱۶۲۲- حضرت سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص انعام ہونے پر شکر ادا کرے، آزمائش ہونے پر صبر کرے، ظلم کرے تو معافی مانگے، اس پر ظلم کیا جائے تو معاف کرے، پھر آپ خاموش ہو گئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا ((أُولٰئِكَ لَهُمُ الأَمْنُ وَ هُمْ مُهْتَدُوْنَ)) "انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔" (طبرانی)

۱۶۲۳- وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُشرِف لَهُ الْبُنْيَانُ وَ تُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَاتُ فَلْيَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَ يُعْطِ مَنْ حَرَمَهُ وَ يَصِلَ مَنْ قَطَعَهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۶۲۳- حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے اونچی عمارتیں بنائی جائیں اور اس کے درجات بلند کیے جائیں، وہ ظلم کرنے والے کو معاف کرے، جو نہیں دیتا اسے دے اور جو قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کرے۔(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۲٤- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ

۱۶۲۴- حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو تم سے بے وقوفی کا مظاہرہ کرتا ہے اس سے بردباری سے پیش آؤ،

۱۶۲۲- معجم کبیر طبرانی ۱۶۳/۷۔

۱۶۲۳- مستدرك حاكم ۲۹۵/۲۔ ذہبی نے کہا ہے: ابوامیہ کو دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے اور اسحاق کی عبادہ سے ملاقات نہیں ہے۔

۱۶۲۴- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۹۸/۲۔

اللہِ قَالَ: ((تَحْلُمُ عَلَى مَنْ جَهِلَ عَلَيْكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَ تُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ)).

جو تم پر ظلم کرتا ہے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں محروم رکھتا ہے اسے دو اور جو تم سے قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کرو۔ (بزار)

۱۶۲۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللهُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ)) قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ قَالَ: ((تُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۶۲۵- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی میں تین خوبیاں ہوں اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کر دے گا اور اپنی رحمت کے ذریعے اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان وہ کون سی خوبیاں ہیں؟ آپ نے فرمایا جو تجھے محروم رکھتا ہے تو اسے دے، جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے اسے معاف کر۔ جب تو یہ کام کرے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بزار، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۲۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَ اغْفِرُوْا يُغْفَرْ لَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

۱۶۲۶- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مہربان بن جاؤ تمہارے اوپر مہربانی کی جائے گی، تم معاف کرو تمہیں بخش دیا جائے گا۔ (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۲۷ - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

۱۶۲۷- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس آدمی کے جسم پر کوئی چوٹ آجائے اور وہ اس کے عوض صدقہ کرے اللہ تبارک وتعالیٰ صدقے کے برابر اس کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۶۲۵- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۸۳/۲۔ مستدرک حاکم ۵۱۸/۲۔ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں سلیمان راوی ضعیف ہے۔

۱۶۲۶- مسند احمد ۱۶۵/۲۔

۱۶۲۷- مسند احمد ۳۱۶/۵۔

۱۶۲۸- وَعَنْ عَدِيْ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: هَتَمَ رَجُلٌ فَمَ رَجُلٍ عَلَى عَهْدِ مُعَاوِيَةَ فَأَعْطَى دِيَتَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ حَتَّى أُعْطِيَ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**مَنْ تَصَدَّقَ بِدَمٍ أَوْ دُوْنَهُ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۲۸- حضرت عدی بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ کے عہد میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے دانت توڑ دیئے اور اسے دیت دینا چاہی تو اس آدمی نے تین گنا سے کم دیت لینے سے انکار کر دیا (دانت توڑنے والے) آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص قتل یا اس سے کم (جرم) کا صدقہ کر دیتا ہے وہ قیامت کے دن اس کے لیے کفارہ ہو گا- (اسے ابو یعلی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۲۹- وَعَنْ أَبِي السَّفْرِ قَالَ: دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ هَذَا دَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: إِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَ أَلَحَّ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَ أَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((**مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيْئَةً**)) فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ: فَإِنِّيْ أَذَرُهَا لَهُ قَالَ: مُعَاوِيَةُ: لَا

۱۶۲۹- حضرت ابو سفرؒ بیان کرتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا، انصاری نے حضرت معاویہؓ سے زیادتی کے بدلے کا مطالبہ کیا اور کہا اے امیر المومنین! اس آدمی نے میرا دانت توڑ دیا ہے- حضرت معاویہؓ نے اسے کہا ہم تجھے خوش کر دیتے ہیں، جب کہ دوسرے آدمی نے بھی حضرت معاویہ سے اصرار کیا حتی کہ وہ پریشان ہو گئے اور کہنے لگے تو جانے اور تیرا ساتھی جانے- حضرت ابو درداءؓ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ کہنے لگے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، جس آدمی کو کوئی شخص جسمانی تکلیف پہنچائے اور وہ اسے معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے اور غلطی معاف کر دیتا ہے- انصاری کہنے لگا کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا میرے کانوں نے یہ (حدیث) سنی ہے اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا ہے- وہ کہنے لگا تب میں اسے چھوڑتا ہوں- حضرت معاویہؓ کہنے لگے میں یقیناً

۱۶۲۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲/ ۳۰۶) میں کہا ہے: "اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور عمران بن ظبیان کے علاوہ اس کے تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں- اس میں معمولی ضعف ہے اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے-

۱۶۲۹- سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی العفو- سنن ابن ماجه، کتاب الدیات، باب العفو فی القصاص-

حَرَم لَا أُحْيِيْكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا أَعْرِفُ لِابْنِ السَّفَرِ سِمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قُلْتُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجه الْمَرْفُوعَ مِنْ هَذِهِ الطَّرِيْقِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

تجھے خسارے میں نہیں رہنے دوں گا اور اسے بیت المال میں سے دینے کا حکم جاری کر دیا۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ میرے علم میں نہیں ہے کہ ابن سفر نے ابودرداء سے سنا ہو۔ مصنف کہتا ہے کہ ابن ماجہ نے یہ حدیث اچھی سند کے ساتھ مرفوع ذکر کی ہے)

۱۶۳۰- وَخَرَّجَ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَ التَّرْهِيْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللهُ الْخَلَائِقَ نَادَى مُنَادٍ أَيْنَ أَهْلُ الْفَضْلِ قَالَ: فَتَقُوْمُ نَاسٌ وَهُمْ يَسِيْرٌ فَيَنْطَلِقُوْنَ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّا نَرَاكُمْ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَمَنْ أَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَهْلُ الْفَضْلِ فَيَقُوْلُوْنَ : وَ مَا فَضْلُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: كُنَّا إِذَا ظُلِمْنَا صَبَرْنَا وَ إِذَا أُسِيْءَ إِلَيْنَا حَمَلْنَا فَيُقَالُ لَهُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ)).

۱۶۳۰- حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو جمع کرے گا، ایک آواز آئے گی، اہل فضل کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، وہ تھوڑی تعداد میں ہوں گے اور جلدی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے، انہیں سامنے سے فرشتے ملیں گے، وہ کہیں گے تم جلدی جلدی جنت میں جانے والے کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم اہل فضل ہیں۔ وہ پوچھیں گے تمہاری کیا خوبی ہے؟ وہ کہیں گے جب ہم پر ظلم ہوتا تھا ہم صبر کرتے تھے اور جب ہم سے بدسلوکی ہوتی تھی ہم برداشت کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، نیک کام کرنے والوں کا یہ صلہ بہترین ہے۔ (الترغیب والترھیب)

۱۶۳۱- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِي سُيُوْفِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ تَقْطُرُ دَمًا فَازْدَحَمُوْا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ مَنْ هَؤُلَاءِ قِيْلَ الشُّهَدَاءُ كَانُوْا أَحْيَاءً مَرْزُوْقِيْنَ ثُمَّ نَادَى مُنَادٍ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَةَ لِيَقُمْ مَنْ

۱۶۳۱- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بندے حساب کے لیے کھڑے ہوں گے، کچھ لوگ تلواریں گردنوں پر رکھ کر آئیں گے، ان سے خون بہہ رہا ہوگا، وہ جنت کے دروازے پر بھیڑ کر دیں گے۔ پوچھا جائے گا یہ کون ہیں؟ جواب آئے گا یہ شہداء ہیں جو زندہ تھے اور رزق دیے جاتے تھے۔ پھر ایک آواز آئے گی جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے وہ کھڑے ہو جائیں اور جنت میں چلے جائیں، پھر دوبارہ آواز آئے گی جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے

۱۶۳۰- ترغیب و ترھیب اصبھانی ۹۷۲/۲۔

۱۶۳۱- معجم اوسط طبرانی ۱۶/۳۔

أَجْرُهُ عَلَى اللهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ: وَ مَنْ ذَا الَّذِي أَجْرُهُ عَلَى اللهِ قَالَ: الْعَافُونَ عَنِ النَّاسِ ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَةَ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقَامَ كَذَا وَ كَذَا أَلْفًا فَدَخَلُوهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ہے وہ کھڑے ہو جائیں اور جنت میں چلے جائیں- صحابی نے پوچھا کن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو معاف کر دینے والے- پھر تیسری آواز آئے گی جن کا اجر اللہ کے ذمے ہے وہ کھڑے ہو جائیں- کئی ہزار آدمی کھڑے ہو جائیں گے اور حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے-(اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٦٣٢- وَعَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: ((رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ: أَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِي مَظْلَمَتِي مِنْ أَخِي فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ تَصْنَعُ بِأَخِيكَ وَ لَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ قَالَ: يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ أَوْزَارِي وَ فَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ أَنْ يُحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ أَوْزَارِهِمْ فَقَالَ اللهُ لِلطَّالِبِ: اِرْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَرَى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَ قُصُورًا [مِنْ ذَهَبٍ] مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِأَيِّ نَبِيٍّ هَذَا أَوْ لِأَيِّ صِدِّيقٍ هَذَا أَوْ لِأَيِّ شَهِيدٍ هَذَا قَالَ: لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ: يَا رَبِّ وَ مَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ قَالَ: أَنْتَ تَمْلِكُهُ قَالَ:

۱۶۳۲- (حضرت انسؓ) ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، اچانک ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اتنا ہنسے کہ سامنے والے دانت نمایاں ہو گئے- حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھے ہوں گے، دونوں میں سے ایک کہے گا اے میرے رب! مجھے میرے اس بھائی سے ظلم کا بدلہ لے کر دیں- اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تم اپنے بھائی سے کیا لو گے اب تو اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہی- وہ کہے گا اے میرے رب! تو پھر میرے گناہوں کا بوجھ اٹھا لے- روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور فرمایا یہ بڑا سخت دن ہو گا، لوگوں کو بوجھ اٹھوانے کی ضرورت پڑے گی، اللہ تعالیٰ مطالبہ کرنے والے سے کہے گا، اپنی نظر اٹھا کر دیکھ- وہ نظر اٹھائے گا اور کہے گا اے میرے رب! مجھے سونے کے بنے ہوئے شہروں کے شہر اور موتیوں سے جڑاؤ کئے ہوئے محلات نظر آ رہے ہیں- یہ کسی نبی یا کسی صدیق یا کسی شہید کے ہیں- اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اس کے ہیں جو ان کی قیمت دے گا- وہ آدمی کہے گا اے

۱۶۳۲- مستدرك حاكم ٥٧٦/٤ ـ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں عبادہ ضیف ہے اور اس کا استاد غیر معروف ہے-

بِمَاذَا قَالَ: بِعَفْوِكَ عَنْ أَخِيْكَ قَالَ: يَا رَبِّ فَإِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ قَالَ: اللهُ: فَخُذْ بِيَدِ أَخِيْكَ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِنْدَ ذَلِكَ اتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَإِنَّ اللهَ يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَبَطِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْهُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

میرے رب! اتنی (قیمت) کا مالک کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اتنی قیمت کا مالک ہے- وہ کہے گا وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کو معاف کر دے- وہ کہے گا میں نے اسے معاف کر دیا- اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کو ہاتھ سے پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے- اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ- ایک دوسرے سے صلح کر لو- اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی باہمی صلح کرانا چاہتا ہے- (اسے حاکم نے عباد بن شیبہ حبطی عن سعید بن انس عن انس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)-

ثواب الشفقة على الضعفاء من خلق الله ورحمتهم و الرفق بهم

اللہ کی مخلوق میں سے کمزوروں پر شفقت' رحمت اور نرمی کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ﴾ [الفتح : ٢٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھی کفار پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں-"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴾. [البلد : ١٧-١٨]

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کرتے تھے یہی لوگ دائیں ہاتھ والے ہیں-"

١٦٣٣- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

۱۶۳۳- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرے گا، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر مہربان ہو جائے گا- (ابوداؤد، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن صحیح قرار دیا

١٦٣٣- سنن ابوداؤد' كتاب الادب' باب فی الرحمة- سنن ترمذی' كتاب البر والصلة' باب ماجاء فی رحمة المسلمين-

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ [صَحِيحٌ].

ہے)

١٦٣٤- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ارْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَ اغْفِرُوْا يُغْفَرْ لَكُمْ وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلَى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ .

۱۶۳۴- انہی (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم مہربانی کرو، تم پر مہربانی ہو گی، تم معاف کرو تمہیں معاف کر دیا جائے گا، بات کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے گزار دینے والوں کے لیے ہلاکت ہے- ان اصرار کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے جو جانتے ہوئے بھی اصرار کرتے ہیں- (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں)

١٦٣٥- وَعَنْ بُكَيْرِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا أُحَدِّثُهُ كُلَّ أَحَدٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ وَ نَحْنُ فِيْهِ فَقَالَ: ((الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ إِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِثْلَ ذٰلِكَ مَا إِنِ اسْتُرْحِمُوْا رَحِمُوْا وَ إِنْ عَاهَدُوا وَفَوا وَ إِنْ حَكَمُوا عَدَلُوا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِأَسَانِيْدَ صِحَاحٍ.

۱۶۳۵- حضرت بکیر بن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں ہر ایک کو نہیں سنایا کرتا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا جب کہ ہم اس میں موجود تھے- حاکم قریش میں سے ہوں گے، میرا تم پر حق ہے اور ان کا تم پر اس کے برابر حق ہے، اگر ان سے رحم کی اپیل کی جائے گی تو وہ رحم کریں گے اگر وعدہ کریں گے تو اسے پورا کریں گے اور اگر فیصلہ کریں گے تو انصاف کریں گے- جو ان میں سے جو ایسے نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت- (اسے احمد نے ذکر کیا ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث مختلف صحیح سندوں کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے)

١٦٣٦- وَعَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لَنْ تُؤْمِنُوا حَتّٰى

۱۶۳۶- حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تک تم ایک دوسرے پر مہربان نہیں ہو جاتے اس وقت تک تم

۱۶۳۴- مسند احمد ۱۶۵/۲-

۱۶۳۵- مسند احمد (۱۲۹/۳) میں یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے-

تَرَاحَمُوْا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّنَا رَحِيْمٌ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِرَحْمَةِ أَحَدِكُمْ صَاحِبَهُ وَلٰكِنْ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ایمان دار نہیں ہو سکتے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سب مہربان ہیں۔ آپ نے فرمایا (میری مراد) آدمی کا اپنے دوست کے ساتھ مہربان ہونا نہیں بلکہ عوام الناس پر مہربان ہونا ہے۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱٦٣٧- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَ إِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوْكِ)).

۱٦٣٧- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں تین خوبیاں ہوں اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت سایہ افگن کر دیتا ہے اور اسے اپنی جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔ کمزور سے نرمی کرنا، والدین سے پیار کرنا، غلام سے حسن سلوک کرنا۔ (ترمذی)

۱٦٣٨- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِيْنِكَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱٦٣٨- حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس قدر تم اپنے نوکر سے کام میں تخفیف کرو گے اسی قدر تمہارے ترازوؤں میں اجر (کا اضافہ) ہو گا۔ (ابن حبان)

۱٦٣٩- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا فَقَالَ: ((إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱٦٣٩- معاویہ بن قرہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بکری ذبح کرتے ہوئے اس پر ترس آجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرے گا تو اللہ تجھ پر مہربان ہو گا۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱٦٤٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱٦٤٠- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کنویں کے پاس گیا، اس

۱٦٣٦- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/۱۸۷) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں"۔ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱٦٣٧- سنن ترمذی' کتاب البر والصلة' باب ماجاء فی العفو عن الخدم۔

۱٦٣٨- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٦/٢٥٥۔

۱٦٣٩- مستدرک حاکم ٤/٢٣١۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱٦٤٠- بخاری و مسلم کے حوالے گزر چکے ہیں۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ١/٣٧٧۔

وَسَلَّمَ قَالَ: ((دَنَا رَجُلٌ إِلَى بِئْرٍ فَنَزَلَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَعَلَى الْبِئْرِ كَلْبٌ يَلْهَثُ فَرَحِمَهُ فَنَزَعَ أَحَدَ خُفَّيْهِ فَسَقَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ لَفْظُهُمَا وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ : ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يَطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ)) ((الرَّكِيَّةُ)) هي البئر و ((الْمُوْقُ)) بضم الميم هو الخف.

میں اترا اور اس سے پانی پیا (باہر نکلا) تو ایک کتا پیاس کے مارے زبان نکال رہا تھا، اسے اس پر ترس آ گیا- اس نے اپنا ایک موزہ اتارا اور اسے پانی پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کرتے ہوئے اسے جنت میں داخل کر دیا- (بخاری، مسلم، ابن حبان- یہ الفاظ بھی اسی کے ہیں اور شیخین کے الفاظ کے ساتھ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے) بخاری کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک دفعہ ایک کتا ایک کنویں کے پاس کانپ رہا تھا- پیاس اسے موت کا منظر دکھا رہی تھی کہ اچانک اسے بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا- اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اسے پانی پلایا- اس کے اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا-

ثواب الرفق في الأُمور كلها

تمام کاموں میں نرم رویہ اختیار کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿ وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَ لَمْ يَقْتُرُوا وَ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خَالِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا﴾. [فرقان : ٦٧-٧٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور وہ (عباد الرحمٰن) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ 'نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم...... ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے-"

١٦٤١- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ وَ لَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ قوله: ((شَانَهُ)) أي عابه.

۱۶۴۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نرمی جس چیز میں بھی ہو اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے اسے ختم کر دیا جائے اسے معیوب بنا دیتی ہے-(مسلم)

١٦٤٢- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۶۴۲- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

۱۶۴۱- صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل الرفق۔

عَنْهُ:عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَ مَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) رواه الترمذي و قال:حديث حسن [صحيح].

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے نرمی نصیب ہو گئی اسے بھلائی نصیب ہو گئی اور جو نرمی سے محروم ہو گیا وہ بھلائی سے محروم ہو گیا-(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح قرار دیا ہے)

۱٦٤٣- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لاَ يُعطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لاَيُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)).

۱٦۴۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرم ہے، ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے-(بخاری،مسلم)

مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے اور جو کچھ نرمی کرنے سے عنایت کرتا ہے وہ سختی برتنے اور کوئی دوسرا رویہ اختیار کرنے سے عنایت نہیں کرتا-

۱٦٤٤- وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لاَ يُعْطِي عَلَى الخرقِ وَ إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الرِّفْقَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يُحْرَمُونَ الرِّفْقَ إِلاَّ حُرِمُوا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱٦۴۴- حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل جو کچھ نرمی کرنے سے عنایت کرتا ہے احمقانہ انداز اختیار کرنے سے عطا نہیں کرتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے نرم مزاج بنا دیتا ہے، جو گھر نرمی سے محروم ہے وہ (ہر چیز سے) محروم ہے-(طبرانی)

۱٦٤٥- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ أَرْفِقِي فَإِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِم الرِّفْقَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱٦۴۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! نرمی اختیار کر اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو انہیں نرم مزاج بنا دیتا ہے-(اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱٦۴۲- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الرفق۔

۱٦۴۳- صحیح بخاری، کتاب البر والصلة، باب الرفق فی الأمر کله۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب فضل الرفق۔

۱٦۴۴- معجم کبیر طبرانی ۲/ ۳٤٦۔

۱٦۴۵- مسند احمد ٦/ ۱۰٤۔

١٦٤٦- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَ حَسَّنَهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۴۶- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے شخص کے متعلق نہ بتاؤں جو آگ کے لیے حرام ہے یا آگ اس کے لیے حرام ہے؟ ہر نرم مزاج طبیعت کے لیے (آگ) حرام ہے۔ (اسے ترمذی اور ابن حبان نے ذکر کیا ہے ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

ثَوَابُ مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمَ

مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنے کا ثواب

١٦٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلاَّ سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۴۷- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ضرور پردہ پوشی کرے گا۔ (مسلم)

١٦٤٨- [وعنه] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَ اللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۴۸- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیوی تکلیف دور کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کی ایک مشکل حل کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے لیے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ (مسلم)

١٦٤٩- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

۱۶۴۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی

۱۶۴۶- سنن ترمذی' کتاب صفة القیامة' باب (٤٥) صحیح ابن حبان (الاحسان) ١/٣٤٦۔

۱۶۴۷- صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب بشارة من ستر الله تعالٰی عیبه فی الدنیا بأن یستره فی الآخرة۔

۱۶۴۸- صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء' باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن۔

۱۶۴۹- سنن ابوداؤد' کتاب الادب' باب المواخاة۔ سنن ترمذی' کتاب البر والصلة' باب ماجاء فی شفقة المسلم علی المسلم۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَ لَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی کسی ضرورت کے وقت اسے بے یار و مددگار چھوڑے- جو شخص اپنے بھائی کے کام آتا ہے اللہ اس کا کام کرتا ہے، جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عوض اس کی تکلیف دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا-(ابوداؤد، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

۱۶۵۰- وَعَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَتَى مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ [وَكَانَ] بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَوَّابِ شَيْءٌ فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَقَالَ : إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا جِئْتُكَ لِحَاجَةٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَلِمَ مِنْ أَخِيْهِ سَيِّئَةً فَسَتَرَهَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِهٰذَا جِئْتُ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

۱۶۵۰- حضرت مکحولؒ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ مسلمہ بن مخلد کے پاس آئے ان کے اور دربان کے درمیان کوئی بات ہو گئی- مسلمہ نے ان کی آواز کو سن کر انہیں اجازت دے دی، وہ (آگئے اور) کہنے لگے میں آپ کو ملنے کے لیے نہیں آیا، میں تو ایک کام کے لیے آیا ہوں کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بری عادت معلوم کرے پھر وہ اسے چھپائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا- انہوں نے کہا ہاں- وہ کہنے لگے میں اسی لیے آیا ہوں-(اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۶۵۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرَى مُؤْمِنٌ مِنْ أَخِيْهِ عَوْرَةً فَيَسْتُرُهَا عَلَيْهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ)).

۱۶۵۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب دیکھ کر چھپائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا-(طبرانی)

۱۶۵۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۶۵۲- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں

۱۶۵۰- معجم کبیر طبرانی ۲۸۸/۱۷ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱/۳٤) میں کہا ہے: اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں-

۱۶۵۱- معجم کبیر طبرانی (٤٤/٦) میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث ہے-

عَنْهُمَا : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا اور جو شخص اپنے بھائی کا پردہ چاک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کے گھر میں رسوا کر دیتا ہے۔ (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۵۳–وَعَنْ دُخَيْنٍ أَبِي الْهيثم كَاتِبِ [ابن] عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ لَنَا جِيْرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَ أَنَا دَاعٍ الشُّرَطَ لِيَأْخُذُوهُمْ قَالَ: [لَا تَفْعَلْ وَعِظْهُمْ وَ هَدِّدْهُمْ قَالَ: إِنِّيْ نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا وَ أَنَا دَاعٍ الشُّرَطَ لِيَأْخُذُوْهُمْ] فَقَالَ عُقْبَةُ: وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَتَرَ عَوْرَةً [فَكَأَنَّمَا] اسْتَحْيَا مَوْؤُدَةً فِي قَبْرِهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ ((الشُّرَطُ)) بضم الشين المعجمة و فتح الراء جمع شرطي بإسكان الراء وهم أعوان الولاة و الظلمة. و((الْمَوْؤُدَةُ)) هي البنت تدفن حية و كان هذا من أفعالهم في الجاهلية.

۱۶۵۳- حضرت عقبہ بن عامرؓ کے کاتب ابوالھیثم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہؓ سے شکایت کی کہ ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں، میں پولیس والوں کو بلا کر لاتا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ لیں۔ انہوں نے کہا ایسا نہ کر، انہیں نصیحت کر، انہیں دھمکی دے۔ میں نے کہا میں نے انہیں روکا ہے لیکن یہ باز نہیں آئے، میں پولیس والوں کو لاتا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ لیں۔ حضرت عقبہ کہنے لگے افسوس ہے ایسا نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی کا کوئی عیب چھپاتا ہے گویا وہ زندہ درگور کو زندگی بخشتا ہے۔ (ابوداود، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۵۴– وَعَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا عَلَى مِصْرَ فَأَتَى

۱۶۵۴- حضرت رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلمہ بن مخلدؓ سے ان کے گھر میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ایک دفعہ مصر میں (بطور گورنر)

۱۶۵۲- سنن ابن ماجه' كتاب الحدود' باب الستر علي المؤمن۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں محمد بن عثمان بن صفوان جمحی راوی کو ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا ہے، باقی راوی ثقہ ہیں۔

۱۶۵۳- سنن ابوداؤد' كتاب الادب' باب في الستر علي المسلم- سنن نسائي' (۱٤۲/۷) میں حضرت عبادہ بن صامت سے اس کے ہم معنی روایت ہے-صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۷٦/۱۔ مستدرك حاكم۔

الْبَوَّابُ فَقَالَ إِنَّ أَعْرَابِيًّا عَلَى الْبَابِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: فَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَنْزِلُ إِلَيْكَ أَوْ تَصْعَدُ قَالَ: لاَ تَنْزِلْ وَ لاَ أَصْعَدُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَرْوِيْهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَتْرِ الْمُؤْمِنِ جِئْتُ أَسْمَعُهُ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((مَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْؤُدَةً فَضَرَبَ بَعِيْرَهُ رَاجِعًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

کام کرتا تھا کہ ایک بدوی دروازے پر اجازت چاہتے ہوئے آیا- میں نے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا (میں) جابر بن عبداللہ ہوں- (مسلم) کہتے ہیں کہ میں نے ان کی طرف دیکھ کر عرض کیا میں نیچے اتروں یا آپ اوپر تشریف لائیں گے- وہ کہنے لگے نہ تو اترا اور نہ میں چڑھتا ہوں، ایک حدیث کے متعلق مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مومن کی پردہ پوشی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بیان کرتے ہو- میں وہ حدیث سننے کے لیے آیا ہوں- میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے گویا وہ زندہ درگور کو زندگی بخشتا ہے- پھر انہوں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور چل دیئے- (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

ثواب الاصلاح بين الناس

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ لاَ خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْإِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [نساء:١١٤]

ارشاد رب العزت ہے: ''ان لوگوں کی بہت سی محفلیں اچھی نہیں، ہاں (اس شخص کی محفل بہتر ہے) جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے اور جو ایسے کام اللہ کی رضاجوئی کے لیے کرے گا، ہم اسے بڑا ثواب دیں گے-''

وَ قَالَ تَعَالَى : ﴿ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيْعُوا اللهَ وَ رَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ﴾ [انفال: ١]

اور فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان والے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو-''

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوْا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾.[حجرات : ١٠]

نیز فرمایا: ''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، اپنے دونوں بھائیوں میں صلح کرادیا کرو، اللہ سے ڈرا کرو تاکہ تم پر رحمت ہو-''

١٦٥٥ –وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ

۱۶۵۵- حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۱۶۵۴- معجم کبیر طبرانی (۱۵۸/۱۹) میں کعب بن عجرہ سے اس کے ہم معنی حدیث ہے-

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَ الصَّلاَةِ وَ الصَّدَقَةِ)) قَالُوْا: بَلَى [يَا رَسُولَ اللهِ] قَالَ: ((إِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتَ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ.

اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقے سے بھی افضل کام نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا (وہ ہے) لوگوں میں صلح کرانا، باہمی اختلاف جڑ سے اکھاڑ دینے والا ہے۔ (ابوداؤد، ابن حبان، ترمذی اور اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ اس کے علاوہ اسے بزار اور طبرانی نے بھی ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۵۶– وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ)) .

۱۶۵۶– حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل صدقہ صلح کرانا ہے۔

۱۶۵۷– وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ سُلاَمَىْ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((يَعْدِلُ بَيْنَ الاثْنَيْنِ)) أَيْ

۱۶۵۷– حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرانا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اپنی سواری پر بٹھانا یا اس کا سامان لے جانا صدقہ ہے۔ نیک بات کہنا صدقہ ہے۔ نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے۔ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۵۵– سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین– صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۵/۷۔ سنن ترمذی، کتاب صنعة القیامة، باب (۵۶)۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۴۴۱/۲۔ معجم کبیر طبرانی ۲۹۳/۱۷۔

۱۶۵۶– سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین (ابودرداء) مسند بزار (کشف الاستار) ۴۴۱/۲ (ابن عمر)۔

۱۶۵۷– صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینهم۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف۔

يصلح بينهما بالعدل.

١٦٥٨- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِأَبِي أَيُّوبَ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى تِجَارَةٍ)) قَالَ بَلَى قَالَ: ((صِلْ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوْا وَقَرِّبْ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوْا)) لَفْظُ الْبَزَّارِ وَ قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى عَمَلٍ يَرْضَاهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ)) الْحَدِيْثَ وَ فِي رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى صَدَقَةٍ يُحِبُّهَا اللهُ وَ رَسُوْلُهُ تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَبَاغَضُوْا وَ تَفَاسَدُوْا)).

۱۶۵۸- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابوایوبؓ سے کہا کیا میں تمہیں ایک تجارت نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا لوگوں میں باہمی جھگڑا ہو جائے تو انہیں جوڑ دے، جب وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو انہیں نزدیک کر۔ (یہ بزار کے الفاظ ہیں) طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے؟ طبرانی کی ایک اور روایت اس طرح ہے کہ حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا صدقہ نہ بتاؤں جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے؟ لوگ جب ایک دوسرے سے غصے ہو جائیں اور جھگڑ پڑیں ان کی صلح کرا دیا کر۔

١٦٥٩- وَخَرَّجَ الاِصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللهُ أَمْرَهُ وَ أَعْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ وَ رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۶۵۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا کام سنوار دیتا ہے اور صلح کے لیے بولے جانے والے ہر لفظ کے بدلے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے اور جب وہ واپس آتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

ثواب من رد غيبة أخيه المسلم وَ ذَبَّ عَنْ عِرْضِهِ

مسلمان بھائی کی غیبت کی تردید کرنا اور اس کی عزت سے دفاع کرنا

١٦٦٠- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ

۱۶۶۰- حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی

۱۶۵۸- مسند بزار (کشف الاستار)۲/ ٤٤١۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/ ۸۰) میں کہا ہے: اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن عبداللہ عمری متروک ہے۔

۱۶۵۹- ترغیب و ترهیب اصبهانی ۱/ ۱۰٦۔

عَنْهُ:عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ فِي كِتَابِ التَّوْبِيْخِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ تَلاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾.

کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ کو ہٹا دے گا۔(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے) ابوالشیخ ابن حیان نے بھی یہ حدیث "کتاب التوبیخ" میں ذکر کی ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں "جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے آگ کے عذاب کو ہٹا دے گا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ "مومنوں کی مدد کرنا ہم پر فرض ہے۔"

۱۶۶۱- وَعَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَمَى عِرْضَ أَخِيْهِ فِي الدُّنْيَا بَعَثَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِيْهِ عَنِ النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ ذَمِّ الْغِيْبَةِ.

۱۶۶۱- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے دوزخ سے بچائے گا۔(اسے ابن ابی الدنیا نے ایک مصری شیخ کے حوالے سے کتاب ذم الغیبۃ میں ذکر کیا ہے)

۱۶۶۲- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أَرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ مَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللهُ [عَزَّوَجَلَّ] عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى

۱۶۶۲- سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی مومن کا بچاؤ کرتا ہے، میرا خیال ہے آپ نے کہا ہے کسی منافق سے بچاؤ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر الزام لگا کر اسے بدنام کرنا چاہے اللہ تعالیٰ

۱۶۶۰- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الذب عن عرض المسلم- کتاب التوبيخ و التنبيه (ابن حيان) ص : ۸۷۔

۱۶۶۱- ابن ابی الدنیا کی کتاب مجھے نہیں مل سکی- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الذب عن عرض المسلم میں یہ حدیث ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

۱۶۶۲- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب من ردعن مسلم غيبة۔

يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ قَوْلُهُ : ((يُرِيْدُ بِهِ شَيْنَهُ)) أي عيبه و تنقصه والشين العيب.

جہنم کے پل پر اس کا محاسبہ کرتا رہے گا جب تک وہ اپنے الزام سے نہ نکل جائے۔" (ابو داؤد)

١٦٦٣- وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۶۳- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی غیبت کا دفاع کرتا ہے اسے آگ سے آزاد کرنا اللہ تعالیٰ پر برحق ہو جاتا ہے۔" (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٦٦٤- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ التَّوْبِيْخِ وَالأصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أُغْتِيْبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ فَاسْتَطَاعَ نُصْرَتَهُ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ إِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ أَدْرَكَهُ إِثْمُهُ فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ)).

۱۶۶۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کے پاس اس کے بھائی کی غیبت ہو رہی ہو اور وہ اس کی مدد کر سکتا ہو، پھر اس نے اس کی مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اگر اس نے اس کی مدد نہ کی اسے اس کا گناہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی۔ (اسے ابوالشیخ نے کتاب التوبیخ میں اور اصبہانی نے ترغیب و ترہیب میں ذکر کیا ہے)

١٦٦٥- [وَعَنْ] جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلاَّ خَذَلَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ وَ مَا مِنْ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلاَّ نَصَرَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ

۱۶۶۵- حضرت جابر بن عبداللہ اور ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو ایسی جگہ بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کی بے حرمتی کی جا رہی ہو اور اس کی عزت پامال کی جا رہی ہو، اللہ تعالیٰ اس کی مدد ایسی جگہ ترک کرتا ہے جہاں اسے مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی عزت پامال ہو رہی ہو اور بے حرمتی ہو رہی ہو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد کرتا ہے جہاں وہ مدد کا خواہش مند

۱۶۶۳- مسند احمد ٦/٤٦١۔

۱۶۶۴- ترغیب و ترہیب اصبہانی ٢/٣٠٩۔ ابوالشیخ کی مطبوعہ کتاب نہیں مل سکی۔

۱۶۶۵- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبة۔

يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

ہو۔(ابوداؤد)

ثَوَابُ الْحُبِّ فِي اللهِ تعالى

اللہ کے لیے محبت کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ يَاعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَاأَنْتُمْ تَحْزَنُونَ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِئَايَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ أَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَ أَكْوَابٍ وَّ فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَ أَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ﴾.
[الزخرف: ۶۷-۷۳]

ارشاد باری تعالیٰ ہے "(جو آپس میں) دوست (ہیں) اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار (کہ باہم دوست ہی رہیں گے) میرے بندو آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمناک ہو گے، جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہو گئے (ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں عزت (واحترام) کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، ان پر سونے کی پرچوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہو گا) تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ جنت جس کے تم مالک بن گئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے، وہاں تمہارے لیے بہت سے میوے ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔"

۱۶۶۶- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَ لَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۶- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے (لیکن عمل میں) ان تک نہیں پہنچ سکتا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔" (بخاری)

۱۶۶۷- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِعَمَلِهِمْ قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَ

۱۶۶۷- حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کر سکتا؟ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے انہوں نے کہا میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے

۱۶۶۶- صحیح بخاری، کتاب الادب، باب علامة الحب فی الله۔

۱۶۶۷- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب اخبار الرجل الرجل بمحبته إليه۔

رَسُولَهُ قَالَ: ((فَإِنَّكَ أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

دوبارہ فرمایا اے ابوذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے- راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دہرا کر بیان کیا- (ابوداؤد)

۱۶۶۸- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: ((وَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ: لاَ شَيْءَ إِلاَّ أَنِّيْ أُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ : فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ أَرْجُوْ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ إِيَّاهُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ لَفْظُهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَ لاَ يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)).

۱۶۶۸- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ اس نے کہا (میں نے تیار تو) کچھ نہیں (کیا) لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں- آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے- حضرت انسؓ کہتے ہیں ہمیں کبھی کسی چیز کی اس قدر خوشی نہیں ہوئی جتنی نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی بنا پر ہوئی کہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے- حضرت انسؓ نے کہا میں نبی کریم ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان سے محبت کے باعث ان کے ساتھ ہوں گا- (بخاری' مسلم) اسے ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے- اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جس قدر صحابہ کو میں نے اس بات پر خوش ہوتے دیکھا کبھی کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا- ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک آدمی کو دوسرے سے محبت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ نیک عمل کرتا ہے، لیکن وہ خود ویسا نہیں کر سکتا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے-

۱۶۶۹- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلاَثٌ أَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ لاَ يَجْعَلُ اللهُ

۱۶۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تین باتوں کو حلفاً بیان کر رہا ہوں، جس آدمی کا اسلام میں حصہ ہے اسے اللہ تعالیٰ

۱۶۶۸- صحیح بخاری' کتاب الادب' باب علامة الحب فی اللہ- صحیح مسلم' کتاب البر و الصلة باب المرء مع من أحب- سنن ترمذی' کتاب الزهد' باب ماجاء أن المرء مع من أحب-

۱۶۶۹- مسند احمد ۱۴۸/۶-

مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الإِسْلاَمِ كَمَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ وَ أَسْهُمُ الإِسْلاَمِ [ثَلاَثَةٌ] الصَّلاَةُ وَالصَّوْمُ وَالزَّكَاةُ وَ لاَ يَتَوَلَّى اللهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيْهِ غَيْرَهُ يَومَ الْقِيَامَةِ وَ لاَ يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلاَّ جَعَلَهُ اللهُ مَعَهُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

اس آدمی کی طرح نہیں کرے گا جس کا کوئی حصہ نہ ہو- اسلام کے تین حصے ہیں نماز، روزہ، اور زکوٰۃ دینا' میں آدمی جس شخص کا دوست ہو گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ہٹ کر کسی کا اسے دوست نہیں بنائے گا اور آدمی کو جن لوگوں سے محبت ہو گی وہ انہی کے ساتھ ہو گا-" (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۷۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ رَجُلاً لِلّٰهِ [تَعَالَى] فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ لِلّٰهِ فَدَخَلاَ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ فَكَانَ الَّذِيْ أَحَبَّ أَرْفَعَ مَنْزِلَةً أُلْحِقَ بِالَّذِيْ أَحَبَّ لِلّٰهِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۷۰- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی آدمی سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں وہ دونوں اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے- اس طرح جس نے اللہ کے لیے محبت کی ہو گی وہ بلند درجے میں اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا جس سے اس نے محبت کی ہو گی- (اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۷۱- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَ أَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۶۷۱- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے، اللہ کی خاطر نفرت کرتا ہے' اللہ کی خاطر دیتا ہے اور اللہ کی خاطر روکتا ہے، وہ اپنا ایمان مکمل کر لیتا ہے- (ابوداؤد)

۱۶۷۲- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الإِيْمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَ تُبْغِضَ لِلّٰهِ وَ تُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللهِ)) قَالُوا: وَ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((أَنْ تُحِبَّ

۱۶۷۲- حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ کے لیے نفرت اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں جاری رکھے- صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو لوگوں کے لیے وہ

۱۶۷۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۷۹) میں کہا ہے: "اس کی سند حسن ہے-" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی-

۱۶۷۱- سنن ابو داؤد' کتاب السنة' باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه-

۱۶۷۲- مسند احمد ۲٤۷/٥-

لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ)).

۱۶۷۳- وَعَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْثَقُ)) قَالُوا: الصَّلَاةُ قَالَ: ((حَسَنَةٌ وَ مَا هِيَ بِهَا)) قَالُوا: صِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ: (([حَسَنٌ] وَمَا هُوَ بِهِ)) قَالُوا الْجِهَادُ قَالَ: ((حَسَنٌ وَ مَا هُوَ بِهِ قَالَ: أَوْثَقُ عُرَى الْإِيْمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَ تُبْغِضَ فِي اللهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ فِي إِسْنَادِهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ .

۱۶۷۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُ وَ مَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَ مَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَن يُقْذَفَ فِي النَّارِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ (([ثَلَاثٌ] مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَ تُبْغِضَ فِي اللهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [وَمُسْلِمٌ].

چیز پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے وہ چیز ناپسند کر جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔(احمد)

۱۶۷۳- حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نماز۔ آپ نے فرمایا یہ بھی نیکی ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ انہوں نے عرض کیا رمضان کے روزے۔ آپ نے فرمایا اچھا کام ہے لیکن یہ وہ نہیں۔ انہوں نے عرض کیا جہاد۔ آپ نے فرمایا اچھا کام ہے، لیکن یہ بھی وہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ایمان کی سب سے مضبوط کڑی یہ ہے کہ تم اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر نفرت۔(اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم نامی راوی کے بارے میں اختلاف ہے)

۱۶۷۴- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین ایسی خوبیاں ہیں جس شخص میں یہ موجود ہوں وہ ان کے ذریعے حلاوت ایمانی حاصل کر لیتا ہے، جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول باقی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں' جو شخص کسی آدمی سے صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بچا لینے کے بعد کفر میں واپس جانا اتنا برا سمجھے جیسے وہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے۔ ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں تین ایسی خوبیاں ہیں جس شخص میں یہ موجود ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور ذائقہ حاصل کر لیتا ہے، جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول باقی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہو اور تو اللہ کے لیے محبت کرے، اور اللہ کے لیے نفرت کرے۔(بخاری' مسلم)

۱۶۷۳- مسند احمد ٤/٢٨٦۔

۱۶۷۴- صحیح بخاری' کتاب الایمان' باب حلاوة الایمان۔ صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الایمان۔

١٦٧٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ [عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلاَّ لِلّٰهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۶۷۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کی حلاوت حاصل کرنا پسند کرتا ہے اسے لوگوں سے محبت اللہ کے لیے کرنی چاہیے۔(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

١٦٧٦- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الإِيْمَانِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ رَجُلاً لاَ يُحِبُّهُ إِلاَّ لِلّٰهِ مِنْ غَيْرِ مَالٍ أَعْطَاهُ فَذٰلِكَ الإِيْمَانُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۶۷۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا دوسرے آدمی سے صرف اللہ کے لیے محبت کرنا جس میں دولت کی لالچ نہ ہو ایمان میں سے ہے، بلکہ یہی ایمان ہے۔(اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٦٧٧- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا تَحَابَّا رَجُلَانِ فِي اللهِ إِلاَّ كَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۶۷۷- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے۔(طبرانی، ابویعلی، ابن حبان، حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

١٦٧٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ)) فَذَكَرَ مِنْهُمْ ((وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ

۱۶۷۸- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کی، اسی حالت میں

۱۶۷۵- مستدرک حاکم ۳/۱۔ ذہبی نے کہا ہے: اس حدیث کا ایک راوی ابوبلج قابل حجت نہیں ہے۔ اسے ثقہ بھی کہا گیا ہے لیکن بخاری نے کہا ہے "فیه نظر"۔

۱۶۷۶- معجم کبیر طبرانی ۹/۱۹۳۔

۱۶۷۷- معجم اوسط طبرانی ۴۲۶/۳۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۷۶/۱۰) میں کہا ہے: "اسے طبرانی، ابویعلی اور بزار نے ذکر کیا ہے۔ مبارز بن فضالہ کے علاوہ باقی تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اس میں ضعف کے باوجود کئی ایک محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۶۷۸- پہلے بیان ہو چکی ہے۔

وَتفرَّقَا عَلَيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتقدَّمَ بِتمَامِهِ.

اکٹھے ہوئے اور اسی میں علیحدہ- (بخاری مسلم یہ حدیث پہلے مکمل بیان ہو چکی ہے)

۱۶۷۹- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ يَومَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِيْ الْيومَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلاَّ ظِلِّيْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۷۹- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں آج میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے-(مسلم)

۱۶۸۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِيْ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّيْ أُحِبُّهُ فِي اللهِ قَالَ: فَإِنِّيْ رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ تَقدَّمَ.

۱۶۸۰- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی دوسری بستی میں رہنے والے اپنے (مسلمان) بھائی کو ملنے کے لیے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر فرشتہ مقرر کر دیا- جب وہ (فرشتے) کے پاس پہنچا تو اس نے اس سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے ایک بھائی کے پاس جا رہا ہوں- فرشتے نے کہا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی پاس داری کر رہے ہو؟ اس نے کہا (احسان تو) نہیں لیکن مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت ہے- فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تیری طرف لے کر آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو تجھ سے ایسے ہی محبت ہے جیسے تجھے اس کی خاطر اس آدمی سے محبت ہے- (اسے مسلم نے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)

۱۶۸۱- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْثُرُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ((حَقَّتْ مُحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مُحَبَّتِيْ

۱۶۸۱- حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رب العزت کے حوالے سے بیان فرماتے ہوئے سنا، میری خاطر محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے، میری خاطر صلہ رحمی کرنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے، میری

۱۶۷۹- صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فی فضل الحب فی اللہ۔

۱۶۸۰- پہلے بیان ہو چکی ہے-

۱۶۸۱- مسند احمد ۲۲۹/۵۔

لِلْمُتَوَاصِلِيْنَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مُحَبَّتِيْ لِلْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

خاطر ایک دوسرے کو ملنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے اور میری خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے۔(اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۸۲- وَعَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ : هَلْ أَنْتَ مُحَدِّثِي حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَانٌ وَلَاكَذِبٌ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((قَالَ: اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَقَّتْ مُحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ أَجْلِيْ وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ مِنْ أَجْلِيْ وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُوْنَ مِنْ أَجْلِيْ وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ أَجْلِيْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ [وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ] وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۶۸۲- شرحبیل بن سمطؒ نے عمرو بن عبسہؓ سے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنائیں گے جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور اس میں جھوٹ اور نسیان نہ ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے کے لیے جاتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے صدق دل سے باتیں کرتے ہیں۔ (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اسے طبرانی اور حاکم نے بھی ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۸۳- وَعَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ : وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا [أَرْجُو] أَنْ أُصِيْبَهَا مِنْكَ وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ قَالَ: فَلِأَيِّ شَيْءٍ قُلْتُ: لِلّٰهِ قَالَ: فَجَذَبَ حَبْوَتِيْ ثُمَّ قَالَ: أَبْشِرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ

۱۶۸۳- ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذؓ سے کہا اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے اور کسی دنیاوی مقصد کے لیے نہیں، میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کی طرف سے بھی محبت محسوس کروں' جب کہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں۔ انہوں نے کہا تو پھر کس لیے محبت ہے؟ میں نے کہا اللہ

۱۶۸۲- مسند احمد ۲۳۳/۵ میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ معجم صغیر طبرانی ۲۳۹/۲ مستدرك حاکم ۱٦۹/٤ میں بھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۶۸۳- سنن ترمذی' کتاب الزهد' باب ماجاء فی الحب فی الله۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۹۲/۱۔

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ)) قَالَ: وَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِ مُعَاذٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ: ((حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَنَاصِحِيْنَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ هُمْ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَ الشُّهَدَاءُ وَالصِّدِّيْقُونَ)). رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ [مِنْ] حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَحْدَهُ وَ صَحَّحَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمُتَحَابُّوْنَ فِيَّ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَ الشُّهَدَاءُ)).

کے لیے - انہوں نے میرا دامن کھینچتے ہوئے کہا اگر تو سچا ہے تو تمہیں مبارک ہو - میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ کی خاطر باہمی محبت کرنے والے (قیامت کے دن) اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے، اس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا- انبیاء اور شہداء ان کے مقام پر رشک کریں گے- ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامتؓ سے ملا اور میں نے انہیں معاذؓ کی حدیث سنائی تو وہ فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ رب العزت فرماتے ہیں میری خاطر باہمی محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے- یہ لوگ روشن منبروں کے اوپر ہوں گے، ان سے انبیاء اور شہداء اور صدیق رشک کریں گے (ابن حبان)- ترمذی نے صرف معاذؓ کی حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری عظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے، ان سے انبیاء اور شہداء رشک کریں گے-

١٦٨٤- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يُجْلِسُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَغْشَى وُجُوهَهُمُ النُّورُ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۶۸۴- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا- ان کے چہرے پر نور ہوں گے، مخلوقات کے حسابات سے فارغ ہونے تک وہ ایسے ہی رہیں گے-(اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۸۴- معجم کبیر طبرانی ۱۳۱/۸-

۱۶۸۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَومَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ)) قَالَ: فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ قَالَ: ((هُمْ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَ بِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُونَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۸۵- حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگ (قبروں) سے اٹھائے گا جن کے چہرے پرنور ہوں گے-وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے-لوگ ان سے رشک کریں گے، نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء-ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ ایک بدوی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ! ان کے متعلق ہمیں بتائیں، ہمیں ان کا علم ہو جائے- آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، مختلف علاقوں میں رہتے ہیں، اللہ کی یاد کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں، اور اسے یاد کرتے ہیں-(اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۸۶- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَاأَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ: ((الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ وَ الْمُتَبَاذِلُونَ فِي اللهِ وَ الْمُتَلَاقُونَ فِي اللهِ)).

۱۶۸۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کے کچھ ستون یاقوت سے بنے ہوئے ہیں-ان پر زبرجد کے بالاخانے ہیں-ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں چمک دار ستارے کی طرح جگمگاتے ہیں-ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ان میں کون لوگ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے-(بزار)

۱۶۸۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظَوَاهِرُهَا مِنْ بَوَاطِنِهَا

۱۶۸۷- حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے-انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کے لیے باہمی

۱۶۸۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۷/۱۰) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ اجزاء میں نہیں مل سکی-

۱۶۸۶- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۳۶/۲ میں حضرت ابوہریرہ سے اس کے ہم معنی روایت ہے-

وَ بَوَاطِنُهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعَدَّ اللهُ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ وَ الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْهِ وَ الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيْهِ)).

محبت کرنے والوں، ایک دوسرے کو ملنے کے لیے جانے والوں اور ایک دوسرے کے کام آنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔(طبرانی)

۱۶۸۸ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ جُلَسَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ وَ كِلْتَا يَدَيِ اللهِ يَمِيْنٌ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ وُجُوْهُهُمْ مِنْ نُوْرٍ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ وَ لَا صِدِّيْقِيْنَ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ : مَنْ هُمْ قَالَ: ((هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۸۸- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی دونوں طرفیں دائیں ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے، نہ وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء اور نہ صدیق- عرض کیا گیا یارسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے-(اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۸۹ - وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ تَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَ الشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ: ((قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَ لَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُوْرٍ وَ لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَ لَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾)) رَوَاهُ

۱۶۸۹- حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن قیامت کے دن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مقام کو دیکھ کر رشک کریں گے- صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہوں گے جو کسی رشتہ داری اور باہمی لین دین کے بغیر اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے رہے- اللہ کی قسم ان کے چہرے مجسمہ نور ہوں گے اور نور (کے منبروں) پر بیٹھے ہوں گے- جب لوگ خوف زدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور جب لوگ غم زدہ ہوں گے یہ غم زدہ نہیں ہوں گے- پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اللہ کے ولیوں کو نہ خوف

۱۶۸۷- معجم اوسط طبرانی ۴۲۷/۳-

۱۶۸۸- مسند احمد ۳۳۵/۲ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ہے-

۱۶۸۹- سنن ابوداؤد' کتاب السنة' باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه' میں یہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بامعنی موجود ہے-

أَبُو دَاوُدَ.

ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔" (ابوداؤد)

١٦٩٠- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَ اعْقِلُوْا وَ اعْلَمُوا أَنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ)) فَجَثَا رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَ أَلْوَى بِيَدِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَ الشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ انْعَتْهُمْ لَنَا حَلِّهِمْ لَنَا يَعْنِيْ صِفْهُمْ لَنَاشَكِّلْهُمْ لَنَا فَسُرَّ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ بِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمْ نَاسٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوا فِي اللّٰهِ وَ تَصَافَوْا يَضَعُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوهَهُمْ نُورًا وَ ثِيَابَهُمْ نُورًا يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَفْزَعُوْنَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ [الَّذِيْنَ] لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ أَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ: ((النَّوَازِعُ))

۱۶۹۰- حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! سنو سمجھو اور معلوم کر لو کہ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن نبی اور شہید ان کے مراتب اور اللہ کے ہاں تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ دور سے آنے والے ایک بدوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنے ٹیکے اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا یارسول اللہ! جو لوگ نہ نبی ہوں اور نہ شہید لیکن انبیاء اور شہداء ان کی مسند اور اللہ کے تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے ان کی خوبی اور ان کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرمائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدوی کے سوال کی وجہ سے ہشاش بشاش ہوگئے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں ہے، لیکن وہ اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے قیامت کے دن نور کے منبر لگائے گا، وہ ان پر بیٹھیں گے اور ان کے چہرے اور کپڑے پرنور بنا دے گا (باقی) لوگ گھبرائیں گے (لیکن) یہ نہیں گھبرائیں گے۔ یہی اولیاء اللہ ہیں جنہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابو یعلی اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۱۶۹۰- مسند احمد ٣٤١/٥۔ مسند ابو یعلی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرك حاكم ١٧٠/٤ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان ہوئی ہے۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

جمع نازع وهو الرجل الغريب.

١٦٩١- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ [قَوْمًا] لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ تَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ)) قِيْلَ مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ قَالَ: ((هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِنُورِ اللهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلاَ أَسْبَابٍ وُجُوهُهُمْ نُورٌ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ لاَ يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلاَ يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

١٦٩١- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء میں سے نہیں ہیں- لیکن انبیاء اور شہداء انہیں دیکھ کر رشک کریں گے- عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہیں ہم بھی ان سے محبت کریں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی خاطر بغیر کسی رشتہ داری اور دیگر مصالحت کے ایک دوسرے سے محبت کی، ان کے چہرے پرنور ہوں گے اور یہ نور کے منبروں پر ہوں گے، جب لوگ خوف زدہ ہوں گے یہ خوف زدہ نہیں ہوں گے اور جب لوگ غم زدہ ہوں گے یہ غم زدہ نہیں ہوں گے- پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (نسائی، ابن حبان)

ثواب السلام على المؤمنين

اہل ایمان کو سلام کہنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَ إِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا﴾.

ارشاد رب العزت ہے: ”اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو (جواب میں) تم اس سے بہتر (کلمے) سے (اسے) دعا دو یا انہی لفظوں سے دعا دو- بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے-“

١٦٩٢- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوْا وَ لاَ تُؤْمِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوْا أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلاَمَ بَيْنَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

١٦٩٢- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان دار نہ بن جاؤ اور اس وقت تک ایمان دار نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو- میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے- آپس میں

١٦٩١- سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ١٠/٤٤٨ـ صحیح ابن حبان (الاحسان) ١/٣٩٠ـ

١٦٩٢- صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أنه لا یدخل الجنة الا المومنونـ

بہت زیادہ سلام کہا کرو۔(مسلم)

۱۶۹۳- وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْبَغْضَاءُ وَ الْحَسَدُ وَ الْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَيْسَ حَالِقَةُ الشَّعْرِ وَ لَكِنْ حَالِقَةُ الدِّيْنِ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاتَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَ لَا تُؤْمِنُونَ حَتّٰى تَحَابُّوا أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثْبِتُ ذٰلِكَ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

۱۶۹۳- حضرت (عبداللہ) بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری طرف پہلے لوگوں کی حسد و بغض جیسی خرابیاں سرایت کر گئی ہیں۔ بغض تو مونڈ دینے والا ہے، بالوں کو مونڈنے والا نہیں بلکہ دین کو مونڈنے والا ہے، مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک تم ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے ایمان دار نہیں ہو گے۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو (محبت) پیدا کرتا ہے۔ آپس میں سلام عام کہا کرو۔(اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۶۹٤- وَعَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۶۹۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام عام کہا کرو، تم سلامت رہو گے۔(ابن حبان)

۱۶۹۵- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ هٰذَا لَفْظُهُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۹۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رحمٰن کی عبادت کرو، سلام عام کہو، کھانا کھلاؤ، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"(یہ ابن حبان کے الفاظ ہیں، ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

۱۶۹٦- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا

۱۶۹۶- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! سلام عام کہو، کھانا کھلاؤ، رات کو جب

۱۶۹۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۴۱۹۔

۱۶۹۴- صحیح ابن حبان ۱/۳۵۷۔

۱۶۹۵- صحیح ابن حبان ۱/۳۵۶۔ سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام۔

۱۶۹۶- سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی افشاء السلام۔

السَّلَامَ وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صَلُّوا بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھو، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

۱۶۹۷- وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوْجِبُ لِي الْجَنَّةَ قَالَ: ((طِيْبُ الْكَلَامِ وَ بَذْلُ السَّلَامِ وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۶۹۷- حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے ایسا کام بتائیں جو میرے لیے جنت واجب کر دے- آپ نے فرمایا خوش کلامی، سلام عام کہنا اور کھانا کھلانا- (طبرانی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۹۸- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشْرٌ)) ثُمَّ جَاءَ [رَجُلٌ] آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ فَجَلَسَ فَقَالَ: ((عِشْرُوْنَ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَجَلَسَ فَقَالَ: ((ثَلَاثُوْنَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۸- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا- آپ نے سلام کا جواب دیا- پھر وہ بیٹھ گیا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس (نیکیاں) پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ- آپ نے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا- آپ نے فرمایا بیس (نیکیاں) پھر ایک اور آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بیٹھ گیا- آپ نے فرمایا تیس (نیکیاں)- (ابوداؤد- ترمذی' نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۶۹۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ:

۱۶۹۹- حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہتا ہے "السلام علیکم" اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں

۱۶۹۷- معجم کبیر طبرانی ۲۲/ ۱۸۰- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/ ۳۵۷- مستدرك حاكم ۱/ ۲۳- ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں ہے-

۱۶۹۸- سنن ابو داود' کتاب الادب' باب کیف السلام- سنن ترمذی' کتاب الاستئذان' باب ماذکر فی فضل السلام-

۱۶۹۹- معجم کبیر طبرانی ۶/ ۹۲-

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَ مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ كُتِبَتْ لَهُ ثَلاثُونَ حَسَنَةً)).

اور جو کہتا ہے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(طبرانی)

١٧٠٠ – وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ: ((عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ فَقَالَ: ((عِشْرُونَ حَسَنَةً)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَقَالَ: ((ثَلاثُونَ حَسَنَةً)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَ لَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَاأَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ إِذَا جَاءَ [أَحَدُكُمْ] إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَ إِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ قَوْلُهُ: ((مَا أَوْشَكَ)) أَيْ أَسْرَعَ.

١٧٠٠- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا- آپ مجلس میں تشریف فرما تھے- اس نے کہا "السلام علیکم-" آپ نے فرمایا دس نیکیاں- پھر ایک دوسرا آدمی گزرا اور اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" آپ نے فرمایا بیس نیکیاں- پھر ایک اور آدمی گزرا اور اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ-" آپ نے فرمایا تیس نیکیاں- مجلس میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور سلام کہے بغیر چلا گیا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ساتھی کتنی جلدی بھول گیا ہے- جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو اسے سلام کہنا چاہیے- پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب مجلس سے جائے تب بھی سلام کہے- پہلا سلام اس سلام سے افضل نہیں ہے-(ابن حبان)

ثواب من بدأ بالسلام و من سلم عند ذهابه

سلام کا آغاز کرنے اور جاتے وقت سلام کہنے کا ثواب

١٧٠١ – عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَ هُمْ بِالسَّلَامِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ

١٧٠١- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو پہلے سلام کہتا ہے (ابوداؤد) ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! دو

١٧٠٠- صحیح ابن حبان (الاحسان) ١/٣٥٧-

التِّرْمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ قَالَ: ((أَوْلَى هُمَا بِاللّٰهِ تَعَالَى)) قَالَ: التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

آدمی ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، ان میں سے پہلے سلام کون کہے؟ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کا زیادہ مستحق ہونا چاہتا ہے- (اسے ترمذی نے حسن کہا ہے)

۱۷۰۲- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا بُنَيَّ إِذَا كُنْتَ فِي مَجْلِسٍ تَرْجُو خَيْرَهُ فَعَجَّلَتْ بِكَ حَاجَةٌ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّكَ شَرِيْكُهُمْ فِيْمَا يُصِيْبُوْنَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَ رَوَاهُ أَيْضًا مَرْفُوْعًا وَ لٰكِنْ إِسْنَادُهُ الْمَوْقُوْفُ أَصَحُّ وَ قَدْ يُقَالُ إِنَّ مِثْلَ هٰذَا لَا يُقَالُ: مِنْ قِبَلِ الرَّأْيِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْمَرْفُوْعِ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ وَ تَقَدَّمَ فِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَ إِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُوْلَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)).

۱۷۰۲- معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا: اے میرے بیٹے! جب تم کسی نیک محفل میں ہو اور تمہیں کسی کام کی جلدی ہو تو "السلام علیکم" کہا کرو، اس طرح تم ان کی نیکی میں شامل ہو جاؤ گے- اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اسے مرفوع بھی ذکر کیا ہے، لیکن موقوف کی سند زیادہ صحیح ہے، البتہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسی بات ذاتی رائے سے نہیں ہو سکتی، لہٰذا مرفوع کی حیثیت رکھتی ہے- واللہ اعلم- اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو سلام کہے، پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب جانا چاہے تب بھی سلام کہے، کیونکہ پہلا سلام اس سے افضل نہیں ہے-

ثواب من سلم إذا دخل بيته

گھر میں داخل ہونے کے وقت سلام کہنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ . [نور : ٦١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جب گھروں میں جایا کرو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کیا کرو- یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے-"

۱۷۰۳- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

۱۷۰۳- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ

۱۷۰۱- سنن ابو داؤد' کتاب الادب' باب فی فضل من بدأ بالسلام- سنن ترمذی' کتاب الاستئذان' باب ماجاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام-

۱۷۰۲- معجم کبیر طبرانی ۱۹/۲۶-

اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (([يَا بُنَيَّ] إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ فَتَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْهُ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! جب تم اپنے گھر جاؤ تو سلام کہو اس سے تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت ہو گی۔ (اسے ترمذی نے علی بن زید عن ابن المسیب سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

١٧٠٤- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ [الْبَاهِلِيِّ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ [أَوْ يُرَدُّ] بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَ رَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَ كُفِيَ وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ [عَلَى اللهِ)) الْحَدِيْثَ] قَوْلُهُ: ((ضَامِنٌ)) أَيْ مَضْمُون.

۱۷۰۴- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جاتا ہے، اگر وہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا وہ اجر و ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس آئے گا۔ دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف جاتا ہے، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہے کہ وہ فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا پھر اجر و ثواب لے کر واپس آئے گا۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کہتا ہے اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ (ابوداؤد) ابن حبان نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ اگر وہ زندہ رہے تو انہیں فراخ رزق ملتا رہے گا اور اگر فوت ہو گئے تو جنت میں جائیں گے، جو شخص اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

١٧٠٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

۱۷۰۵- حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے یہ پسند ہو کہ شیطان اس کے پاس نہ کھانا کھا سکے، نہ دوپہر کو آرام کر سکے اور نہ ہی

۱۷۰۳- سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ۔

۱۷۰۴- معجم کبیر طبرانی ٢٩٤/٦۔

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ لاَ يَجِدَ الشَّيْطَانُ عِنْدَهُ طَعَامًا وَ لاَ مَقِيْلاً وَلاَ مَبِيْتًا فَلْيُسَلِّمْ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَ لْيُسَمِّ عَلَى طَعَامِهِ)).

رات گزار سکے اسے اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کہنا چاہئے اور کھانا کھاتے وقت "بسم اللہ" پڑھنی چاہیے۔(طبرانی)

ثواب المصافحة

مصافحہ کرنے کا ثواب

١٧٠٦- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي [يَوْمِ] رِيحٍ عَاصِفٍ وَ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا وَ لَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷۰۶- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کو ملے اور اس سے مصافحہ کرے تو ان دونوں کے گناہ ایسے ختم ہو جاتے ہیں جیسے تیز ہوا کے ذریعے خشک درخت کے پتے گرتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔(اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٧٠٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ حُذَيْفَةَ فَأَرَادَ أَنْ يُصَافِحَهُ فَتَنَحَّى حُذَيْفَةُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا صَافَحَ أَخَاهُ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ [وَ فِي إِسْنَادِهِ] مصعب بن ثابت وثقه ابن حبان و غيره و روى الطبراني المرفوع منه بنحوه من حديث حذيفة.

۱۷۰۷- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حذیفہؓ سے ملاقات کی اور مصافحہ کرنا چاہا۔ حذیفہؓ ایک طرف ہو گئے اور کہنے لگے میں جنبی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔(اسے بزار نے ذکر کیا ہے) اس کی سند حسن ہے، اس کی سند کا ایک راوی مصعب بن ثابت ہے جسے ابن حبان اور دیگر محدثین نے ثقہ کہا ہے اور طبرانی نے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث حذیفہؓ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

١٧٠٨- وَعَنِ الْبَرَّاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ

۱۷۰۸- حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے

۱۷۰۵- معجم کبیر طبرانی ٦/٣١٥۔

۱۷۰۶- معجم کبیر طبرانی ٦/٣١٥۔

۱۷۰۷- مسند بزار (کشف الاستار) ٢/٤٢٠۔ معجم اوسط طبرانی ١/١٨٤۔

فَيَتَصَافَحَانِ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لأَبِيْ دَاوُدَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَ حَمِدَا اللهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا)) وَ رَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ نُفَيْعِ الأَعْمَى قَالَ: لَقِيَنِي الْبَرَّاءُ بْنُ عَازِبٍ فَأَخَذَ بِيَدِيْ وَ صَافَحَنِيْ وَ ضَحِكَ فِي وَجْهِيْ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِيْ لِمَ أَخَذْتُ بِيَدِكَ قُلْتُ: لاَ إِلاَّ أَنَّنِي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَمْ تَفْعَلْهُ إِلاَّ لِخَيْرٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَنِيْ فَفَعَلَ بِيْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: ((أَتَدْرِيْ لِمَ فَعَلْتُ بِكَ ذَلِكَ)) قُلْتُ لاَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا وَ تَصَافَحَا وَضَحِكَ كُلُّ مِنْهُمَا فِي وَجْهِ صَاحِبِهِ لاَ يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ إِلاَّ لِلّٰهِ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا)).

سے علیحدہ ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔ (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے ذکر کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے) ابوداؤد کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں، اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کریں اور استغفار کریں تو انہیں بخش دیا جاتا ہے۔ طبرانی نے ابوداؤد نفیع اعمیٰ سے روایت کیا ہے کہ حضرت براء بن عازبؓ مجھ سے ملے، انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے، کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے تمہارے ہاتھ کو کیوں پکڑا؟ میں نے عرض کیا مجھے یہ تو پتہ نہیں، البتہ مجھے یقین ہے کہ آپ کا اس سے کوئی نیک مقصد ہوگا۔ وہ کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے ملے اور انہوں نے ایسے ہی کیا۔ پھر فرمایا کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ ایسے کیوں کیا ہے؟ میں نے بھی عرض کیا نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور مصافحہ کریں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائیں، یہ سب صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں تو ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔

١٧٠٩- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا فَأَخَذَ

۱۷۰۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے

۱۷۰۸- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحة- سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۷/۸) میں کہا ہے: ''اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابوداؤد راوی متروک ہے'' مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث اوسط میں نہیں ملی۔

۱۷۰۹- مسند احمد: ۱۴۲/۳۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۴۲۰/۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اسے احمد، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔ احمد کے راوی صحیح ہیں۔ میمون بن عجلان کے علاوہ۔ ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے اور کسی نے اسے ضعیف نہیں کہا۔ مجھے یعنی (محقق کو) یہ روایت ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَحْضُرَ دُعَاءَهُمَا وَ لاَ يُفَرِّقَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتّٰى يُغْفِرَلَهُمَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَ أَبُو يَعْلَى وَ فِي إِسْنَادِهِ مَيْمُونِ بْنِ مُوْسَى الْمُرَائِيُّ وَ الْأَكْثَرُونَ عَلَى تَوْثِيْقِهِ.

کے ہاتھ کو پکڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پر ان کا حق ہو جاتا ہے کہ وہ ان کی دعا سنے اور دونوں کو بخشے بغیر ان کے ہاتھ ایک دوسرے سے جدا نہ کرے۔ (احمد، بزار، ابویعلی) ملاحظہ: اس حدیث کی سند میں میمون بن موسیٰ مرائی نام کا راوی ہے، بیشتر محدثین اس کے ثقہ ہونے کے حق میں ہیں۔

۱۷۱۰- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا الْتَقَى الرَّجُلاَنِ الْمُسْلِمَانِ فَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ كَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ أَحْسَنُهُمَا بِشْرًا لِصَاحِبِهِ فَإِذَا تَصَافَحَا نَزَلَتْ عَلَيْهِمَا مِائَةُ رَحْمَةٍ لِلْبَادِئِ مِنْهُمَا تِسْعُونَ وَ لِلْمُصَافِحِ عَشَرَةٌ)).

۱۷۱۰- حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کہے، دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے بھائی کے لیے زیادہ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر ایک سو رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس میں سے نوے ابتدا کرنے والے کے لیے ہوتی ہیں اور دس مصافحہ کرنے والے کے لیے۔ (بزار)

۱۷۱۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَصَافَحَا وَ تَسَاءَلاَ أَنْزَلَ اللهُ بَيْنَهُمَا مِائَةَ رَحْمَةٍ تِسْعَةً [وَتِسْعِيْنَ] لأَبَشِّهِمَا وَأَطْلَقِهِمَا وَأَبَرِّهِمَا وَأَحْسَنِهِمَا مُسَاءَلَةً بِأَخِيهِ)): قَوْلُهُ ((لأَبَشِّهِمَا)) أي لأعظمهما بشاشة وقوله: ((وَ أَطْلَقِهِمَا)) أي أطلقهما وجهًا ومعنى البشاشة و الطلاقة واحد.

۱۷۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے ننانوے رحمتیں اس کے لیے ہوتی ہیں جو دونوں میں سے زیادہ خوش مزاج، کشادہ رو، حسن سلوک کرنے والا اور اپنے بھائی کا حال بہتر طور سے پوچھنے والا ہوتا ہے۔ (طبرانی)

۱۷۱۰- مسند بزار (کشف الاستار ۲/ ۴۱۹)۔

۱۷۱۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸/ ۳۷) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں حسن بن کثیر بن عدی راوی کا حال معلوم نہیں ہو سکا اور باقی تمام صحیح بخاری والے ہیں۔" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

١٧١٢- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الأَخْذُ بِالْيَدِ)).

۱۷۱۲- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مصافحہ کرنا سلام کی تکمیل ہے-(ترمذی)

١٧١٣- وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَصَافَحُوا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَ تَهَادَوْا تَحَابُّوا وَ يَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ)) ذَكَرَهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأ وَهُوَ مُعْضَلٌ وَ قَدْ أُسْنِدَ مِنْ وُجُوهٍ فِيهَا مَقَالٌ وَ اللهُ أَعْلَمُ.

۱۷۱۳- حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرو، اس سے کینہ ختم ہوتا ہے- ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور بغض ختم ہوتا ہے- (اسے امام مالک نے مؤطا میں ذکر کیا ہے- یہ حدیث معضل ہے، کئی اور سندوں سے مسند بھی ذکر ہوئی ہے، لیکن ان پر اعتراضات ہیں- واللہ اعلم)

ثواب طلاقة الوجه وأفعال أخر من الخير

خندہ پیشانی سے ملنے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب

١٧١٤- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۴- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیکی کا ہر کام صدقہ ہے، مسلمان بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے، اپنے برتن میں سے مسلمان بھائی کو برتن میں پانی دینا بھی نیکی ہے- (اسے احمد اور ترمذی نے ذکر کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

١٧١٥- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۱۵- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھو اگرچہ مسلمان بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو-(مسلم)

١٧١٦- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

۱۷۱۶- انہی (ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت

۱۷۱۲- سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی المصافحة۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے-

۱۷۱۳- موطا مالك ۹۰۸/۱۔

۱۷۱۴- مسند احمد ۳۶۰/۳۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی طلاقة الوجه وحسن البشرة۔

۱۷۱۵- صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء۔

اللہ ﷺ: ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَ أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَ إِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالَةِ لَكَ صَدَقَةٌ وَ إِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَ الشَّوْكَ وَ الْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَ إِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ زَادَ ((وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ)).

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے، نیک کام کا حکم دینا اور برائی سے باز رکھنا بھی صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے- راستے سے پتھر' کانٹے اور ہڈی کو ہٹانا بھی صدقہ ہے، اپنے برتن میں سے دوسرے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے- (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) ابن حبان نے یہ حدیث اس اضافے کے ساتھ ذکر کی ہے کہ کمزور نظر والے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے-

۱۷۱۷- وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللهُ بِهِ فَقَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَقِي وَ لَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَوَجْهُكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَ إِيَّاكَ وَ إِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَخِيلَةِ وَ لَا يُحِبُّهَا اللهُ وَ إِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَشْتِمْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّ أَجْرَهُ لَكَ وَوَبَالَهُ عَلَى مَنْ قَالَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هٰذَا لَفْظُهُ وَ فِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ فَقَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنْ

۱۷۱۷- ابو جری ہجیمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بادیہ نشین لوگ ہیں ہمیں ایسی چیز سکھائیں جسے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے مفید بنائے- آپ نے فرمایا کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھو خواہ اپنے برتن کے ذریعے دوسرے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا ہی کیوں نہ ہو' اپنے بھائی سے کشادہ رو ہو کر ملنا ہی کیوں نہ ہو' چادر کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانے سے بچو یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا- اگر کوئی آدمی تمہیں ایسے کام کے متعلق برا بھلا کہے جس کا تمہارے بارے میں اسے علم ہے تو تم اس کی برائی کا ذکر کر کے اسے برا بھلا نہ کہو، ایسا کرنے سے تمہیں ثواب ملے گا اور اسے گناہ ہو گا- (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن حبان' مذکورہ الفاظ ابن حبان کے ہیں اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) نسائی کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ کسی بھی نیک کام کو جو تمہارے بس میں ہو معمولی نہ سمجھو،

۱۷۱۶- سنن ترمذی' کتاب البر والصلة' باب ماجاء فی صنائع المعروف- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۸/۱

۱۷۱۷- سنن ابوداود' کتاب اللباس' باب ماجاء فی اسبال الازار- سنن ترمذی' کتاب البر والصلة' باب ماجاء فی صنائع المعروف- سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۱۴۵/۲ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۷۰/۱-

تَهَبَ صِلَةَ الْحَبْلِ وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَقِي وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ وَوَجْهُكَ بَسِطٌ إِلَيْهِ وَلَوْ أَنْ تُؤْنِسَ الْوَحْشَانَ بِنَفْسِكَ وَ لَوْ أَنْ تَهَبَ الشِّسْعَ)).

اگر تم اپنے بھائی کو رسی کا ٹکڑا ہی دے سکتے ہو (تو دو) اگر تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پینے کا پانی دے سکتے ہو (تو دو) اور اگر تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو اور غم زدہ کو دلا سادے سکو یا جوتے کا تسمہ دے سکتے ہو (تو دو)۔

۱۷۱۸- وَعَنِ الْحَسَنِ [عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ: ((إِنَّ [مِنَ] الصَّدَقَةِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى النَّاسِ وَ أَنْتَ طَلِيْقُ الْوَجْهِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مُرْسَلاً هٰكَذَا.

۱۷۱۸- حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو سلام کہتے ہوئے خندہ پیشانی کا اظہار بھی صدقہ ہے۔
(اسے ابن ابی الدنیا نے اسی طرح بطور مرسل ذکر کیا ہے)

ثواب طيب الكلام

خوش کلام ہونے کا ثواب

۱۷۱۹- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا)) فَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ : لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ بَاتَ قَائِمًا وَ النَّاسُ نِيَامٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۷۱۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک ایسا بالا خانہ ہے جس کا اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ابو مالک اشعریؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ کسے ملے گا؟ آپ نے فرمایا: (وہ اسے ملے گا) جو خوش کلام ہے، کھانا کھلاتا ہے اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو وہ تہجد پڑھتا ہے۔ (اسے طبرانی اور حاکم نے ذکر کیا ہے، نیز حاکم نے اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۱۷۲۰- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ قَالَ: ((مُوجِبُ الْجَنَّةِ إِطْعَامُ

۱۷۲۰- مقدام بن شریح اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو میرے لیے جنت کو لازم کردے۔ آپ نے فرمایا جنت کو لازم کردینے والا

۱۷۱۸- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۱۹- مستدرك حاكم ۱۲۹/٤ - ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۵٤/۲) میں کہا ہے: "اسے احمد نے (مسند میں) اور طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

الطَّعَامِ وَ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ وَ لَا عِلَّةَ لَهُ.

عمل کھانا کھلانا، سلام عام کہنا اور خوش کلام ہونا ہے۔ (اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی خامی نہیں ہے)

۱۷۲۱- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلِّمْنِي عَمَلاً يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: ((أَطْعِمِ الطَّعَامَ وَ أَفْشِ السَّلَامَ وَ أَطِبِ الْكَلَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).

۱۷۲۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا کھانا کھلاؤ، سلام عام کہو، خوش کلام رہو، رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تہجد پڑھو، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۲۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ .

۱۷۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی گفتگو صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۷۲۳- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ فَلَا يَرَى إِلاَّ مَا قَدَّمَ وَ يَنْظُرُ أَشْأَمَ فَلَا يَرَى إِلاَّ مَا قَدَّمَ وَ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلاَّ النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)). رَوَاهُ

۱۷۲۳- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ اس طرح ہم کلام ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ آدمی دائیں دیکھے گا تو اسے اپنے عمل نظر آئیں گے، بائیں دیکھے گا تو اسے اپنے عمل نظر آئیں گے، اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے صرف دوزخ نظر آئے گا، لہٰذا دوزخ سے بچ جاؤ، اگرچہ کھجور کا ایک حصہ صدقہ کر کے (بچ سکو) جسے وہ بھی میسر نہ ہو وہ اچھی گفتگو کے ذریعے (بچنے کی کوشش

۱۷۲۰- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی- مستدرک حاکم ۱۲۹/٤ میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بالمعنی مذکور ہے۔

۱۷۲۱- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۷۸/۲۔

۱۷۲۲- صحیح بخاری' کتاب الادب' باب طیب الکلام- صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل معروف۔

۱۷۲۳- صحیح بخاری' کتاب الادب' باب طیب الکلام- صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرة۔

اَلْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

کرے)۔(بخاری، مسلم)

ثواب الأمر بالمعروف و النهي عن المنكر

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [آل عمران: ١٠٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کام کرنے سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [آل عمران: ١١٠]

نیز فرمایا: "مومنو! جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو، تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ﴾ [توبه: ٧١]

اور فرمایا: "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، وہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ [اعراف : ١٦٥]

اور فرمایا: "جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے انہیں ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے انہیں برے عذاب میں پکڑ لیا، کیونکہ وہ نافرمانی کئے جاتے تھے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامَ ﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ [لقمان:١٧] وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ.

حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیت نقل کرتے ہوئے فرمایا: "بیٹا نماز کی پابندی کرنا اور (لوگوں کو) اچھے کام کرنے کو کہنا اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تمہیں آئے اس پر صبر کرنا بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔" اس باب میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

١٧٢٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

۱۷۲۴- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما

عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى كُلِّ مَيْسِمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ : مِنَ الْقَوْمِ هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَنْبَأْتَنَا بِهِ قَالَ: ((أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ وَحَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيفِ صَلَاةٌ وَإِنْحَاؤُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيقِ صَلَاةٌ وَ كُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر ہر روز ایک نماز (فرض) ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یہ تو آپ نے بہت سخت بات ہمیں بتائی ہے۔ابن عباسؓ کہنے لگے تمہارا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی نماز ہے، کمزور کی مدد بھی نماز ہے، راستے سے کانٹے وغیرہ ہٹانا بھی نماز اور نماز کے لیے جاتے وقت اٹھنے والا ہر قدم نماز ہے۔ (ابن خزیمہ)

۱۷۲۵- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ [قَبْلِي] إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَ أَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَ يَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ [فَهُوَ مُؤْمِنٌ] وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۷۲۵- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے جو بھی نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، اس کی امت میں سے اس کے کچھ حواری اور رفقاء ہوا کرتے تھے جو اس کا (بتایا ہوا) طریقہ اختیار کرتے ہیں اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں (میرے بھی صحابہ اور حواری ہیں) پھر ان کے بعد ان کے (نااہل) جانشین آئیں گے، جو کہیں گے اس کے مطابق عمل نہیں کریں گے اور ایسے عمل کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا۔ جو شخص ان کے خلاف اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور جو ان سے زبان سے جہاد کرے گا، وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے، البتہ اس کے بعد ایمان کی ایک رائی بھی باقی نہیں ہے۔ (مسلم)

۱۷۲۶- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ

۱۷۲۶- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدوں کی پابندی کرنے والے اور انہیں پامال کرنے والے کی مثال یہ ہے کہ کچھ لوگ قرعہ اندازی کے

۱۷۲۴- صحیح ابن خزیمہ (۲۲۹/۲) میں یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۷۲۵- صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان۔

فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَ مَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَ إِنْ أَخَذُوْا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَ نَجَوْا جَمِيْعًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ : قَوْلُهُ ((الْقَائِمُ عَلَى حُدُوْدِ اللهِ)) يَعْنِي الْقائم في إزالتها و دفعها وإنكارها.

ذریعے ایک جہاز پر سوار ہو گئے، کچھ اوپر والے حصے میں ہیں اور کچھ نچلے حصے میں- نچلے حصے والے جب پینے کا پانی لے کر اوپر والوں کے پاس سے گزرتے ہیں (اس طرح) انہیں تکلیف ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیوں نہ ہم اپنے حصے میں (پانی لینے کے لیے) سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں- اگر وہ انہیں ان کے عزم پر چھوڑ دیں تو وہ سب تباہ ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو یہ بچ جائیں گے اور اس طرح سب بچ جائیں گے-(بخاری)

١٧٢٧- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَيَعْرِفُوْنَ وَ يُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَ مَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قَوْلُهُ ((مَنْ أَنْكَرَ)) أي من أنكر بقدر [استطاعته] سلم من الاثم ومن لم يستطع إنكارًا و كره تلك المعصية بقلبه فقد بَرِئَ من الاثم.

١٧٢٧- حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تمہارے اوپر ایسے حکمران مقرر ہوں گے (جن کے کچھ کام) تم (شریعت کے مطابق) معلوم کرو گے اور (کچھ کاموں کو) تم نامانوس (یعنی شریعت کے مخالف) سمجھو گے، لہٰذا جو شخص (انہیں) برا سمجھے گا وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور جو ان کا انکار کرے گا وہ محفوظ ہو جائے گا، لیکن جو شخص خوش ہوگا اور پیروی کرے گا (وہ مجرم ہو گا)-(مسلم)

١٧٢٨- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَ ذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ)) رَوَاهُ

١٧٢٨- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے برائی دیکھے اسے ہاتھ سے ختم کرے اور جو شخص ہاتھ سے ختم کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ اپنی زبان سے ہٹا دے تو اس کا ذمہ بری ہو گیا اور جو زبان سے نہ ہٹا سکتا ہو لیکن دل سے (نفرت کا اظہار کر کے) ہٹائے وہ بھی بری الذمہ ہو گیا (لیکن) یہ کمزور ترین ایمان ہے-(نسائی اور مسلم نے

١٧٢٦- صحيح بخاري' كتاب الشركة' باب هل يقرع في القسمة ؟

١٧٢٧- صحيح مسلم' كتاب الامارة' باب وجوب الانكار على الامراء۔

١٧٢٨- سنن نسائي' كتاب الايمان' باب تفاضل أهل الايمان۔ صحيح مسلم' كتاب الايمان' باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان۔

النَّسَائِيُّ وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِنَحْوِهِ.

اس کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے)

۱۷۲۹- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَ كُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَ كُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۲۹- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دولت مند تو ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور زائد دولت صدقہ بھی کرتے ہیں- آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی بہت کچھ صدقہ کرنے کے لیے بنا رکھا ہے- ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے-(مسلم)

۱۷۳۰- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلَى سِتِّيْنَ وَ ثَلَاثِ مِئَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَ حَمِدَ اللهَ وَ هَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْعَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَ أَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ السِّتِّيْنَ وَ الثَّلَاثِ مِئَةِ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان کی تخلیق تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ ہوئی ہے- جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے، الحمد للہ کہتا ہے، لا الہ الا اللہ کہتا ہے، سبحان اللہ کہتا ہے، استغفر اللہ کہتا ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹاتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے، برائی سے روکتا ہے، یہ کام تین سو ساٹھ دفعہ کرتا ہے، وہ اس دن شام کے وقت تک اپنے آپ کو آگ سے دور کر چکا ہوتا ہے-(مسلم)

۱۷۳۱- وَعَنْ أَبِي كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ

۱۷۳۱- ابو کثیر سحیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ سے پوچھا، اے ابوذر! مجھے ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے آدمی جنت میں داخل ہو جائے- انہوں نے کہا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ

۱۷۲۹- صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف۔

۱۷۳۰- صحیح مسلم: أیضاً۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الآخِرِ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مَعَ الإِيْمَانِ عَمَلاً ؟ قَالَ: ((يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتُ إِنْ كَانَ فَقِيْرًا لاَ يَجِدُ [مِمَّا يَرْضَخُ] بِهِ قَالَ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَيِيًّا لاَ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ: ((يَصْنَعُ لأَخْرَقَ)) قُلْتُ] أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَخْرَقُ قَالَ: ((يُعِيْنُ مَغْلُوْبًا)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ضَعِيْفاً لاَ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُعِيْنَ مَغْلُوْبًا قَالَ: ((مَا تُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ فِي صَاحِبِكَ مِنْ خَيْرٍ يُمْسِكُ عَنْ أَذَى النَّاسِ)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَفْعَلُ خَصْلَةً مِنْ هٰؤُلاَءِ إِلاَّ أَخَذْتُ بِيَدِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

سے پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا چاہئے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ نہ کچھ صدقہ کرے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر وہ تنگ دست ہو اور معمولی صدقے کے لیے بھی اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر وہ بات کرنے سے عاجز ہو، نیکی کا حکم نہ دے سکتا ہو اور برائی سے نہ روک سکتا ہو؟ آپ نے فرمایا ناکارہ کا کام کر دے، میں نے عرض کیا کیا خیال ہے اگر وہ خود ناکارہ ہو؟ آپ نے فرمایا کسی مغلوب کی مدد کر دے، میں نے عرض کیا اگر وہ مغلوب کی مدد بھی نہ کر سکتا ہو تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ بھی نہیں چاہتے ہو کہ تمہارے دوست میں اتنی بھلائی ہو کہ وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر وہ ایسا کرے گا تو کیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا جو مسلمان مذکورہ بالا کاموں میں سے کوئی بھی کام کرے گا، میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ (اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۷۳۲ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۳۲- حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا - فتنوں کو دلوں کے

۱۷۳۱- معجم کبیر طبرانی ۲/۱٦۷۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/۱۳۵) میں کہا ہے: اس کے راوی ثقہ ہیں- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۲۹۵۔ مستدرك حاكم ۱/٦۳ -ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

يَقُولُ: ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُوْداً عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَ أَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيْرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلاَ تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الأَرْضُ وَ الآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لاَ يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَ لاَ يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلاَّ مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((مُجَخِّيًا)) هو بضم الميم بعدها جيم مفتوحة ثم خاء [معجمة] مكسورة مشددة و معناه مائلا منكوسًا .

سامنے اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے دھاگہ دھاگہ کر کے بن گئی چٹائی- جو دل ان سے مانوس ہو جاتا ہے اس میں ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل ان سے نفرت کرتا ہے اسمیں سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے- اس طرح دل دو قسموں میں منقسم ہو جاتے ہیں (ایک دل) چٹان کی طرح سفید جسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دیتا اور دوسرا سیاہ خاکستری جیسے اوندھا گرایا گیا پیالہ وہ (دل) نہ نیکی کو پہچانے اور نہ برائی کا انکار کرے (اسے صرف وہی چیز راس آتی ہے) جو اس کی ہوس کے مطابق ہو- (مسلم)

١٧٣٣- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الإِسْلاَمُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ الإِسْلاَمُ سَهْمٌ وَ الصَّلاَةُ سَهْمٌ وَ الزَّكَاةُ سَهْمٌ وَ حَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ وَ الأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ فِي إِسْنَادِهِ يَزِيْدِ ابْنِ عَطَاءِ الْيَشْكُرِيِّ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيْقِهِ [وَاللّٰهُ أَعْلَمُ].

۱۷۳۳- حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اسلام کے آٹھ حصے ہیں، ایک حصہ اسلام ہے، ایک حصہ نماز ہے، ایک حصہ زکوۃ ہے، ایک حصہ حج بیت اللہ ہے، ایک حصہ امر بالمعروف ہے، ایک حصہ نہی عن المنکر ہے، ایک حصہ جہاد فی سبیل اللہ ہے، جسے کوئی حصہ نہ ملا وہ ناکام ہو گیا- (بزار، اس کی سند میں ایک راوی یزید بن عطاء یشکری ہے، اس کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے) واللہ اعلم

ثواب من تكلم بحق عند [ذي] سلطان يخشى

بارعب صاحب اقتدار کے سامنے کلمۂ حق کہنے کا ثواب

١٧٣٤- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

۱۷۳۴- طارق بن شہاب بجلی احمسی سے مروی ہے

۱۷۳۲- صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان أن الاسلام بدأ غریباً و سیعود غریباً-

۱۷۳۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۱/ ۱۷۰-

الْبَجَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ((كَلِمَةُ [حَقٍّ] عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: ((الْغَرْزُ)) بفتح الغين المعجمة وإسكان الراء و زاي هو ركاب كور الجمل.

کہ ایک آدمی نے پا بر کاب حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا افضل جہاد صاحب اقتدار کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔(اسے نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٧٣٥- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ: فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ)) قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((كَلِمَةُ حَقٍّ [تُقَالُ] عِنْدَ [ذِي] سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷۳۵- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمرہ اولیٰ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا یارسول اللہ! کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ آپ خاموش رہے۔ جب آپ نے دوسرے جمرہ کو رمی کی، اس نے پھر آپ سے پوچھا آپ خاموش رہے۔ جب آپ نے جمرہ عقبہ کو رمی کی اور سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو آپ نے فرمایا پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔(اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٧٣٦- وَعَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۳۶- عطیہ عوفی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ظالم بادشاہ یا ظالم گورنر کے سامنے حق بات کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔
(ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۷۳۴- سنن نسائی' کتاب البیعۃ' باب فضل من تکلم بالحق عند امام جائر۔

۱۷۳۵- حاکم المستدرک ۲/۱۰۱ امام حاکم نے کہا ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ البتہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا۔ امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

۱۷۳۶- مسند احمد ۱٤١/٤۔ مسند بزار ۸۳/۲۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے طبرانی اوسط اور کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ٦١/٣) لیکن مجھے طبرانی کبیر اور اوسط کے طبع شدہ نسخے میں نہیں ملی۔

١٧٣٧- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ رَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَ نَهَاهُ فَقَتَلَهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۷۳۷- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (حضرت) حمزہ بن عبدالمطلبؓ سید الشہداء ہیں اور وہ شخص (بھی سید الشہداء ہے) جس نے ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو کر اسے نیکی کا سبق دیا اور برائی سے منع کیا اور اس نے اسے قتل کر دیا۔ (حاکم نے اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

ثواب الصبر على البلاء و إن قل

مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ [بقره : ١٥٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَ رَابِطُوا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [آل عمران: ٢٠٠]

اور فرمایا: ”اے اہل ایمان ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ الَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَائِهِمْ وَ أَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَ الْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [رعد: ٢٢-٢٤]

اور فرمایا: ”اور جو لوگ اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (مصائب) پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے عاقبت کا گھر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ خود داخل ہوں گے اور ان کے نیک باپ دادا اور بیویاں اور اولاد اور فرشتے (جنت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو کیونکہ تم نے صبر کیا اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔“

وَ قَالَ [تَعَالَى] : ﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَ الصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ ﴾ [حج: ٣٤-٣٥]

اور فرمایا: ”اور عاجزی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں۔“

۱۷۳۷- طبرانی فی الکبیر ۳۰۸/۱۲۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ الصَّابِرِيْنَ وَ الصَّابِرَاتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [احزاب: ٣٥]

اور فرمایا: "اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

وَ قَالَ [اللّٰهُ] تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ [عنكبوت: ٥٨-٥٩]

اور فرمایا: "اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، انہیں ہم جنت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا یہ خوب بدلہ ہے جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [زمر: ١٠]

اور فرمایا: "صبر کرنے والوں کو تو ان کا صلہ بے حساب ملے گا۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿أُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا﴾ [ق: ٥٤]

اور فرمایا: "یہی لوگ ہیں جنہیں دوہرا صلہ ملے گا کیونکہ انہوں نے صبر کیا۔"

وَقَالَ: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ [شوري: ٤٣] وَ الآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ.

اور فرمایا: "اور جو صبر کرے اور معاف کر دے، بے شک یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔"

اس باب میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

١٧٣٨- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ.

۱۷۳۸- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔ صبر سے بہتر اور بڑھ کر کوئی نعمت کسی کو نہیں ملی۔ (بخاری، مسلم)

١٧٣٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَزَقَ اللّٰهُ عَبْدًا خَيْرًا لَهُ وَ لَا أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ

۱۷۳۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو صبر سے بہتر اور بڑی نعمت نہیں بخشی۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق

۱۷۳۸- صحیح بخاری، کتاب الرقائق، باب الصبر علی محارم اللہ۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر۔

۱۷۳۹- مستدرک حاکم ٤١٤/٢۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

صحیح قرار دیا ہے)

١٧٤٠- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَ الصَّلَاةُ نُورٌ وَ الصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَ الصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوا فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۴۰- حضرت ابومالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طہارت ایمان کا حصہ ہے- الحمدللہ میزان کو بھر دیتی ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمان و زمین کے خلا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے صدقہ برھان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے، تمام لوگ صبح کے وقت اپنے نفس کی تجارت کے لیے جاتے ہیں، کچھ اسے آزاد کرانے والے ہوتے ہیں اور کچھ ہلاک کرنے والے-(مسلم)

١٧٤١- وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((الصَّبْرُ نِصْفُ الْأِيمَانِ وَ الْيَقِيْنُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ قَدْ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۴۱- حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے-(اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے- بعض راویوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بھی بیان کیا ہے)

١٧٤٢- وَعَنْ صُهَيْبٍ الرُّوْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَ لَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَ إِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۴۲- حضرت صہیب رومیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ بڑا تعجب خیز ہے اس کا ہر معاملہ باعث خیر ہے اور یہ صورت حال مومن کے علاوہ کسی کو میسر نہیں-اگر اسے آرام پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے-(مسلم)

١٧٤٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ

۱۷۴۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال

۱۷۴۰- صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب فضل الوضوء۔

۱۷۴۱- معجم کبیر طبرانی ۱۰۷/۹۔

۱۷۴۲- صحیح مسلم' کتاب الزهد والرقائق' باب المؤمن أمره كله خير۔

الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفِيئُهُ وَ لاَ يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلاَءٌ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الأَرْزِ لاَ تَهْتَزُّ حَتَّى تُحْصَدَ)) ((الأَرْز)) بفتح الهمزة و إسكان الراء وبعدها زاي هي شجرة الصنوبر.

کھیتی کی مانند ہے ہوائیں اسے لہراتی رہتی ہیں اور مومن کو غمی پہنچتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو حرکت نہیں کرتا حتیٰ کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔

١٧٤٤- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ قَالَ: يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ [مِنْ] بَعْدِكَ أُمَّةً إِنْ أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَ لاَ حِلْمَ وَ لاَ عِلْمَ قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا وَ لاَ حِلْمَ وَلاَ عِلْمَ قَالَ: أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَ عِلْمِي)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

۱۷۴۴- حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! (علیہ السلام) میں تیرے بعد ایک ایسی امت پیدا کرنے والا ہوں کہ اگر انہیں خوشی نصیب ہو گی تو (شکر کے طور) الحمدللہ کہیں گے اور اگر انہیں تکلیف پہنچے گی تو وہ ثواب کی نیت سے صبر کریں گے۔ نہ حلم ہو گا نہ علم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں اپنا حلم و علم عطا کروں گا۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

١٧٤٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قوله: ((يُصِبْ مِنْهُ)) ضبطه بعض الحفاظ بكسر الصاد و بعضهم بفتحها.

۱۷۴۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کرنا چاہے اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (بخاری)

١٧٤٦- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلاَءً قَالَ: ((الأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ

۱۷۴۶- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگوں میں سے زیادہ تکلیف کسے پہنچائی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا انبیاء کو۔ پھر انہیں جو زیادہ فرمانبردار ہوں۔ پھر انہیں جو فرمانبرداری میں ان کے بعد ہوں۔ آدمی کو اس کی دین (سے محبت)

۱۷۴۳- مسند احمد ۲/۲۳۴۔

۱۷۴۴- مستدرك حاكم ۱/۳٤۸ - ذہبی نے حاکم کی ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۴۵- صحیح بخاری' کتاب المرض' باب ماجاء فی كفارة المرض۔

صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَ إِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ عَلَى الْحَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَ لَفْظُهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى النَّاسُ عَلَى قَدْرِ دِينِهِمْ فَمَنْ ثَخُنَ دِينُهُ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَ مَنْ ضَعُفَ دِينُهُ ضَعُفَ بَلَاؤُهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُصِيبُهُ الْبَلَاءُ حَتَّى يَمْشِي فِي النَّاسِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)).

کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ اگر وہ دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر وہ دین میں کمزور ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دین کے مطابق آزماتا ہے (اللہ کے نیک) بندے پر آزمائش جاری رہتی ہے حتیٰ کہ وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلتا ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے) ابن حبان نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سے کون سے آدمی پر زیادہ آزمائش آتی ہے؟ آپ نے فرمایا انبیاء پر، پھر زیادہ فرماں بردار پر، پھر اس پر جو فرماں برداری میں کم ہو۔ لوگوں کو ان کے دین (عمل) کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ جو دین میں مضبوط ہو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور جو شخص دین میں کمزور ہو اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے اور (نیک) آدمی پر آزمائش آتی رہتی ہے، حتیٰ کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

١٧٤٧- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَهُوَ مَوْعُوكٌ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فَوقَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ: مَا أَشَدَّ حُمَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((إِنَّا كَذَلِكَ يُشَدَّدُ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ وَ يُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ)) ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ

۱۷۴۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے اوپر چادر تھی۔ میں نے اپنا ہاتھ چادر پر رکھا اور کہا یارسول اللہ! بخار کتنا سخت ہے۔ آپ نے فرمایا ہمیں (انبیاء کو) اسی طرح سخت آزمائش سے دوچار کیا جاتا ہے اور ہمیں اجر بھی دوگنا دیا جاتا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگوں میں سخت آزمائش کس پر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا انبیاء پر۔ میں نے عرض کیا پھر

۱۷۴۶۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء۔ سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤/٢٤٥ - ٤/٣٠٧۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۴۷۔ ابن ماجہ۔ کتاب الفتن باب الصبر علی البلا۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا مطبوع نہیں ملی۔ مستدرک حاکم ٤/٣٠٧۔ نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔

قَالَ ((الْعُلَمَاءُ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ((الصَّالِحُونَ كَانَ أَحَدُهُمْ يُبْتَلَى بِالْقَمْلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ وَ يُبْتَلَى أَحَدُهُمْ بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلاَّ الْعَبَاءَةَ يَلْبَسُهَا وَ لَأَحَدُهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِالْبَلاَءِ مِنْ أَحَدِكُمْ [بِالْعَطَاءِ])) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكَفَّارَاتِ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ لَهُ شَوَاهِدُ كَثِيرَةٌ.

کس پر؟ آپ نے فرمایا علماء پر۔ میں نے عرض کیا پھر کس پر؟ آپ نے فرمایا نیک لوگوں پر۔ بعض نیک لوگوں کو قتل کر کے، بعض کو فقر و فاقہ کے ذریعے آزمایا گیا، حتیٰ کہ انہیں اوڑھنے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ دیا جاتا۔ جتنی تمہیں مال و دولت کے ذریعے خوشی ہوتی ہے؟ اس سے زیادہ انہیں آزمائش کے ذریعے ہوتی ہے۔

۱۷٤۸- وَخَرَّجَ التِّرمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلاَلِ وَ لاَ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لَكِنْ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لاَ تَكُونَ بِمَا فِي يَدِكَ أَوْثَقَ مِنْكَ مِمَّا فِي يَدِ اللّٰهِ وَ أَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ)).

۱۷۴۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبتی اس چیز کا نام نہیں کہ حلال کو حرام سمجھا جائے یا دولت بے دریغ خرچ کرنے کو حرام قرار دیا جائے۔ دنیا سے بے رغبتی تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے اس پر تمہارا اعتماد اللہ کے خزانے پر اعتماد سے زیادہ نہ ہو اور اگر تمہارا کوئی نقصان ہو جائے تو اس کے ثواب کے حصول کی خواہش اس کی تلافی کی خواہش سے بڑھ کر ہو۔ (ترمذی)

۱۷٤۹- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يُصَافِيَهُ صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلاَءَ صَبًّا وَ ثَجَّهُ عَلَيْهِ ثَجًّا فَإِذَا دَعَا الْعَبْدُ قَالَ: يَا رَبَّاهُ قَالَ اللّٰهُ: لَبَّيْكَ عَبْدِي لاَ تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَيْتُكَ إِمَّا أَنْ أُعَجِّلَهُ لَكَ وَ إِمَّا أَنْ أَدَّخِرَهُ لَكَ)).

۱۷۴۹- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے یا اسے عافیت دینا چاہے تو اس پر پے در پے مصیبت نازل کرتا ہے اور بندہ جب دعا کرتے ہوئے کہتا ہے اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے! میں موجود ہوں، جو بھی تو مجھ سے مانگے گا میں تجھے ضرور دوں گا، البتہ یہ ہے کہ یا تو جلدی دے دوں گا یا پھر اسے تیرے لیے ذخیرہ بنا دوں گا۔ (ابن ابی الدنیا)

۱۷۴۸- سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الزهادة فی الدنیا۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اس کے علاوہ کسی سند سے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۷۴۹- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۵۰– وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكَفَّارَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَبْتَلَى اللهُ عَبْدًا بِبَلاءٍ وَهُوَ عَلَى طَرِيْقَةٍ يَكْرَهُهَا إِلاَّ جَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ الْبَلاَءَ كَفَّارَةً وَ طُهُورًا مَا لَمْ يُنْزِلْ مَا أَصَابَهُ [مِنَ الْبَلاَءِ] بِغَيْرِ اللهِ أَوْ يَدْعُو غَيْرَ اللهِ فِي كَشْفِهِ)).

۱۷۵۰– حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسندیدہ چیز کے ذریعے آزماتا ہے تو اس آزمائش کو اس کے لیے کفارہ اور ذریعہ طہارت بنا دیتا ہے بشرطیکہ وہ آنے والی آزمائش سے چھٹکارے کے لیے اسے غیر اللہ کے پاس نہ لے جائے یا غیر اللہ کو پکارنے نہ لگ جائے۔ (کتاب المرض والکفارات ابن ابی الدنیا)

۱۷۵۱– وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلاَءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُم كَانَتْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ التِّرمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قُلْتُ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ سِوَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَغْرَاءَ فَفِيْهِ مَقَالٌ وَ الأَكْثَرُونَ عَلَى تَوْثِيْقِهِ وَاللهُ أَعْلَمُ.

۱۷۵۱– حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب عطا کیا جائے گا اہل عافیت خواہش کریں گے کاش ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے (ابن ابی الدنیا، ترمذی نیز اس نے اس حدیث کو غریب کہا ہے) ملاحظہ: میری رائے کے مطابق عبدالرحمٰن بن مغراء کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کلام کیا گیا ہے۔ اکثر علماء نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۲– وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُؤْتَى بِالشَّهِيْدِ يَومَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَي [بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَي] بِأَهْلِ الْبَلاَءِ فَلاَيُنْصَبُ [لَهُمْ مِيْزَانٌ وَ لاَيُنْصَبُ] لَهُمْ دِيْوَانٌ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمُ الأَجْرُ صَبًّا حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَتَمَنَّوْنَ فِي

۱۷۵۲– حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر صدقہ کرنے والے کو لا کر حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، ان کے لیے نہ ترازو نصب کیا جائے گا اور نہ دیوان بلکہ ان کے لیے اجر و ثواب بہا دیا جائے گا حتیٰ کہ اہل عافیت بہتر اجر و ثواب کو دیکھ کر

۱۷۵۰– ابن ابی الدنیا کی کتاب المرض نہیں مل سکی۔

۱۷۵۱– سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب (۵۸)۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۵۲– معجم کبیر طبرانی ۱۲/۱۸۲۔

الْمَوْقِفِ أَنَّ أَجْسَادَهُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيضِ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللهِ)).

خواہش کریں گے کاش ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے۔(طبرانی)

۱۷۵۳- وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللهُ قَوْمًا ابْتَلاَهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَ مَحْمُودٌ فِي صُحْبَتِهِ خِلاَفٌ.

۱۷۵۳- حضرت محمود بن لبیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں آزماتا ہے، جو صبر کرنا چاہتا ہے اسے صبر کی توفیق مل جاتی ہے اور جو جزع و فزع کرتا ہے اس کے حصے میں یہی کچھ ہوتا ہے۔(اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ملاحظہ: محمود کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۱۷۵٤- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلاَءِ وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلاَهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَ مَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۵۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جتنی بڑی آزمائش ہوتی ہے اجر و ثواب بھی اتنا زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے انہیں آزماتا ہے۔ جو شخص خوش رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو جاتی ہے اور جو ناخوش ہو اسے ناراضی۔(ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۷۵٥- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَصَابَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا حَتَّى ذَكَرَ الشَّوْكَةَ إِلاَّ لإِحْدَى خَصْلَتَيْنِ إِمَّا لِيَغْفِرَ اللهُ لَهُ مِنَ الذُّنُوبِ ذَنْبًا لَمْ يَكُنْ لِيَغْفِرَهُ لَهُ إِلاَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ أَوْ يَبْلُغَ بِهِ مِنَ الْكَرَامَةِ كَرَامَةً لَمْ يَكُنْ لِيَبْلُغَهَا إِلاَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ)).

۱۷۵۵- حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی مسلمان کو اگر معمولی سے معمولی تکلیف بھی آئے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھے تو اس کے دو مقصد ہوتے ہیں یا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی گناہ بخشنا چاہتا ہے جو اس جیسی مصیبت کے بغیر بخشا نہیں جا سکتا۔ یا اسے عزت و شرف کے ایک مرتبے تک پہنچانا مقصود ہوتا ہے جہاں وہ اس جیسی مصیبت کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔(ابن ابی الدنیا)

۱۷۵۳- مسند احمد ٥/٤٢٧۔

۱۷۵۴- سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء- سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔

۱۷۵۵- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- مسند احمد ٦/ ٥٣ میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۷۵۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللهِ الْمَنْزِلَةَ [فَمَا يَبْلُغُهَا بِعَمَلٍ فَمَا يَزَالُ يَبْتَلِيهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ إِيَّاهَا)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ ابْنُ حِبَّانَ] .

۱۷۵۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں آدمی کا ایک مقام و مرتبہ مقرر ہوتا ہے، جہاں وہ عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا لہٰذا وہ اسے ناپسندیدہ امور کے ذریعے مسلسل آزماتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔(ابویعلی، ابن حبان)

۱۷۵۷- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ مَنْزِلَةً فَلَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلٍ ابْتَلَاهُ اللهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۵۷- محمد بن خالد نے اپنے باپ سے اور اس نے اس کے دادا سے روایت کیا ہے- محمد بن خالد کا دادا صحابی تھا- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کسی آدمی کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و مرتبہ اس قدر سبقت لے جائے کہ وہ عمل کے ذریعے وہاں نہ پہنچ سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جسم، مال اور اولاد کی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے- پھر اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے اللہ عزوجل کی طرف سے سبقت لے جا چکا ہوتا ہے-

(احمد، ابوداؤد)

۱۷۵۸-وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ [قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ]: ((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَ وَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ تَعَالَى وَ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۷۵۸- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد اور مومنہ عورت پر جان، اولاد اور مال کی آزمائش مسلسل آتی رہتی ہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ بالکل بے گناہ ہوتا ہے- (ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے- حاکم نے بھی اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۷۵۹- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

۱۷۵۹- حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ مجھے

۱۷۵۶- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۸/٤- مسند ابو یعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۷۵۷- مسند احمد ۲۷۲/٥- سنن ابوداؤد' کتاب الملاحم' باب الامر والنهی میں جریر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے-

۱۷۵۸- سنن ترمذی' کتاب الزهد' باب ماجاء فی الصبر علی البلاء- مستدرك حاكم ۳۱٤/٤ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلاَ أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّيْ أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ [فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لَكِ الْجَنَّةُ وَ إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ)) فَقَالَتْ: أَصْبِرُ فَقَالَتْ : إِنِّيْ أَتَكَشَّفُ] فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ أَنْ لاَ أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھائیں- انہوں نے کہا یہ وہ سیاہ رنگ عورت ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر کہا تھا کہ میں بے ہوش ہو کر برہنہ ہو جاتی ہوں، آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں- آپ نے فرمایا اگر چاہتی ہو تو اس پر صبر کرو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہتی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ تمہیں عافیت دے دے- اس نے عرض کیا میں برہنہ ہو جاتی ہوں آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں برہنہ نہ ہوں- آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی-(بخاری، مسلم)

۱۷۶۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِهَا لَمَمٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكِ وَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لاَ حِسَابَ عَلَيْكِ)) قَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ وَ لاَ حِسَابَ عَلَيَّ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۷۶۰- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اسے مرگی کی شکایت تھی-اس نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ میرے لیے دعا کریں- آپ نے فرمایا اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں، وہ تمہیں شفا دے گا اور اگر چاہو تو صبر کرو، تمہارا کوئی حساب نہیں ہو گا-اس نے عرض کیا میں صبر کروں گی تاکہ میرا کوئی حساب نہ ہو-(بزار، ابن حبان)

۱۷۶۱- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَجَرَةً فَهَزَّهَا حَتَّى تَسَاقَطَ وَرَقُهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتَسَاقَطَ ثُمَّ قَالَ:

۱۷۶۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے پاس جا کر اسے ہلایا حتیٰ کہ اس کے جتنے پتے گر سکتے تھے گر گئے- پھر فرمایا جس قدر میرے ہلانے سے اس درخت پر اثر ہوا ہے مصائب و تکالیف کا انسان

۱۷۵۹- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب فضل من یصرع من الریح۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض -ہیثمی نے کہا ہے: اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے-(مجمع الزوائد ۲/ ۳۰۷) مجھے (یعنی محقق کو) مسند بزار میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۷۶۰- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤/ ۲۵۰۔ مسند بزار میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۷۶۱- مسند ابویعلی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی اور ابن ابی الدنیا کی کتاب بھی نہیں مل سکی-

((لِلْمُصِيبَاتِ وَ الْأَوْجَاعُ أَسْرَعُ فِي ذُنُوبِ ابْنِ آدَمَ مِنِّي فِي هَذِهِ الشَّجَرَةِ)).

کے گناہوں پر اس سے زیادہ اثر ہوتا ہے-(ابو یعلی-ابن ابی الدنیا)

١٧٦٢- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُصِيبَةُ تُبَيِّضُ وَجْهَ صَاحِبِهَا يَوْمَ تَسْوَدُّ الْوُجُوهُ)).

۱۷۶۲- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت اس دن (مصیبت زدہ) آدمی کے چہرے کو سفید رکھے گی جس دن باقی چہرے سیاہ ہو جائیں گے- (طبرانی)

١٧٦٣- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ لَيُجَرِّبُ أَحَدَكُمْ بِالْبَلَاءِ كَمَا يُجَرِّبُ أَحَدُكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ فَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْإِبْرِيزِ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَاهُ اللهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ وَ مِنْهُ مَا يَخْرُجُ دُونَ ذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي يَشُكُّ بَعْضَ الشَّكِّ وَ مِنْهُ مَا يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْأَسْوَدِ فَذَلِكَ الَّذِي افْتُتِنَ)).

۱۷۶۳- حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبت کے ذریعے ایسے آزماتا ہے جیسے تم آگ کے ذریعے سونے کو آزماتے ہو- کچھ لوگ خالص سونے کی مانند ہوتے ہیں، یہ وہ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے شکوک و شبہات سے محفوظ کر رکھا ہے اور کچھ اس سے کم ہوتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو معمولی شک رکھتے ہیں اور کچھ سیاہ سونے کی طرح ہوتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو فتنے کی زد میں آچکے ہیں-(طبرانی)

١٧٦٤- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: انْطَلِقُوا إِلَى عَبْدِي فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا فَيَحْمَدُ اللهَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا صَبَبْنَا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْتَنَا فَيَقُولُ : ارْجِعُوا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ)).

۱۷۶۴- انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کی طرف جاؤ، اس پر آزمائش کا سیلاب بہا دو، جب وہ (بندہ) اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو فرشتے لوٹ کر کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم نے حکم کی تعمیل میں اس پر مصیبت کا پہاڑ توڑ دیا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم واپس چلے جاؤ، میں چاہتا ہوں کہ اس کی آواز سنتا رہوں-(ایضا)

۱۷۶۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲/۲۹۱) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن رفاع راوی منکر الحدیث ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی-

۱۷۶۳- معجم کبیر طبرانی ۸/۱۹۸۔

۱۷۶۴- معجم کبیر طبرانی ۸/۱۹۵۔

۱۷۶۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا [قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ بِمَالِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ فَكَتَمَهَا وَلَمْ يُشِعْهَا إِلَى النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ)) خَرَّجَهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَ لَا وَصَبٍ وَ لَا هَمٍّ وَ لَا حُزْنٍ وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَ لَا نَصَبٍ وَ لَا سَقَمٍ وَ لَاحَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يهمه إِلَّا كَفَّرَ به مِنْ سَيِّئَاتِهِ)) ((النَّصَب)) التعب و الوصب المرض.

۱۷۶۵- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی شخص کو مالی یا جسمانی تکلیف آئے اور وہ اسے چھپا کر رکھے، لوگوں کو عام نہ بتائے، اسے بخش دینا اللہ کے لیے ضروری ہو جاتا ہے۔ (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن کو جو بھی دکھ، تکلیف، رنج اور غم پہنچے حتیٰ کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ (بخاری)

مسلم نے یہ روایت ان لفظوں کے ساتھ ذکر کی ہے کہ مومن کو جو بھی دکھ، تکلیف، بیماری اور غم حتیٰ کہ کوئی ذہنی اذیت بھی ہو تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۱۷۶۶- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ عَنْهُ بِهَا حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ)) وَفِي

۱۷۶۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، حتیٰ کہ چبھنے والے کانٹے کو بھی۔ (بخاری مسلم) مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے کہ مومن کو اگر کوئی کانٹا چبھے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ کم کر دیتا ہے۔ ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ

۱۷۶۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۳۱/۲) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے کبیر (۱۱/۱۱ ۵) میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں "بقیہ" مدلس ہے" صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض۔

۱۷۶۶- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب ماجاء فی کفارۃ المرض- صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض۔

أخرى ((إلاّ رفعه الله بها درجة و حطّ عنه بها خطيئته)) و في رواية أخرى له قال: دخل شباب من قريش على عائشة رضي الله عنها وهي بمنى وهم يضحكون فقالت: ما يضحككم قالوا: فلان خرّ على طنب فسطاط وكادت عنقه أو عينه أن تذهب فقالت: لا تضحكوا فإنّي سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال: ((ما من مسلم يشاك بشوكة فما فوقها إلاّ كتب [الله] له بها درجة و محيت عنه بها خطيئة)).

اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ ختم کر دیتا ہے۔

اسی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ کچھ قریشی نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جب کہ وہ منیٰ میں تھیں، انہیں ہنستا ہوا دیکھ کر انہوں نے کہا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا فلاں آدمی خیمے کی رسی سے گر پڑا ہے اور اس کی آنکھ یا گردن ختم ہونے کو ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ تم مت ہنسو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کانٹا چبھ جائے یا اس سے بڑھ کر تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔

١٧٦٧- وعن معاوية رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول: ((ما من شيء يصيب المؤمن في جسده يؤذيه إلاّ كفّر الله عنه به من سيّئاته)) رواه أحمد و رجاله رجال الصّحيح.

۱۷۶۷- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کو جو بھی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

١٧٦٨- وروى ابن أبي الدّنيا عن أبي بردة قال: كنت عند معاوية و طبيب يعالج قرحة في ظهره وهو يتضوّر فقلت له لو بعض شبّاننا فعل هذا كفينا ذلك عليه فقال: ما يسرّني أنّي لا أجده سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول: ((ما من مسلم يصيبه أذى في جسده إلاّ كان

۱۷۶۸- حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس تھا کہ ایک طبیب ان کی کمر میں ہونے والے ایک زخم کے علاج کے لیے آیا، وہ سخت تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ہمارے کسی نوجوان کو یہ تکلیف ہو جاتی تو ہم اس سے محفوظ ہو جاتے۔ تو معاویہ کہنے لگے اس کے نہ ہونے پر مجھے کوئی خوشی نہیں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب کسی مسلمان کو کوئی جسمانی

۱۷۶۷- مسند احمد ٤/٩٨۔

۱۷۶۸- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- مسند احمد ٤/٩٨ میں یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

كَفَّارَةً لِخَطَايَاهُ)).

تکلیف پہنچتی ہے، وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔(ابن ابی الدنیا)

۱۷۶۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَ لَاحَزَنٍ وَ لَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمِّ يَهِمُّهُ إِلاَّ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۶۹- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جو بھی دکھ، غم، اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ کوئی ذہنی اذیت بھی پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۷۷۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۷۷۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کی تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔(ابن ابی الدنیا، حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۷۷۱-وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهِ﴾ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَبْلَغًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهِ﴾ یہ مسلمانوں پر انتہائی گراں گزری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ اعتدال اختیار کرو۔ مسلمان کو پہنچنے والی ہر تکلیف اس کے لیے کفارہ ہے حتیٰ کہ معمولی تکلیف اور چبھنے والا کانٹا بھی۔(مسلم)

ثواب المرض والسقم

بیماری اور مرض کا ثواب

۱۷۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا

۱۷۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس

۱۷۶۹- سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔

۱۷۷۰- مستدرك حاکم ۳٤٧/۱۔ ذہبی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۷۱- صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض۔

يُخلِصُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) رَوَاهُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكَفَّارَاتِ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

طرح پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے۔ (طبرانی، ابن حبان، کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا)

۱۷۷۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((أَتُحِبُّونَ أَنْ لَا تَمْرَضُوا)) قَالُوا: وَاللهِ إِنَّا لَنُحِبُّ الْعَافِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا خَيْرُ أَحَدِكُمْ أَنْ لَا يَذْكُرَهُ اللهُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

۱۷۷۳- حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں کوئی مرض نہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی قسم ہم تو صحت مند رہنا پسند کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات میں کسی کی بھی بھلائی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد نہ کرے۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۷٤- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا ضَرَبَ عَلَى مُؤْمِنٍ عِرْقٌ قَطُّ إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ عَنْهُ خَطِيئَةً وَ كَتَبَ لَهُ حَسَنَةً وَ رَفَعَ لَهُ دَرَجَةً)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۷۷۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ (طبرانی، حاکم، طبرانی کی سند حسن ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۷۷٥- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ

۱۷۷۵- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بیمار ہو یا مسافر ہو اسے اتنا ثواب دیا جاتا ہے جتنا وہ اقامت اور صحت کی حالت میں عمل کرتا

۱۷۷۲- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٥٨/٤۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (٣٠٢/١٢) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں، البتہ طبرانی کے استاد کا مجھے علم نہیں ہو سکا" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۷۷۳- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۷۴- معجم اوسط طبرانی ٢٢٨/٣۔ مستدرك حاكم ٣٤٧/١۔ ذہبی نے بھی کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۷۵- صحیح بخاری' کتاب الجهاد' باب یکتب للمسافرمثل ماکان یعمل فی الاقامة۔

مُقِيمًا صَحِيحًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

رہا ہو۔(بخاری)

۱۷۷۶- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْرَضُ مَرَضًا إِلاَّ أَمَرَ اللهُ حَافِظَهُ أَنْ مَا عَمِلَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَلاَ يَكْتُبْهَا وَ مَا عَمِلَ مِنْ حَسَنَةٍ يَكْتُبْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ كَمَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ وَ إِنْ لَمْ يَعْمَلْ)).

۱۷۷۶- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی بیمار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نگہبان فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ جو برا کام کرے اسے نہ لکھنا اور جو نیک کام کرے اسے دس گنا لکھنا اور اس کے نیک اعمال اسی قدر لکھنا جتنے یہ صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا اگرچہ یہ عمل نہ بھی کرے۔ (ابو یعلی)

۱۷۷۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ يُصَابُ بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ إِلاَّ أَمَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلاَئِكَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ قَالَ: اكْتُبُوا لِعَبْدِيْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ مَا كَانَ فِي وَثَاقِي)) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ أُكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيْقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ] قَوْلُهُ: ((أَكْفِتَهُ)) بِالتَّاءِ الْمثناة فوق أي أضمه إِلَيَّ و أقبضه.

۱۷۷۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے نگہبان فرشتوں کو حکم دے دیتے ہیں کہ میرا بندہ جب تک میری قید میں ہے ہر شب و روز اس کے وہ نیک عمل نوٹ کرتے رہو جو یہ پہلے کیا کرتا تھا۔ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اچھے انداز میں عبادت پر کاربند ہو اور وہ بیمار پڑ جائے تو مقررہ فرشتے کو کہہ دیا جاتا ہے کہ جب تک میں اسے آزاد نہیں کر دیتا یا اسے فوت نہیں کرتا اس وقت تک اس کے عمل نوٹ کرو جیسے یہ آزاد ہوتے ہوئے کیا کرتا تھا۔(اسے احمد نے ذکر کیا ہے۔ حاکم نے بھی اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۷۷۸- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

۱۷۷۸- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو

۱۷۷۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۴/۲) میں کہا ہے: "ابو یعلی کی سند میں عبدالاعلی بن ابی مساور ضعیف ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی۔

۱۷۷۷- مسند احمد ۱۵۹/۲۔ مستدرك حاكم ۳۴۸/۱۔ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

((إِذَا ابْتَلَى اللهُ [عَزَّوَجَلَّ] الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَكِ: أُكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَ طَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

جسمانی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو اپنے فرشتے کو حکم دے دیتا ہے کہ اس کے وہ نیک عمل جو یہ کیا کرتا تھا لکھتا رہ۔ اگر اسے شفا دے دے تو اسے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر اسے فوت کرے تو اسے بخش دیتا ہے، اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۷۷۹- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ جَزَعِهِ مِنَ السُّقْمِ وَلَوْ كَانَ يَعْلَمُ مَا لَهُ فِي السُّقْمِ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ سَقِيمًا الدَّهْرَ)) ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مِمَّ رَفَعْتَ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ مَلَكَيْنِ كَانَا يَلْتَمِسَانِ عَبْدًا فِي مُصَلًّى كَانَ يُصَلِّيْ فِيهِ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَرَجَعَا فَقَالَا يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فُلَانٌ كُنَّا نَكْتُبُ لَهُ فِي يَوْمِهِ وَ لَيْلَتِهِ عَمَلَهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَوَجَدْنَاهُ حَبَسْتَهُ] فِي حِبَالِكَ قَالَ اللهُ تَعَالَى: اكْتُبُوا لِعَبْدِيْ عَمَلَهُ الَّذِيْ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَ لَا تَنْقُصُوا مِنْهُ [أَجْرَهُ] وَ عَلَيَّ أَجْرُهُ مَا حَبَسْتُهُ وَلَهُ أَجْرُ مَا كَانَ يَعْمَلُ)).

۱۷۷۹- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے بیماری پر جزع وفزع کرنے پر تعجب ہے۔ اگر اسے پتہ ہو کہ بیماری کی وجہ سے اسے کیا ملے گا تو وہ تازندگی بیمار رہنا پسند کرے یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرائے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر کیوں ہنسے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو فرشتوں کو دیکھ کر ہنسا جو ایک (اللہ کے) بندے کو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ میں تلاش کرتے رہے لیکن وہ انہیں نہ مل سکا اور وہ دونوں واپس جا کر کہنے لگے اے ہمارے رب! تیرے فلاں بندے کے عمل ہم دن رات لکھا کرتے تھے، ہم نے دیکھا ہے کہ تو نے اسے اپنے جال میں پھنسا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ دن رات جو عمل کیا کرتا تھا وہی اس کے (نامہ اعمال) میں لکھو، اس کا ثواب کم نہ کرو، جس قدر میں اسے قید میں رکھوں گا اس کا ثواب میرے ذمے ہے، اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا وہ عمل کیا کرتا تھا۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

۱۷۸۰- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ

۱۷۸۰- احمد اور طبرانی نے اسماعیل بن عیاش کی سند

۱۷۷۸- مسند احمد ۱٤۸/۳۔

۱۷۷۹- معجم اوسط طبرانی ۱٦۷/۳۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

مِنْ طَرِيْقِ اسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ دِمِشْقَ وَهَجَّرَ الرَّوَّاحَ فَلَقِيَ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ وَ الصَّنَابِحِي مَعَهُ فَقُلْتُ: أَيْنَ يُرِيْدَانِ يَرْحَمُهُمَا اللهُ تَعَالَى فَقَالاَ :نُرِيْدهَاهُنَا إِلَى أَخٍ لَنَا مَرِيضٍ نَعُودُهُ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتَّى دَخَلاَ عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالاَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ فَقَالَ: أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ فَقَالَ شَدَّادٌ : أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَ حَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ [تَبَارَكَ وَتَعَالَى] يَقُولُ :إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تَجْرُوْنَ لَهُ وَهُوَ صَحِيْحٌ)).

کے ساتھ راشد صنعانی سے نقل کیا ہے کہ ابوالاشعث صنعانی ایک دفعہ دوپہر کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں گئے- ان کی ملاقات شداد بن اوس سے ہوئی- ان کے ساتھ صنابحی بھی موجود تھے (وہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا اللہ تم پر مہربانی فرمائے تم دونوں کہاں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم یہاں اپنے ایک مریض دوست کی عیادت کے لیے جا رہے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ چل نکلا- جب وہ دونوں اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس سے پوچھا سناؤ صبح کیسے گزری؟ اس نے کہا میری صبح اللہ تعالیٰ کے انعام میں گزری- اس پر شداد نے کہا تمہیں گناہوں کے کافور ہو جانے اور غلطیوں کے ختم ہو جانے کی خوشخبری ہو- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کروں اور میری وہ آزمائش پر الحمد للہ کہے تو تم اس کے لیے اتنا اجر و ثواب لکھا کرو جتنا تندرستی کے وقت لکھا کرتے تھے-

١٧٨١- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلاً تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَبِهٖ﴾ فَقَالَ :إِنَّا لَنُجْزَى بِكُلِّ مَا عَمِلْنَا هَلَكْنَا إِذًا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((نَعَمْ يُجْزَي بِهِ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُصِيبَةٍ فِي جَسَدِهِ مِمَّا يُؤْذِيْهِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۷۸۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (جو شخص کسی قسم کی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی سزا ملے گی) اور کہنے لگا اگر ہمیں ہر (برے) عمل کی سزا ملی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے- یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا ہاں اسے دنیا میں ہی کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کر کے سزا دے دی جاتی ہے- (ابن حبان)

١٧٨٢- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

۱۷۸۲- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض

۱۷۸۰- مسند احمد ۴/۱۲۳ - معجم کبیر طبرانی ۷/ ۳۳۶-

۱۷۸۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴/۲۵۴-

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَ لَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ﴾ [الآية] وَكُلُّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ جُزِيْنَا بِهِ فَقَالَ: ((غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَمْرَضُ أَلَسْتَ تُصِيبُكَ اللَّأْوَاءُ)) قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ أَيْضًا اللَّأْوَاءُ هِيَ شِدَّةُ الضيق.

کیا یارسول اللہ! اس آیت کے بعد خیر کی توقع نہیں ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَ لَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ﴾ کیا ہمیں ہر کام کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا؟ آپ نے فرمایا اے ابو بکر! اللہ تجھے بخشے کیا تو بیمار نہیں ہوتا؟ کیا تجھے کوئی تنگی نہیں آتی؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں نہیں (آتی ہے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہی ہے جو تمہیں بھگتنا پڑتا ہے۔(ابن حبان)

١٧٨٣- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ فَلَمْ يَشْكُنِيْ إِلَى عُوَّادِهِ أَطْلَقْتُهُ مِنْ إِسَارِي ثُمَّ أَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَ دَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۷۸۳- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دوں اور وہ عیادت کرنے والوں کے سامنے میرا شکوہ نہ کرے تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں اور اسے پہلے سے بہتر گوشت اور خون عنایت کرتا ہوں، پھر وہ دوبارہ عمل شروع کر دیتا ہے۔(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

١٧٨٤- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَقَالَ: انْظُرُوْا مَا يَقُولُ لِعُوَّادِهِ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاؤُوْهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ رَفَعَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ لِعَبْدِيْ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ إِنْ أَنَا شَفَيْتُهُ أَنْ أُبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَ أَنْ أُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ)) رَوَاهُ

۱۷۸۴- حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی (مومن) آدمی بیمار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیج کر کہتا ہے ذرا دیکھو یہ بیمار پرسی کرنے والوں کو کیا کہتا ہے، اگر وہ ان کے آنے پر اللہ کی تعریف اور ثنا کرے تو وہ دونوں اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھا لے جاتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں اور اگر اسے شفایاب

۱۷۸۲- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤/٢٥٥۔
۱۷۸۳- مستدرك حاكم ١/٣٤٩۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔
۱۷۸۴- موطا مالك ٢/٩٤٠۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

مَالِكٌ وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسَلٌ وَوَصَلَهُ بَعْضُهُمْ.

کروں تو اسے پہلے سے بہتر جسم عنایت کروں اور اس کے گناہوں کو معاف کر دوں- (اسے مالک اور ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا ہے- یہ روایت مرسل ہے، لیکن بعض محدثین نے اسے متصل بھی ذکر کیا ہے)

۱۷۸۵- وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِيِّ أَخِي الْخِضْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَ مَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَ إِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ عُوفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَ لَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الأَسْقَامُ وَ اللهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ قَالَ: ((قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ فِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ.

۱۷۸۵- حضرت خضرؑ کے بھائی عامر رامی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی مومن کو کوئی بیماری لاحق ہو، پھر اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا کر دے تو وہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ کے لیے باعث عبرت اور منافق کو جب بیمار ہونے کے بعد عافیت ملتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے مالکوں نے باندھا اور پھر چھوڑ دیا، نہ اسے یہ پتہ کہ انہوں نے اسے کیوں باندھا اور نہ یہ کہ چھوڑا کیوں؟ پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! بیماریاں کیا ہوتی ہیں، واللہ! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا- آپ نے فرمایا ہمارے ہاں سے اٹھ جا تو ہم میں سے نہیں ہے- (اسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے اور اس میں ایک نامعلوم راوی ہے)

۱۷۸۶- وَعَنْ أَسَدِ بْنِ كُرْزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: ((الْمَرِيضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷۸۶- حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بیمار کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں- (اسے ابن ابی الدنیا نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۸۷-وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ عَمَّةُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

۱۷۸۷- حضرت حکیم بن حزام کی پھوپھی ام علاء رضی اللہ عنہا جن کا شمار بیعت کرنے والی صحابیات میں ہوتا ہے، بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار تھی، رسول اللہ

۱۷۸۵- سنن ابو داؤد' كتاب الجنائز' باب الامراض المكفرة من الذنوب۔

۱۷۸۶- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- صحيح ابن حبان (الاحسان) ٤/٢٥٥ میں یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

۱۷۸۷- سنن ابوداؤد' كتاب الجنائز' باب عيادة النسآء۔

عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ أَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ: ((يَا أُمَّ الْعَلَاءِ أَبْشِرِيْ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَاتُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالْفِضَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا اے ام علاء! تمہیں خوش خبری ہو مسلمان کی بیماری اس کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتی ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کا زنگ ختم کرتی ہے۔(ابوداؤد)

۱۷۸۸- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لَا يَمْرَضُ مُؤْمِنٌ وَ لَا مُؤْمِنَةٌ وَ لَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ خَطِيْئَتَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((إِلَّا حَطَّ اللهُ بِذٰلِكَ خَطَايَاهُ كَمَا تَنْحَطُّ الْوَرَقَةُ عَنِ الشَّجَرَةِ)).

۱۷۸۸- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو کوئی مومن مرد یا عورت اور مسلمان مرد یا عورت بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی (بیماری) کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے۔(احمد، بزار)
ابن حبان نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے گراتا ہے جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔

۱۷۸۹- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۷۸۹- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو بیمار ہو جانے سے یا کسی اور وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس (تکلیف) کے ذریعے اس کے گناہ ایسے گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے۔(بخاری مسلم)

۱۷۹۰- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۷۹۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کا دکھ درد اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔(ابن ابی الدنیا، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۷۹۱- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱۷۹۱- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ

۱۷۸۸- مسند احمد ۳/۳٤٦- مسند بزار (کشف الاستار) ۳٦۲/۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۵/٤-

۱۷۸۹- صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ، باب شدة المرض، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض-

۱۷۹۰- مستدرك حاكم ۳٤۷/۱- ذہبی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إنَّ اللهَ لَيَبْتَلِي عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتَّى يُكَفِّرَ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری میں اس قدر مبتلا کرتا ہے کہ وہ بیماری اس کے ہر گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے۔(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۷۹۲– وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلاً جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيْئًا لَهُ مَاتَ وَ لَمْ يَبْتَلِ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَيْحَكَ مَا يُدْرِيْكَ لَو أَنَّ اللهَ ابْتَلاهُ بِمَرَضٍ يُكَفِّرُ عَنْهُ [من] سَيِّئَاتِهِ)) رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأ عَنْهُ وَهُوَ مُرْسَلٌ.

۱۷۹۲– حضرت یحییٰ بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک آدمی فوت ہو گیا تو ایک دوسرے آدمی نے کہا یہ کتنا خوش قسمت ہے بیماری میں مبتلا ہوئے بغیر چل بسا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے تمہیں کیا پتہ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی بیماری میں مبتلا کر دیتا تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی۔(اسے مالک نے مؤطا میں بطور مرسل روایت کیا ہے)

۱۷۹۳– وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يُصْرَعُ صَرْعَةً مِنْ مَرَضٍ إلاَّ بَعَثَهُ اللهُ مِنْهَا طَاهِرًا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۷۹۳– حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی (مومن) بندے کو بیماری کا کوئی جھٹکا لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک صاف کر کے اٹھاتا ہے۔(اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۹٤– وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكَفَّارَاتِ بِإسْنَادِهِ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: عَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ يَسْأَلُهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا غَمَضْتُ مُنْذُ سَبْعٍ وَ لاَ

۱۷۹۴– حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کی عیادت کی اور اس سے پوچھنا شروع ہو گئے۔اس نے کہا یارسول اللہ! سات راتوں سے مجھے نیند نہیں آئی اور نہ ہی کوئی مجھے پوچھنے آیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بھائی! صبر کر، اے میرے بھائی! صبر کر تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا ہے جیسے تو ان میں داخل ہوا

۱۷۹۱– مستدرك حاكم ۳٤٧/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۹۲– موطا مالك ۹٤۲/۲۔

۱۷۹۳– معجم كبير طبرانی ۱۱۰/۸۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۹۴– ابن ابی الدنیا کی "كتاب المرض و الكفارات" نہیں مل سکی۔صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۰/٤ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

أحدٌ مَنْ يَحْضُرُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيْ أَخِي اِصْبِرْ أَيْ أَخِي اِصْبِرْ تَخْرُجْ مِنْ ذُنُوبِكَ كَمَا دَخَلْتَ فِيهَا)) قَالَ: وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سَاعَاتُ الْمَرَضِ يُذْهِبْنَ سَاعَاتِ الْخَطَايَا)).

تھا- ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا بیماری کی گھڑیاں گناہوں کی گھڑیوں کو ختم کر دیتی ہیں-

ثواب الحمى

بخار ہو جانے کا ثواب

فِي هَذَا الْبَابِ جَمِيعُ أَحَادِيثِ الْبَابِ قَبْلَهُ لأَنَّ الْحُمَّى مِنْ جُمْلَةِ الأَمْرَاضِ وَلَكِنْ قَدْ جَاءَ النَّصُّ عَلَى ثَوَابِهَا فِي جُمْلَةِ أَحَادِيث فَمِنْهَا.

گزشتہ باب میں بیان کی گئی تمام احادیث بھی اس باب سے متعلق ہیں کیونکہ بخار بھی ایک مرض ہے لیکن چونکہ اس کے ثواب میں بالخصوص احادیث ثابت ہیں اس لیے ان میں سے چند ایک علیحدہ ذکر کی جا رہی ہیں-

۱۷۹۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: ((مَا لَكِ تُزَفْزِفِينَ)) قَالَتْ: الْحُمَّى لاَ بَارَكَ اللهُ فِيهَا فَقَالَ: ((لاَ تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ قوله: ((تُزَفْزِفِيْنَ)) بالفاء وزاي مكررتين و روى بالفاء و الزاء المكررتين و روى بالقاف وراء مكررة و معنى ذلك كله الحركة بسرعة و المراد ما يحصل للمحموم من الرعدة.

۱۷۹۵- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیّب کے پاس گئے اور فرمایا کیا ہو گیا کانپ کیوں رہی ہو؟ اس نے کہا بخار ہو گیا ہے' اللہ اس کا کچھ نہ چھوڑے- آپ نے فرمایا بخار کو گالی نہ دو، یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے-(مسلم)

۱۷۹۶- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تُوعَكُ وَعَكًا شَدِيدًا فَقَالَ: ((أَجَلْ

۱۷۹۶- حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، میں نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو سخت بخار ہے- آپ نے فرمایا ہاں مجھے تم میں سے

۱۷۹۵- صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض-

إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ)) قُلْتُ ذَلِكَ بِأَنَّ لَكُمْ أَجْرَيْنِ قَالَ: ((نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلاَّ حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((الْوَعَكُ)) الْحُمَّى.

دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے- میں نے عرض کیا یہ اس لیے (ہوگا) کہ آپ کو دوہرا ثواب ملتا ہے- آپ نے فرمایا ہاں- جب کسی مسلمان کو کوئی مرض یا کوئی اور تکلیف لاحق ہو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتے ہیں- (بخاری، مسلم)

۱۷۹۷- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَتِ الْحُمَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ)) قَالَتْ: أُمُّ مِلْدَمٍ فَأَمَرَ بِهَا إِلَى أَهْلِ قُبَاءٍ فَلَقُوا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللهُ فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((مَاشِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللهَ فَكَشَفَهَا عَنْكُمْ وَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ طُهُورًا)) قَالُوا: أَوَ تَفْعَلُ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالُوا: فَدَعْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَابْنُ حِبَّانَ وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ سَلْمَانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: فَشَكَوا الْحُمَّى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللهَ فَدَفَعَهَا عَنْكُمْ وَ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُمُوهَا وَ أَسْقَطَتْ عَنْكُمْ بَقِيَّةَ ذُنُوبِكُمْ)) قَالُوا: فَدَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ.

۱۷۹۷- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ بخار نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس نے کہا (میں) ام ملدم ہوں- آپ نے اسے قبا والوں کی طرف جانے کا حکم دے دیا- انہیں اس کی اتنی تکلیف ہوئی کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے- وہ آپ کے پاس شکایت لے کر آئے تو آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو، اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں وہ اسے تم سے ہٹا دے گا اور اگر تم چاہو تو یہ (باقی رہ کر) تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگا- انہوں نے دریافت کیا کیا یہ (پاک) کر دے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں- انہوں نے کہا تب اسے چھوڑ دیں- (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) ابن حبان اور طبرانی نے حضرت سلمانؓ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے- اس کے الفاظ یہ ہیں کہ (اہل قبا) نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخار کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو، اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں وہ اسے تم سے ہٹا دے گا اور اگر چاہو تو اسے رہنے دو یہ تمہارے باقی ماندہ گناہوں کو (بھی) ختم کر دے گا- انہوں نے کہا یا رسول اللہ! تب اسے چھوڑ دیں-

۱۷۹۶- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب شدۃ المرض- صحیح مسلم: سابقہ حوالہ-

۱۷۹۷- مسند احمد ۳۱۶/۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۸/۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۶/۲) میں کہا ہے: "اسے احمد اور ابویعلی نے ذکر کیا ہے- احمد کے راوی صحیح بخاری والے ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی-

١٧٩٨- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِيْنَ يُصِيبُهُ الْوَعَكُ وَ الْحُمَّى كَحَدِيدَةٍ تَدْخُلُ [النَّارَ] فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا وَ يَبْقَى طِيبُهَا)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ :صَحِيحُ الإسْنَادِ.

۱۷۹۸- حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو جب عام یا سخت بخار ہوتا ہے اس کی مثال آگ میں پڑنے والے لوہے کی طرح ہوتی ہے جس کا زنگ ختم ہو جاتا ہے اور اچھا لوہا باقی رہ جاتا ہے۔(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

١٧٩٩- وَعَنْ فَاطِمَةَ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ: عَادَ النَّبِيُّ ﷺ اِمْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ وَهِيَ وَجِعَةٌ فَقَالَ لَهَا: ((كَيْفَ تَجِدِينَكِ)) قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِلاَّ أَنَّ أُمَّ مِلْدَمٍ قَدْ بَرَّحَتْ بِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اصْبِرِيْ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَبَثَ ابْنِ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۷۹۹- حضرت فاطمہ خزاعیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ عورت کی تیمارداری کی۔وہ تکلیف میں مبتلا تھی۔آپ نے اسے کہا تم کیسے محسوس کر رہی ہو؟ اس نے کہا اور تو خیر ہے لیکن ام ملدم نے مجھے تباہ و برباد کر دیا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کرو یہ آدمی کے زنگ کو ایسے ختم کر دیتی ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے۔(اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

١٨٠٠- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أُمَيْمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ هَذِهِ الآيَة: ﴿وَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ الآيَة وَ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا عَائِشَةُ هَذِهِ مُبَايَعَةُ

۱۸۰۰- حضرت امیمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا ﴿وَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ (تم اپنے دل کی باتیں ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب ضرور لے گا) اور اس آیت کے متعلق بھی ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (جو جیسے عمل کرے گا اس کی سزا ملے گی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا ہے مجھ سے کسی نے بھی اس کے متعلق نہیں پوچھا۔نبی کریم ﷺ

۱۷۹۸- مستدرك حاكم ۳٤۸/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۹۹- معجم كبير طبراني ٤۰٥/۲٤۔

۱۸۰۰- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی اور صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲٥٤/٤ میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

اللهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَ النَّكْبَةِ وَ الشَّوْكَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِي كُمِّهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا فَيَجِدُهَا فِي ضِبْنِه حَتَّى إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الذَّهَبُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ)).

نے مجھے فرمایا اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ اس تکلیف کے عوض بیعت ہے، جو انہیں بخار، چوٹ یا کانٹے کی صورت میں ہوتی ہے، حتیٰ کہ آستین میں رکھی گئی اس رقم کی وجہ سے بھی جس کے گم پانے کی بنا پر اسے گھبراہٹ ہوئی- پھر وہ رقم اسے اپنے پہلو سے مل گئی-(اس قسم کی تکالیف اسے آتی رہتی ہیں) یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے خالص سونا بھٹی سے نکلتا ہے-(اسے ابن ابی الدنیا نے علی بن یزید کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

۱۸۰۱- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا جَزَاءُ الْحُمّٰى قَالَ: ((تُجْزَى الْحَسَنَاتِ عَلَى صَاحِبِهَا مَا اخْتَلَجَ عَلَيْهِ قَدَمٌ أَوْ ضَرَبَ عَلَيْهِ عِرْقٌ)) قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُمّٰى لَا تَمْنَعُنِي خُرُوجًا فِي سَبِيلِكَ وَلَا خُرُوجًا إِلَى بَيْتِكَ وَ لَا مَسْجِدِ نَبِيِّكَ قَالَ: فَلَمْ يُمْسِ أُبَيٌّ قَطُّ إِلَّا وَ بِهِ حُمّٰى- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۰۱- محمد بن معاذ بن ابی بن کعب اپنے باپ سے وہ اس کے دادا (ابی بن کعبؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! بخار کا کیا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا بخار والے کو پاؤں میں تکلیف ہونے اور پسینہ آنے کی بھی نیکیاں ملتی ہیں-(حضرت ابی بن کعبؓ نے) کہا اے اللہ! میں تجھ سے ایسا بخار مانگتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں نکلنے سے نہ روکے اور نہ تیرے گھر اور مسجد نبوی سے نکلنے سے روکے- معاذ کا بیان ہے کہ ابیؓ پر کوئی شام ایسی نہیں گزری جس میں انہیں بخار نہ ہو-(اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۰۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ هٰذِهِ الْأَمْرَاضَ الَّتِي تُصِيبُنَا مَا لَنَا بِهَا قَالَ: ((كَفَّارَاتٌ)) قَالَ أُبَيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ وَ إِنْ قَلَّتْ قَالَ: ((وَإِنْ

۱۸۰۲- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! ان بیماریوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جن میں ہم مبتلا رہتے ہیں، ہمیں ان کے عوض کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا (یہ بیماریاں گناہوں) کے کفارے ہیں- حضرت ابیؓ نے کہا یارسول اللہ! اگرچہ یہ معمولی بھی

۱۸۰۱- معجم کبیر طبرانی ۱/۱۶۹-

۱۸۰۲- مسند احمد ۲۳/۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۶/۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۲/۲) میں کہا ہے: "اسے احمد اور ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی-

شَوكَةً فَمَا فَوقَهَا فَدَعَا أُبَيٌّ عَلَى نَفسِهِ أَنْ لاَ يُفَارِقَهُ الْوَعَكُ حَتَّى يَمُوتَ وَ أَنْ لاَ يَشغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَ لاَ عُمرَةٍ وَ لاَ جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ لاَ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ وَ فِي جَمَاعَةٍ فَمَا مَسَّ إِنسَانٌ جَسَدَهُ إِلاَّ وَجَدَ حَرَّهَا حَتَّى مَاتَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى وَ ابْنُ حِبَّانَ.

ہوں؟ آپ نے فرمایا اگرچہ کانٹا یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف ہو۔ حضرت ابیؓ نے اپنے لیے یہ بدعا کی کہ (خدا کرے) اسے موت تک کبھی بخار نہ چھوڑے، لیکن یہ اسے حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرض نماز سے نہ روکے، لہٰذا جو بھی آدمی ان کے جسم کو ہاتھ لگاتا اسے بخار کی حرارت ضرور محسوس ہوتی اور مرتے دم تک یہی حالت رہی۔ (احمد، ابو یعلی، ابن حبان)

۱۸۰۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَزَالُ الْمَلِيلَةُ وَ الصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَالأَمَةِ وَ إِنَّ عَلَيْهِمَا مِنَ الْخَطَايَا مِثْلُ أُحُدٍ فَمَا تَدَعُهُمَا وَ عَلَيْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۸۰۳- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد اور عورت کے جبل احد کے برابر گناہ ہوتے ہیں اور انہیں بخار اور درد سر مسلسل ہوتی رہتی ہے، جب وہ اس سے ختم ہوتے ہیں تو اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہ جاتے۔ (ابو یعلی اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۸۰۴- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيلَةُ وَ الصُّدَاعُ وَ إِنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ حَتَّى يَتْرُكَهُ وَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ)): ((الْمَلِيلَةُ)) بفتح الميم و كسر اللام هي الحمى إذا كانت في العظم.

۱۸۰۴- حضرت سہل بن معاذ حضرت ابو درداءؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا مسلمان آدمی کے احد سے بھی زیادہ گناہ ہوتے ہیں اور اسے بخار اور درد سر مسلسل ہوتی رہتی ہے حتی کہ اس کا رائی برابر بھی گناہ باقی نہیں رہ جاتا۔ (احمد اور طبرانی نے ابن لھیعۃ کے واسطے سے روایت کیا)

۱۸۰۵- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي

۱۸۰۵- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس

۱۸۰۳- مسند ابو یعلی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٥٤/٤۔

۱۸۰۴- مسند احمد ۱۹۸/۵۔ معجم اوسط طبرانی ۳۷۱/۱۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۱/۲) میں کہا ہے: اس کی سند میں "ابن لھیعہ" متکلم فیہ راوی ہے۔

۱۸۰۵- مجھے کتاب الرضا نہیں مل سکی البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٢٥٤/٤ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

كِتَابِ الرِّضَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَنْ وُعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَ رَضِيَ بِهَا عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

شخص کو ایک رات کے لیے بخار ہوا اور اس نے صبر ورضا کا اظہار کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا گویا وہ نو مولود ہے۔(اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الرضا میں ذکر کیا ہے)

١٨٠٦- وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَ هِيَ نَصِيبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۱۸۰۶- حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی لو ہے اور یہ دوزخ میں سے مومن کا حصہ ہے۔(اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے)

١٨٠٧- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحُمَّى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۰۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کا دوزخ میں سے حصہ بخار ہے۔(اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٨٠٨- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحُمَّى كِيرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظُّهُ مِنْ جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۰۸- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھٹی ہے، مومن کو جتنا اس میں سے (حصہ) ملتا ہے وہ اس کا دوزخ میں سے حصہ ہوتا ہے۔(اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٨٠٩- وَعَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: ((كَانُوا يَرْجُونَ فِي حُمَّى لَيْلَةٍ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنَ الذُّنُوبِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا هَكَذَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ رَوَى أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۱۸۰۹- حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سلف کا یہ نظریہ تھا کہ ایک رات کا بخار گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔(ابن ابی الدنیا نے اسے اسی طرح صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) نیز اس نے اسے ابن المبارک کی سند سے، اس نے عمر ابن المغیرہ صنعانی سے، اس نے

۱۸۰۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۶/۲) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں شہر بن حوشب قابل اعتراض راوی ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں مل سکی۔

۱۸۰۷- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۶۴/۱۔

۱۸۰۸- مسند احمد ۲۵۲/۵۔

۱۸۰۹- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۸/٤ میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

عُمَرَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ حَوْشَبٍ عَنِ الْحَسَنِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمَّى لَيْلَةٍ)) وَ قَالَ:قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: هَذَا مِنْ جَيِّدِ الْحَدِيْثِ [وَاللهُ أَعْلَمُ].

حوشب سے، اس نے حسن سے مرفوع روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے سب گناہ ایک رات کے بخار کے ذریعے ختم کر دیتا ہے- (ابن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ ابن المبارک نے اسے اچھی حدیث قرار دیا ہے- واللہ اعلم)

ثواب صداع الرأس

سر درد ہونے کا ثواب

۱۸۱۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَ شَوْكَةٌ يُشَاكُهَا أَوْ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ يَرْفَعُ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً وَ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوبَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكَفَّارَاتِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۸۱۰- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو سر درد ہونے اور کانٹا چبھنے یا معمولی تکلیف پہنچنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کے گناہ معاف فرما دے گا- (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات میں اچھی اور ثقہ راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۱۱- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَاحْتَسَبَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۱۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ کی راہ میں سر درد ہوا اور اس نے ثواب کی نیت سے اسے (برداشت کیا) اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں- (اسے طبرانی اور بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا

۱۸۱۲- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد و عورت کے احد کے برابر

۱۸۱۰- کتاب المرض نہیں مل سکی- البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۰۵/۴ میں یہ حدیث حضرت عائشہ سے مذکور ہے-

۱۸۱۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۲/۲) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں مل سکی- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۶۵/۱-

۱۸۱۲- مسند ابو یعلیٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی- البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۰۵/۴ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے-

تَزَالُ الْمَلِيْلَةُ وَ الصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَ الأَمَةِ وَ إِنَّ عَلَيْهِمَا مِنَ الْخطَايَا مِثْلَ أُحُدٍ فَمَا تَدعُهُمَا وَ عَلَيْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَايَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيْلَةُ وَ الصُّدَاعُ وَ إِنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْخطَايَا لأَعْظَمَ مِنْ أُحُدٍ حَتَّى يَتْرُكَهُ وَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخطَايَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ)).

گناہ ہوتے ہیں اور انہیں مسلسل تھکاوٹ اور درد سر ہوتی رہتی ہے، حتی کہ جب وہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کا رائی برابر گناہ نہیں ہوتا- (اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

قبل ازیں ابو درداء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان ہو چکی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مسلمان آدمی کو تھکاوٹ اور درد سر ہوتی رہتی ہے اس کے گناہ احد سے بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جب وہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کے رائی برابر گناہ نہیں ہوتے-

ثواب من فقد بصره فصبر و احتسب

نابینا ہو جانے پر ثواب کی امید رکھنے کا ثواب

۱۸۱۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرمِذِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ ((مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَ احْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)).

۱۸۱۳- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ عزوجل نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پسندیدہ چیزوں یعنی آنکھوں کی آزمائش میں مبتلا کر دوں تو میں ان کے بدلے اسے جنت عنایت کرتا ہوں- (بخاری) ترمذی نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے، آپ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر میں دنیا میں اپنے بندے کی دو پیاری چیزیں لے لوں تو اس کا بدلہ صرف جنت ہوگا- اسی کی دوسری روایت اس طرح ہے کہ جس کی میں دو پیاری چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لوں اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے، میں اس کے لیے جنت ہی بطور ثواب پسند کرتا ہوں-

۱۸۱۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

۱۸۱۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول

۱۸۱۳- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب فضل من ذهب بصره-- سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی ذهاب البصر- ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے-

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ يَذْهَبُ اللهُ بِحَبِيْبَتَيْ عَبْدٍ فَيَصْطَبِرُ وَيَحْتَسِبُ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس آدمی کی دو پسندیدہ چیزیں (آنکھیں) لے لے اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا۔ (ابن حبان)

۱۸۱۵- وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا سَلَبْتُ مِنْ عَبْدِيْ كَرِيْمَتَيْهِ وَ هُوَ بِهِمَا ضَنِيْنٌ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ إِذَا هُوَ حَمِدَنِي عَلَيْهِمَا)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۱۵- حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں اپنے بندے سے اس کی دو پیاری چیزیں (یعنی آنکھیں) چھین لوں۔ وہ ان کے بارے میں بڑا بخیل ہوتا ہے اور وہ اس پر بھی میری تعریف کرے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کرتا۔ (ابن حبان)

۱۸۱۶- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُوْلُ اللهُ: إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فَصَبَرَ وَ احْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۱۶- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندے کی دو پسندیدہ چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لوں اور وہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کرتا۔ (ابو یعلی، ابن حبان)

۱۸۱۷- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ نَظَرٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَزِيْزٌ عَلَى اللهِ أَنْ يَأْخُذَ

۱۸۱۷- حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے لیے انتہائی مشکل ہے کہ وہ کسی مومن کی دو پسندیدہ چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لے اور پھر بھی اسے دوزخ میں داخل کر

۱۸۱۴- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤/ ٥٧۔

۱۸۱۵- أیضاً۔

۱۸۱۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲/۳۰۸) میں کہا ہے: "اسے ابویعلی نے (مسند میں) اور طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے۔ ابویعلی کے تمام راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی میں نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٤/ ٢٥٦۔

۱۸۱۷- مسند احمد ٦/ ٣٦٥۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲/۳۰۸) میں کہا ہے: "اسے احمد نے (مسند میں) اور طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن عثمان حاجی کو ابوحاتم نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) معجم کبیر میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

كَرِيمَتَيْ مُؤْمِنٍ ثُمَّ يُدْخِلَهُ النَّارَ)) قَالَ: يُونُسُ يَعْنِي عَيْنَيْهِ.

دے۔(احمد اور طبرانی نے اس کو ایسی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں کلام ہے)

١٨١٨ - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ يُبْتَلَى عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الشِّرْكِ بِاللهِ وَ لَنْ يُبْتَلَى عَبْدٌ بِشَيْءٍ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللهِ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ ذِهَابِ بَصَرِهِ وَ لَنْ يُبْتَلَى عَبْدٌ بِذِهَابِ بَصَرِهِ [فَيَصْبِرَ] إِلَّا غَفَرَ [اللهُ] لَهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: [قَالَ] رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا ابْتُلِيَ عَبْدٌ بَعْدَ ذِهَابِ دِينِهِ بِأَشَدَّ مِنْ بَصَرِهِ وَ مَنِ ابْتُلِيَ بِبَصَرِهِ فَصَبَرَ حَتَّى يَلْقَى اللهَ لَقِيَ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ)) وَ فِي إِسْنَادِهِمَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ.

۱۸۱۸- حضرت بریدہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندے کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے سخت کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے بعد نابینا ہو جانے سے سخت مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی آدمی نابینا ہو جائے اور صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور بخش دے گا۔(بزار)

بزار کی ایک دوسری روایت میں حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو دین کے بعد کسی ایسی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جو نابینا ہونے سے بڑھ کر ہو اگر کوئی شخص نابینا ہو جائے اور مرنے تک صبر کرتا رہے جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کے ذمے کوئی حساب نہیں ہو گا۔(ان دونوں احادیث کی سند میں ایک راوی جابر بن یزید جعفی ہے)

١٨١٩ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَذْهَبَ اللهُ بَصَرَهُ فَصَبَرَ وَ احْتَسَبَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ وَاجِبًا أَنْ لَا تَرَى عَيْنَاهُ النَّارَ)).

۱۸۱۹- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس آدمی کی نظر لے جائے اور وہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ضروری ہو جاتا ہے کہ اس شخص کی آنکھیں دوزخ کو نہ دیکھیں۔(طبرانی)

١٨٢٠ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ

۱۸۲۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام سے بیان کرتے

۱۸۱۸- مسند بزار (كشف الاستار) ١/٤٦٦۔

۱۸۱۹- معجم صغیر طبرانی ١/٩٣۔

۱۸۲۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢/٣٠٩) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں اشرس بن ربیع راوی کا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ ابو ظلال کو ابوداؤد، نسائی اور ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ جب کہ ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ: ((إِنَّ اللهَ قَالَ : يَاجِبْرِيْلُ مَا ثَوَابُ عَبْدِي إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْهِ إِلاَّ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِي وَالْجِوَارُ فِي دَارِي)) قَالَ أَنَسٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُونَ حَوْلَهُ يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَذْهَبَ أَبْصَارُهُمْ [قُلْتُ فِيْهِ نَكَارَةٌ وَا للهُ أَعْلَمُ].

ہیں، وہ اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل! جب میں اپنے بندے کی دو پسندیدہ چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لوں تو اس کا ثواب میرے چہرے کے دیدار اور میرے پڑوس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔(طبرانی)

حضرت انسؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو اس نیت سے روتے ہوئے دیکھا کہ ان کی نظریں ختم ہو جائیں (ملاحظہ) میری رائے یہ ہے کہ یہ ایک منکر حدیث ہے۔

ثواب إماطة الأذى عن الطريق و أفعال أخر مِنَ الْخَيْرِ

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ﴾ [آل عمران : ١١٥]

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تُقَدِّمُوا لأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَ أَعْظَمَ أَجْرًا﴾ [المزمل : ٢٠]

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾. [زلزال ٧-٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جس طرح کی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی ۔“

اور فرمایا: ”اور جو بھی نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور صلے میں عظیم تر پاؤ گے۔“

اور فرمایا: ”تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔“

١٨٢١- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي أٰدَمَ عَلَى سِتِّيْنَ وَ ثَلَاثِ مِئَةِ مَفْصَلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَ حَمِدَ اللهَ وَ هَلَّلَ وَ سَبَّحَ اللهَ وَ اسْتَغْفَرَ اللهَ وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ شَوْكَةً أَوْ

۱۸۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بنی آدم میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص تین سو ساٹھ کی تعداد میں اللہ اکبر، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہتا ہے اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹاتا ہے اور نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے

۱۸۲۱- صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف۔

عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَ الثَّلَاثِ مِئَةِ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَ قَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَ رُبَّمَا قَالَ: ((يَمْشِي)) يَعْنِي بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

روکتا ہے وہ اس دن شام تک اپنے آپ کو دوزخ سے دور کر لیتا ہے۔(مسلم)

۱۸۲۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ [وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ] وَ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَ يُمِيْطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمُسْلِمٌ.

۱۸۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز سورج طلوع ہوتے ہی صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا بھی صدقہ ہے، کسی آدمی کی مدد کرتے ہوئے اسے سواری پر بٹھانا یا اسے سواری پر سامان رکھ کر دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، نماز کے لیے اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔(بخاری مسلم)

۱۸۲۳- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((فِي الْإِنْسَانِ سِتُّونَ وَ ثَلَاثُ مِئَةِ مَفْصَلٍ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهَا صَدَقَةً)) قَالُوا: فَمَنْ يُطِيْقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ يَدْفِنُهَا وَ الشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُ عَنْكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ

۱۸۲۳- حضرت بریدہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، انسان (کے جسم) میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا واجب ہے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس قدر صدقہ کون کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے کھنگار کو دبا دو یا راستے سے (تکلیف دہ) چیز کو ہٹا دو، اگر یہ بھی نہیں تو ضحیٰ کی دو رکعت تیری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔ (احمد، ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان)

۱۸۲۲- صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب فضل الاصلاح بین الناس۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف۔

۱۸۲۳- مسند احمد ۳۵۴/۵۔ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضحی۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۲۹/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۹/۳۔

أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٨٢٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ((الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّونَ أَوْ بِضْعٌ وَ سَبْعُونَ شُعْبَةً أَعْلَاهَا قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۲۴- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ساٹھ یا ستر سے کچھ زائد شاخیں ہیں، ان میں سب سے بلند لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے-(بخاری مسلم)

١٨٢٥- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَ سَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِئ أَعْمَالِهَا النُّخَامَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۵- حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے نیک اور برے سب اعمال پیش ہوئے، میں نے نیک اعمال میں راستے سے ہٹائی جانے والی تکلیف دہ چیز کو بھی دیکھا اور بداعمال میں مسجد میں ڈالے گئے اس کھنگار کو بھی دیکھا جو دبایا نہیں جاتا-(مسلم)

١٨٢٦- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى كُلِّ مَيْسَمٍ مِنَ الإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : هٰذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَنْبَأْتَنَا بِهِ قَالَ: ((أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ وَ حَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيْفِ صَلَاةٌ وَإِنْحَاؤُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَلَاةٌ وَ كُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۱۸۲۶- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر ہر روز ایک نماز واجب ہوتی ہے-لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یہ آپ نے ہمیں انتہائی سخت کام بتا دیا ہے آپ نے فرمایا تم نیکی کی ترغیب دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو یہ بھی نماز ہے، تمہارا کمزور آدمی کو سواری پر بٹھانا بھی نماز ہے، تمہارا راستے سے کوڑا کرکٹ کو ہٹانا بھی نماز ہے، نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم نماز ہے-(ابن خزیمہ)

١٨٢٧- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۱۸۲۷- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت

۱۸۲۴- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان۔

۱۸۲۵- صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد۔

۱۸۲۶- صحیح ابن خزیمہ ۲۲۹/۲ میں یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَخْرَجَ مِنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا يُؤْذِيْهِمْ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَ مَنْ كُتِبَتْ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ أَدْخَلَهُ بِهَا الْجَنَّةَ)).

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔(طبرانی)

۱۸۲۸– وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ إِلاَّ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ أَيْنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا فَقَالَ: ((إِنَّ أَبْوَابَ الْخَيْرِ لَكَثِيْرَةٌ التَّسْبِيْحُ وَ التَّحْمِيْدُ وَ التَّكْبِيْرُ وَ التَّهْلِيْلُ وَ الأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُمِيْطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ [وَ تُسْمِعُ الأَصَمَّ].وَ تَهْدِي الأَعْمَى وَ تَدُلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلَى حَاجَتِهِ وَتَسْعَى بِشِدَّةِ سَاقَيْكَ مَعَ اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيْثِ وَ تَحْمِلُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيْفِ فَهٰذَا كُلُّهُ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ ((وَتَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَ إِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَ الشَّوْكَةَ وَ الْعَظْمَ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ صَدَقَةٌ وَ هَدْيُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلاَلَةِ لَكَ صَدَقَةٌ)).

۱۸۲۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم میں سے ہر ذی روح پر ہر طلوع ہونے والے دن میں صدقہ واجب ہو جاتا ہے- عرض کیا گیا یارسول اللہ! ہمارے پاس اتنا صدقہ کہاں ہے کہ ہم اسے اللہ کی راہ میں دیں- آپ نے فرمایا نیکی کے بہت سے دروازے ہیں، سبحان اللہ 'الحمد للہ' اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے باز رکھنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، بہرے تک بات پہنچانا، اندھے کو راستہ بتانا، صاحب ضرورت کی رہنمائی کرنا، مدد کے خواست گار عاجز کے ساتھ پنڈلیوں پر بوجھ ڈال کر دوڑنا اور بازوؤں پر بوجھ ڈال کر کمزور کو سواری پر بٹھانا، یہ سب تیری طرف سے تیرے لیے صدقہ ہے-(ابن حبان' شعب الایمان' للبیہقی)

بیہقی کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ تیرا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے، پتھر، کانٹے اور ہڈی کو لوگوں کے راستے سے ہٹانا بھی صدقہ ہے، کسی بھٹکے ہوئے راہ گزر کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے-

۱۸۲۹– وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

۱۸۲۹- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۸۲۷- معجم اوسط طبرانی ۱/ ۵۰۔

۱۸۲۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵/ ۱۶۰۔ سنن کبریٰ بیہقی ۲/ ۲۹۱۔ شعب الایمان میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

عَنْهُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ [لَهُ] فَغَفَرَ لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ فَقَالَ :وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)) وَ فِي أُخْرَى لَهُ قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِيْنَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيْقِ إِمَّا قَالَ: كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَ إِمَّا كَانَ مَوْضُوْعًا فَأَمَاطَهُ عَنِ الطَّرِيْقِ فَشَكَرَ اللّٰهُ [له] ذٰلِكَ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) ((أَمَاطَ الشيء عن المكان)) إذا عزله ونحّاه.

کریم ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی اور اسے پیچھے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا عمل قبول کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔ (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آدمی درخت کی ایک ٹہنی لے کر کسی راستے سے گزرا اور اس نے کہا اللہ کی قسم! میں اسے مسلمانوں کے راستے سے ضرور ہٹاؤں گا تاکہ یہ انہیں تکلیف نہ دے، اس بنا پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔ اسی کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے ایک آدمی کو جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا، اس نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے والا ایک درخت راستے سے کاٹ دیا تھا۔ ابو داؤد کی روایت اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی راستے سے ہٹا دی یا آپ نے فرمایا ایک درخت پر لگی ہوئی ٹہنی کاٹ دی یا فرمایا ٹہنی راستے پر رکھی ہوئی تھی اس نے ہٹا دی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کر لیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

۱۸۳۰ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ شَجَرَةٌ تُؤْذِي النَّاسَ فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَعَزَلَهَا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا قَبْلَهُ.

۱۸۳۰ - حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک درخت لوگوں کو تکلیف دیتا تھا، ایک آدمی آیا اور اس نے اسے راستے سے اکھاڑ دیا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے اسے جنت کے اندر اس درخت کے سائے میں ٹہلتے ہوئے دیکھا ہے۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند پہلی کے ساتھ مل کر حسن ہے)

۱۸۲۹- صحیح بخاری' کتاب الأذان' باب فضل التهجیر الی الظهر' صحیح مسلم' کتاب الامارة' باب بیان الشهداء' سنن ابوداود' کتاب الادب' باب اماطة الاذیٰ عن الطریق۔

۱۸۳۰- مسند احمد ۳/۱۵٤۔

ثواب من قتل حية أو وزغا

۱۸۳۱- عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ وَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فَلَهُ حَسَنَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۸۳۲- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا ابْنُ مَسْعُودٍ يَخْطُبُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا بِحَيَّةٍ تَمْشِي عَلَى الْجِدَارِ فَقَطَعَ خُطْبَتَهُ ثُمَّ ضَرَبَهَا بِقَضِيبِهِ حَتَّى قَتَلَهَا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَكَأَنَّمَا قَتَلَ مُشْرِكًا قَدْ حَلَّ دَمُهُ)) وَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ حَيَّةً أَوْ عَقْرَبًا)).

۱۸۳۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَ مَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً دُونَ الأُولَى وَ إِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُونَ الثَّانِيَةِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((مَنْ قَتَلَ

سانپ یا گرگٹ کو مارنے کا ثواب

۱۸۳۱- حضرت مسیّب بن رافعؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سانپ کو مارتا ہے اسے سات نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص گرگٹ کو مارتا ہے اسے ایک نیکی ملتی ہے۔(احمد، ابن حبان)

۱۸۳۲- حضرت ابوالاحوص جشمیؒ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت ابن مسعودؓ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ دیوار پر چلتا ہوا (نظر آیا) انہوں نے اپنا خطبہ روکا اور اپنی چھڑی کے ساتھ اسے مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اسے جان سے مار دیا۔ پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص سانپ کو مارتا ہے گویا وہ ایک ایسے مشرک کو مارتا ہے جس کا خون حلال ہے۔(احمد، ابویعلی) اسے بزار نے اسی طرح روایت کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص سانپ یا بچھو کو مارتا ہے۔

۱۸۳۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے دوسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی پہلے سے کم نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی دوسری سے کم نیکیاں ملیں گی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس نے پہلی ضرب کے ساتھ گرگٹ کو

۱۸۳۱- مسند احمد ۱/ ٤٢٠ ـ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٧/ ٤٥٨ ـ

۱۸۳۲- مسند احمد ۱/ ٣٩٤ ـ مسند بزار (کشف الاستار) ٢/ ٧١ ـ ہیثمی نے مجمع الزوائد (٤/ ٤٦) میں کہا ہے: "اسے احمد، ابویعلی، بزار اور طبرانی نے (کبیر میں) ذکر کیا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی میں نہیں مل سکی۔

۱۸۳۳- صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ۔

وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَ فِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مارا اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری ضرب میں اس سے کم، تیسری میں اس سے بھی کم۔(مسلم)

ثواب الاكتساب من جهات الحل و العمل باليد

حلال طریقوں سے دولت کمانے اور صنعت و حرفت کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى : ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ﴾ [بقره : ۱۹۸]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس کا تمہیں کوئی گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو۔“

وَ قَالَ تَعَالَى : ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾. [جمعه : ۱۰]

اور فرمایا: ”پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔“

۱۸۳۴- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مَا كَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَ مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَ خَادِمِهِ فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

۱۸۳۴- حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی آدمی نے کبھی ایسا کھانا نہیں کھایا جو اس کی صنعت و حرفت کے ذریعے حاصل ہونے والے کھانے سے بہتر ہو، اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔(بخاری)

ابن ماجہ نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا (آج تک) کسی آدمی نے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کمائی نہیں کی اور آدمی جو کچھ اپنی ذات، اپنے اہل و عیال اور خادم پر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔

۱۸۳۵- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ وَهُوَ الْبَرَاءُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْكَسْبِ

۱۸۳۵- حضرت سعید بن عمیر نے اپنے چچا حضرت براءؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سی کمائی سب سے زیادہ پاکیزہ

۱۸۳۴- صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل و عمله بیده۔ سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب۔

۱۸۳۵- مستدرك حاکم ۲/ ۱۰۔ حاکم نے کہا اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

أَطْيَبُ قَالَ: ((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ كَسْبٍ مَبْرُوْرٍ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی کی اپنے ہنر کے ذریعے کی گئی کمائی اور ہر رزق حلال۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۸۳۶- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْكَسْبِ أَفْضَلُ قَالَ: ((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَ كُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ مِنْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ.

۱۸۳۶- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی کمائی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی کی اپنے ہنر کے ذریعے کی گئی (کمائی) اور ہر جائز کاروبار۔ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور احمد اور بزار نے اسے رافع بن خدیج کے حوالے سے بیان کیا ہے)

۱۸۳۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ)).

۱۸۳۷- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہنر مند مومن کو پسند فرماتا ہے۔ (طبرانی)

۱۸۳۸- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَمْسَى كَالاًّ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ أَمْسَى مَغْفُوْرًا لَهُ)).

۱۸۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مزدوری کرتے کرتے شام کے وقت تھکا ماندہ ہو جائے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

۱۸۳۹- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَرَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ جَلَدِهِ وَنَشَاطِهِ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ كَانَ هَذَا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ

۱۸۳۹- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ صحابہ نے اس کی اعصابی مضبوطی اور جسمانی نشاط دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ! کاش یہ اللہ کے راستے میں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۸۳۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۶۱/۴) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث دونوں میں نہیں مل سکی۔ مسند احمد ۱۴۱/۴۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۸۳/۲۔

۱۸۳۷- معجم کبیر طبرانی ۳۰۸/۱۲۔

۱۸۳۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۶۳/۴) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راویوں کی ایک جماعت کا مجھے علم نہیں ہو سکا" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۸۳۹- معجم طبرانی کبیر ۱۲۹/۱۹۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ سَعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى رِيَاءً وَمُفَاخِرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

اگر یہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی روزی کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کے لیے روزی کی تلاش میں جارہا ہے تب بھی یہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر یہ اپنے لیے کوشش کر رہا ہے تاکہ مانگنے سے بچ سکے تب بھی یہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور فخر و مباہات کے اظہار کے لیے جارہا ہے تو شیطان کے راستے میں ہے۔(اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۸۴۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالاً مِنْ حَلَالٍ فَأَطْعَمَ نَفْسَهُ أَوْ كَسَاهَا فَمَنْ دُونَهُ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ زَكَاةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۴۰- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حلال طریقے سے دولت کما کر اپنے لیے اور دیگر مخلوق خدا کے لیے کھانا پینا اور لباس حاصل کرتا ہے، اس کا اس کے ذریعے تزکیہ ہوتا ہے۔(ابن حبان)

۱۸۴۱- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَ عَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَ أَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا فِي أُمَّتِكَ الْيَوْمَ كَثِيرٌ قَالَ: ((وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۸۴۱- انہی (حضرت ابوسعید خدریؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حلال کھائے، سنت (اسلام) کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ چیز تو اس وقت آپ کی امت میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اور یہ میرے بعد بھی کئی صدیوں تک رہے گی۔(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، حاکم نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۸۴۲- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

۱۸۴۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

۱۸۴۰- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۱۸/۶۔

۱۸۴۱- سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (٦٠) ترمذی نے کہا ہے: "یہ حدیث غریب ہے۔"

تُلِيَتْ هَذِهِ الآيَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلالاً طَيِّبًا﴾ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا سَعْدُ أَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقْذِفُ اللُّقْمَةَ الْحَرَامَ فِي جَوْفِهِ مَا يُتَقَبَّلُ مِنْهُ عَمَلٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَيُّمَا عَبْدٍ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ)).

کے پاس یہ آیت تلاوت کی گئی "اے لوگو! زمین میں جو کچھ ہے، اس میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ" تو سعد بن ابی وقاصؓ نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مستجاب الدعا بنا دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے فرمایا اے سعد! تیرا کھانا حلال ہونا چاہئے تو مستجاب الدعا ہو جائے گا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے بندہ اپنے پیٹ میں ایک حرام لقمہ ڈالتا ہے اور چالیس دن اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ جس آدمی کا گوشت حرام کمائی سے بنا ہے، وہ دوزخ کے لائق ہے۔ (طبرانی)

١٨٤٣- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنِ اكْتَسَبَ فِيهَا مَالاً مِنْ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ أَثَابَهُ اللهُ وَ أَوْرَدَهُ جَنَّتَهُ وَ مَنِ اكْتَسَبَ فِيهَا مَالاً مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ أَحَلَّهُ اللهُ دَارَ الْهَوَانِ وَ رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللهِ وَ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَقُولُ اللهُ: ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾.

۱۸۴۳- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سرسبز و شاداب اور شیریں ہے، جو شخص اس میں حرام دولت کما کر اسے ناجائز طریقے کے ساتھ خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے گھر میں رکھتا ہے۔ بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال پر ناجائز قابض ہوتے ہیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾۔ (بیہقی)

ثواب التاجر الصدوق الامين

سچے اور دیانت دار تاجر کا ثواب

١٨٤٤- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

۱۸۴۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا

۱۸۴۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۹۱/۱۰) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم صغیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایسے راوی ہیں جن کا مجھے علم نہیں ہو سکا۔"

۱۸۴۳- بیہقی کی الاداب، المرض اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۴۶/۱۰) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔"

((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِنَحْوِهٖ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

اور دیانت دار تاجر نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا- (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے- ابن ماجہ نے اسی قسم کی حدیث ابن عمرؓ سے روایت کی ہے)

۱۸۴۵- وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَ الْبَيِّعَانِ وَ بَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَ يُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا الْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَ غَيْرُهُمَا .

۱۸۴۵- حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے دونوں علیحدہ علیحدہ ہونے تک بااختیار ہوتے ہیں، اگر وہ دونوں سچ بولیں اور مکمل وضاحت کریں تو دونوں کے کاروبار میں برکت ہوتی ہے اور اگر وہ دونوں چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ممکن ہے کہ دونوں کو نفع ہو لیکن ان کے کاروبار میں سے برکت ختم ہو جائے گی- جھوٹی قسم سودا تو کروا دیتی ہے (لیکن) کمائی سے برکت ختم کر دیتی ہے- (بخاری' مسلم)

۱۸۴۶-وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَالأَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ [رضي الله عنه] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِيْنَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَ إِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُوْنُوا وَ إِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَذِمُّوا وَ إِذَا بَاعُوا لَمْ يَمْدَحُوا وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوا وَ إِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوا)).

۱۸۴۶- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے عمدہ کمائی ان تاجروں کی کمائی ہے جو بات چیت میں جھوٹ نہیں بولتے اور جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت نہیں کرتے اور جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور جب وہ خریدیں تو (سامان کی) بے جا مذمت نہیں کرتے اور فروخت کریں تو (اپنے سامان) کی تعریف نہیں کرتے اور جب ان کے ذمے قرض ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے اور جب انہیں قرض لینا ہو تو تنگ نہیں کرتے- (شعب الایمان بیہقی، ترغیب اصبہانی)

۱۸۴۴- سنن ترمذی' کتاب البیوع' باب ماجاء فی التجار- ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے- سنن ابن ماجہ' کتاب التجارات' باب الحث علی المکاسب- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں کلثوم بن جوشن قشیری ضعیف ہے-

۱۸۴۵- صحیح بخاری کتاب البیوع' باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا۔ صحیح مسلم' کتاب البیوع باب الصدق فی البیع والبیان۔

۱۸۴۶- ترغیب و ترہیب اصبہانی ۱/۳۳۵ – شعب الایمان میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

ثواب السماحة في البيع والشراء والتقاضي والقضاء

خرید و فروخت اور قرض لینے دینے میں فراخ دلی کا ثواب

۱۸۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً[سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَ إِذَا اقْتَضَى)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلاً] سَمْحًا إِذَا بَاعَ سَهْلاً إِذَا اشْتَرَى سَهْلاً إِذَا اقْتَضَى)).

۱۸۴۷- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر مہربانی فرمائے جو خرید و فروخت کرتے ہوئے اور قرض کا مطالبہ کرتے ہوئے فراخ دل ہو- (بخاری) اس حدیث کو ابن ماجہ نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کو بخش دیا، وہ فروخت کرتے ہوئے بڑا نرم مزاج اور فراخ دل رہتا تھا، خریدتے وقت بھی نرمی کا مظاہرہ کرتا اور قرض کا مطالبہ کرتے وقت بھی-

۱۸۴۸- وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلاً كَانَ سَهْلاً مُشْتَرِيًا وَ بَائِعًا وَ قَاضِيًا وَ مُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه.

۱۸۴۸- حضرت عثمانؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ایک آدمی کو (اس وجہ سے) جنت میں داخل کر دیا کہ وہ خریدار ہو یا فروخت کنندہ، مقروض ہو یا قرض خواہ (ہر حال میں) نرم مزاج رہتا- (نسائی، ابن ماجہ)

۱۸۴۹- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ بِسَمَاحَتِهِ قَاضِيًا وَ مُقْتَضِيًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۸۴۹- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی قرض لیتے اور دیتے وقت اپنی فراخ دلی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا- (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۴۷- صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب السهولة والسماحة فی الشراء والبیع- سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب السماحة فی البیع-

۱۸۴۸- سنن نسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملة والرفق فی المطالبة- سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب السماحة فی البیع، بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں انقطاع ہے کیوں کہ عطاء بن فروخ نے عثمان بن عفان سے ملاقات نہیں کی- یہ بات علی بن عبداللہ مدینی نے علل میں ذکر کی ہے-

۱۸۴۹- مسند احمد ۲/ ۲۱۰-

۱۸۵۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ غَرِيبٌ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۸۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند فرماتا ہے جو خرید و فروخت اور قرض کے لین دین میں فراخ دل ہو-(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے-حاکم نے اسے ذکر کر کے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۸۵۱- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ سَمْحُ الْبَيْعِ سَمْحُ الشِّرَاءِ سَمْحُ الْقَضَاءِ سَمْحُ الاقْتِضَاءِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۸۵۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ایمان میں سے بہتر وہ ہے جو خرید و فروخت اور قرض کے لین دین میں فراخ دل ہو-(اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۵۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيبًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ مُعَيْقِيبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((حُرِمَتِ النَّارُ عَلَى الْهَيِّنِ اللَّيِّنِ السَّهْلِ الْقَرِيبِ)).

۱۸۵۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرم مزاج نرم لہجے والا اور لوگوں کے نزدیک رہنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ کے لیے حرام کر دیا ہے-(اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے) اسے طبرانی نے حضرت معیقیبؓ کے حوالے سے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نرم مزاج، نرم لہجے والے، حسن سلوک سے پیش آنے والے اور لوگوں کے نزدیک رہنے والے پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو حرام کر دیا ہے-

۱۸۵۳- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

۱۸۵۳- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا آدمی نہ بتاؤں

۱۸۵۰- سنن ترمذی' کتاب البیوع' باب ماجاء فی استقراض البعیر- مستدرک حاکم ۵٦/۲- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

۱۸۵۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۵/٤) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے" "اس کے راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی-

۱۸۵۲- مستدرک حاکم ۵٦/۲- معجم کبیر طبرانی ۳۰۲/۲۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷۵/٤) میں کہا ہے: اس کی سند میں یعلی بن امیہ ضعیف ہے-

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَ مَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَ فِي رِوَايَةٍ لِابْنِ حِبَّانَ ((إِنَّمَا تَحْرُمُ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)).

جو دوزخ کے لیے حرام ہے اور دوزخ اس کے لیے حرام ہے؟ ہر وہ شخص جو نرم مزاج ہے، لوگوں کے نزدیک رہنے والا اور حسن سلوک کرنے والا ہے۔(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے' ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے) ابن حبان کی ایک اور روایت میں ہے کہ دوزخ ہر اس شخص کے لیے حرام ہے جو نرم مزاج، نرم لہجے والا، لوگوں کے قریب رہنے والا اور حسن سلوک سے پیش آنے والا ہے۔

۱۸۵۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَ كَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا لَقِيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۸۵۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے ملازم سے کہتا کہ جب تنگ دست آدمی کے پاس (قرض واپس لینے کے لیے) جاؤ تو اس سے درگزر کیا کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر جائے جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔ (بخاری' مسلم)

۱۸۵۵- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أُتِيَ اللهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ مَالًا فَقَالَ [له]: مَا ذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: ﴿وَ لَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا﴾ - قَالَ: يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَ أَبُو مَسْعُودٍ

۱۸۵۵- حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک ایسے بندے کو لائے گا جسے اس نے دولت دی ہو گی اور اسے کہے گا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ آپ نے فرمایا "وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے" وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے دولت دی تھی، میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا اور درگزر کرنا میری عادت تھی۔ میں خوش حال کے لیے آسانی پیدا کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے تو یہ کام بدرجہ اولیٰ کرنا چاہیے۔ میرے بندے سے درگزر کرو۔ عقبہ بن عامر اور ابو مسعود رضی

۱۸۵۳- سنن ترمذی ۳/ ۶۰۱۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/ ۳۴۶۔

۱۸۵۴- صحیح بخاری کتاب البیوع' باب من أنظر معسراً۔ صحیح مسلم' کتاب المساقاۃ' باب فضل انظار المعسر۔

۱۸۵۵- صحیح مسلم: أیضاً۔

هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے اسی طرح اسے رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے سنا ہے۔(مسلم)

ثواب من أقال نادمًا بيعه

پریشان ہونے والے کی بیع ختم کرنے کا ثواب

۱۸۵۶- عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَقَالَ أَخَاهُ بَيْعًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۸۵۶- حضرت ابوشریحؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بیع کو واپس لے لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش واپس لے لے گا۔(اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۸۵۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعَتَهُ أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ.

۱۸۵۷- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے (بیع) واپس لے لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش واپس لے لے گا۔دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے اس کی بیع واپس لے لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی کی لغزش واپس لے لے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

ثواب العبد إذا أدى حق الله و حق سيده

اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرنے والے غلام کا ثواب

۱۸۵۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ

۱۸۵۸- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین افراد کو دوہرا ثواب ملے گا۔ایک وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہے اور وہ اپنے

۱۸۵۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۱۰/۱۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۱۸۵۷- سنن ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی فضل الاقالة۔ سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الاقالة۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۳/۷۔ مستدرك حاكم ۴۵/۲۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ. وَ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَ عَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

نبی پر بھی ایمان رکھتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی- دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کے بھی- تیسرا آدمی وہ ہے جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اسے بہتر آداب سکھائے اور بہتر تعلیم دلائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے، اسے بھی دوہرا ثواب ملے گا- (بخاری، مسلم)

۱۸۵۹- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ يُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَ النَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۵۹- انہی (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھے انداز سے کرتا ہے اور اپنے آقا کے واجب حقوق بھی بجا لاتا ہے، خیر خواہی اور فرماں برداری کرتا ہے اسے دوہرا ثواب ملے گا- (بخاری)

۱۸۶۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لِلْعَبْدِ] الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ)) وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ [والحج] وَ بِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۶۰- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ زیردست غلام جو اچھے طریقے سے فریضہ بجا لاتا ہے اس کے لیے دوہرا ثواب ہے، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج بیت اللہ اور اپنی ماں سے حسن سلوک (جیسے فرائض کی مجھ پر ذمہ داری) نہ ہوتی تو میں غلامی کی حالت میں مرنا پسند کرتا- (بخاری، مسلم)

۱۸۶۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۱- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب غلام اپنے آقا کی بھی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی بطریق احسن سرانجام دے، اسے دوہرا ثواب ملتا ہے- (بخاری، مسلم)

۱۸۵۸- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قوله تعالی "واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اهلها" صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ۔

۱۸۵۹- صحیح بخاری، کتاب العتق، باب العبد اذا أحسن عبادة ربه و نصح سیده۔

۱۸۶۰- صحیح بخاری: ایضاً- صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ثواب العبدو أجره اذا نصح لسیده۔

۱۸۶۱- ایضاً۔

١٨٦٢- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَ عَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَ نَصَحَ لِمَوَالِيهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۶۲- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں پہلے جانے والے تین آدمیوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا (ایک) شہید (دوسرا) لوگوں سے سوال کرنے سے بچنے والا (تیسرا) وہ غلام جس نے اللہ کی عبادت بھی اچھے انداز سے کی اور اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی کی۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور ابن حبان نے بھی ذکر کیا ہے)

١٨٦٣- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رضي الله عنه] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَوَّلُ سَابِقٍ إِلَى الْجَنَّةِ مَمْلُوكٌ أَطَاعَ اللهَ وَ أَطَاعَ مَوَالِيَهُ)).

۱۸۶۳- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی طرف سبقت لے جانے والوں میں سے پہلا شخص وہ غلام ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کی اور اپنے مالکوں کی بھی۔ (طبرانی)

١٨٦٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَبْدٌ أَطَاعَ اللهَ وَ أَطَاعَ مَوَالِيَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ قَبْلَ مَوَالِيهِ بِسَبْعِينَ خَرِيفًا فَيَقُولُ السَّيِّدُ رَبِّ هٰذَا كَانَ عَبْدِي [فِي الدُّنْيَا] قَالَ: جَازَيْتُهُ بِعَمَلِهِ وَجَازَيْتُكَ بِعَمَلِكَ)).

۱۸۶۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی فرماں برداری کرتا ہے اور اپنے مالکوں کی بھی فرماں برداری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے مالکوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل کرے گا۔ مالک کہے گا اے میرے رب! یہ دنیا میں میرا غلام تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اسے اس کے عمل کی جزا دے دی اور تجھے تیرے عمل کی۔ (طبرانی)

١٨٦٥- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ وَلَا خَبٌّ وَ لَا مُسِيءُ

۱۸۶۵- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بخیل اور دھوکا باز جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۸۶۲- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة۔ باب ماجاء فی فضل المملوك الصالح۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ٦/٢٥٤۔

۱۸۶۳- ہیثمی نے الزوائد (٤/٢٤٠) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں بشیر بن میمون ابوصیفی متروک ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۸۶۴- معجم کبیر طبرانی ١٢/١٧٦۔

۱۸۶۵- مسند احمد ١/٧۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/٤١١) میں کہا ہے: "اسے احمد اور ابو یعلی نے ذکر کیا ہے۔ ترمذی نے اس سند کو حسن قرار دیا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی۔

الْمِلْكَةِ وَ أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ الْمَمْلُوكُونَ إِذَا أَحْسَنُوا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَوَالِيهِمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ لاَ بَأْسَ بِهِ: ((الْخَبُّ)) هُوالخدَّاع الخبيث. وهو بفتح الخاء المعجمة و كسرها وتشديد الباء الموحدة.

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے غلام ہوں گے بشرطیکہ وہ اللہ عزوجل کے حقوق بھی اچھے طریقے سے ادا کریں اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی۔ (اسے احمد اور ابو یعلی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٨٦٦- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلاَثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَ حَقَّ مَوَالِيهِ وَ رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ بِهِ رَاضُونَ وَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلاَةِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ اللَّيْلَةِ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ الطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ لاَ يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ وَلاَ يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلاَئِقِ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَ دَاعٍ يَدْعُوا إِلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ رَبِّهِ وَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَوَالِيهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ: ((وَ مَمْلُوكٌ لَمْ يَمْنَعْهُ رِقُّ الدُّنْيَا مِنْ طَاعَةِ رَبِّهِ)).

١٨٦٦- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی (میرے خیال میں آپ نے فرمایا تھا) قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقا کا بھی اور وہ آدمی جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے خوش رہے- تیسرا وہ شخص جس نے ہر دن اور رات کے دوران پانچ نمازوں کی اذان کہی- (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے) طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے- البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کو قیامت خوف زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی انہیں حساب کی سختی پریشان کرے گی بلکہ وہ مخلوقات کا حساب مکمل ہونے تک کستوری کے ٹیلوں پر رہیں گے- ایک وہ شخص جس نے اللہ کی رضاجوئی کے لیے قرآن حکیم پڑھا اور اس کے ذریعے لوگوں کا امام بنا اور وہ اس سے خوش رہے- دوسرا وہ مؤذن جو اللہ کی رضامندی کے لیے نمازوں کی طرف بلاتا ہے اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کے حقوق بھی بطریق احسن سرانجام دیئے اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی- ایک روایت میں اس طرح ہے کہ وہ غلام جسے دنیا کی غلامی

١٨٦٦- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی فضل المملوك الصالح- ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے- معجم کبیر طبرانی ١٢/٤٣٣-

نے اپنے رب کی اطاعت سے نہ روکا۔

ثواب من أعتق مسلمًا أو مسلمة

مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے کا ثواب

١٨٦٧ - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۸۶۷- حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک غلام آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ایک عضو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔(اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٨٦٨ - وَخَرَّجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي [أَوْفَى] عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ إِلَى طَعَامِهِ وَ شَرَابِهِ حَتَّى يَسْتَغْنِيَ عَنْهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ أَلْبَتَّةَ وَ مَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى لِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ)).

۱۸۶۸- حضرت مالک بن حارثؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے مسلمان ماں اور باپ دونوں کی طرف سے یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں اس وقت تک شامل رکھا جب تک وہ مستغنی نہ ہو جائے اس کے لیے حتمی طور پر جنت واجب ہو گئی اور جس شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا اسے دوزخ سے آزادی مل گئی، اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہو گا۔(اس حدیث کو احمد نے علی بن یزید عن زرارہ بن ابی اوفی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

١٨٦٩ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا فَهُوَ فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْهُ عَظْمًا مِنْهُ وَ أَيُّمَا

۱۸۶۹- حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان مرد نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا وہ اس کی دوزخ سے آزادی (کا سبب) ہو گا، اس کی ہر ہڈی اس کی ہر ہڈی کے بدلے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کیلئے کافی ہو گی اور جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان لونڈی کو آزاد کیا، وہ اس کی دوزخ سے آزادی (کا سبب) ہو گی۔اس کی ہر ہڈی اس

۱۸۶۷- مسند احمد ٤/٤٠٤۔

۱۸۶۸- مسند احمد ٤/٣٤٤۔

۱۸۶۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (٤/٢٤٣) میں کہا ہے:"مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ اِمْرَأَةً مُسْلِمَةً فَهِيَ فِكَاكُهَا مِنَ النَّارِ تُجْزَى بِكُلِّ عَظْمٍ عَظْمًا مِنْهَا وَ أَيُّمَا اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ مُسْلِمَتَيْنِ فَهُمَا فِكَاكُهُ يُجْزَى كُلُّ عَظْمَيْنِ مِنْ عِظَامِهِمَا عَظْمًا مِنْهُ)).

کی ہر ہڈی کے بدلے کافی ہو گی اور جس مسلمان نے دو مسلمان افراد کو آزاد کیا وہ دونوں اس کی آزادی (کا سبب) ہوں گے - ان کی ہڈیوں میں سے دو ہڈیاں اس کی ایک ہڈی کے لیے کافی سمجھی جائیں گی - (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

۱۸۷۰- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ] قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوَاهُ بِنَحْوِهِ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ وَ زَادَ فِيْهِ ((وَ أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِهَا عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهَا)).

۱۸۷۰- حضرت ابوامامہ اور نبی کریم ﷺ کے دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان مرد نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا، وہ اس کی آگ سے آزادی (کا سبب) ہو گا، اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہو گا اور جس مسلمان مرد نے دو مسلمان لونڈیوں کو آزاد کیا وہ دوزخ سے اس کی آزادی کا سبب ہوں گی ان دونوں کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے عوض سمجھا جائے گا - (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) احمد اور ابوداؤد نے اس حدیث کو اس کے ہم معنی کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے ذکر کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ جو مسلمان عورت کسی مسلمان لونڈی کو آزاد کرے گی وہ اس کی آگ سے آزادی (کا سبب) ہو گی - اس کے اعضا میں سے ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہو گا -

۱۸۷۱- وَعَنِ ابْنِ نُجَيْحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الطَّائِفَ وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلاً مُسْلِمًا فَإِنَّ اللهَ

۱۸۷۱- حضرت ابن نجیح سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں طائف کا محاصرہ کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان مرد کسی مسلمان غلام کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آزاد کردہ ہر ہڈی کو اس کی ہر ہڈی کے لیے

۱۸۷۰- سنن ترمذی، کتاب النذور و الایمان، باب ماجاء فی ثواب من أعتق رقبة۔ مسند احمد ۲۳۵/٤۔ سنن ابوداؤد، کتاب العتق، باب أی الرقاب افضل۔

۱۸۷۱- سنن ابوداؤد، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۷/٦۔

عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرَتِهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

بچاؤ کا سبب بنا دیتا ہے اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان لونڈی کو آزاد کرتی ہے اللہ عزوجل اس کی آزاد کردہ ہر ہڈی کو اس کی ہر ہڈی کے لیے بچاؤ کا سبب بنا دیتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن حبان)

۱۸۷۲- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي عَمَلاً يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)) قَالَ أَلَيْسَتَا وَاحِدَةً قَالَ: ((لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تُفْرِدَ بِعِتْقِهَا وَ فَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعْطِي فِي ثَمَنِهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۷۲- حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے- آپ نے فرمایا اگرچہ تو نے بات مختصر کی ہے لیکن سوال بہت لمبا کیا ہے-روح آزاد کر اور گردن چھڑا-اس نے کہا کیا دونوں ایک ہی نہیں ہیں- آپ نے فرمایا نہیں- روح آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تو اکیلا اسے آزاد کرے اور گردن چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ تجھے اس کی قیمت کا (کچھ حصہ) دے دیا جائے- (احمد، ابن حبان)

۱۸۷۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَ صَامَ يَوْمًا وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ أَعْتَقَ رَقَبَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۷۳- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، پانچ ایسے کام ہیں کہ جو شخص انہیں ایک دن میں سرانجام دے گا' اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں لکھ دے گا- جو شخص مریض کی عیادت کرے، جنازے کے ساتھ جائے، اس دن روزہ رکھے، جمعہ کے لیے جائے اور غلام آزاد کرے- (ابن حبان)

۱۸۷۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ

۱۸۷۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر

۱۸۷۲- مسند احمد ۲۹۹/۴- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۷/۶-

۱۸۷۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۱/۴-

۱۸۷۴- صحیح بخاری' کتاب العتق' باب فی العتق وفضلہ- صحیح مسلم' کتاب العتق' باب فضل العتق-

بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مُرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ فَعَمَدَ عَلَى [بن] حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَأَعْتَقَهُ وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

عضو کے بدلے اس کا ہر عضو دوزخ سے بچائے گا- سعید بن مرجانہ نے کہا کہ میں اسے علی بن حسین کے پاس لے گیا- علی بن حسین نے اپنا ایک غلام پکڑا جو انہیں عبداللہ بن جعفر نے دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار کے عوض دیا تھا اور اسے آزاد کر دیا- ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو دوزخ سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ اس کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرے گا-(بخاری، مسلم)

۱۸۷۵- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَهِيَ فِكَاكُهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ فِي حَدِيْثٍ وَ الْحَاكِمُ [وَقَالَ]: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۸۷۵- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک مسلمان کو آزاد کیا یہ اس کی دوزخ سے آزادی قرار پائے گی-(احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۸۷۶- وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَأَتَاهُ نَفَرٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالُوْا: إِنَّ صَاحِبَنَا قَدْ أَوْجَبَ فَقَالَ: ((أَعْتِقُوا عَنْهُ رَقَبَةً يُعْتِقِ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ [وَمُسْلِمٍ] قوله: ((أَوْجَبَ))

۱۸۷۶- حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ بنو سلیم کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہمارا ساتھی دوزخ کا مستوجب ہو گیا ہے- آپ نے فرمایا اس کی طرف سے ایک مسلمان کو آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا-(ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۸۷۵- مسند احمد ۱۴۷/۴- سنن ابوداؤد' کتاب العتق' باب أى الرقاب افضل- سنن نسائی ۱۱۵/۶- مستدرك حاكم ۲۱۱/۲- ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۸۷۶- ابوداؤد ۲۹/۴' کتاب العتق' باب فی ثواب العتق- ابن حبان (الاحسان) ۲۰۶/۶- مستدرك حاكم ۲۱۲/۲- ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے-

أي أتى بفعلٍ أوجب له النار.

ثواب من حفظ فرجه خوفًا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے پاک دامن رہنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا﴾ [نساء: ۳۱]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے، باز رہو گے تو ہم تمہارے (چھوٹے بڑے) گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [مومنون: ۵-۱۱]

اور فرمایا: ”اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں اور جو اس کے سوا (اوروں) کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقررہ حد سے) نکل جانے والے ہیں (یہی لوگ ہیں) جو جنت کی وراثت حاصل کریں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [نور: ۳۰-۳۱]

اور فرمایا: مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ جو کام یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [احزاب: ۳۵]

اور فرمایا: ”اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ

اور فرمایا: ”اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا اس کا ٹھکانا

هِيَ الْمَأْوَىٰ﴾. [النازعات: ٤١]

جنت ہے۔"

١٨٧٧ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي [مَابَيْنَ] لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: وَالْمُرَادُ بِمَا ((بَيْنَ لَحْيَيْهِ)) اللسان وبما ((بَيْنَ رِجْلَيْهِ)) الفرج.

۱۸۷۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والے اور پاؤں کے درمیان والے عضو (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے گا میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔ (بخاری)

١٨٧٨ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَقَاهُ اللهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ شَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۷۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرم گاہ کے شر سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا- (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

١٨٧٩ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ [قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ]: ((مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فَقْمَيْهِ وَفَرْجِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِن حَدِيْثِ أَبِي رَافِعٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فَقْمَيْهِ وَفَخِذَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَ رِجَالُ أَسْنَادِهِ ثِقَاتٌ أَيْضًا: ((الفقمان)) بفتح الفاء و إسكان القاف هما عظم الحنك و هما اللحيان أيضًا.

۱۸۷۹- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں جائے گا- (اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں) نیز اسے طبرانی نے ابو رافع کی حدیث کے طور پر بیان کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں "جس شخص نے دو جبڑوں کے درمیان والے اور دو رانوں کے درمیان والے عضو کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا-"

١٨٨٠ - وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

۱۸۸۰- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ مجھے اپنی طرف سے چھ

۱۸۷۷- صحیح بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان۔

۱۸۷۸- سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۷۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۹/۱۰) میں کہا ہے: "اسے احمد، ابو یعلی میں اور طبرانی نے ذکر کیا ہے- طبرانی اور ابو یعلی کی سند کے راوی ثقہ ہیں- احمد کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے اور باقی تمام ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی- مسند احمد ۲۹۸/٤- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَ أَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَ أَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَ احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

باتوں کی ضمانت دیں، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا- جب بات کرو سچ کہو، جب وعدہ کرو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھ پر قابو رکھو- (احمد، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۱۸۸۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۸۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے، وہ جنت کے جس دروازے میں چاہے گی داخل ہو جائے گی- (ابن حبان)

۱۸۸۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ لَا تَزْنُوا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ لَفْظُهُ فِي إِحْدَى رِوَايَاتِهِ ((يَا فِتْيَانَ قُرَيْشٍ لَا تَزْنُوا فَإِنَّهُ مَنْ سَلِمَ لَهُ شَبَابُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۱۸۸۲- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قریشی نوجوانو! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، جو شخص اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا- (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

اسے بیہقی نے بھی ذکر کیا ہے اور اس کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: اے قریشی نوجوانو! زنا نہ کرو، جس کی جوانی محفوظ ہو گئی وہ جنت میں داخل ہو گیا-

۱۸۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۱۸۸۳- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سات آدمیوں کو اللہ

۱۸۸۰- مسند احمد ۳۲۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲٤٥/۱- مستدرك حاكم ۲۵۹/٤- ذہبی نے کہا ہے اس کی سند میں ارسال ہے-

۱۸۸۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸٤/٦-

۱۸۸۲- مستدرك حاكم ۳۵۸/٤- بیہقی کی آداب- مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۸۸۳- پہلے بیان ہو چکی ہے-

يَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ فَذَكَرَ مِنْهُمْ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ.

تعالیٰ اپنے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا، ان میں اس آدمی کا بھی ذکر کیا جسے کسی خوبصورت اور حسب و نسب والی عورت نے (زنا کے لیے) آمادہ کیا لیکن اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔(بخاری، مسلم)

١٨٨٤- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((انْطَلَقَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَطَّتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا: إِنَّهُ لاَ يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلاَّ أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ: أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى لَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَ مِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَ بَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا [وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا] قَالَتْ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلاَّ بِحَقٍّ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ تَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ

۱۸۸۴- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کے لیے نکلے۔وہ ایک غار تک پہنچے تورات کا وقت ہو گیا اور وہ اس میں داخل ہو گئے۔پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے غار (کا منہ) بند کر دیا۔وہ کہنے لگے کہ تمہیں اس چٹان سے یہی چیز بچا سکتی ہے کہ تم اپنے کسی نیک عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی۔میں نے اس سے برائی کا ارادہ کیا، لیکن وہ انکار کرتی رہی، حتیٰ کہ ایک دفعہ وہ فاقے کا شکار ہو گئی اور میرے پاس آئی۔میں نے اس شرط پر اسے ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ مجھے برائی کا موقع دے گی۔وہ مان گئی، لیکن جب میں نے اسے پکڑ لیا، ایک روایت میں ہے کہ جب میں اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو وہ کہنے لگی، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر نہ توڑو۔میں اس سے برائی کرنے سے باز آ گیا اور اسے چھوڑ کر چلا گیا حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیاری لگتی تھی اور جو سونا میں نے اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔اے اللہ! اگر تیرے علم میں، میں نے یہ عمل تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو ہمیں مشکل

۱۸۸۴- صحیح بخاری، کتاب الاجارۃ، باب من استاجر أجیرہ فترک أجرہ۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، قصة اصحاب الغار۔

فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيْثٍ يَأْتِي بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ قَوْلُهُ ((تَفُضَّ الْخَاتَمَ)) هو كِنَايَةٌ عن الوَطْءِ وقوله: ((تَحَرَّجْتُ)) أي خفت من الحرج وهو الاثم.

سے نجات دے (اس نے یہ کہا) تو چٹان ہٹ گئی- (اسے بخاری اور مسلم نے ایک لمبی حدیث کے دوران ذکر کیا ہے جو بعد میں مکمل طور پر آرہی ہے، ان شاءاللہ)

۱۸۸۵- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَو لَمْ أَسْمَعْهُ إِلاَّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ [يَقُوْلُ]: ((كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لاَ يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ: لِأَنَّ هَذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ وَ مَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلاَّ الْحَاجَةُ فَقَالَ : تَفْعَلِيْنَ أَنْتِ هَذَا [مِنْ مَخَافَةِ اللهِ تَعَالَى] فَأَنَا أَحْرَى اذْهَبِي فَلَكِ مَا أَعْطَيْتُكِ وَ وَاللهِ لاَ أَعْصِيْهِ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ قَوْلُهُ: ((فَأَنَا أَحْرَى)) أي فَأَنَا أَوْلَى وَ أَحَقُّ

۱۸۸۵- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حدیث بیان فرماتے ہوئے سنا، اگر میں نے اسے ایک یا دو دفعہ یا سات دفعہ گن کر کہنے لگے سنا ہوتا تو میں اسے بیان نہ کرتا، لیکن میں نے تو اسے اس سے بھی زیادہ دفعہ سنا ہے- میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنو اسرائیل میں سے کفل نامی شخص کسی گناہ سے باز نہیں آتا تھا (ایک دفعہ) ایک عورت اس کے پاس آئی- اس نے اسے زنا کی شرط لگا کر ساٹھ دینار دیے- جب اس نے اس سے زنا کا ارادہ کر لیا تو وہ کانپ اٹھی اور رو پڑی- اس نے کہا تم کیوں روتی ہو؟ اس نے کہا (میں) اس لیے (روتی ہوں) کہ میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور مجبوری مجھے یہ کام کرا رہی ہے- اس نے کہا (اگر) تم اللہ تعالیٰ کے خوف کے باعث ایسا کہہ رہی ہو تو مجھے اور بھی زیادہ (خائف) ہونا چاہیے، جو کچھ میں نے تجھے دیا وہ تیرا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس کے بعد کبھی اس کی نافرمانی نہیں کروں گا- پھر وہ اسی رات فوت ہو گیا- صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا ان اللہ قد غفر للکفل (اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا ہے) لوگوں کو اس بات پر بہت تعجب ہوا- (ترمذی، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے

۱۸۸۵- سنن ترمذی، كتاب صفة القيامة، باب (٤٨)- صحيح ابن حبان (الاحسان) ٣٠٢/١- مستدرك حاكم ٢٥٤/٤- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

بِهَذا الخوف مِنْكِ.

کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

ثواب من غض بصره عن محارم الله [تعالى]

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [نور: ۳۰-۳۱] وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

۱۸۸۶- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَعْنِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ((النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِي أَبْدَلْتُهُ إِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۸۸۷- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزوں سے اغماض کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں' یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے- جو کام یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت (اور سنگار) کو ظاہر نہ کیا کریں- قبل ازیں حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث بیان ہو چکی ہے-

۱۸۸۶- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پروردگار عزوجل کی طرف سے بیان فرمایا نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے- جو شخص میرے خوف کی وجہ سے اسے روک لے گا میں اس کے عوض اسے ایمان سے مالا مال کروں گا- وہ اس کی حلاوت اپنے دل میں محسوس کرے گا- (طبرانی) حاکم نے اسے حضرت حذیفہؓ کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے-

۱۸۸۷- حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد کی آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی- ایک آنکھ وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا- دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت سے روئی اور تیسری وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام

۱۸۸۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۶۳/۸) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبداللہ بن اسحاق واسطی ضعیف ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی- مستدرك حاكم ۳۱۴/۴- ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں اسحاق کمزور ہے اور عبدالرحمٰن واسطی کو ضعیف کہا گیا ہے-

۱۸۸۷- معجم كبير طبرانی ۴۱۶/۱۹-

مَحَارِمِ اللّٰهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ لَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

کردہ چیزوں سے باز رہی۔ (طبرانی اس کی سند ان شاء اللہ ناقابل اعتراض ہے)

۱۸۸۸- وَخَرَّجَ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَ التَّرْهِيْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ)).

۱۸۸۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ قیامت کے دن رو رہی ہو گی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) سے جھکی رہی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور (تیسری) وہ آنکھ جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہائے۔ (اسے اصبہانی نے ترغیب و ترہیب میں اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۸۹- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا فِي قَلْبِهِ)).

۱۸۸۹- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی عورت کی خوبصورتی دیکھ کر نگاہ نیچے کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت نصیب کرتا ہے جس کی حلاوت اسے دل میں محسوس ہوتی ہے۔ (احمد، طبرانی)

ثواب من زوج لله تعالى

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے شادی کرنے کا ثواب

۱۸۹۰- عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ زَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۹۰- ایک صحابی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر شادی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عزت کا تاج پہنائے گا۔ (ابوداؤد)

۱۸۹۱- تَقَدَّمَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ [رضي الله عنه] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۸۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مسلمان)

۱۸۸۸- ترغیب و ترهیب ۲۲٤/۱۔

۱۸۸۹- مسند احمد ۲٦٤/٥۔ معجم کبیر طبرانی ۲٤۸/۸۔

۱۸۹۰- سنن ابوداؤد' کتاب النکاح' باب فی التزویج علی العمل یعمل۔

۱۸۹۱- یہ پہلے گزر چکی ہے۔

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی بات مانے، وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائے گی-(ابن حبان)

۱۸۹۲- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ لاَ بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ إِذَا ضُمَّ إِلَيْهِ مَا قَبْلَهُ.

۱۸۹۲- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب (مسلمان) عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہ (رمضان) کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی بات مانے، اسے (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ تو جس دروازے سے چاہتی ہے جنت میں داخل ہو جا-(احمد، طبرانی- پہلی سند کے ساتھ مل کر اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۱۸۹۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ: ((زَوْجُهَا)) قُلْتُ فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ قَالَ: ((أُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۸۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا لوگوں میں سے عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اس کے خاوند (کا) (وہ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی ماں (کا)-(اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۸۹٤- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ)) قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: ((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَ الصِّدِّيْقُ فِي

۱۸۹۴- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی مردوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا نبی جنتی ہیں، صدیق بھی جنتی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے

۱۸۹۲- مسند احمد ۱۹۱/۱- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰٦/٤) میں کہا ہے: "اسے احمد نے (سند میں) اور طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابن لہیعہ راوی ہے اس کی حدیث حسن ہے- مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۸۹۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۷٦/۲- مستدرك حاكم ۱۵۰/٤-

۱۸۹۴- معجم صیغر طبرانی ۸۹/۱-

الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لاَ يَزُوْرُهُ إِلاَّ للهِ فِي الْجَنَّةِ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ فِي الْجَنَّةِ)) قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: ((كُلُّ وَدُودٍ وَلُودٍ إِذَا أُغْضِبَتْ أَوْ أُسِيءَ إِلَيْهَا أَوْ أَغْضَبَ زَوْجَهَا قَالَتْ: هٰذِهِ يَدِي فِي يَدِكَ لاَ أَكْتَحِلُ بِغَمْضٍ حَتَّى تَرْضَى)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ وَ لَهُ شَوَاهِدُ.

لیے اپنے (مسلمان) بھائی کو شہر کی دوسری طرف ملنے کے لیے جاتا ہے وہ بھی جنتی ہے- کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ہر وہ عورت جو اپنے (خاوند اور بچوں) سے بہت زیادہ پیار رکھنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی ہے (وہ جنتی ہے) جب اسے غصہ دلایا جائے یا اسے تکلیف دی جائے یا اس کے خاوند کو غصے کیا جائے تو وہ کہتی ہے یہ لے میرا معاملہ تیرے سپرد ہے، جب تک تو خوش نہیں ہو گا میں آرام کی نیند نہیں سوؤں گی- (طبرانی- اس کی سند ان شاءاللہ اچھی ہے اور اس کے کئی شواہد بھی ہیں)

۱۸۹۵- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي رَسُوْلُ النِّسَاءِ إِلَيْكَ وَمَا مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ عَلِمَتْ أَوْ لَمْ تَعْلَمْ إِلاَّ وَهِيَ تَهْوَى مَخْرَجِي إِلَيْكَ. اللهُ رَبُّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَ إِلٰهُهُنَّ وَ أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ إِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ كَتَبَ اللهُ الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ فَإِنْ أَصَابُوا أَثْرَوْا وَ إِنِ اسْتُشْهِدُوا كَانُوا أَحْيَاءً عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَمَا يَعْدِلُ ذٰلِكَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ مِنَ الطَّاعَةِ قَالَ: ((طَاعَةُ أَزْوَاجِهِنَّ وَ الْمَعْرِفَةُ بِحُقُوقِهِمْ وَقَلِيْلٌ مِنْكُنَّ مَنْ يَفْعَلُهُ)) ذَكَرَهُ فِي حَدِيْثٍ وَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ مُخْتَصَرًا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۹۵- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا، میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آپ کے پاس آئی ہوں- ہر عورت خواہ اسے میرے آنے کا علم ہے یا نہیں، وہ آپ کے پاس میرا آنا پسند کرتی ہے- اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں دونوں کا پروردگار اور معبود ہے اور آپ مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف اللہ کے پیغمبر ہیں- اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ اگر وہ فتح یاب ہوں تو دولت مند ہو جاتے ہیں اور اگر شہید ہوں تو پروردگار کے ہاں زندہ ہوتے ہیں (اور) انہیں رزق ملتا ہے تو (عورتوں کا) فرماں برداری کا کون سا کام اس کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا خاوندوں کی فرماں برداری اور ان کے حق کو پہچاننا، جب کہ تم میں سے ایسا کرنے والی کم ہیں- (طبرانی)

بزار نے بھی اسے مختصر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا یارسول

۱۸۹۵- معجم کبیر طبرانی ۱۰/۳۵۵- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۱۷۷-

فَقَالَتْ:يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا وَافِدَةُ النِّسَاءِ إِلَيْكَ هَذَا الْجِهَادُ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى الرِّجَالِ فَإِنْ أُصِيبُوا أُجِرُوا وَ إِنْ قُتِلُوا كَانُوا أَحْيَاءً عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ وَ نَحْنُ مَعْشَرَ النِّسَاءِ نَقُومُ عَلَيْهِمْ فَمَا لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ: [فقال]: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَبْلِغِي مَنْ لَقِيتِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ طَاعَةَ الزَّوْجِ وَ اعْتِرَافًا بِحَقِّهِ يَعْدِلُ ذَلِكَ وَ قَلِيلٌ مِّنْكُنَّ مَنْ يَفْعَلُهُ)).

اللہ! میں آپؐ کے پاس عورتوں کی نمائندہ بن کر آئی ہوں' بتائیں کہ یہ جہاد تو اللہ تعالیٰ نے مردوں پر فرض کیا ہے اگر کامیاب ہو جائیں تو اجر پاتے ہیں اور اگر قتل کر دیئے جائیں تو وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہوتے ہیں اور رزق کھاتے ہیں اور رہی ہم عورتوں کی جماعت تو ہم وہیں کی وہیں ٹھہری ہیں تو اس بارے میں ہمارے لیے کیا ہے- وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ میری طرف سے ان عورتوں کو یہ بات پہنچادے جن سے تو ملے کہ خاوند کی فرمانبرداری اور اس حق کو پہچاننا اس کے برابر اجر والا کام ہے اور تم میں ایسا کرنے والی بہت تھوڑی ہیں-

۱۸۹۶- وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهَا: ((أَذَاتُ زَوْجٍ أَنْتِ)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ: ((فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ)) قَالَتْ: مَا آلُوهُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ: ((فَكَيْفَ أَنْتِ لَهُ فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ قولها: ((مَاآلُوهُ)) بِمَدِّ الهمزة و معناه ما أقصر في شيء من حقه إلا فيما عجزت عنه.

۱۸۹۶- حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے اسے فرمایا کیا تمہارا خاوند ہے؟ اس نے کہا ہاں- آپ نے فرمایا تیرا اس کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟ اس نے کہا میں جب تک بے بس نہ ہو جاؤں اس کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی- آپ نے فرمایا تو اس کے لیے کیسی (اچھی) ہے وہ تو تیری جنت بھی ہے دوزخ بھی- (اسے احمد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۸۹۷- وَعَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا

۱۸۹۷- مساور حمیری نے اپنی والدہ سے، انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے- ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے فوت ہوتے وقت اس کا خاوند

۱۸۹۶- مسند احمد ۳٤١/٤- سنن نسائی میں یہ حدیث نہیں مل سکی- مستدرك حاكم ١٨٩/٢- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۸۹۷- سنن ترمذی' كتاب الرضاع' باب ماجاء في حق الزوج على المرأة- ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے- مستدرك حاكم ١٧٣/٤- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے-

رَاضٍ عَنْهَا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ ابْنُ مَاجه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

اس سے خوش ہو وہ جنت میں داخل ہو گئی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد)

ثواب الجماع بنية صالحة

نیک نیت سے ہم بستری کرنے کا ثواب

۱۸۹۸- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَ كُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَ أَمْرٍ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَ فِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((الْبُضْعُ)) بضم الباء هو الجماع. وقيل الفرج.

۱۸۹۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! دولت مند ہر قسم کے ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور (ضرورت سے) زائد دولت صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ نے صدقہ کرنے کے لیے (بہت کچھ) بنا رکھا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا کام کرنے کو کہنا صدقہ ہے، برائی سے بچنے کی تلقین کرنا صدقہ ہے (حتیٰ کہ) تمہاری شرم گاہ (یعنی ہم بستری کرنے) میں بھی صدقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا (جب) ہم میں سے کوئی شخص خواہش نفس پوری کرتا ہے تو اسے اس کا ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو کیا اسے گناہ ہو گا؟ تو ایسے ہی جب وہ اسے حلال جگہ رکھتا ہے اسے ثواب ہوتا ہے۔ (مسلم)

ثواب من شاب شيبة في الاسلام

اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچنے کا ثواب

۱۸۹۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

۱۸۹۹- حضرت عمر بن خطابؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں

۱۸۹۸- صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل معروف۔

صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

بوڑھا ہو گیا (اس کا بڑھاپا) قیامت کے روز اس کے لیے نور ہو گا۔ (ابن حبان)

۱۹۰۰ - وَعَنْ عَمرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ التِّرمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۹۰۰- حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچ گیا (اس کا بڑھاپا) قیامت کے روز اس کے لیے نور ہو گا۔ (نسائی، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۹۰۱ - وَعَنْ عَمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَاتَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الإِسْلَامِ إِلاَّ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلَامِ كُتِبَ لَهُ بِهَاحَسَنَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرمِذِيُّ مُختَصَرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَ قَالَ: ((إِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ)) قَالَ التِّرمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۹۰۱- حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (بڑھاپے کے) سفید بال نہ نوچو کیونکہ جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو جائے گا (اس کا بڑھاپا) قیامت کے دن اس کے لیے نور ہو گا۔ ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو جائے گا اس کے لیے (ایک بال کے بدلے) ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ ختم کیا جائے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) ترمذی نے اسے مختصراً (اس طرح) ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے (کے سفید بالوں) کو نوچنے سے منع کیا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہے۔ (ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۹۰۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۰۲ - حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بڑھاپے (کے بالوں) کو نہ نوچو، یہ

۱۸۹۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۸/٤۔

۱۹۰۰- سنن ترمذی' کتاب فضائل الجهاد' باب ماجاء فی فضل من شاب شيبة فی سبيل الله۔ سنن نسائی' کتاب الجهاد' باب ثواب من رمی بهم فی سبيل الله عزوجل۔

۱۹۰۱- سنن ابوداؤد' کتاب الترجل' باب فی نتف الشيب۔ سنن نسائی' (۲۷/٦) میں یہ حدیث حضرت کعب بن مرہ سے مروی ہے۔ سنن ابن ماجہ' کتاب الادب' باب ماجاء فی النهی عن نتف الشيب۔

قَالَ: ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

قیامت کے روز نور ہوں گے- جو شخص بوڑھا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے (ہر بال) کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ ختم کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے-(ابن حبان)

ثواب الصمت إلا عن خير

نیکی کے علاوہ باتوں سے خاموش رہنے کا ثواب

۱۹۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۹۰۳- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے، وہ نیکی کی بات کہے یا خاموش رہے- (بخاری، مسلم)

۱۹۰٤- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۹۰۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مسلمانوں میں کون سا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں-(بخاری، مسلم)

۱۹۰٥- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ

۱۹۰۵- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سوال کیا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا (پھر) یہ کہ

۱۹۰۲- صحیح ابن حبان (موارد الظمآن) ص ٣٥٦-

۱۹۰۳- صحیح بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان- صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار-

۱۹۰۴- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب أی الاسلام افضل- صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام و ای اموره افضل-

۱۹۰۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/٣٠١) میں کہا کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں عمرو بن عبداللہ نخعی کے علاوہ اور وہ بھی ثقہ ہے- مجھے یعنی محقق کو طبرانی نے تینوں معاجم میں یہ روایت نہیں ملی-

قَالَ: ((أَنْ يَسْلَمَ النَّاسُ مِنْ لِّسَانِكَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

لوگ تیری زبان سے محفوظ رہیں۔ (طبرانی' اس کے راوی ثقہ ہیں)

١٩٠٦ - وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمْلِكْ [عَلَيْكَ] هٰذَا وَ أَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۹۰۶- حضرت حارث بن ہشامؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے ایسا کام بتائیں جس پر میں مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اسے قابو رکھ۔ (طبرانی۔ اس کی سند اچھی ہے)

١٩٠٧ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهَا زَيْنٌ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَ عَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((إِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ الضَّحْكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَ يَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((قُلِ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((لَا تَخَفْ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ)) قُلْتُ زِدْنِي قَالَ: ((لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ فِي حَدِيثٍ وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

۱۹۰۷- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، یہ تیرے ہر معاملے کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اور بھی (نصیحت فرمائیں) آپ نے فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہ۔ یہ آسمان میں تیری یاد (کا ذریعہ) ہے اور زمین پر تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور (نصیحت فرمائیں) آپ نے فرمایا خاموش رہنا اپنی عادت بنا لے، یہ شیطان کو بھگانے کا ذریعہ ہے اور تیرے دینی معاملات میں مدد (کا باعث) ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور (نصیحت فرمائیں) آپ نے فرمایا جو کچھ تمہیں اپنے متعلق معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں (کی پگڑی اچھالنے) سے روکے رکھے۔ (احمد، طبرانی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۱۹۰۶- معجم کبیر طبرانی ۲۹۵/۳۔

۱۹۰۷- مسند احمد ۱۸۱/۵۔ معجم کبیر طبرانی ۱۶۶/۲۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمآن) ص ۵۳۔ مستدرک حاکم ۵۴/۱۔ ذہبی اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۰۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهَا جُمَّاعُ كُلِّ خَيْرٍ وَ عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَلَيْكَ بِذِكْرِ اللهِ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَ اخْزُنْ لِسَانَكَ إِلاَّ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّكَ بِذَلِكَ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ فِي إِسْنَادِهِ [لَيْثُ] بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ.

۱۹۰۸- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں- آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ڈر اپنا شعار بنا لے، یہ ہر نیکی کی بنیاد ہے- اللہ کی راہ میں جہاد کر یہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے- اللہ کا ذکر اور اس کی کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کیا کر یہ زمین پر تیرے لیے نور (کا باعث) ہوگا اور آسمانوں میں تیری یاد (کا ذریعہ) اور نیکی کے کام کے علاوہ (ہر بات سے) اپنی زبان بند رکھ اس طرح تو شیطان پر غلبہ حاصل کرے گا- (طبرانی' اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم مختلف فیہ راوی ہے)

۱۹۰۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا خَفِيْفَتَانِ عَلَى الظَّهْرِ وَ أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَ طُولِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُويَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۹۰۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ابوذرؓ سے ہوئی- آپ نے (انہیں) فرمایا اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسی خوبیاں نہ بتاؤں جو اٹھانے میں ہلکی لیکن ترازو میں باقی سب چیزوں سے بھاری ہوں گی؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا حسن خلق اور خاموشی تمہارا معمول بن جانا چاہئے- مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مخلوقات (میں سے کسی) نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا- (ترمذی، ابویعلی، اس کی سند اچھی ہے)

۱۹۱۰- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۹۱۰- حضرت ابودرداءؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسے کام نہ

۱۹۰۸- معجم صغیر طبرانی ۱۵۲/۲- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۰۱/۱۰) میں کہا ہے: اس کی سند میں "لیث بن ابی سلیم" مدلس ہے اور ثقہ قرار دیا گیا ہے-

۱۹۰۹- سنن ترمذی' کتاب البر والصلة' باب ماجاء فی حسن الخلق- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۲/۸) میں کہا ہے: "اسے ابویعلی اور طبرانی نے (اوسط میں) ذکر کیا ہے- ابویعلی نے کہا ہے کہ راوی ثقہ ہیں-" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلی میں نہیں مل سکی-

۱۹۱۰- مسند احمد ۲۹۹/۴- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۷/۶-

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَلاَ أُنَبِّئُكَ بِأَمْرَيْنِ خَفِيفٌ مَؤُنَتُهُمَا عَظِيمٌ أَجْرُهُمَا لَمْ تَلْقَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِهِمَا طُولِ الصَّمْتِ وَ حُسْنِ الْخُلُقِ)).

بتاؤں جو سرانجام دینے میں معمولی ہیں (لیکن) ان کا صلہ بہت بڑا ہے تم ان دو جیسا (کوئی اور عمل) لے کر اللہ عزوجل کے پاس نہیں جاؤ گے (وہ ہیں) خاموشی اور حسن خلق۔(ابو شیخ نے اس کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۱۱–وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي عَمَلاً يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَ فُكَّ الرَّقَبَةَ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَ اسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلاَّ عَنْ خَيْرٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۹۱۱– حضرت براء بن عازبؓ کا بیان ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ تم نے بات کم کی ہے لیکن سوال (لمبا) چوڑا کیا ہے۔ غلام کو آزاد کر، قیدی کو رہا کر، اگر یہ نہیں کر سکتا تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو (مشروب) پلا، نیکی کرنے کے متعلق کہتا رہ اور برائی سے روک۔ اگر یہ (بھی) نہیں کر سکتا تو نیک (بات) کے علاوہ (ہر بات) سے اپنی زبان پر قابو رکھ۔(احمد، ابن حبان)

۱۹۱۲– وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَ ابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ)) رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ وَ قَالَ التِّرمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۹۱۲– حضرت عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! نجات کس طرح (ہو سکتی) ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھ اور تمہیں اپنا گھر ہی کافی رہے اور اپنے گناہ پر رو۔ (ترمذی' نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) ابن ابی الدنیا نے یہ حدیث کتاب الصمت میں عبداللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

۱۹۱۳– وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ

۱۹۱۳– حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو مبارک ہو جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا اور اس کا گھر اس کے لیے کافی ہو گیا اور وہ اپنے

۱۹۱۱– مسند احمد ۲۹۹/٤۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۷/٦۔

۱۹۱۲– سنن ترمذی' کتاب الزھد' باب ماجاء فی حفظ اللسان کتاب الصمت لابن ابی الدنیا ص:۱۷٦۔

۱۹۱۳– معجم صغیر طبرانی ۱٤۰/۱۔

وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ وَ بَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ قَالَ : إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

گناہوں پر رویا۔ (طبرانی' نیز اس نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے)

١٩١٤- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَقَاهُ اللهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَ تَقَدَّمَ حَدِيثُ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: ((اللَّحْيَانِ)) هما عظما الحنك. المراد بينهما اللسان.

۱۹۱۴- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دو جبڑوں کے درمیان والے عضو (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو (یعنی شرم گاہ) کی شر سے محفوظ کر لیا، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (ترمذی' نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ ابن حبان) حضرت سہلؓ کی یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والے اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے گا میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔ (بخاری)

١٩١٥- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلاَ أُحَدِّثُكَ بِثِنْتَيْنِ مَنْ فَعَلَهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((يَحْفَظُ الرَّجُلُ مَا بَيْنَ فَقْمَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى بِنَحْوِهِ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ: ((الْفَقْمَانِ)) بفتح الفاء و إسكان القاف هما اللحيان.

۱۹۱۵- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تمہیں دو ایسے کام نہ بتاؤں کہ جو شخص انہیں کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا (وہ یہ ہیں) آدمی دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی حفاظت کرے۔ (طبرانی، احمد، ابو یعلی نے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

١٩١٦- وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ

۱۹۱۶- حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دو جبڑوں اور دو رانوں کے

۱۹۱۴- سنن ترمذی' کتاب الزھد' باب ماجاء فی حفظ اللسان- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷/٤٨٤- سہل کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۱۹۱۵- مسند احمد ٤/٣٩٨- ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/٢٩٨) میں کہا ہے: "اسے احمد' ابو یعلی اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی اور ابو یعلی کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ احمد کے راویوں میں ایک راوی غیر معلوم ہے اور باقی ثقہ ہیں۔" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی اور ابو یعلی کے ہاں نہیں مل سکی۔

مَا بَيْنَ فَقْمَيْهِ وَ فَخِذَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

درمیان عضو (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طبرانی۔ اس کی سند اچھی ہے)

۱۹۱۷- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ)) قَالَ: فَسَكَتُوا فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ قَالَ: ((هُوَ حِفْظُ اللِّسَانِ)).

۱۹۱۷- حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے (ابوجحیفہ کا بیان ہے کہ (صحابہ کرام) خاموش رہے اور کسی نے جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا (وہ ہے) زبان کی حفاظت۔ (ابوالشیخ ابن حبان)

۱۹۱۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخْزُنَ لِسَانَهُ)).

۱۹۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندہ اس وقت تک حقیقت ایمان تک نہیں پہنچتا جب تک وہ اپنی زبان پر قابو نہ پالے۔ (طبرانی)

۱۹۱۹- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ دَفَعَ غَضَبَهُ دَفَعَ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَ مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ)) لَفْظُ الطَّبَرَانِيِّ وَ قَالَ أَبُو يَعْلَى: ((مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَ مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللهِ قَبِلَ اللهُ

۱۹۱۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غصہ ختم کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب ہٹا لیتا ہے اور جو شخص اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ (طبرانی) ابویعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک لیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرمالیتا

۱۹۱۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۳۰۰) میں کہا ہے: "اس کی سند اچھی ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

۱۹۱۷- ابوالشیخ ابن حبان کی کتاب نہیں مل سکی۔ سنن ترمذی ۶۰۶/٤ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے موجود ہے۔

۱۹۱۸- معجم صغیر طبرانی ۱٦٥/۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۳۰۲) میں کہا ہے: اس کی سند میں داؤد بن ہلال راوی کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے لیکن اس کا ضعف بیان نہیں کیا، باقی راوی ثقہ ہیں۔

۱۹۱۹- معجم اوسط طبرانی ۱۸۹/۲۔ ہیثمی نے الزوائد (۱۰/۳۰۲) میں کہا ہے کہ اس میں داؤد بن ہلال راوی کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے اور اس کے ضعیف ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ باقی راوی تو صحیح بخاری والے ہیں۔

عُذْرَهُ)).

ہے۔(طبرانی' ابو یعلی)

۱۹۲۰- وَعَنْ رَكْبٍ الْمِصْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ وَ أَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَ أَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ تَقَدَّمَ.

۱۹۲۰- رکب مصری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو مبارک ہو جو اپنے (حاصل کردہ) علم پر عمل پیرا ہے اور فالتو دولت میں سے خرچ کرتا ہے اور ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرتا۔(طبرانی' یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے)

۱۹۲۱- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَ لَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ وَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)).

۱۹۲۱- حضرت علی بن مسعدہ باہلی نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک آدمی کا دل (یعنی ارادہ) نہیں ہوتا اس وقت تک اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا اور آدمی کا دل اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے اور وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا ہمسایہ اس کی تکلیف سے محفوظ نہیں ہے۔(احمد، ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت)

۱۹۲۲- وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَ نَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَ يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَ إِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ وَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصُومُ رَمَضَانَ وَ تَحُجُّ الْبَيْتَ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ:

۱۹۲۲- حضرت ابو وائل نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دن میں نے آپ کے نزدیک ہو کر جب کہ ہم چلتے جا رہے تھے' عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور کر دے؟ آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑا (کام) پوچھا ہے (لیکن) یہ اس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے (وہ یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں نیکیوں کے دروازے نہ

۱۹۲۰- پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۱۹۲۱- مسند احمد ۱۹۸/۳۔ مجھے (یعنی محقق کو) کتاب الصمت لابن ابی الدنیا نہیں ملی۔

((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَ صَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ شِعَارُ الصَّالِحِيْنَ)) ثُمَّ تَلاَ قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُونَ﴾ ثُمَّ. قَالَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَ عَمُوْدِهِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ)) قُلْتُ :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: ((رَأْسُ الْأَمْرِ الإِسْلاَمُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلاَةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكَ بِمَلاَكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ)) قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا وَ أَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَ إِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه [والترمذي] وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قُلْتُ: وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّ مُعَاذًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ الصَّلاَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ الْمَفْرُوْضَةِ؟ قَالَ: ((لاَ وَ نِعِمَّا هِيَ)) قَالَ: الصَّوْمُ بَعْدَ

بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو ایسے بجھا (کر ختم کر) دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے وقت آدمی کا نماز پڑھنا نیک لوگوں (میں سے ہونے) کی علامت ہے- پھر آپ نے یہ آیت تتجافی جنوبهم عن المضاجع...... یعملون تک تلاوت فرمائی- اس کے بعد فرمانے لگے کیا میں تمہیں (دین کے) معاملے کی چوٹی' اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور اسے روک کر رکھ- میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا جو باتیں ہم کرتے ہیں ان کا ہمیں مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا تیری ماں تجھے تلاش کرتی رہے، لوگوں کو دوزخ میں منہ کے بل یا آپ نے فرمایا نتھنوں کے بل ان کی زبانوں کی کاشت کردہ (باتیں) ہی تو گرائیں گی- (احمد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی- نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

احمد نے اس (حدیث) کو عبدالحمید بن بہرام عن شہر بن حوشب عن عبدالرحمٰن بن غنم سند کے ساتھ بھی ذکر کیا ہے کہ معاذ (بن جبلؓ) نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ (آیا) فرض نماز کے بعد (نفل) نماز (پڑھنا افضل ہے؟) آپ نے فرمایا نہیں، اگرچہ یہ (عمل) بہت ہی اچھا ہے- انہوں نے عرض کیا (تو کیا) رمضان المبارک کے روزوں کے بعد (نفل) روزے

۱۹۲۲- مسند احمد ۲۳۱/۵- سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۳۹۹/۸- سنن ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب کف اللسان فی الفتنة- سنن ترمذی' کتاب الایمان' باب ماجاء فی حرمة الصلاة-

صِيَامِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((لَا وَ نِعِمَّا هِيَ)) قَالَ: الصَّدَقَةُ بَعْدَ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوضَةِ؟ قَالَ: ((لَا وَ نِعِمَّا هِيَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسَانَهُ ثُمَّ وَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَيْهِ فَاسْتَرْجَعَ مُعَاذٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا نَقُولُ كُلِّهِ وَيُكْتَبُ عَلَيْنَا قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْكِبَ مُعَاذٍ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ جَبَلٍ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ)).

رکھنا (افضل ہے)؟ آپ نے فرمایا نہیں اگرچہ یہ (عمل بھی) بہت ہی اچھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! (تو پھر) کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان (مبارک) کو باہر نکالا، اس پر اپنی دو انگلیاں رکھیں۔ حضرت معاذؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہمیں ہر (ان باتوں) کا مواخذہ ہوگا جو ہم کہتے ہیں اور وہ ہمارے کھاتے میں لکھی جاتی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے کندھے پر کئی دفعہ (ہاتھ) مارا اور انہیں فرمایا اے ابن جبل! تیری ماں تجھے تلاش کرتی پھرے، لوگوں کو نتھنوں کے بل دوزخ میں ان کی زبانوں کی کاشت کردہ (باتیں) ہی تو گرائیں گی۔

۱۹۲۳- وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((اعْبُدِ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَ أَعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِمَا هُوَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ قَالَ: هٰذَا وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۹۲۳- حضرت معاذؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اپنا شمار فوت شدہ لوگوں میں کر، اگر تو چاہتا ہے تو میں تجھے ایسی چیز بتائے دیتا ہوں جو ان سب کاموں سے تجھ پر زیادہ اثرانداز ہے۔ آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہ یہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الصمت اور اس کی سند اچھی ہے)

۱۹۲۴- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۹۲۴- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص خاموش ہو گیا وہ نجات پا گیا۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ طبرانی، اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۹۲۵- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

۱۹۲۵- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۱۹۲۳- کتاب الصمت لابن ابی الدنیا ص: ۱۹۶۔

۱۹۲۴- سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب (۶۱) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۲۵- کتاب الصمت ابن ابی الدنیا ص ۱۸۵۔

بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْلَمَ فَلْيَلْزَمِ الصَّمْتَ)).

نے فرمایا جو شخص محفوظ رہنا پسند کرتا ہے وہ خاموشی اختیار کرے۔ (ابن ابی الدنیا نے اس کو اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے)

ثواب العزلة عند فساد الزمان و أخمال الذكر و إخفاء المكان

پر فتن دور میں تنہائی، گم نامی اور علیحدگی میں رہنے کا ثواب

۱۹۲٦ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ: أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَ تَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: و المراد بالغني غني النفس القنوع بما رزقه الله تعالى قد خفي في مكان معرضًا عن أهل زمانه مقبلاً على شأنه.

۱۹۲٦- حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اونٹ چرا رہے تھے کہ ان کا بیٹا عمر آیا۔ حضرت سعدؓ نے اسے دیکھ کر کہا میں سوار ہو کر آنے والے اس شخص کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ اترا اور اس نے کہا کیا آپ اپنے اونٹ چرانے کے لیے آگئے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ حکومت کے لیے باہم جھگڑتے رہیں۔ حضرت سعدؓ نے اس کے سینے پر مارا اور کہا خاموش ہو جا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگار، قناعت پسند، گم نام بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۹۲۷ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ مُعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْيَسِيرُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَ مَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ

۱۹۲۷- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مسجد کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت معاذؓ رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس رو رہے ہیں۔ کہنے لگے تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا (میں ایک) حدیث (کی وجہ سے رو رہا ہوں) جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا معمولی ریا (بھی) شرک ہے اور جس شخص نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ

۱۹۲٦- صحيح مسلم' كتاب الزهد والرقاق' باب (٥٣)۔

۱۹۲۷- سنن ابن ماجه' كتاب الفتن' باب مايرجى له السلامة من الفتن۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ ضعیف ہے۔ مستدرك حاكم ٤/١۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

اللهِ فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ وَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ إِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَ إِنْ حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ :صَحِيْحٌ وَ لاَ عِلَّةَ لَهُ .

کو جنگ کی دعوت دی اور اللہ تعالیٰ نیک، متقی (اور) گم نام لوگوں کو پسند فرماتا ہے کہ اگر موجود نہ ہوں تو ان کی عدم موجودگی محسوس نہیں کی جاتی اور اگر موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے- ان کے دل چراغ ہدایت ہیں (جو) ہر غبار آلود (اور) تاریک علاقے میں رونما ہوتے ہیں- (ابن ماجہ، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی خامی نہیں)

۱۹۲۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَتَبَّعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ : ((شَعَفَ الْجِبَالِ)) بفتح الشين المعجمة و العين المهملة جميعا هو رؤوسها و أعاليها.

۱۹۲۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ ایک مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارانی علاقوں میں اپنے دین کو فتنوں سے (محفوظ کرتے ہوئے) بھاگ کرلے جائے گا- (بخاری)

۱۹۲۹- وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مِنْ خَيْرِ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عَنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ يَطِيْرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوِ الْمَوْتَ مَكَانَهُ وَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنَ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ [الْيَقِيْنُ] لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ فِي خَيْرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قوله ((يَطِيْرُ)) أي يسرع و ((مَتْنُ الْفَرَسِ)) ظهره و ((الْهَيْعَةُ))

۱۹۲۹- انہی (حضرت ابو سعید خدریؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین معیشت والے لوگوں میں سے ایک شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی کمر پر بیٹھ کر اللہ کی راہ میں اس کی باگ پکڑے ہوئے تیار رہتا ہے جوں ہی کوئی خوفناک یا پریشان کن (آواز) سنتا ہے فوراً اس پر سوار ہو کر شہادت یا موت کی تلاش میں چل نکلتا ہے اور (دوسرا) شخص وہ ہے جو (پہاڑوں کی) ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا ان میدانوں میں سے کسی میدان میں بکریوں میں (زندگی بسر کر رہا) ہے، وہ نماز کی پابندی کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے- یہ لوگوں سے (بھی) بھلائی میں

۱۹۲۸- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب من الدین الفرار من الفتن-

۱۹۲۹- صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجهاد والرباط-

بالياء المثناة تحت هي الصوت للحرب و ((الْفَزَعَة)) نحوه.

ہے۔(مسلم)

۱۹۳۰– وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يَسْأَلُ بِاللّٰهِ وَ لَا يُعْطَى)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((امْرُؤٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ)).

۱۹۳۰- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہتر آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ (یہ وہ) آدمی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے- کیا میں تمہیں اس کے بعد والے آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ (یہ وہ) آدمی ہے جو (لوگوں سے) الگ تھلگ اپنی بکریوں میں (رہتا ہے) ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے- کیا میں تمہیں لوگوں میں سے برے آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ (یہ وہ) آدمی ہے جس سے اللہ (کے واسطے) کے ساتھ مانگا جاتا ہے، لیکن یہ دیتا نہیں- (نسائی۔ ترمذی نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے) ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس نے کہا ہے کہ کیا میں تمہیں اس سے بعد والے (بہتر) آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہے، نماز کی پابندی کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کی برائیوں سے تنہائی میں ہے-

۱۹۳۱– وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ((ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ)) و

۱۹۳۱- حضرت ابوسعیدؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ! کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا (وہ) مومن جو اپنے جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے- اس نے عرض کیا پھر کون (افضل ہے؟) آپ نے فرمایا پھر وہ آدمی (افضل ہے) جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہے (اور) اپنے رب کی

۱۹۳۰- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی خیر الناس۔ سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب من یسأل باللہ عزوجل ولا یعطی – صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۴۰۵۔

۱۹۳۱- صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب افضل الناس مومن مجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والرباط۔

فِي رِوَايَةٍ ((يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

عبادت کرتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۳۲- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْعُزْلَةِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَعْجَبَ النَّاسِ إِلَيَّ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَعْمُرُ مَالَهُ وَ يَحْفَظُ دِينَهُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ)).

۱۹۳۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے لوگوں میں سے سب سے پسندیدہ آدمی میرے نزدیک (وہ ہے) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو، نماز کی پابندی کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، اپنے مال و دولت کو آباد رکھتا ہو، اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو اور لوگوں سے کنارہ کش رہتا ہو۔ (ابن ابی الدنیا کتاب العزلۃ)

۱۹۳۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسٍ ((مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ [عَزَّوَجَلَّ] مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيزَهُ وَ تَوْقِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ وَ سَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: [((أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَ سَلِمَ مِنَ النَّاسِ)) وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:] ((مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ وَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى

۱۹۳۳- حضرت معاذ بن جبلؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پانچ چیزوں کا عہد لیا (اور فرمایا کہ) جو شخص ان میں سے ایک کام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہو گا، جو کسی مریض کی عیادت کرے یا جنازے کے ساتھ جائے یا اللہ کی راہ میں مجاہد بن کر جائے یا کسی حکمران کے پاس اس کی مدد کرنے یا احترام کرنے کے لیے جائے یا گھر میں بیٹھ رہے کہ وہ خود بھی محفوظ رہے اور لوگ بھی اس سے محفوظ رہیں۔ (یہ الفاظ احمد کے ہیں) اور طبرانی نے اس کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔ اس نے کہا ہے یا اپنے گھر میں بیٹھ رہے تاکہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ انہوں نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے اور جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کی

۱۹۳۲- ابن ابی الدنیا کی کتاب العزلۃ نہیں مل سکی۔

۱۹۳۳- مسند احمد ۲۴۱/۵۔ معجم کبیر طبرانی ۳۷/۲۰۔ صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔
صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۹۵/۱۔

اللهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ وَ مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ)).

ضمانت میں ہوتا ہے اور جو کسی حکمران کے پاس اسے (احکام الٰہی) سے ڈرانے کے لیے جاتا ہے، وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہے کسی انسان کی غیبت نہ کرے وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے۔

١٩٣٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خِصَالٌ سِتٌّ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ إِلاَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) قُلْتُ: فَذَكَرَهَا إِلَى أَنْ قَالَ: ((وَ رَجُلٌ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ لاَ يَغْتَابُ الْمُسْلِمِينَ وَ لاَ يَجُرُّ إِلَيْهِمْ سُخْطًا وَ لاَ نِقْمَةً)).

۱۹۳۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ کام (ایسے) ہیں کہ جو مسلمان ان میں سے کوئی ایک سر انجام دیتے ہوئے فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہوگا کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ اس کے بعد انہیں ذکر کیا حتیٰ کہ کہا کہ اور وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیٹھ گیا مسلمانوں کی غیبت نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں ناراضی اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ (طبرانی)

١٩٣٥- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَ ابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ وَ وَسِعَهُ بَيْتُهُ وَ بَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ)) قَالَ الطَّبَرَانِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۱۹۳۵- حضرت عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! نجات کس کام میں ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو اور تیرا گھر تجھے کافی ہونا چاہئے اور اپنے گناہ پر گریہ کر۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

طبرانی نے (اسے) ثوبان کے حوالے سے ذکر کیا ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ اس آدمی کو مبارک ہو جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا اور اس کا گھر اس کے لیے کافی ہو گیا اور وہ اپنے گناہ پر رویا۔ (طبرانی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے)

١٩٣٦- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَأْتِي

۱۹۳۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ کسی دین دار کا دین محفوظ نہیں رہے گا

۱۹۳۴- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۷۸/۵) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی فروہ متروک ہے۔" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۹۳۵- سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان۔

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَسْلَمُ لِذِي دِيْنٍ دِيْنُهُ إِلاَّ مَنْ هَرَبَ بِدِيْنِهِ مِنْ شَاهِقٍ إِلَى شَاهِقٍ وَ مِنْ جُحْرٍ إِلَى جُحْرٍ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ لَمْ تَنَلِ الْمَعِيْشَةُ إِلاَّ بِسَخَطِ اللهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ كَانَ هَلاَكُ الرَّجُلِ عَلَى يَدَى زَوْجَتِهِ وَوَلَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ وَ لاَ وَلَدٌ كَانَ هَلاَكُهُ عَلَى يَدِ أَبَوَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَبَوَانِ كَانَ هَلاَكُهُ عَلَى يَدَى قَرَابَتِهِ أَوِ الْجِيْرَانِ)) قَالُوا كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((يُعَيِّرُوْنَهُ بِضَيْقِ الْمَعِيْشَةِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُوْرِدُ نَفْسَهُ الْمَوَارِدَ الَّتِيْ يُهْلِكُ بِهَا نَفْسَهُ)).

البتہ (وہ شخص محفوظ ہوگا) جو اپنا دین لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک بل (یعنی رہائش گاہ) سے دوسری بل کی طرف بھاگے گا- جب صورت حال یہ ہوگی تو روزی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے بغیر نہیں ملے گی- جب یہ حالت ہوگی تو آدمی کی تباہی اس کے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہوگی- اگر اس کی بیوی بچے نہ ہوں گے تو اس کی تباہی اس کے والدین کے ہاتھوں ہوگی اور اگر والدین نہ ہوں گے تو اس کی تباہی اس کے رشتہ داروں یا ہمسایوں کے ہاتھوں ہوگی- صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا وہ اسے کمائی کی تنگی کا طعنہ دیں گے- تب وہ اپنے آپ کو ایسی جگہوں میں لے جائے گا جہاں وہ اپنے آپ کو تباہ کر بیٹھے گا- (شعب الایمان بیہقی)

۱۹۳۷- وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَيْمُ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَ لَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ. وَ قَوْلُهُ ((فَوَاهًا)) هي كلمة توضع للتلهف على الشيء مع الاعحاب به.

۱۹۳۷- حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم ہے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کوئی شک نہیں کہ سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچ گیا- کوئی شک نہیں کہ سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچ گیا کوئی شک نہیں کہ سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچ گیا اور جو شخص ان میں مبتلا ہو گیا، پھر اس نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اس پر آفریں ہے- (ابوداؤد)

۱۹۳۸- وَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مَؤُوْنَةٍ

۱۹۳۸- حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (دنیا سے) منقطع ہو کر اللہ عزوجل کی طرف (متوجہ) ہو گیا اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کی تکلیف سے بچالے گا اور اسے وہاں سے روزی بہم

۱۹۳۶- شعب الایمان بیھقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۱۹۳۷- سنن ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب النھی عن السعی فی الفتن-

وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبْ وَ مَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا))
رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ وَاخْتُلِفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ.

پہنچائے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو گا اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) منقطع ہو کر دنیا کی طرف (متوجہ) ہو گیا اللہ تعالیٰ اسے اسی کے سپرد کر دے گا۔
(اسے ابوالشیخ اور بیہقی نے حسن کی روایت کے طور پر بیان کیا ہے۔ انہوں نے اسے عمرانؓ سے روایت کیا ہے، جب کہ حسن کے عمران سے سماع میں اختلاف ہے)

ثواب من اعتزل الظلمة فلم يصدقهم بكذبهم و لم يُعِنْهُمْ على ظلمهم

ظالموں سے کنارہ کش رہنے، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنے اور ظلم میں ان کا معاون نہ بننے کا ثواب

۱۹۳۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَ أَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَ الآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: ((اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُ وَ لَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَي الْحَوْضِ وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَ هُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ

۱۹۳۹- حضرت کعب بن عجرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ پانچ اور چار (یعنی) پہلی تعداد کے برابر عربی اور دوسری کے برابر عجمی افراد تھے۔ آپ نے فرمایا سنو کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد کچھ حکمران ہوں گے۔ جو شخص ان کے پاس جائے گا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ظلم میں ان سے تعاون کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی وہ میرے پاس حوض کوثر پر آسکے گا اور جو شخص نہ ان کے پاس جائے، نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور نہ ہی ظلم میں ان کی معاونت کرے (اس کا تعلق) مجھ سے ہے اور میرا اس سے اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔ (نسائی، ترمذی' نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

۱۹۳۸- ابوالشیخ کی کتاب نہیں مل سکی۔ ہیثمی نے محمع الزوائد (۱۰/۳۰۳) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن اشعث' متروک ہے ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غریب' غلط اور مخالف احادیث بیان کرتا ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث بیہقی کی آداب' مدخل اور اربعین صغریٰ میں نہیں مل سکی۔

۱۹۳۹- سنن نسائی' کتاب البیعة' باب ذکر الوعید لمن أعان أمیراً علی الظلم۔ سنن ترمذی' کتاب فتن' باب (۷۲) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

٩٤٠- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: ((أَعَاذَكَ اللهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ قَالَ: ((أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي لاَ يَقْتَدُونَ بِهَدْيِي وَ لاَ يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ أَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ [لَيْسُوا مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُمْ وَ لاَ يَرِدُونَ عَلَى حَوْضِي وَ مَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ] مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُمْ وَ سَيَرِدُونَ عَلَى حَوْضِي يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ وَ الصَّلاَةُ قُرْبَانٌ أَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا وَ بَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ وَ رِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((سَيَكُونُ أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُ وَ لَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ

صحیح ہے)

۱۹۴۰- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعب بن عجرہ سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی حکمرانی سے پناہ دے- انہوں نے عرض کیا بے وقوفوں کی حکمرانی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد کچھ حکمران ایسے ہوں گے جو نہ میرا طریقہ اختیار کریں گے اور نہ میری سنت پر عمل پیرا ہوں گے- جو لوگ ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے ظلم میں ان کی اعانت کریں گے ان لوگوں کا مجھ سے (کوئی تعلق) نہیں اور نہ میرا ان سے اور نہ ہی یہ میرے حوض (کوثر) پر آئیں گے اور جنہوں نے نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم میں اعانت کی یہ لوگ مجھ سے (تعلق رکھتے) ہیں اور میں ان سے اور یہ میرے حوض پر آئیں گے- اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بجھا (کر ختم) دیتا ہے، نماز (ذریعہ) تقرب ہے یا فرمایا برھان ہے- اے کعب بن عجرہ! دو قسم کے لوگ صبح کے وقت (گھروں سے) جاتے ہیں، ایک اپنے آپ کو خریدتا ہے اور اسے آزاد کراتا ہے اور دوسرا اپنے آپ کو فروخت کرتا ہے اور اسے ہلاک کرتا ہے- (احمد، بزار- دونوں کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ کچھ ظالم حکمران آئیں گے، جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں مدد کرے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اس کا تعلق مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے اور وہ حوض (کوثر) پر میرے پاس ہرگز نہیں آسکے گا اور جو شخص نہ ان کے پاس جائے، نہ ظلم میں ان سے

۱۹۴۰- مسند احمد ۳۲۱/۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۲٤۱/۲- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲٥٠/۱-

عَلَيَّ الْحَوْضَ)).

تعاون کرے اور نہ ان کی جھوٹی بات کی تصدیق کرے، اس کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا اس سے، وہ میرے پاس حوض (کوثر) پر آئے گا۔

۱۹٤۱ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ خَفَضَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ فِي السَّمَاءِ أَمْرٌ فَقَالَ: ((أَلاَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ يَظْلِمُوْنَ وَ يَكْذِبُوْنَ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ مَالأَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لاَ أَنَا مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ لَمْ يُمَالِهِمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلاَّ أَنَّ فِيْهِ رَجُلاً لَمْ يُسَمَّ.

۱۹۴۱- حضرت نعمان بن بشیرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نماز عشاء کے بعد مسجد میں (بیٹھے) تھے- آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی- پھر اسے نیچے کیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آسمان میں کوئی حادثہ پیش آگیا ہے- آپ نے فرمایا خبردار! معاملہ یہ ہے کہ میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے، جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کا ساتھ دے گا اس کا تعلق مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے اور جو شخص نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور نہ ان کے ظلم میں ان کا ساتھ دے اس کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا اس سے- (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، البتہ اس میں ایک نامعلوم راوی ہے)

۱۹٤۲ - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَكُوْنُ أُمَرَاءُ تَغْشَاهُمْ غَوَاشٍ أَوْ حَوَاشٍ مِنَ النَّارِ يَكْذِبُوْنَ وَ يَظْلِمُوْنَ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ أَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَ لَسْتُ مِنْهُ وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ بِنَحْوِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((فَمَنْ

۱۹۴۲- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ (ایسے) حکمران ہوں گے جنہیں دوزخ کے مصائب یا (فرمایا) پہلو ڈھانپ لیں گے، وہ جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے، جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ظلم کرنے میں ان کی مدد کرے گا اس کا تعلق مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے، اور جو شخص نہ ان کے پاس جائے، نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور نہ ان کے ظلم میں ان سے تعاون کرے اس کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا اس سے- (احمد) ابن حبان نے اس کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص ان

۱۹۴۱- مسند احمد ٤/٢٦٧-

۱۹۴۲- مسند احمد ۹۸/۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/ ۲۵۲-

صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ أَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَهُوَ مِنِّي بَرِيءٌ)).

کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں تعاون کرے گا میں اس سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہے۔

ثواب التَّوبة إلى الله تعالى

اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ [البقره : ۲۲۲]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ [النساء : ۱۷]

اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ صرف ان ہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَ أَصْلَحَ إِنَّ اللهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ﴾ [المائده : ۳۹]

اور فرمایا: ”جو شخص اپنے گناہوں کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَ ءَامَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الاعراف:۱۵۳]

اور فرمایا: ”اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا رحمت کرنے والا ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ أَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهُ ﴾ [هود : ۳]

اور فرمایا: ”اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو وہ تم کو وقت مقرر تک خوش عیشی دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ وَ إِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَ ءَامَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ [طه: ۸۲]

اور فرمایا: ”ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔“

وَ قَالَ تَعَالَى ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”سوائے ان لوگوں کے جو

وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَ كَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [الفرقان : ٧٠]

توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔اللہ بخشنے والا مہربانی والا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾ [الشوري : ٢٥]

اور فرمایا: "وہی جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو سب جانتا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى:﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [التحريم : ٨]

اور فرمایا: "اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں پہنچائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ إِلاَّ مَنْ تَابَ وَ ءَامَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لاَ يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ [مريم : ٦٠]

اور فرمایا: "بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوا وَ اتَّبَعُوا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ رَبَّنَا وَ أَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَ أَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَ قِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [غافر:٧-٩] وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ.

اور فرمایا: "عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔ اے ہمارے رب! تو انہیں ہیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی ان سب کو جو نیک عمل کریں۔ یقیناً تو غالب و باحکمت ہے۔ انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ 'حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے رحمت کر دی 'بہت بڑی مطلب یابی تو یہی ہے۔"
اس کے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

۱۹۴۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۴۳- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے (یعنی قیامت برپا ہونے) سے پہلے توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔(مسلم)

۱۹۴۴- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۹۴۴- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم (اس قدر) گناہ کرلو کہ وہ آسمانوں تک پہنچ جائیں، پھر توبہ کرلو تو تمہاری توبہ قبول ہو جائے گی۔(ابن ماجہ۔اس کی سند اچھی ہے)

۱۹۴۵- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۹۴۵- حضرت (عبداللہ) ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لیے اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا۔(ابویعلی، طبرانی اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں)

۱۹۴۶- وَعَنْ زِرِّ بْنِ [حُبَيْشٍ] قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قُلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا قَالَ: نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ

۱۹۴۶- حضرت زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسالؓ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کرنے کے لیے آیا۔میں نے عرض کیا کیا آپ نے خواہش نفس کے متعلق آپ ﷺ سے کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ہم (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کی معیت میں دوران سفر آپ کے پاس تھے کہ ایک دیہاتی نے باآواز بلند آپ کو بلاتے ہوئے کہا یا محمد! رسول اللہ ﷺ نے اسی کے قریب آواز میں جواب دیتے ہوئے فرمایا: ہاں میں نے اس سے کہا تم پر افسوس ہے آواز دھیمی کرو تم نبی کریم ﷺ کے

۱۹۴۳- صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاکثار منه۔

۱۹۴۴- سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند حسن ہے۔ یعقوب بن حمید مختلف فیہ راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔"

۱۹۴۵- معجم کبیر طبرانی ۲۰۴/۱۰۔ مسند ابویعلی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۹۴۶- سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء أن المرء مع من أحب۔

((هَاؤُمْ)) فَقُلْتُ لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هَذَا فَقَالَ: وَ اللهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْسَبْعِينَ عَامًا)) قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرُّوَاةِ: مِنْ قِبَلِ الشَّامِ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللهَ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ يَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ ءَايَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ [فِي] كُلٍّ مِنْهُمَا: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

پاس ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے- وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میں تو آواز دھیمی نہیں کروں گا (پھر) دیہاتی نے پوچھا ایک آدمی کو ایک گروہ سے محبت ہے (لیکن) وہ (اعمال کے لحاظ سے) ان تک نہیں پہنچ سکا (اس کے متعلق کیا خیال ہے؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا رہا- اس کے بعد آپ ہمیں حدیث بیان فرماتے رہے حتی کہ آپ نے مغرب کی جانب کے ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی کا فاصلہ یا (آپ نے فرمایا) اس کی چوڑائی ایک شہسوار کے چالیس سال تک چلتے جانے کے برابر ہے- سفیان (راوی) نے کہا ہے کہ یہ دروازہ شام کی طرف ہے- اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن بنایا تھا جس دن آسمان و زمین کو پیدا فرمایا تھا- یہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے- سورج کے اس کی طرف سے طلوع ہونے تک بند نہیں ہو گا- ایک اور روایت میں (اس طرح) ہے کہ آپ ﷺ بیان فرماتے رہے حتی کہ یہ بھی بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کے لیے ایک دروازہ بنایا ہے، جس کا عرض ستر سال میں (طے ہونے والی) مسافت کے برابر ہے- یہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک سورج اس سمت سے طلوع نہیں ہو گا اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے (اس) فرمان میں بیان ہوئی ہے ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ ءَايَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ (ترمذی- نیز اس نے دونوں کے متعلق کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

١٩٤٧- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

۱۹۴۷- حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی

۱۹۴۷- سنن ابن ماجه، کتاب الزهد- باب ذکر التوبة- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں ولید بن مسلم راوی مدلس ہے اور اس نے اسے "عن" کے ساتھ ذکر کیا ہے- یہی حالت مکحول دمشقی کی ہے-

((إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کی روح حلق میں پہنچ کر غرغر نہیں کرتی۔(ابن ماجہ، ترمذی۔ نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۹۴۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: لاَ فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ الْمِائَةَ ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: نَعَمْ مَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَ لاَ تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلاً بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَ قَالَتْ مَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُوْرَةِ [رَجُلٍ] آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: قِيْسُوا مَا بَيْنَ الأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوْهُ أَدْنَى إِلَى الأَرْضِ الَّتِيْ أَرَادَ

۱۹۴۸- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی نے ننانوے آدمی قتل کر دیے، پھر اس نے (لوگوں سے) روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو اسے ایک راہب کی طرف (جانے کی) راہنمائی کی گئی، وہ اس کے پاس آیا اور (اسے) بتایا کہ اس نے ننانوے آدمی قتل کئے ہیں، اس کے لیے توبہ (ممکن) ہے۔ اس نے کہا نہیں، تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور سو مکمل کر دیا۔ پھر (دوبارہ) اس نے (لوگوں سے) روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو اس کی راہنمائی ایک صاحب علم کی طرف کی گئی (وہ اس کے پاس آیا اور) اس نے کہا کہ اس نے سو آدمی قتل کئے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کی کوئی صورت) ہے؟ اس نے کہا ہاں (توبہ ہو سکتی ہے) توبہ اور تمہارے درمیان کون رکاوٹ بن سکتا ہے؟ اس اس علاقے میں چلا جا، وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جا اور اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا علاقہ ہے۔ وہ چل نکلا حتیٰ کہ جب اس نے نصف راستہ طے کر لیا تو اسے موت آ گئی۔ اس کے متعلق رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے دل کو متوجہ کر کے آ رہا تھا۔ عذاب والے فرشتوں نے کہا

۱۹۴۸- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول توبۃ القاتل۔

فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبُ بِشِبْرٍ] فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((فَأَوْحَى اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَ قَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

کہ اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی (دریں اثنا) ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا-انہوں نے اسے اپنا فیصل مقرر کر لیا-اس نے کہا کہ دونوں طرفوں سے زمین کی پیائش کرو، یہ جس علاقے کے زیادہ نزدیک ہو گا اس کا مستحق ہو گا-انہوں نے پیائش کی تو وہ جس علاقے کی طرف جا رہا تھا اس کے زیادہ نزدیک تھا لہٰذا اسے رحمت کے فرشتوں نے قبضے میں لے لیا-ایک دوسری روایت میں (اس طرح) ہے کہ بالشت بھر بستی کے زیادہ نزدیک تھا لہٰذا اسے اس کے باسیوں میں شامل کر دیا گیا-ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اس بستی کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اس کو حکم دیا تھا کہ تو نزدیک ہو جا اور فرمایا ان دونوں کے درمیانی فاصلے کو ناپ لو تو وہ ایک بالشت اس (نیک) بستی کے زیادہ نزدیک نکلا لہٰذا اسے بخش دیا گیا-(بخاری، مسلم)

۱۹۴۹- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ رَجُلاً أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَقِيَ رَجُلاً فَقَالَ: إِنَّ الآخَرَ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ نَفْسًا كُلَّهُمْ ظُلْمًا فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: إِنْ حَدَّثْتُكَ أَنَّ اللهَ لَا يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ كَذَبْتُكَ هَاهُنَا قَوْمٌ يَتَعَبَّدُونَ فَأْتِهِمْ تَعْبُدُ اللهَ مَعَهُمْ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِمْ فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَبَعَثَ [اللهُ] إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَ الْمَكَانَيْنِ

۱۹۴۹- حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کر لیا، پھر وہ ایک آدمی سے ملا اور (اس سے) کہا کہ اس نے ننانوے آدمی سب کے سب ظلماً قتل کیے ہیں، کیا تمہیں میرے لیے توبہ (کا) کوئی (راستہ) معلوم ہے؟ اس نے کہا اگر میں تمہیں کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتا تو میں جھوٹ کہوں گا- یہاں کچھ لوگ عبادت کرتے ہیں، ان کے پاس جاؤ، ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، وہ ان کی طرف چل دیا اور اسی (سفر کی) حالت میں فوت ہو گیا- رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے اس کے متعلق جھگڑا

۱۹۴۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۱۲): "اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے-ایک کے راوی صحیح بخاری والے ہیں-البتہ ابو عبد رب ان میں سے نہیں ہے لیکن وہ بھی ثقہ ہے-ابو یعلی نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی-

فَأَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَبُ فَهُوَ مِنْهُمْ فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى دَيْرِ التَّوَّابِيْنَ بِأَنْمُلَةٍ فَغُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ رَوَاهُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَتْ قَرْيَتَانِ إِحْدَاهُمَا صَالِحَةٌ وَالْأُخْرَى ظَالِمَةٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمَةِ يُرِيْدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَأَتَاهُ الْمَوْتُ حَيْثُ شَاءَ اللهُ فَاخْتَصَمَ فِيْهِ الْمَلَكُ وَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: وَ اللهِ مَا عَصَانِيْ قَطُّ فَقَالَ الْمَلَكُ: إِنَّهُ قَدْ خَرَجَ يُرِيْدُ التَّوْبَةَ فَقَضِيَ بَيْنَهُمَا أَنْ يُنْظَرَ إِلَى أَيِّهِمَا أَقْرَبُ فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ)) قَالَ مَعْمَرٌ : وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: ((قَرَّبَ اللهُ إِلَيْهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ)).

کیا- اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، اس نے کہا کہ تم دونوں جگہوں کے درمیان فاصلے کی پیائش کرو، ان (دو جگہوں سے رہنے والے) لوگوں میں سے جن کے وہ زیادہ نزدیک ہوگا وہ ان میں سے (شمار) ہوگا- انہوں نے معلوم کیا کہ وہ چند انگلیاں نیک لوگوں کے عبادت خانے کے نزدیک ہے لہٰذا اسے بخش دیا گیا- (طبرانی- اس کے راوی ثقہ ہیں) طبرانی ہی نے اچھی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے- انہوں نے کہا دو بستیاں تھیں ایک نیک (لوگوں کی) اور دوسری ظالم (لوگوں کی) ظالم (لوگوں والی) بستی سے ایک شخص نیک (لوگوں والی) بستی کی طرف گیا- اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسے موت آگئی، فرشتے اور شیطان نے اس کے متعلق جھگڑا کیا- شیطان کہنے لگا واللہ اس نے کبھی میری حکم عدولی نہیں کی- فرشتے نے کہا یہ توبہ کی نیت سے چلا تھا- ان کے درمیان فیصلہ یہ ہوا کہ دیکھا جائے کہ وہ دونوں میں سے کس کے زیادہ نزدیک ہے- انہوں نے معلوم کیا کہ وہ ایک بالشت نیک (لوگوں کی) بستی کے زیادہ نزدیک ہے، لہٰذا اسے بخش دیا گیا معمر کا بیان ہے کہ میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیک (لوگوں کی) بستی کو اس کے نزدیک کر دیا تھا-

۱۹۵۰- وَعَنْ شُرَيْحٍ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْقَاضِي قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَابْنَ آدَمَ قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ وَامْشِ إِلَيَّ أُهَرْوِلُ إِلَيْكَ)) رَوَاهُ

۱۹۵۰- قاضی شریح بن حارثؒ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے ابن آدم تو میری طرف (آنے کے لیے) کھڑا ہو، میں تیری طرف چل پڑوں گا، تو میری طرف چل کر (آ) میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا- (احمد' اس کے راوی

۱۹۵۰- مسند احمد ۴۷۸/۳-

أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ثقہ ہیں)

۱۹۵۱- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ شِبْرًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَقْبَلَ إِلَى اللهِ [عَزَّوَجَلَّ] مَاشِيًا أَقْبَلَ إِلَيْهِ مُهَرْوِلاً وَاللهُ أَعْلَى وَ أَجَلُّ وَ اللهُ أَعْلَى وَ أَجَلُّ وَاللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۹۵۱- حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص ایک بالشت اللہ عزوجل کے نزدیک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور جو شخص ایک ذراع اس کے نزدیک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ دو ہاتھ (پھیلانے کے برابر) اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور جو شخص چل کر اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے، اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے- اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بلند و برتر ہے- اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بلند و برتر ہے- اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بلند و برتر ہے- (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۵۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِيْ وَ اللهِ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَ إِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۵۲- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنے بندے کی میرے متعلق توقعات کے مطابق ہوں جہاں (بھی) وہ مجھے یاد کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں- واللہ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تمہارے اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسے جنگل میں اپنی گم شدہ سواری مل جائے اور جو شخص ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو میں دو ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں- (مسلم)

۱۹۵۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمَطْلَعِ شَدِيْدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُوْلَ عُمْرُ

۱۹۵۳- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا موت کی خواہش نہ کرو. آخرت کی پہلی ہولناکی بہت سخت ہے- یقیناً یہ امر باعث سعادت ہے کہ آدمی کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ

۱۹۵۱- مسند احمد ۱۵۳/۵۔

۱۹۵۲- صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب الحض على التوبة والفرح بها-

۱۹۵۳- مسند احمد ۱۶۳/۳۔ مستدرك حاكم ۳۳۹/۱ میں حضرت ابن عباس کی سند سے مروی ہے-

الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللهُ الإِنَابَةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

اسے انابت (توبہ اور رجوع الی اللہ) نصیب فرمائے۔ (احمد نے اسے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٩٥٤- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: غَرِيْبٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۱۹۵۴- علی بن مسعدہ نے قتادہ سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر آدمی خطاکار ہے اور بہتر خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

١٩٥٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نَكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ مِنْهَا وَ إِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلَفَ قَلْبُهُ فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۹۵۵- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ کرے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو یہ اسے پالش کر دیتے ہیں (لیکن) اگر وہ زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ران (یعنی سیاہی) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ بلکہ ان کے دلوں پر ان کے عملوں کی وجہ سے سیاہی چھا گئی ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

١٩٥٦- وَخَرَّجَ الأَصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۱۹۵۶- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۱۹۵۴- مسند بزار (کشف الاستار) ۷۹/٤۔ مستدرك حاكم ٢٤٤/٤۔ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں کمزوری ہے۔

۱۹۵۵- سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ويل للمطففين۔ عمل اليوم والليلة نسائی ص: ۳۱۷۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ١٤١/٢۔ مستدرك حاكم ٥١٧/٢۔ ذہبی نے اس کی صحت پہ حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۵۶- ترغیب و ترهیب اصبهانی ۳۲۸/۱۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَابَ الْعَبْدُ مِنْ ذُنُوبِهِ أَنْسَى اللّٰهُ الْحَفَظَةَ [ذُنُوبَهٗ] حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِنَ اللّٰهِ بِذَنْبٍ)).

نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے، حتیٰ کہ (جب) وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے خلاف گواہی دینے والا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (اصبہانی)

۱۹۵۷- وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ زَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهٗ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((وَ الْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ)).

۱۹۵۷- ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

(ابن ماجہ، طبرانی۔ اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں)

طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں یہ اضافہ (بیان) کیا ہے کہ گناہ سے معافی مانگنے والا ایسا شخص جو اس پر مصر ہے، اپنے رب سے مذاق کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۹۵۸- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا تِسْعِينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهٖ أُرْعِدَتْ وَ بَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ أَكْرَهْتُكِ؟ قَالَتْ: لَا وَ لٰكِنَّهٗ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ: تَفْعَلِينَ أَنْتِ هٰذَا وَ مَا فَعَلْتِهٖ قَطُّ اِذْهَبِي فَهِيَ لَكِ وَ قَالَ: وَ

۱۹۵۸- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بنی اسرائیل میں کفل نامی شخص کوئی گناہ کرنے سے باز نہیں آتا تھا۔ ایک (دفعہ ایک) عورت اس کے پاس آئی۔ اس نے اسے اس شرط پر نوے دینار دیئے کہ وہ اس سے زنا کرے گا۔ جب وہ زنا کے لیے تیار ہو گیا تو اس (عورت) پر کپکپی طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئی۔ کفل نے پوچھا کہ تم کیوں روتی ہو، کیا اس وجہ سے کہ میں نے تمہیں مجبور کیا ہے؟ اس نے کہا (اس وجہ سے) نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ یہ کام میں نے کبھی نہیں کیا اور میں حاجت مندی کے ہاتھوں اس کام پر

۱۹۵۷- سنن ابن ماجہ' کتاب الزھد' باب ذکر التوبۃ- معجم کبیر طبرانی ۱۰/۱۸۵۔

۱۹۵۸- سنن ترمذی' کتاب صفۃ القیامۃ' باب (۴۸)- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۳۰۲۔ مستدرک حاکم ۴/۲۵۴۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

اللهِ لاَ أَعْصِي اللهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ: إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

مجبور ہو گئی ہوں۔ اس (کفل) نے کہا کہ (اگر) تم یہ کام (مجبور ہو کر) کر رہی ہو اور اس سے پہلے تم نے کبھی ایسے نہیں کیا تو جاؤ یہ دینار تمہارے ہیں اور کہنے لگا واللہ! میں اس کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات فوت ہو گیا۔ صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا تھا **ان الله قد غفر للكفل** یقیناً اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم، ترمذی۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۹۵۹- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَ قَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَاشَاءَ اللهُ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((الدَّوِّيَّةُ)) بفتح الدال المهملة و تشديد الواو و الياء المثناة معا هي المفازة والأرض القفر.

۱۹۵۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی سے (بھی) زیادہ خوش ہوتا ہے جو (دوران سفر) کسی بیابان و سنگلاخ علاقے میں ٹھہرا۔ اس کے پاس اس کی سواری تھی جس پر سامان خورد و نوش تھا۔ اس نے (زمین پر) سر رکھا تو اسے نیند آ گئی۔ جب بیدار ہوا تو اس کی سواری غائب تھی، لہٰذا اس نے اس کی تلاش شروع کر دی یہاں تک کہ شدید گرمی ہو گئی اور اسے سخت پیاس لگ گئی تو وہ کہنے لگا کہ میں اس جگہ واپس جاتا ہوں جہاں میں (پہلے) تھا تاکہ میں سو جاؤں، حتیٰ کہ میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دوں۔ اس نے اپنا سر کلائی پر رکھا تاکہ (اس حالت میں) اسے موت آئے (اور اس کی آنکھ لگ گئی) جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری زادراہ لیے اس کے پاس (واپس آچکی تھی) اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کی سواری (مل جانے) پر خوش ہونے سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (بخاری مسلم)

۱۹۵۹- صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبۃ۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ۔

ثواب من عمل سيئة فأتبعها حسنة

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿الْحَسَنَاتُ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتَ﴾. [هود: ١١٤]

١٩٦٠- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَ أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٩٦١- وَرَوَى ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِيْ قَالَ ((اعْبُدِ اللهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِيْ قَالَ: ((إِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلْيَحْسُنْ خُلُقُكَ)) قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٩٦٢- وَعَنْ سَمُرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِيْ قَالَ: ((إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَ مِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا

برائی کر بیٹھنے کے بعد نیکی کرنے کا ثواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے "نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔"

۱۹۶۰- حضرات ابوذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو، گناہ (کر چکنے) کے فوراً بعد نیکی کرو، وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۹۶۱- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اور وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو نیکی کرو اور تمہارا اخلاق اچھا ہونا چاہیے۔ (ابن حبان، حاکم۔ نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۹۶۲- سمر بن عطیہ نے اپنے کسی شیخ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ابودرداءؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے آپ وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا لا الٰہ

۱۹۶۰- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء معاشرة الناس ۳۶۳/۱۔

۱۹۶۱- صحیح ابن حبان(الاحسان) ۳۷۱/۱۔ مستدرک حاکم ۲۴۴/۴۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۶۲- مسند احمد ۱۶۹/۵۔

اللهُ قَالَ: ((هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ فِيْ سَنَدِهِ رَجُلٌ مُبْهَمٌ كَمَا تَرَى.

الا اللہ نیکیوں میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا یہ نیکیوں میں سب سے افضل ہے۔ (احمد، اس کی سند میں نامعلوم راوی ہے جیسا کہ ظاہر ہے)

۱۹۶۳ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانفَكَّتْ حَلَقَةٌ ثُمَّ حَسَنَةً أُخْرَى فَانفَكَّتْ أُخْرَى حَتّي تَخْرُجَ إِلَي الأَرْضِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

۱۹۶۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گناہ کرنے کے بعد نیکی کرتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے تنگ زرہ پہن رکھی ہو اور وہ اس کا گلا دبا رہی ہو پھر نیکی کرنے سے اس کا ایک حلقہ کھل جائے۔ دوسری نیکی کرنے سے دوسرا کھل جائے، یہاں تک کہ وہ زمین پر آ گرے۔ (احمد، طبرانی۔ اس کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

ثواب العمل الصالح عند فساد الزمان

پر فتن دور میں نیک عمل کرنے کا ثواب

۱۹۶۴ - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عِبَادَةٌ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((الْهَرْجُ)) بِإِسْكَانِ الرَّاءِ هُوَ الإِخْتِلَافُ وَ الْفِتَنُ.

۱۹۶۴۔ حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پر فتن دور میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔ (مسلم)

۱۹۶۵ - وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ))

۱۹۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت کے بد عمل ہو جانے کے وقت میری سنت پر عمل کیا اسے ایک شہید کا ثواب ہوگا۔ (طبرانی، اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

۱۹۶۳۔ مسند احمد ۱۴۵/۴۔ معجم کبیر طبرانی ۱۷/۲۸۴۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۰۲) میں کہا ہے: "اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی کی ایک سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔"

۱۹۶۴۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فضل العبادة فی الھرج۔

۱۹۶۵۔ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۹۶۶- وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾ قَالَ: أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوفِ وَ انْتَهُوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَ هَوًى مُتَّبَعًا وَ دُنْيَا مُؤْثَرَةً وَ إِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَ دَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلَ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلاً يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ زَادَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلاً مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ: ((بَلْ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)).

۱۹۶۶- حضرت ابوامیہ شعبانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوثعلبہ خشنیؓ سے پوچھا اے ابوثعلبہ! اس آیت کے متعلق تم کیا کہتے ہو: ﴿عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾ (تم اپنا خیال رکھو)- انہوں نے کہا واللہ! تم نے باخبر آدمی سے اس کے متعلق پوچھا ہے- میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا نیکی کی بات مانو، برائی سے باز آ جاؤ- جب تمہیں نظر آئے کہ بخیلی کی اطاعت ہو رہی ہے خواہش نفس کی پیروی ہو رہی ہے، دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر صاحب رائے اپنی رائے پسند کرتا ہے تو تم اپنا خیال رکھو، عوام الناس کا تم سے کوئی واسطہ نہیں، کیونکہ تمہارے بعد ایسا دور آئے گا جس میں صبر کرنے والا آگ کا شعلہ پکڑنے والے کی مانند ہو گا- اس دور میں (نیک) عمل کرنے والے کو پچاس ایسے آدمیوں جیسا ثواب ملے گا جو اس جیسا عمل کرتے ہوں- (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

ابوداؤد نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! ہم میں سے پچاس آدمیوں کا ثواب ہو گا یا ان میں سے؟ آپ نے فرمایا "نہیں بلکہ تم میں سے پچاس آدمیوں کا"

۱۹۶۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ

۱۹۶۷- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ایسے دور میں ہو کہ (اگر) کوئی شخص تم میں سے شریعت کا دسواں حصہ (بھی) چھوڑے گا وہ ہلاک ہو جائے گا- پھر ایک ایسا دور آئے گا کہ (اگر) ان میں سے کوئی شخص شریعت کے دسویں حصے پر بھی عمل کرے گا تو وہ نجات پا جائے گا- (ترمذی،

۱۹۶۶- سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب قوله تعالى " يايها الذين آمنوا عليكم أنفسكم " سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة المائدة- سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم- باب الامر والنهی-

۱۹۶۷- سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب (۷۹)

نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ قُلْتُ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ سِوَى نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ الْمَذْكُورِ فَوَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَ أَبُو زَكَرِيَّا وَغَيْرُهُمْ وَ ضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ غَيْرُهُمَا.

نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف نعیم بن حماد کے حوالے سے پہچانتے ہیں) (ملاحظہ) متذکرہ راوی نعیم بن حماد کے علاوہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ نعیم بن حماد کو امام احمد' امام ابن معین اور دیگر محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے جب کہ ابوداؤد، نسائی اور بعض دوسرے محدثین نے ضعیف کہا ہے۔

ثوابُ الفقر والفقراء و المستضعفين و فضلهم

غربت کا ثواب اور غریبوں اور کمزوروں کی فضیلت

۱۹۶۸- عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ: مَا لَكَ لاَ تَطْلُبُ [كَمَا يَطْلُبُ] فُلاَنٌ وَ فُلاَنٌ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ وَرَائَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لاَ يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ)) فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لاَ يَنْجُو مِنْهَا إِلاَّ كُلُّ مُخِفٍّ)): ((الْكَؤُوْدُ)) بفتح الكاف و همزة مضمومة هي العقبة الوعرة الصعبة المرتقى.

۱۹۶۸- حضرت ام درداء نے حضرت ابودرداءؓ سے کہا کیا وجہ ہے کہ تم فلاں فلاں آدمی کی طرح (رسول اللہ ﷺ سے مال و دولت کا) مطالبہ نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ تمہارے پیچھے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے، بوجھل لوگ اسے عبور نہیں کر سکیں گے، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں اس گھاٹی (سے گزرنے) کے لیے ہلکا پھلکا رہوں (طبرانی، اس کی سند اچھی ہے) بزار کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے، ہر ہلکا پھلکا شخص ہی اس سے بچ کر نکلے گا۔ (اس کی سند حسن ہے)

۱۹۶۹- وَعَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ وَ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَحَاسِنِ

۱۹۶۹- حضرت ابواسماء کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابوذرؓ کے پاس ربذہ میں گئے، ان کے پاس ایک سیاہ فام عورت بیٹھی تھی، نہ اس پر خوب صورت لباس تھا اور نہ اس

۱۹۶۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹۷/۳) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں مل سکی۔ مسند بزار (کشف الاستار ۴۳۲/۱) میں یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے۔

۱۹۶۹- مسند احمد ۱۵۹/۵۔

وَلاَ الْخلُوقِ فَقَالَ: أَلاَ تَنظُرُونَ إِلَى مَا تَأْمُرُنِيْ هَذِهِ السُّوَيْدَاءُ تَأْمُرُنِيْ أَنْ آتِي الْعِرَاقَ فَإِذَا أَتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَإِنَّ خَلِيْلِيْ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ ((إِنَّ دُوْنَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيْقًا ذَا دَحْضٍ وَ مَزَلَّةٍ وَإِنَّا أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَ فِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارٌ وَاضْطِمَارٌ أَحْرَى أَنْ تَنْجُوَ مِنْ أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَ نَحْنُ مَوَاقِيْرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

((الدَّحْضُ)) بالضاد المعجمة محركًا و إسكان الحاء المهملة أيضاً هو الأملس و الزلق و قوله: ((أحرى)) بالحاء المهملة مقصورا معناه أولى و أوجب ((وَالْمَوَاقِيْرُ)) جمع موقور و هو الذي حُمِّلَ فَوْقَ طاقته.

نے خوشبو لگائی تھی۔ وہ کہنے لگے ذرا تم دیکھو تو سہی کہ یہ سیاہ رنگ عورت مجھے کیا کہتی ہے۔ یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق میں آؤں۔ جب میں عراق میں آیا تو وہ (عراقی) میرے سامنے مال و دولت لے کر آگئے جب کہ میرے پیارے (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے مجھے بطور خاص نصیحت فرمائی تھی کہ جہنم کے پل کے سامنے کیچڑ بھرا راستہ ہے، ہمارا وہاں ہلکا پھلکا اور قابل برداشت بوجھ لے کر آنا نا قابل برداشت بوجھ لیے ہوئے آنے سے زیادہ موزوں ہے۔ (احمد، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۷۰- وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مِنْ حَدِيْثِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ.

۱۹۷۰- حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے محبت کرتا ہے، اسے دنیا سے ایسے بچا لیتا ہے جیسے تم بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔ (ابن حبان، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے طبرانی نے اسے حسن سند کے ساتھ رافع بن خدیج کی حدیث کے طور پر بیان کیا ہے)

۱۹۷۱- وَعَنْ أَبِي سَلاَّمٍ الأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ

۱۹۷۱- ابو سلام اسود سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ میں نے حضرت ثوبانؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۹۷۰- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۰/۲۔ معجم کبیر طبرانی ۲۹۸/٤۔ مستدرك حاكم ۲۰۷/٤۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۷۱- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ماجاء في صفة أداني الحوض۔ سنن ابن ماجه كتاب الزهد، باب ذكر الحوض۔ مستدرك حاكم ۱۸٤/٤۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَوَانِيْهِ عَدَدَ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَ أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ وَ لَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)) قَالَ عُمَرُ: لٰكِنِّيْ قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ فُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ لَا جَرَمَ لَا أَغْسِلُ رَأْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَ لَا ثَوْبِيَ الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

فرمایا میرا حوض عدن سے عمان بلقا کے درمیان (فاصلے کے) برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے- اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں- جو شخص اس میں سے ایک گھونٹ پئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی- لوگوں میں سے میرے پاس وہاں سب سے غریب مہاجر آئیں گے جو پراگندہ سر اور میلے کپڑوں والے ہیں، نہ تو نعم و ناز میں پلنے والی عورتوں سے ان کی شادی ہوتی ہے اور نہ ہی (بڑے لوگوں کے) دروازے ان کے لیے کھولے جاتے ہیں- حضرت عمر کہنے لگے میں نے تو فاطمہ بنت عبدالملک سے شادی کی ہے جو ناز و نعم میں پلنے والیوں میں سے ہے اور میرے لیے (بڑے لوگوں کے) دروازے وا کر دیئے جاتے ہیں- میں اس وقت تک اپنا سر نہیں دھوؤں گا جب کہ وہ پراگندہ نہ ہو جائے اور نہ ہی پہنے ہوئے کپڑے دھوؤں گا جب تک وہ میلے نہ ہو جائیں- (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۹۷۲- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)) فَقِيْلَ: صِفْهُمْ لَنَا قَالَ: ((الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمُ الشَّعِثَةُ رُؤُوْسُهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ عَلَى السُّدَّاتِ وَ لَا يَنْكِحُوْنَ

۱۹۷۲- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ غریب مہاجر قیامت کے دن دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے- (مسلم) طبرانی نے بھی اسے اچھی سند کے ساتھ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ "میری امت کے غریب لوگ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے- عرض کیا گیا کہ آپ ہمیں ان کی علامت بتائیں- آپ نے فرمایا ان کے کپڑے میلے اور بال غبار آلود ہوتے ہیں، نہ انہیں (بڑے لوگوں کے) دروازوں پر آنے کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی وہ نعمت و ناز میں

۱۹۷۲- صحیح مسلم' کتاب الزهد و الرقاق' باب (۵۳) معجم کبیر طبرانی ۳۱۶/۱۲-

الْمُتَنَعِّمَاتِ تُوَكَّلُ بِهِمْ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا يُعْطُونَ كُلَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطَوْنَ كُلَّ الَّذِيْ لَهُمْ)).

پلنے والی عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں۔ان کے ذمہ جو حق ہوتا ہے وہ ادا کر دیتے ہیں لیکن ان کو ان کا حق نہیں دیا جاتا۔"

۱۹۷۳- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَ أَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَ احْشُرْنِيْ فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا [يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّيْ مِسْكِيْنًا وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ] يَا عَائِشَةُ حِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَإِنَّ اللهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۹۷۳- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں موت دے اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کی جماعت میں سے اٹھانا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! (یہ) کیوں؟ آپ نے فرمایا یہ لوگ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (اور فرمایا) اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ واپس نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا (دے سکتی ہو تو دے دینا) اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کر، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں اپنے نزدیک رکھے گا۔(ترمذی)

۱۹۷٤- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ يَزِفُّوْنَ كَمَا تَزِفُّ الْحَمَامُ فَيُقَالُ لَهُمْ قِفُوْا لِلْحِسَابِ فَيَقُوْلُوْنَ وَاللهِ مَا تَرَكْنَا شَيْئًا نُحَاسَبُ بِهِ فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: صَدَقَ عِبَادِيْ. فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِيْنَ عَامًا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۹۷۴- حضرت سعید بن عائذؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غریب مسلمان کبوتروں کی طرح تیزی سے (جنت کی طرف) جارہے ہوں گے (جب) انہیں کہا جائے گا کہ حساب کے لیے رک جاؤ تو وہ کہیں گے ہم نے کوئی ایسی چیز اٹھا ہی نہیں رکھی تھی کہ جس کا ہمیں حساب دینا ہو۔اللہ عزوجل فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا ہے۔وہ (باقی) لوگوں سے جنت میں ستر سال پہلے داخل ہو جائیں گے۔(اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۷٥- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ وَ قَدْ وُثِّقَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ

۱۹۷۵- ایک صحابی رسولؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا غریب مسلمان دولت مندوں سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔راوی کا

۱۹۷۳- سنن ترمذی' کتاب الزھد' باب (۳۷)۔ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۷۴- معجم کبیر طبرانی ٦/٧١۔

۱۹۷۵- مسند احمد ٥/٣٦٦۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ)) قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِيْنَ عَامًا فَقَالَ: عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُؤْمِنُ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ عَيِّلًا)) قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ: ((هُمُ الَّذِيْنَ إِذَا كَانَ مَكْرُوْهٌ بُعِثُوْا إِلَيْهِ وَ إِذَا كَانَ نَعِيْمٌ بُعِثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَ هُمُ الَّذِيْنَ يُحْجَبُوْنَ عَنِ الْأَبْوَابِ)).

بیان ہے کہ میں نے کہا حسن بیان کرتے ہیں کہ (وہ) چالیس سال (پہلے داخل ہوں گے) توانہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ چار سو سال (پہلے داخل ہوں گے) یہاں تک کہ دولت مند مومن کہے گا کاش میں تنگ دست ہوتا۔ صحابی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے سامنے ان کی علامات ذکر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی مشکل کام ہوتا ہے تو انہیں اس کے لیے بھیج دیا جاتا ہے اور جب کوئی انعامات (کی تقسیم کا موقع) ہو تو انہیں چھوڑ کر دوسروں کو اس کی طرف بھیجا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دروازوں سے ہٹایا جاتا ہے۔(اس حدیث کو احمد نے زید عمی کی سند کے ساتھ ابو صدیق ناجی سے روایت کیا ہے اور زید عمی کو ثقہ کہا گیا ہے)

١٩٧٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّ هُوَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ((إِنَّ الْفُقَرَاءَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)) وَ فِي حَدِيْثِ سَعِيْدٍ بِسَبْعِيْنَ عَامًا وَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ. و لا أختلاف بين هذه الأحاديث ولكن الظاهر أنهم يتفاوتون في مدة السّبْق بِحَسْبِ تفاوتهم في درجات

١٩٧٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریب مسلمان دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ عرصہ پانچ سو سال (پر مشتمل) ہے(ابن حبان، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) ملاحظہ: قبل ازیں عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ غریب لوگ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے (جنت میں) جائیں گے۔ سعید کی حدیث میں ستر سال بیان ہوا ہے اور اس حدیث میں پانچ سو سال۔ ان احادیث میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ وہ سبقت لے جانے کی مدت میں غربت کے درجات اور اس پر خوش رہنے کے لحاظ سے متفاوت ہوں گے، علاوہ ازیں نیکی اور تقویٰ وغیرہ کے

١٩٧٦- صحيح ابن حبان (الاحسان) ٣٣/١- سنن ترمذی، كتاب الزهد، باب ماجاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنياء هم-

الفقر و الرضا به و بحسب تفاوتهم أيضاً في رتب الصلاح ونحوه و يحتمل وجوها أخر والله أعلم.

۱۹۷۷- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) قَالُوا: اللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ وَ تُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَ حَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ [لاَ يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً] فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلاَئِكَتِهِ: اِيْتُوهُمْ فَحَيُّوهُمْ فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : يَا رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَ خِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ أَفَتَأْمُرُنَا أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلاَءِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُونِي لاَ يُشْرِكُونَ بِيْ شَيْئًا وَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ وَ تُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَ يَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَ حَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لاَ يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ : فَتَأْتِيهِمُ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۹۷۸- وَعَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ

مراتب میں متفاوت ہونے کے اعتبار سے بھی (یہ مدت مختلف ہوگی) نیز اس میں دیگر وجوہ کا بھی امکان ہے- واللہ اعلم-

۱۹۷۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے جنت میں پہلے کون داخل ہوگا؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں- آپ نے فرمایا وہ غریب مہاجر جن کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے اور مشکل اوقات میں تحفظ حاصل کیا جاتا ہے، فوت ہوتے وقت ان کی آرزوئیں دل میں ہوتی ہیں، انہیں پورا نہیں کرپاتے- فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم آسمان کے باسی اور تیری بہترین مخلوق ہیں، کیا تو ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور انہیں سلام کہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ لوگ میری عبادت کیا کرتے تھے، میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کیا کرتے تھے- ان کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت ہوتی تھی اور مشکل اوقات میں بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا- جب ان میں سے کسی کو موت آتی تو اس کی خواہش دل میں دھری کی دھری رہ جاتی، اسے پورا نہ کرسکتا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب فرشتے ان کے پاس آتے ہیں اور ہر دروازے سے ان کے پاس پہنچ کر (کہتے ہیں) "سلامت رہو کیونکہ تم نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے-" (احمد، بزار، ابن حبان، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

۱۹۷۸- انہی (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جب) تم

۱۹۷۷- مسند احمد ۱۶۸/۲۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۲۵۶/۴۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۳/۹۔

الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا ابْتُلِينَا فَصَبَرْنَا وَ وَلَّيْتَ الْأَمْوَالَ وَ السُّلْطَانَ غَيْرَنَا فَيَقُولُ اللهُ جَلَّ وَعَلَا: صَدَقْتُمْ قَالَ: فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأَمْوَالِ وَ السُّلْطَانِ قَالَ: [قَالُوا] فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ: تُوْضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ وَ تُظَلَّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

قیامت کے دن اکٹھے ہو گے تو کہا جائے گا اس امت کے غریب لوگ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا انہیں (یعنی غریبوں کو) کہا جائے گا تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں آزمایا گیا تھا اور ہم ثابت قدم رہے اور آپ نے مال و دولت اور سلطنت ہمارے علاوہ لوگوں کو دے دی تھی- اللہ جل و علا فرمائے گا تم نے سچ کہا ہے- آپ ﷺ نے فرمایا تب وہ (باقی) لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور حساب کی سختی ارباب دولت و سلطنت کے لیے باقی رہ جائے گی- راوی کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اس دن ایمان دار کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ان کے لیے نورانی کرسیاں رکھی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے (اس طرح) یہ دن اہل ایمان کو دن کے ایک گھنٹے سے بھی کم (معلوم) ہو گا- (ابن حبان)

۱۹۷۹- وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَ أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَ قُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: ((الْجَدُّ)) بفتح الجيم هو الحظ و الغنى.

۱۹۷۹- حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا) کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین لوگ ہیں جب کہ دولت مند لوگ پس زنداں ہیں، لیکن اہل دوزخ کو دوزخ میں جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں ہیں- (بخاری- مسلم)

۱۹۸۰- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي

۱۹۸۰- حضرت ابو امامہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں دیکھتا ہوں کہ اہل جنت کے بالائی طبقے

۱۹۷۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۳/۹-

۱۹۷۹- صحیح بخاری کتاب النکاح' باب (۸۷)- صحیح مسلم' کتاب الذکر و الدعاء' باب أکثر اهل الجنة الفقراء-

أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُرِيتُ أَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَعَالِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ إِذَا لَيْسَ فِيهَا أَقَلُّ مِنَ الأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ فَقِيْلَ لِيْ أَمَّا الأَغْنِيَاءُ فَإِنَّهُمْ عَلَى الْبَابِ يُحَاسَبُوْنَ وَ يُمَحَّصُوْنَ وَ أَمَّا النِّسَاءُ فَإِلْهَا هُنَّ الأَحْمَرَانِ الذَّهَبُ وَ الْحَرِيْرُ)).

غریب مہاجروں کے ہیں اور دولت مندوں اور عورتوں کی اس میں معمولی تعداد بھی نہیں ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ دولت مندوں کا تو دروازے پر حساب ہو رہا ہے اور گناہوں سے ان کی تطہیر ہو رہی ہے جب کہ عورتوں کو دو سرخ چیزوں سونے اور چاندی نے مشغول کر رکھا ہے۔ (اس حدیث کو ابوالشیخ ابن حبان نے عبداللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۸۱- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَ اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۹۸۱- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے رہنے والوں میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور میں نے دوزخ کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں جانے والی زیادہ تر عورتیں ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

۱۹۸۲- وَخَرَّجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ تُقَتِّرُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ ؛ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ: يَا مُوْسَى هٰذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ قَالَ مُوسَى: أَيْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَوْكَانَ أَقْطَعَ الْيَدَيْنِ وَ الرِّجْلَيْنِ يُسْحَبُ عَلَى وَجْهِهِ مُنْذُ يَوْمِ

۱۹۸۲- حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! تیرا وہ مومن بندہ جسے تو دنیا میں بہت کم عطا کرتا ہے (اس کا کیا معاملہ ہے؟) آپؐ نے فرمایا ان کے لیے (یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لیے) جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، وہ اس کی طرف دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے موسیٰ! یہ ہے جو میں نے ایسے شخص کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے پروردگار! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم اگر کوئی آدمی ہاتھ پاؤں کٹا ہوا ہو اور جب سے تو نے اسے پیدا کیا ہے اس وقت سے

۱۹۸۰- ابوالشیخ کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۹۸۱- صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة میں حضرت عمران بن حصین سے مذکور ہے۔صحیح مسلم، کتاب الرقائق، باب أکثر اهل الجنة الفقراء۔

۱۹۸۲- مسند احمد ۸۱/۳۔

خَلَقْتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ كَانَ هٰذَا مَصِيْرُهُ لَمْ يَرَ بُؤْسًا قَطُّ قَالَ: ثُمَّ قَالَ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْكَافِرُ تُوَسِّعُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا مُوْسَى هٰذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ فَقَالَ مُوْسَى: أَيْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَوْ كَانَ فِي الدُّنْيَا مُنْذُ خَلَقْتَه إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ كَانَ هٰذَا مَصِيْرُهُ كَانَ لَمْ يَرَ خَيْرًا قَطُّ)).

قیامت تک اسے منہ کے بل چلایا جائے اور اس کا انجام یہ ہو (تو وہ ایسے ہو گا جیسے) اس نے کبھی کوئی تنگی نہ دیکھی ہو۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تیرا کافر بندہ جسے تو وسیع و عریض دنیا عنایت کرتا ہے (اس کا انجام کیا ہے)؟ آپ نے فرمایا پھر ان کے سامنے دوزخ کا دروازہ کھل جاتا ہے اور انہیں کہا جاتا ہے اے موسیٰ! یہ ہے جو میں نے اس کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے پروردگار! مجھے تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم ہے، اگر یہ شخص جب سے تو نے اسے پیدا کیا ہے قیامت تک دنیا میں رہے اور اس کا یہ انجام ہو، یہ ایسے ہو گا جیسے اس نے کبھی کوئی انعام نہیں دیکھا۔ (اس حدیث کو احمد نے ابن لھیعہ عن دراج عن ابی الہیثم عن ابی سعید سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۸۳- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((يَأْتِيْ قَوْمٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوْرُهُمْ كَنُوْرِ الشَّمْسِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَحْنُ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: ((لَا وَ لَكُمْ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَ لٰكِنَّهُمُ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَ زَادَ ثُمَّ قَالَ: ((طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ مَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ: نَاسٌ صَالِحُوْنَ قَلِيْلٌ فِي نَاسِ سُوْءٍ

۱۹۸۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ سورج طلوع ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کچھ ایسے لوگ قیامت کے دن آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی طرح ہو گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ ہم لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا (تم) نہیں ہو، تمہارے لیے تو بہت بڑا ثواب ہے لیکن وہ ایسے غریب مہاجر ہیں جو زمین کے مختلف علاقوں سے اکٹھے ہوں گے۔ (احمد، طبرانی اس کی سند اچھی ہے) نیز طبرانی نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ آپ نے فرمایا غرباء کو مبارک ہو، عرض کیا گیا غرباء کون ہیں؟ آپ نے فرمایا (غرباء) ایسے نیک لوگ ہیں جو تعداد میں کم ہیں، برے لوگوں میں رہتے ہیں، ان کی بات ٹھکرانے

۱۹۸۳- مسند احمد ۱۷۷/۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۵۹/۱۰) میں کہا ہے: "اسے احمد اور طبرانی نے (معجم کبیر اوسط میں) ذکر کیا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط اور کبیر دونوں میں نہیں مل سکی۔

مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ)).

والے ان کی بات ماننے والوں سے بہت زیادہ ہیں۔

۱۹۸۴– وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اِلْتَقَى مُؤْمِنَانِ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِنٌ غَنِيٌّ وَ مُؤْمِنٌ فَقِيرٌ كَانَا فِي الدُّنْيَا فَأُدْخِلَ الْفَقِيرُ الْجَنَّةَ وَ حُبِسَ الْغَنِيُّ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يُحْبَسَ ثُمَّ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَلَقِيَهُ الْفَقِيرُ فَقَالَ: يَا أَخِيْ مَاذَا حَبَسَكَ وَ اللهِ لَقَدْ حُبِسْتَ حَتَّى خِفْتُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ: يَا أَخِيْ إِنِّيْ حُبِسْتُ بَعْدَكَ مَحْبَسًا فَضِيعًا كَرِيهًا مَا وَصَلْتُ إِلَيْكَ حَتَّى سَالَ مِنِّي [الْعَرَقُ مَا لَوْ وَرَدَهُ أَلْفُ بَعِيرٍ كُلُّهَا آكِلَةٌ] حَمْضٍ لَصَدَرَتْ عَنْهُ رِوَاءً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: ((الْفَضِيعُ)) [بِفَتْحِ الْفَاءِ بَعْدَهَا ضَادٌ مُعْجَمَةٌ] هو الشنيع المهول و ((الْحَمْضُ)) بفتح الحاء الْمُهْمَلَةِ و إسكان الميم و بالضاد المعجمة هو ما ملح و أمرَّ مِنَ النَّبَاتِ.

۱۹۸۴– حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا دو مومنوں کی جنت کے دروازے پر ملاقات ہوئی۔ ایک مومن دولت مند تھا اور دوسرا غریب۔ دونوں دنیا میں (رہتے) تھے۔ غریب کو جنت میں داخل کر دیا گیا اور دولت مند کو جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا، روک لیا گیا۔ پھر اسے (بھی) جنت میں داخل کر دیا گیا۔ غریب کی اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے اس سے پوچھا میرے بھائی تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا، تمہیں اتنی دیر روک لیا گیا تھا کہ مجھے تمہارا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ وہ کہے گا اے میرے بھائی! مجھے تمہارے بعد سختی کے ساتھ خوفناک اور ناپسندیدہ حالت میں روک لیا گیا تھا۔ میں تم تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکا جب تک میرا اس قدر پسینہ نہیں بہہ گیا کہ جسے اگر ایک ہزار تلخ بوٹیاں چرنے والے اونٹ پئیں تو خوب سیر ہو کر واپس ہوں۔ (احمد، اس کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۸۵– وَعَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِينًا وَ تَوَفَّنِي مِسْكِينًا وَ احْشُرْنِيْ فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ وَ زَادَ ((وَ إِنَّ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ

۱۹۸۵– حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں فوت کر اور مجھے مسکینوں کے حلقے میں سے اٹھانا۔ (ابن ماجہ، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

حاکم نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ بد بختوں کا بد بخت وہ ہے جس کے لیے دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب

۱۹۸۴– مسند احمد ۱/ ۳۰٤۔

۱۹۸۵– سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مجالسة الفقراء– مستدرك حاكم ۳۲۲/٤۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ)).

دونوں جمع ہو گئے۔

۱۹۸۶- وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَحْمِلَنَّكُمُ الْعُسْرَةُ عَلَى طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ تَوَفَّنِي فَقِيْرًا وَلَا تَوَفَّنِي غَنِيًّا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)) زَادَ بَعْضُ الرُّوَّاةِ ((وَلَا تَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْأَغْنِيَاءِ فَإِنَّ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ)).

۱۹۸۶- عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! تمہیں (معیشت کی) تنگی ناجائز طریقے سے رزق حاصل کرنے پر نہ اکسائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اے اللہ! مجھے غریبی کی حالت میں فوت کرنا، مجھے دولت مندی کی حالت میں فوت نہ کرنا اور مجھے مسکینوں کے حلقے میں اٹھانا۔ بعض راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اور نہ ہی مجھے دولت مندوں کے حلقے میں اٹھانا، پرلے درجے کا بدبخت وہ شخص ہے جس کے لیے دنیا کی غریبی اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو گئے۔

۱۹۸۷- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَلَّ مَالُهُ وَ كَثُرَتْ عِيَالُهُ وَ حَسُنَتْ صَلَاتُهُ وَ لَمْ يَغْتَبِ الْمُسْلِمِيْنَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَعِي كَهَاتَيْنِ)).

۱۹۸۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس کی آمدنی کم ہو اور اہل و عیال زیادہ ہوں اور نماز بہتر ہو اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی مانند آئے گا۔ (ابویعلی)

۱۹۸۸- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((انْظُرْ أَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ)) قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قُلْتُ: هٰذَا قَالَ: قَالَ لِي: ((انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ)) قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ

۱۹۸۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں سب سے زیادہ شان و شوکت والے آدمی کو دیکھ۔ وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا تو ایک شخص خوبصورت قبا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے عرض کیا (وہ) یہ ہے۔ آپ نے مجھے فرمایا مسجد میں کم ترین آدمی کو دیکھ۔ وہ کہتے ہیں میں نے

۱۹۸۶- ابوالشیخ کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۹۸۷- ابویعلی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ البتہ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۵٦) میں یہ حدیث ذکر کی ہے لیکن اس کا مخرج ذکر نہیں کیا۔

عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَهٰذَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمَا.

عرض کیا (وہ) یہ ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ شخص قیامت کے روز اس جیسے روئے زمین سے بھرے ہوئے آدمیوں سے بہتر ہو گا - (احمد، ابن حبان، احمد کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۸۹- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى)) قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((فَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَالْفَقْرُ)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ)) ثُمَّ سَأَلَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: ((هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ: ((قَالَ فَكَيْفَ تَرَاهُ أَوْ تُرَاهُ)) قُلْتُ: إِذَا سَأَلَ أُعْطِيَ وَ إِذَا حَضَرَ أُدْخِلَ قَالَ: ثُمَّ سَأَلَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ: ((هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا)) قُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا أَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا زَالَ يُحَلِّيْهِ وَ يَنْعَتُهُ حَتَّى عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ عَرَفْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((فَكَيْفَ تَرَاهُ)) قُلْتُ هُوَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ: ((هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْأَرْضِ مِنَ الْآخَرِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا يُعْطَى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْآخَرُ فَقَالَ: ((إِذَا أُعْطِيَ خَيْرًا

۱۹۸۹- (حضرت ابوذرؓ) سے ہی روایت ہے - انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تمہارا خیال ہے کہ کثرت دولت ہی مال داری ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہاں - آپ نے فرمایا تب تو تم قلت دولت کو غریبی سمجھتے ہو - میں نے کہا یارسول اللہ ایسے ہی ہے - آپ نے فرمایا (اصل) دولت مندی دل کی دولت مندی ہے اور (اصل) غربت دل کی غربت ہے - پھر آپ نے مجھ سے ایک قریشی آدمی کے متعلق پوچھا اور فرمایا کیا تم اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہاں (جانتا ہوں) آپ نے فرمایا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا وہ جب کوئی چیز مانگتا ہے، اسے مل جاتی ہے اور جب (کسی کے پاس) آتا ہے اسے اندر آنے دیا جاتا ہے - وہ کہتے ہیں پھر آپ نے مجھ سے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا اور فرمایا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں تو اسے نہیں جانتا - پھر آپ ﷺ اس کا حلیہ اور علامات بیان کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے اسے پہچان لیا تو میں نے کہا یارسول اللہ! میں نے اسے پہچان لیا ہے - آپ نے فرمایا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا وہ اہل صفہ میں سے ایک مسکین آدمی ہے - آپ فرمانے لگے وہ روئے زمین کے

۱۹۸۸- مسند احمد ۱۵۷/۵ ـ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵/۲ ـ

۱۹۸۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۷/۲ ـ

فَهُوَ أَهْلُهُ وَ إِذَا حُرِفَ عَنْهُ فَقَدْ أُعْطِيَ حَسَنَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

سیلاب بھرے اس جیسے آدمیوں کی تعداد سے بھی بہتر ہے- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جہاں سے دوسرے آدمیوں کو ملتا ہے وہاں سے کچھ رزق اسے کیوں نہیں مل جاتا؟ آپ نے فرمایا جب اسے دولت ملتی ہے تو یہ اس کا مستحق ہوتا ہے اور جب یہ اس سے محروم رہتا ہے تو اسے نیکی ملتی ہے-(ابن حبان)

۱۹۹۰- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ: ((مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكِحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكِحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ: أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((حَرِيٌّ)) هُوَ بِفتح الحاء المهملة و كسر الراء و تشديد الياء أي حقيق وجدير.

۱۹۹۰- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا- آپ نے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا واللہ! یہ تو بڑے خاندانی لوگوں میں سے ہے اگر یہ (کسی کے ہاں) شادی کرنا چاہے تو اس کی شادی ہو جائے گی اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول ہو جائے گی (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے- پھر ایک اور آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا یارسول اللہ! یہ تو مسلمانوں میں سے غریب آدمی ہے- اس کی حالت یہ ہے کہ اگر شادی کرنا چاہے تو اس کی شادی نہیں ہو گی اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہیں مانی جائے گی- اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی اس جیسے زمین بھر آدمیوں سے بہتر ہے-(بخاری، مسلم)

۱۹۹۱- وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتَ وَ الْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ

۱۹۹۱- حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو چیزوں کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے (ایک) موت کو جب کہ موت اس کے لیے آزمائش

۱۹۹۰- صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین کتاب الرقائق، باب فضل الفقر- صحیح مسلم میں یہ حدیث نہیں مل سکی- اسی طرح مزی نے تحفۃ الاشراف میں اسے بخاری اور ابن ماجہ کی طرف منسوب کیا ہے-

۱۹۹۱- مسند احمد ۴۲۷/۵-

وَ يَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَ قِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

سے بہتر ہے اور کم مال و دولت کو جب کہ کم مال و دولت کا حساب بھی کم ہو گا- (احمد، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۹۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ : فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ فِيَّ ضُعَفَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَسَاكِيْنُهُمْ فَقَضَى اللهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَ إِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَ لِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۹۹۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہو گیا- دوزخ نے کہا میرے پاس بڑے بڑے سرکش اور متکبر لوگ ہیں- جنت نے کہا میرے پاس کمزور اور مسکین مسلمان ہوں گے- اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا کہ جنت تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں گا مہربانی کروں گا اور دوزخ تو میرا عذاب ہے جسے چاہوں گا میں تیرے ذریعے عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے ہے- (مسلم)

۱۹۹۳- وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالَ: كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: ((الْعُتُلُّ)) بضم العين و التاء جميعا و تشديد اللام هو الغليظ الجافي و ((الْجَوَّاظُ)) بفتح الْجِيْمِ وتشديد الواو و بالظاء المعجمة هو الجموع المنوع. و قيل الضخم المختال في مشيته و قيل الْقَصِيْرُ الْبَطِيْن.

۱۹۹۳- حضرت حارثہ بن وھبؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں جنتیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر کمزور، دست سوال دراز کرنے سے بچنے والا ایسا شخص جو حلفاً کوئی بات کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرے (جنتی ہے اور فرمایا) کیا میں تمہیں دوزخیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا ہر سرکش، دولت مند، بخیل اور متکبر آدمی (دوزخی ہے)- (بخاری' مسلم)

۱۹۹۴- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

۱۹۹۴- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۹۹۲- صحیح مسلم' کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھاء باب النار یدخلھا الجبارون۔

۱۹۹۳- صحیح بخاری' کتاب التفسیر' باب "عتل بعد ذالک زنیم-" صحیح مسلم' کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا' باب النار یدخلھا الجبارون۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ وَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ وَالْمَغْلُوبُونَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ: ((الْجَعْظَرِيُّ)) بفتح الجيم و إسكان العين المهملة وبالظاء المعجمة هو المتنفخ بما ليس عنده.

ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، دوزخی ہر وہ شخص ہے جو دولت مند، بخیل، متکبر ہے اور اہل جنت کمزور اور مغلوب لوگ ہیں۔ (احمد، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۹۹۵- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: بَلَى قَالَ: ((كُلُّ رَجُلٍ ضَعِيفٍ مُسْتَضْعَفٍ ذُوْ طِمْرَيْنِ لاَ يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ فِي الْمُتَابَعَاتِ: ((الطِّمْرُ)) بكسر الطاء هو الثوب الخلق.

۱۹۹۵- حضرت معاذ بن جبلؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ہر کمزور اور نادار، پھٹے پرانے کپڑوں والا (مسلمان) آدمی جس کی پروا نہیں کی جاتی (لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر پسندیدہ ہے) کہ اگر حلفاً اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا فرمائے۔ (ابن ماجہ، اس کی سند متابعات میں حسن ہے)

۱۹۹۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹۶- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے پراگندہ حالت والے، غبار آلود، دروازوں سے ہٹا دیے جانے والے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ حلفاً اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمائے۔ (مسلم)

۱۹۹۷- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذُوْ طِمْرَيْنِ مصنفح عَنْ أَبْوَابِ النَّاسِ

۱۹۹۷- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بہت سے پراگندہ حالت والے، غبار آلود، پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے، لوگوں کے دروازوں سے ناکام و نامراد واپس کر دیے جانے

۱۹۹۴- مسند احمد ۱۶۹/۲۔ مستدرك حاكم ۴۹۹/۲۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۹۵- كتاب الزهد' باب من لا يوبه له۔

۱۹۹۶- صحيح مسلم' كتاب البر والصلة باب فضل الضعفاء والخاملين۔

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا قَبْلَهُ.

والے (اللہ کے بندے) ایسے ہیں کہ اگر وہ حلفاً اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمائے۔ (طبرانی، اس کی سند پہلی حدیث سے مل کر حسن ہے)

۱۹۹۸- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ يَسْأَلُهُ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ وَ لَوْ سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ وَ لَوْ سَأَلَهُ فُلْسًا لَمْ يُعْطِهِ وَ لَوْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ذَا طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ الصَّحِيحِ.

۱۹۹۸- حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ان سے ایک دینار مانگے تو وہ نہیں دے سکیں گے، اگر ان سے ایک درہم مانگے تو وہ بھی نہ دے سکیں گے (یہاں تک کہ) اگر ایک پیسہ مانگیں تو وہ نہیں دے سکیں گے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق اس قدر پختہ ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت بھی دے دے گا۔ وہ پھٹے پرانے کپڑوں والے ہیں، ان کی پروا نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے حلفاً کوئی کام کہہ دیں تو وہ اسے ضرور پورا فرمائے۔ (طبرانی، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۹۹- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ قَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْيَسِيرُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَ مَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ

۱۹۹۹- زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ مسجد کی طرف گئے اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت معاذؓ رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس رو رہے ہیں۔ فرمانے لگے کہ تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا (مجھے) ایک حدیث (رلا رہی ہے) جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا معمولی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے دشمنی کی وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کے لیے

۱۹۹۷- معجم اوسط طبرانی ۴۷۵/۱۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۶۴/۱۰) میں کہا ہے: اس کی سند میں عبداللہ بن موسیٰ تیمی راوی کو ثقہ کہا گیا ہے اور باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اس کے علاوہ جاریہ بن ھرم راوی کو ضعیف ہونے کے باوجود ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔"

۱۹۹۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۶۴/۱۰) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم اوسط میں بیان کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں" معجم اوسط طبرانی ۳۴۷/۳۔

۱۹۹۹- سنن ابن ماجه' کتاب الفتن' باب ماترجی له السلامة من الفتن۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ ضعیف ہے۔" مستدرك حاکم ۴/۱۔

فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ [الْأَخْفِيَاءَ] الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَ إِنْ حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيحُ الدُّجَى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحٌ وَ لَا عِلَّةَ لَهُ.

میدان میں آ گیا، یقیناً اللہ تعالیٰ نیک، پرہیزگار، گم نام لوگوں کو پسند کرتا ہے، جن کی عدم موجودگی کا احساس نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو وہ نامعلوم رہتے ہیں، ان کے دل (ایسے ہیں جیسے) اندھیرے میں چراغ، ہر جہالت و ظلمت کدہ سے نکل جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس میں کوئی خامی نہیں)

۲۰۰۰- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ أَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَ كَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ إِنْ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۲۰۰۰- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک میرے اولیاء میں سے سب سے قابل رشک وہ مومن ہے جو (دنیا کے سازوسامان سے) ہلکا پھلکا ہے، نماز میں اس کا خاصہ حصہ ہے، اپنے رب کی عبادت بطریق احسن سرانجام دیتا ہے اور لوگوں سے اوجھل رہ کر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔ لوگوں میں گم نام ہے، انگلیوں کے ساتھ اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا۔ اگر اس کی روزی پوری پوری بھی ہو تو وہ اس پر بھی صبر کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے (زمین کو) کریدا اور فرمایا اسے جلدی موت آئی، اس کے رشتہ دار دوست و احباب بھی کم تھے اور وراثت بھی معمولی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۰۱- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَضَى نَهْمَتَهُ فِي الدُّنْيَا حِيْلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ شَهْوَتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَ مَنْ مَدَّ

۲۰۰۱- حضرت براء بن عازبؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنی خواہش پوری کر لی اس کے اور اس کی آخرت کی خواہش کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی گئی اور جس نے اپنی نگاہیں (دنیا میں)

۲۰۰۰- ترمذی ٤/٥٧٥ كتاب الزهد باب ماجاء في الكفاف والصبر عليه۔ ابن ماجه ٢/١٣٧٩ كتاب الزهد باب من لا يؤبه له۔ بوصیری نے الزوائد میں کہا کہ ایوب بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے اور صدقہ بن عبداللہ کے ضعیف ہونے پر تو تمام علماء متفق ہیں۔ امام ترمذی نے اسے ایک دوسری سند سے بھی روایت کیا ہے اور اسے حسن بھی کہا ہے۔ مستدرك حاكم ٤/١٢٣ اور انہوں نے کہا کہ اس کی سند شامیوں کے نزدیک صحیح ہے اور اسے روایت نہیں کیا۔ ذہبی نے کہا نہیں بلکہ وہ بھی اسے ضعیف ہی کہتے ہیں۔

عَيْنَيْهِ إِلَى زِيْنَةِ الْمُتْرَفِيْنَ كَانَ مَهِيْنًا فِي مَلَكُوْتِ السَّمَاوَاتِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْقُوتِ الشَّدِيْدِ صَبْرًا جَمِيْلاً أَسْكَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْفِرْدَوْسِ حَيْثُ شَاءَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلاَّ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ عَمْرٍو الْبَجَلِيَّ فَلَمْ [أَرَ] مَنْ وَثَّقَهُ غَيْرَ ابْنِ حِبَّانَ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ.

عیش و عشرت کرنے والوں کی طرف لگائیں وہ آسمانوں کی بادشاہت میں رسوا ہو گیا اور جو شخص انتہائی مشکل سے گزارے پر اچھی طرح ثابت قدم رہا، اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں اس کی مرضی کے مطابق رہائش دے گا۔ (طبرانی، اسماعیل بن عمرو بجلی کے علاوہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ ابن حبان کے بغیر کسی اور محدث نے اسے ثقہ نہیں کہا، واللہ اعلم)

۲۰۰۲- وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ وَ شَهِدَ أَنِّي رَسُوْلُكَ فَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَ سَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَ أَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُكَ فَلاَ تُحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَائَكَ وَ لاَ تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَكَثِّرْ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيْثِ [عَمْرِو] بْنِ غَيْلاَنَ الثَّقَفِيِّ.

۲۰۰۲- حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! جو تجھ پر ایمان لایا اور جس نے یہ گواہی دی کہ میں تیرا پیغمبر ہوں اس کے ہاں اپنی ملاقات کو پسندیدہ اور اپنی تقدیر کو آسان کر اور اسے دنیا (کا مال و متاع) کم دے اور جو شخص نہ تجھ پر ایمان لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں، اس کے ہاں نہ اپنی ملاقات کو پسندیدہ بنا اور نہ اپنی تقدیر کو آسان کر اور اسے زیادہ سے زیادہ دنیا (کا مال و متاع) عنایت کر۔ (طبرانی، ابن حبان) ابن ماجہ نے بھی اس کے ہم معنی حدیث عمرو بن غیلان ثقفی سے روایت کی ہے۔

ثواب من زهد في الدنيا و أقبل على الله تعالى [عَزَّوَجَلَّ]

دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لوگوں کے لیے نفسانی خواہشوں کی چیزوں کو زینت دی گئی ہے جیسے عورتیں اور بیٹے اور جمع کیے ہوئے خزانے سونے اور چاندی کے اور نشان

۲۰۰۱- معجم صغیر طبرانی ۲۲۶/۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۴۸/۱۰) میں کہا ہے: "اس کی سند میں اسماعیل بن عمرو بجلی کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور باقی محدثین نے ضعیف باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں۔"

۲۰۰۲- معجم کبیر طبرانی ۳۱۳/۱۸۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۶/۱۰) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۱۵/۱۔ سنن ابن ماجہ' کتاب الزهد باب فی المکثرین۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔"

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ اللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ﴾

[ال عمران:۱۴-۱۵]

دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ تو کہہ کیا میں تم کو اس سے بہت ہی بہتر چیز بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے سب بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔"

وَ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾

[الانعام:۳۲]

اور فرمایا: "اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو و لعب کے اور پچھلا گھر متقیوں کے لیے بہتر ہے۔ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا أَلْمَالُ وَ الْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ أَمَلًا﴾

[الكهف: ۴۵-۴۶]

اور فرمایا: "ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کر جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کو روئیدگی ملتی ہے پھر آخر کار وہ چورا ہو جاتی ہے جسے ہوائیں اڑائے لئے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مال و اولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے ہاں البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور آئندہ کی اچھی توقع کے بہت ہی عمدہ ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ وَّ إِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ [العنكبوت: ۶۴]

اور فرمایا: "دنیا کی یہ زندگانی تو محض کھیل تماشا ہے۔ البتہ سچی زندگی تو آخرت کا گھر ہے۔ اگر یہ جانتے ہوتے۔"

وَ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ﴾ [النحل : ۹۶]

اور فرمایا: "تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ زِينَتُهَا وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ أَبْقَىٰ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾

اور فرمایا: "تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف دنیا کی زندگی کا سامان اور اسی کی رونق ہے ہاں اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔"

[القصص: ٦٠]

وَ قَالَ تَعَالَى: فِي قِصَّةِ قَارُونَ ﴿فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَ لَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [القصص: ٧٩-٨٠، ٨٣]

اور قارون کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا، تو زندگانی دنیا کے متوالے کہنے لگے کاش! کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور مطابق سنت عمل کریں۔ یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر و سہار والے ہوں" اور فرمایا: "آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُورُ﴾ [فاطر: ٥]

اور فرمایا: "لوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کیے ہیں انہیں یاد رکھو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِينَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَ رِضْوَانٌ وَّ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَ رُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَ

اور فرمایا: "خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا، زینت اور آپس میں فخر و غرور اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے تئیں زیادہ بتلانا ہے۔ جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ دکھائی دینے لگتی ہے پھر تو بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہیں اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی ہے دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے اسباب کے اور کچھ بھی نہیں آؤ دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے، یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ

اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾

[الحديد : ٢٠-٢١]

وَ الآيَاتُ فِي ثَوَابِ الزَّاهِدِيْنَ وَ بَيَانِ حَقَارَةِ الْغَافِلِيْنَ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَ اللهُ الْمُوَفِّقُ لَا رَبَّ غَيْرُهُ.

پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں' یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

دنیا سے بے رغبت رہنے والوں کے ثواب اور دنیا میں غافل رہنے والوں کی تحقیر کے متعلق بہت سی آیات ہیں۔ توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے۔

٢٠٠٣- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَ أَحَبَّنِيَ النَّاسُ فَقَالَ: ((ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمَا وَأَسَانِيْدُهُمْ يُعَضِّدُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَصِيْرُ إِلَى حَدِّ الْحَسَنِ وَ اللهُ أَعْلَمُ.

۲۰۰۳- حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو کر رہ، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو کر رہ' لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔ (ابن ماجہ، بیہقی اور دیگر محدثین نے اسے ذکر کیا ہے اور ان کی سندیں ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے واللہ اعلم)

٢٠٠٤- وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ يُحِبُّنِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَ يُحِبُّنِيَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((أَمَّا الْعَمَلُ الَّذِيْ يُحِبُّكَ اللهُ عَلَيْهِ فَالزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَ أَمَّا الْعَمَلُ الَّذِيْ يُحِبُّكَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ مَا فِي يَدَيْكَ مِنَ الْحُطَامِ))

۲۰۰۴- حضرت ابراہیم بن ادھم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جسے سرانجام دینے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ نے فرمایا جس عمل کی بنا پر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا وہ ہے دنیا سے بے رغبت ہو کر رہنا اور رہا وہ عمل جس کی بنا پر لوگ تجھ سے محبت کریں گے تو (وہ یہ ہے کہ) جو تیرے ہاتھ میں دنیا کا ایندھن۔ (یعنی

۲۰۰۳- سنن ابن ماجه' کتاب الزهد' باب الزهد فی الدنیا- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند میں خالد بن عمرو' ضعیف بلکہ بالاتفاق ضعیف اور وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے۔ الآداب للبیهقی ص ١٦٥ میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر سے مذکور ہے۔

۲۰۰۴- الآداب للبیهقی ص ١٦٦ میں یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا هٰكَذَا مُعْضَلاً وَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ اَدْهَم عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ الْحَدِيْث وَ هٰذَا مُرْسَلٌ.

ساز و سامان) ہے اسے ان کی طرف پھینک دے (اسے ابن ابی الدنیا نے اسی طرح معضل روایت کیا ہے، جب کہ بیہقی اور دیگر محدثین نے اسے ابن ادھم عن منصور عن ربعی بن حراش سند کے ساتھ مرسل ذکر کیا ہے)

۲۰۰۵- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا تَزَيَّنَ الْأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا)).

۲۰۰۵- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی جیسی کسی اور چیز کے ساتھ مزین نہیں ہوئے۔(ابو یعلی)

۲۰۰۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيحُ الْقَلْبَ وَ الْجَسَدَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَابَأْسَ بِهِ.

۲۰۰۶- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا سے اعراض دل اور جسم (دونوں) کو سکون بخشتا ہے۔(طبرانی، اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۲۰۰۷- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ نَاجَى مُوسَى بِمِائَةِ أَلْفٍ وَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَلَمَّا سَمِعَ مُوسَى كَلَامَ الْآدَمِيِّينَ مَقَتَهُمْ لِمَا وَقَعَ فِي مَسَامِعِهِ مِنْ كَلَامِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَزَّ وَ كَانَ فِيمَا نَاجَاهُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعْ لِيَ الْمُتَصَنِّعُونَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي

۲۰۰۷- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات کے دوران تین دنوں میں ایک لاکھ چالیس ہزار الفاظ کہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے انسانوں کی باتیں سنیں تو چونکہ آپ رب العزت کی باتیں سنتے رہے تھے اس لیے ان کے کلام کو ناپسند کیا۔ جو باتیں انہوں نے باری تعالیٰ سے مناجات کے دوران سنیں ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میری خاطر تکلف کرنے والوں نے کوئی ایسی چیز کے ساتھ تکلف نہیں کیا جو دنیا سے

۲۰۰۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۸۶) میں کہا ہے: "اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سلیمان شاذ کونی ہے اور وہ متروک ہے" مجھے (یعنی محقق کو) مسند ابو یعلی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۰۰۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۸۶) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے ایک راوی اشعث بن سوار کی حالت کا علم نہیں ہو سکا اور باقی راویوں میں سے کچھ راوی معمولی ضعف کے باوجود ثقہ قرار دیئے گئے ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) اوسط میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۲۰۰۷- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۲۹۶) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جویبر بن سعد ضعیف ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

الدُّنْيَا وَ لَمْ يَتَقَرَّبْ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُوْنَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يَتَعَبَّدْ إِلَيَّ الْمُتَعَبِّدُوْنَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَتِيْ قَالَ مُوسَى : يَا رَبَّ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا وَ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ وَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهُمْ وَ مَاذَا جَزَيْتَهُمْ قَالَ: أَمَّا الزُّهَّادُ فِي الدُّنْيَا فَإِنِّيْ أَبَحْتُهُمْ جَنَّتِي يَتَبَوَّؤُوْنَ مِنْهَا حَيْثُ شَاؤُوْا وَ أَمَّا الْوَرِعُوْنَ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ عَبْدٌ إِلاَّ نَاقَشْتُهُ وَفَتَّشْتُهُ إِلاَّ الْوَرِعُوْنَ: فَإِنِّيْ أَسْتَحْيِيْهِمْ وَأُجِلُّهُمْ وَ أُكْرِمُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ أَمَّا الْبَكَّاؤُوْنَ مِنْ خَشْيَتِيْ فَأُولٰئِكَ لَهُمُ الرَّفِيْقُ الْأَعْلَى لاَ يُشَارَكُوْنَ فِيْهِ)).

اعراض کے ہم پلہ ہو اور نہ ہی میرا تقرب حاصل کرنے والوں نے کسی ایسی چیز کے ساتھ تقرب حاصل کیا ہے جو میری محرمات سے بچنے کے برابر ہو- اسی طرح نہ میری عبادت کرنے والوں نے کوئی ایسی عبادت کی ہے جو میری خشیت کی بنا پر رونے کے برابر ہو- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہااے پوری دنیا کے مالک اے روز جزا کے مالک اے جاہ و جلال اور عزت و اکرام کے مالک! آپ نے ان کے لیے کیا تیار کیا ہے اور انہیں کیا صلہ دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا سے اعراض کرنے والوں کو میں نے جنت کی کھلی چھٹی دی ہے جہاں چاہیں ڈیرے لگائیں اور جہاں تک میری محرمات سے بچنے والوں کا تعلق ہے تو قیامت کے روز میں ہر شخص سے چھوٹے سے چھوٹا حساب لوں گا اور اس کی پوری تحقیق کروں گا البتہ یہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہوں گے، مجھے ان سے شرم آئے گی اور میں ان کا اعزاز و اکرام کروں گا اور انھیں حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دوں گا- رہے میری خشیت کی بنا پر رونے والے تو ان کا مرتبہ رفیق اعلیٰ ہے جس میں ان کے ساتھ (باقی لوگ) شریک نہیں ہوں گے-(طبرانی)

۲۰۰۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يُزْهَدُ فِي الدُّنْيَا فَأْدْنُوا فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ)).

۲۰۰۸- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو دنیا سے بے نیاز ہو تو اس کے نزدیک ہو جاؤ، وہ حکمت (کے موتی) بکھیرے گا-(طبرانی)

۲۰۰۹- وَعَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ

۲۰۰۹- صالح بن حسان نے عروہ سے روایت کی ہے'

۲۰۰۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸٦/۱۰) میں کہا ہے: "اسے ابو یعلی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ہارون بلخی متروک راوی ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلی میں نہیں مل سکی-

۲۰۰۹- سنن ترمذی' کتاب اللباس' باب ماجاء فی ترقیع الثوب- الآداب بیهقی ص ٤٣٨ میں یہ حدیث حضرت انس جہنی سے مذکور ہے-مستدرك حاكم ٣١٢/٤-

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَيَكْفِيكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَ إِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَ لَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الاسْنَادِ.

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم (جنت میں) میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تمہیں دنیا میں ایک مسافر کی زادراہ کے برابر (سامان) کافی ہے اور دولت مندوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچو اور کسی کپڑے کو پیوند لگائے بغیر پرانا سمجھ کر نہ اتار۔(ترمذی، بیہقی، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

٢٠١٠- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَ مَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا)) رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ بْنِ حِبَّانَ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ صَحَّ سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ عِمْرَانَ .

٢٠١٠- حضرت حسن (بصری) نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (دنیا سے) کٹ کر اللہ عزوجل کی طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے اسی کے سپرد کر دیتا ہے۔(ابوالشیخ ابن حبان۔اگر حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ثابت ہو تو اس کی سند حسن ہے)

٢٠١١- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَعَلَ الْهَمَّ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَ مَنْ تَشَعَّبَتْهُ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ شَيْخُهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الاسْنَادِ.

٢٠١١- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے ایک ہی فکر لاحق ہو گئی اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی فکروں سے بچا لے گا اور جسے فکروں نے گھیر لیا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ دنیا کے کس خطے میں ہلاک ہوتا ہے۔(بیہقی، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

٢٠١٢- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ

٢٠١٢- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسے دنیا کی فکر لگ جائے اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ گڑبڑ کر دیتا ہے اور اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے

٢٠١٠- ابوالشیخ کی کتاب نہیں مل سکی۔سنن ترمذی ٥٧٣/٤ میں یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔
٢٠١١- الآداب بیهقی ص ٤٩٥ – مستدرك حاکم ٣٢٩/٤۔ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں یحییٰ ضعیف ہے۔

وَ جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ لَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ مَا كُتِبَ لَهُ وَ مَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ نِيَّتُهُ جَمَعَ اللهُ لَهُ أَمْرَهُ وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَ مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ فَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَ لَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ مَاقُدِّرَ لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ خَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَ لَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَ جَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ أَيْضًا وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الآخِرَةُ جَعَلَ اللهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَنَزَعَ الْفَقْرَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ فَلاَ يُصْبِحُ إِلاَّ غَنِيًّا وَلاَ يُمْسِي إِلاَّ غَنِيًّا وَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا جَعَلَ اللهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَلاَ يُصْبِحُ إِلاَّ فَقِيْرًا وَلاَ يُمْسِي إِلاَّ فَقِيْرًا)).

لے آتا ہے اور اسے دنیا میں صرف وہی چیز ملتی ہے جو اس کے مقدر میں ہو اور جس کی نیت آخرت (سنوارنے کی) ہو اللہ تعالیٰ اسے اطمینان نصیب کرتا ہے اور اس کے دل میں دولت مندی پیدا کر دیتا ہے اور دنیا خوش خوش اس کی طرف چلی آتی ہے۔ (ابن ماجہ، طبرانی، ابن حبان، ابن ماجہ کی سند صحیح ہے) ترمذی نے اسے یزید رقاشی سے' اس نے حضرت انسؓ سے' ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کی فکر لگ گئی اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دیتا ہے اور اس کے کام آسان فرما دیتا ہے اور دنیا ناخوش ہوتے ہوئے بھی اس کے پاس آجاتی ہے۔ اسے بزار نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی نیت آخرت (کو بہتر بنانا) ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی (پیدا) کر دیتا ہے اور اس کا کام آسان فرما دیتا ہے اور غربت وافلاس کو اس کی آنکھوں سے دور کر دیتا ہے اور دنیا اپنی مرضی کے علی الرغم اس کے پاس آتی ہے۔ وہ صبح کے وقت بھی مال دار ہوتا ہے اور شام کے وقت بھی اور جس شخص کی نیت دنیا (جمع کرنا) ہو اللہ تعالیٰ غربت وافلاس کو اس کی نظروں کے سامنے (کھڑا) کر دیتا ہے، وہ صبح کے وقت بھی تنگ دست ہوتا ہے اور شام کے وقت بھی۔

۲۰۱۳۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَطُّ

۲۰۱۳۔ حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے جن وانس کے سوا (سب

۲۰۱۲۔ سنن ابن ماجہ' کتاب الزھد' باب الھم با لدنیا۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے اور راوی ثقہ ہیں۔ معجم کبیر طبرانی ۱۵۸/۵۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵/۲۔ سنن ترمذی (۵۷۱/٤) میں یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۲٤۸/٤ میں یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

إلاّ بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَان إنَّهُمَا [يُسْمِعَان] أَهْلَ الأَرْض إلاَّ الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إلَى رَبِّكُمْ فَإنَّ مَا قَلَّ وَ كَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى وَلاَ غَرَبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إلاَّ وَبُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَان يُنَادِيَان اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِق خَلَفًا وَ عَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

روئے زمین (پر رہنے) والوں کو سنا کر (کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ- جو تھوڑا ہو اور کفایت کرے وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور (اللہ تعالیٰ) سے غافل کرے- اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے منادی کرتے ہیں اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو جلدی دے اور بخل کرنے والے (کی دولت) جلدی ختم کر دے- (احمد، ابن حبان، حاکم- احمد کی سند صحیح ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

٢٠١٤- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ بِإسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإنَّهُ مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّهِ أَفْشَى اللّٰهُ ضَيْعَتَهُ وَ جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ مَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ أَكْبَرَ هَمِّهِ جَمَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ أُمُورَهُ وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَ مَا أَقْبَلَ عَبْدٌ بِقَلْبِهِ إلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إلاَّ جَعَلَ اللّٰهُ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَفِدُ إلَيْهِ بِالْوُدِّ وَ الرَّحْمَةِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إلَيْهِ بِكُلِّ خَيْرٍ أَسْرَعَ)): ((الضَّيْعَةُ)) بفتح الضاد المعجمة و إسكان المثناة تحت هي حال الإنسان وصناعته وحرفته و المعنى أن من كان همه الدنيا وسع

٢٠١٤- حضرت ابو درداءؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس قدر ہو سکے دنیا کے تفکرات سے آزاد رہو، کیونکہ بات یہ ہے کہ جسے دنیا کا زیادہ فکر لگ گیا اللہ تعالیٰ اس کا کاروبار عام کر دے گا اور غربت و افلاس اس کی آنکھوں کے سامنے (نصب) کر دے گا اور جسے آخرت کا زیادہ فکر ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے کام آسان فرما دے گا اور اس کے دل میں بے نیازی پیدا فرمائے گا اور جب بھی کوئی بندہ اللہ عزوجل کی طرف اپنے دل کو متوجہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل محبت و شفقت لیے اس کی طرف بھیجتا ہے اور اللہ عزوجل ہر قسم کی بھلائی اس کی طرف جلدی سے جلدی بھیجتا ہے- (طبرانی، بیہقی)

٢٠١٣- مسند احمد ١٩٧/٥- صحیح ابن حبان (الاحسان) ٣٨/٢- مستدرک حاکم ٤٤٥/٢- ذہبی نے حاکم کے ساتھ صحت حدیث پر اتفاق کیا ہے-

٢٠١٤- ہیثمی نے مجمع الزوائد (٢٤٨/١٠) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سعید بن حسان مصلوب راوی کذاب ہے" مجھے (یعنی محقق کو) نہ تو یہ حدیث معجم کبیر اور اوسط میں مل سکی ہے اور نہ بیہقی کے ہاں-

الله عليه أسباب معايشه وشعبها عليه وأكثر تعبه فيها وكده وسعيه مع أنه لا يأتيه منها إلا ما قدر له ومن كانت الآخرة همه كان بعكس ذلك.

٢٠١٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَلاَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ﴾ الآية ثُمَّ قَالَ: ((يَقُولُ اللهُ: ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلأْ صَدْرَكَ غِنًى وَ أَسُدَّ فَقْرَكَ وَ إِلاَّ تَفْعَلْ مَلأْتُ صَدْرَكَ شُغْلاً وَ لَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۲۰۱۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الآخِرَةِ نَزِدْلَهُ فِي حَرْثِهِ﴾ (جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں اور ترقی دیں گے) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے آدم کے بیٹے! تم میری عبادت کے لیے (دنیا سے) فارغ ہو جاؤ، میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تمہارا فقر و فاقہ ختم کروں گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو میں تمہارا سینہ مصروفیت سے بھر دوں گا اور تمہاری ضروریات کو پورا نہیں کروں گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

٢٠١٦- وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُولُ رَبُّكُمْ : يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلأْ قَلْبَكَ غِنًى وَ أَمْلأْ يَدَيْكَ رِزْقًا يَا ابْنَ آدَمَ لاَ تَبَاعَدْ مِنِّيْ أَمْلأْ قَلْبَكَ فَقْرًا وَ أَمْلأْ يَدَنَكَ شُغْلاً)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ .

۲۰۱۶- حضرت معقل بن یسارؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا پروردگار کہتا ہے اے ابن آدم! تم میری عبادت کے لیے (دنیا سے) فارغ ہو جاؤ، میں تمہارا دل بے نیازی سے اور تمہارے ہاتھ رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! تم مجھ سے دور نہ رہو (وگرنہ) میں تمہارا دل فقر و فاقہ سے اور تمہارا جسم مصروفیت سے بھر دوں گا۔ (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

٢٠١٧- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۰۱۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ

۲۰۱۵- سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة، باب (٣٠) سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ٤٨/٢ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ مستدرك حاكم ٤٤٣/٢۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۲۰۱۶- مستدرك حاكم ٣٢٦/٤۔ ذہبی نے اس حدیث کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أُشْرِبَ حُبَّ الدُّنْيَا الْتَاطَ مِنْهَا بِثَلَاثٍ شَقَاءٌ لَايَنْفَدُ عَنَاهُ وَ حِرْصٌ لَا يَبْلُغُ غِنَاهُ وَأَمَلٌ لَايَبْلُغُ مُنْتَهَاهُ فَالدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَ مَطْلُوبَةٌ فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَتْهُ الآخِرَةُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ فَيَأْخُذَهُ وَمَنْ طَلَبَ الآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوفِيَ مِنْهَا رِزْقَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں دنیا جاگزیں ہو گئی اس کے ساتھ تین چیزیں چمٹ جائیں گی (ایک) ایسی بد بختی جس کی تھکان کبھی ختم نہیں ہو گی اور (دوسری) ایسی حرص جہاں اس کی دولت مندی نہیں پہنچ سکتی اور (تیسری) ایسی امید جس کی انتہا تک وہ نہ پہنچ سکے (لوگو!) دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔ جو دنیا کو چاہتا ہے اسے آخرت چاہتی ہے حتیٰ کہ اسے موت آجاتی ہے اور جو آخرت چاہتا ہے اسے دنیا چاہتی ہے حتیٰ کہ وہ (دنیا سے) اپنا رزق مکمل کرتا ہے۔ (طبرانی، اس کی سند حسن ہے)

۲۰۱۸- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَأَلَ عَنِّي وَسَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَشْعَثَ شَاحِبٍ مُشَمِّرٍ لَمْ يَضَعْ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَ لَا قَصَبَةً عَلَى قَصَبَةٍ رُفِعَ لَهُ عَلَمٌ فَشَمَّرَ إِلَيْهِ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ وَالْغَايَةُ الْجَنَّةُ أَوِالنَّارُ)).

۲۰۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے بارے میں پوچھتا ہے اور مجھے (بطور نمونہ) دیکھنا پسند کرتا ہے، اسے پراگندہ حال، پیلے چہرے والے، محنت کش آدمی کو دیکھنا چاہیے، جس نے اینٹ در اینٹ (لگا کر عمارت) نہیں بنائی اور نہ سر کنڈے پر سر کنڈا لگا کر بلکہ اس کے سامنے جھنڈا بلند ہوا تو کمر بستہ ہو کر آج گھوڑوں کی تربیت گاہ میں گیا، کل مقابلے میں شامل ہو گا اور انتہا دوزخ (ہو گی) یا جنت۔ (طبرانی)

۲۰۱۹- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا عَسَلَهُ)) قَالُوا : مَا عَسَلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((يُوَفِّقُ لَهُ عَمَلاً صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ

۲۰۱۹- حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے محبت کرتا ہے تو اسے عسل کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! عسل کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا اسے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے (جسے وہ) اپنے

۲۰۱۷- معجم کبیر طبرانی ۲۰۱/۱۰۔

۲۰۱۸- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۵۹/۱۰) میں کہا ہے: "اسے احمد نے (مسند میں) اور طبرانی نے معجم اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) اوسط اور کبیر دونوں میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۰۱۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۹۱/۱ میں یہ حدیث حضرت عبادہ بن صامت سے مذکور ہے۔ مستدرک حاکم ۳٤٠/۱۔

رِجْلَيْهِ حَتّٰى يُرْضِيَ عَنْهُ جِيْرَانَهُ أَوْ قَالَ: مَنْ حَوْلَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

سامنے (بآسانی) سرانجام دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے ہمسایوں یا فرمایا آس پاس والوں کو اس پر خوش کر دیتا ہے۔ (ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

ثواب من تبذل و لبس الدون من الثياب مع القدرة زهدًا و تواضعًا لله تعالى

طاقت ہوتے ہوئے بھی زہد و تقویٰ کی نیت سے سستا لباس پہننے اور سادگی اختیار کرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾. [القصص : ٨٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں، پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔"

٢٠٢٠- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ [إِنَّ] الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ: ((الْبَذَاذَةُ)) بفتح الباء الموحدة و ذال معجمة مكررة هو ترك الزينة و رثاثة الهيئة والرضا بالدون من الثياب.

٢٠٢٠- حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا (کے مال و متاع) کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! سن لو، خبردار! سن لو سادہ لوحی یقیناً ایمان کا حصہ ہے، سادہ لوحی یقیناً ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اس کی سند حسن ہے)

٢٠٢١- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْمُتَبَذِّلَ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ مَا لَبِسَ)).

٢٠٢١- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل سادہ لوح آدمی سے محبت رکھتا ہے جو لباس کا اہتمام نہیں کرتا۔ (بیہقی)

٢٠٢٠- سنن ابوداؤد، كتاب الترجل، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب من لا يؤبه له۔

٢٠٢١- الآداب بیهقی ص ٣٤٨ میں یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

٢٠٢٢- وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ أَحْسِبُهُ قَالَ: تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيْثٍ وَ فِي سَنَدِهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ كَمَا تَرَى.

۲۰۲۲- ایک صحابی رسول کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے- انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص طاقت ہوتے ہوئے- میرا خیال ہے- آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے خوب صورت لباس نہیں پہنتا، اللہ تعالیٰ اسے عزت کا لباس پہنائے گا- (اسے ابوداؤد نے ایک (لمبی) حدیث میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جیسا کہ ظاہر ہے ایک نامعلوم راوی ہے)

٢٠٢٣-وَعَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۲۰۲۳- ابو مرحوم نے سہل بن معاذ سے، انہوں نے اپنے باپؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طاقت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتے ہوئے (خوبصورت) لباس نہیں پہنتا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو لباس چاہے پہن لے- (ترمذی، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

٢٠٢٤- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَرَاءَةٌ مِنَ الْكِبْرِ لُبُوسُ الصُّوفِ وَ مُجَالَسَةُ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ رُكُوبُ الْحِمَارِ وَاعْتِقَالُ الْعَنْزِ أَوِ الْبَعِيْرِ)).

۲۰۲۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اون کا لباس پہننا، غریبوں کے ساتھ بیٹھنا، گدھے پر بیٹھنا اور اونٹ یا بکریاں (پالنے کے لیے) باندھنا تکبر سے بے زاری (کی علامت) ہے- (بیہقی)

٢٠٢٥- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ

۲۰۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے ایسے لوگ ہیں جو پراگندہ سر، غبار آلود اور پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے ہیں، ان

۲۰۲۲- سنن ابوداؤد ٥٩/٤ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

۲۰۲۳- سنن ترمذی' کتاب صفة القیامة' باب (٣٩)- مستدرك حاكم ٦١/١-

۲۰۲۴- آداب بیهقی ص ٣٤٨ میں یہ حدیث حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

۲۰۲۵- سنن ترمذی' کتاب المناقب' باب مناقب البراء بن مالك رضی الله عنه-

أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ ((الطِّمْرُ)) بكسر الطاء هو الثوب الخلق قلت و في الباب أحاديث كثيرة جدًا ليست من شرط هذا الكتاب [وا لله أعلم].

کی پروا نہیں کی جاتی (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے حلفاً کوئی کام کہیں تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا فرمائے- ان میں سے براء بن مالک بھی ہیں- (ترمذی اور اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

ثواب من رجا الله و أحسن الظن به

اللہ تعالیٰ سے امید اور حسن ظن رکھنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى:﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أُولَئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللهِ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ﴾ [البقرة : ٢١٨]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ایمان لانے والے' ہجرت کرنے والے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں' اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بہت مہربانی کرنے والا ہے-“

وَ قَالَ تَعَالَى : ﴿يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجده : ١٦-١٧]

اور فرمایا: ”اپنے رب تعالیٰ کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے رہتے ہیں- کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے' جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے-“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللهِ وَ أَقَامُوا الصَّلاَةَ وَ أَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلاَنِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ﴾ [فاطر : ٢٩-٣٠]

اور فرمایا: ”جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماندہ نہ ہو گی تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں-“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ أَمَّنْ هُوَقَانِتٌ ءَانَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا يَّحْذَرُ الآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا

اور فرمایا: ”بھلا جو شخص راتوں کے وقت سجدے اور قیام کی حالت میں عبادت گزار رہتا ہو' آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو- بتلاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ نصیحت وہی

يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ [الزمر : ٩]
وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ جدًّا .

حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔"

٢٠٢٦- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ تَعَالَى : يَا بْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَ رَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ مَا كَانَ مِنْكَ وَ لَا أُبَالِيْ يَا بْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا بْنَ آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ: ((عَنَانُ السَّمَاءِ)) بفتح العين هو ما عن لك منها أو ما بدالك و ظهر و قيل هو السحاب و ((قُرَابُ الأَرْضِ)) بضم القاف هو ما يقارب ملأها.

۲۰۲۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اے ابن آدم! تو جس قدر بھی مجھ سے دعا کرے اور مجھ سے امید رکھے میں تجھے بخشوں گا، جو بھی تیرے (گناہ) ہوں مجھے کوئی پروا نہیں، اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے' میں بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ لے کر میرے پاس آئے پھر تو مجھ سے ملاقات کرے' میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو، میں تیرے پاس اس کے برابر بخشش لے کر آؤں گا۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

٢٠٢٧- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَرَجَ ثَلَاثَةٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَرْتَادُونَ لِأَهْلِهِمْ فَأَصَابَتْهُمُ السَّمَاءُ فَلَجَؤُوا إِلَى جَبَلٍ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَفَا الأَثَرُ وَ وَقَعَ الْحَجَرُ وَ لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِكُمْ إِلَّا اللهُ فَادْعُوا اللهَ بِأَوْثَقِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ [تَعْلَمُ] أَنَّهُ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُعْجِبُنِي

۲۰۲۷- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی اپنے اہل و عیال (کے بسیرے) کے لیے پانی اور گھاس کی (مناسب جگہ کی) تلاش میں نکلے کہ (راستے میں) بارش آگئی۔ انہوں نے ایک پہاڑ میں پناہ لے لی ان کے سامنے ایک چٹان آگری وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے (راستے میں سے پاؤں کے) نشان مٹ گئے ہیں اور پتھر گر پڑا ہے اور ان کے متعلق اللہ کے سوا کسی کو کوئی علم نہیں۔ لہٰذا تم اپنے مضبوط ترین اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تو ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ!

۲۰۲۶- سنن ترمذی' کتاب الدعوات' باب فی فضل التوبة والاستغفار۔ ترمذی نے کہا ہے: "یہ حدیث غریب ہے۔"

۲۰۲۷- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/ ۱۵۸۔ صحیحین کی ابن عمر والی حدیث ہے، بیان ہو چکی ہے۔

فَطَلَبْتُهَا فَأَبَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لَهَا جُعْلاً فَلَمَّا قَرُبَتْ نَفْسَهَا تَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ [تَعْلَمُ] أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَ خَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَ قَالَ الآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ وَالِدَانِ وَ كُنْتُ أَحْلُبُ لَهُمَا فِي إِنَائِهِمَا فَإِذَا أَتَيْتُهُمَا وَهُمَا نَائِمَانِ قُمْتُ حَتَّى يَسْتَيْقِظَا [فَإِذَا اسْتَيْقَظَا] شَرِبَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَ خَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَ قَالَ الأخَرُ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَوْمًا فَعَمِلَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَأَعْطَيْتُهُ أَجْرًا فَتَسَخَّطَهُ وَلَمْ يَأْخُذْهُ فَوَفَّرْتُهَا عَلَيْهِ حَتَّى صَارَ مِنْ ذَلِكَ الْمَالُ ثُمَّ جَاءَ يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ: خُذْ هَذَا كُلَّهُ وَ لَوْ شِئْتُ لَمْ أُعْطِهِ إِلاَّ أَجْرَهُ الأَوَّلَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَ خَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ الْحَجَرُ وَ خَرَجُوا يَتَمَاشَوْنَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ هُوَ فِي الصَّحِيحَيْنِ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

تجھے علم ہے کہ مجھے ایک عورت بہت پسند تھی- میں نے اس سے (خواہش نفس پورا کرنے کا) مطالبہ کیا لیکن وہ نہ مانی- پھر میں نے اس کا معاوضہ مقرر کر دیا تو جب وہ میرے نزدیک آئی، میں نے اسے چھوڑ دیا- اگر تیرے علم میں یہ کام میں نے تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف کے پیش نظر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے- پتھر کا ایک تہائی حصہ ہٹ گیا اور دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! تیرے علم میں ہے کہ میرے والدین موجود تھے، میں ان کے لیے برتن میں دودھ دوہ کر لایا کرتا تھا- (ایک دفعہ) جب میں آیا تو وہ دونوں سوئے ہوئے تھے- میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا اور جب وہ دونوں بیدار ہو گئے تو (پھر) ان دونوں نے دودھ پیا- اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ کام تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب سے خوف کے پیش نظر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے، پتھر کا (دوسرا) تہائی حصہ ہٹ گیا- پھر تیسرے نے کہا اے اللہ! تیرے علم میں ہے کہ میں نے ایک دن مزدور رکھا، اس نے آدھے دن تک کام کیا، میں نے اسے مزدوری دی تو وہ ناراض ہو گیا اور اس نے مزدوری نہ لی- میں اس کے مال کی نگرانی کر کے اسے بڑھاتا رہا، یہاں تک کہ وہ ایک ریوڑ بن گیا- پھر وہ (ایک دفعہ) اپنی مزدوری لینے آگیا تو میں نے اسے کہا یہ سب لے لو- اگر میں چاہتا تو اسے پہلی مزدوری کے علاوہ کچھ نہ دیتا- اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ کام تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب سے خوف کے پیش نظر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے، وہ پتھر (مکمل طور سے) ہٹ گیا اور انہوں نے نکل کر واپسی کی راہ لی- (ابن حبان- یہ حدیث صحیحین میں بھی ابن عمرؓ سے اس کے ہم معنی موجود ہے)

۲۰۲۸- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ)) قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ ؟] فَيَقُولُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ: لِمَ فَيَقُولُونَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَ مَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ: قَدْ وَهَبْتُ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زُحَرَ.

۲۰۲۸- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل مومنوں سے پہلی بات کیا کرے گا اور وہ اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ عزوجل مومنوں سے کہے گا کیا تم میری ملاقات کرنا چاہتے تھے؟ وہ کہیں گے اے رب! ہاں- تو وہ فرمائے گا کیوں؟ وہ کہیں گے (اس لیے کہ) ہم تیری معافی اور بخشش کی امید رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی بخشش دے دی- (اسے احمد نے عبید اللہ بن زحر کی سند سے ذکر کیا ہے)

۲۰۲۹- وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: ((كَيْفَ نَجِدُكَ)) قَالَ: أَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ إِنِّيْ أَخَافُ ذُنُوبِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلاَّ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَ أَمَّنَهُ مِمَّا يَخَافُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۲۹- جعفر بن سلیمان نے ثابت سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کے پاس جب کہ وہ نزع کے عالم میں تھا تشریف لے گئے اور فرمانے لگے تم اپنے آپ کو کیسے محسوس کرتے ہو؟ اس نے کہا یارسول اللہ! مجھے اللہ (کی رحمت) کی امید ہے اور میں اپنے گناہوں سے خائف بھی ہوں- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسے موقع پر یہ دو چیزیں جس آدمی کے دل میں جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے جس کی وہ امید رکھے اور اس چیز سے ضرور پر امن کرتا ہے جس سے وہ خائف ہو- (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

۲۰۳۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ)) رَوَاهُ

۲۰۳۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھنا بطریق احسن عبادت کرنے کے قبیل میں سے ہے-

---

۲۰۲۸- مسند احمد ۲۳۸/۵-

۲۰۲۹- سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ- سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب (۱۱)-

أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

(ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۳۱- وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ [بِي] وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِيْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۱- انہی (حضرت ابوہریرۃؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کے اپنے متعلق گمان کے مطابق ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں- (بخاری، مسلم)

۲۰۳۲- وَعَنْ حِبَّانَ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: خَرَجْتُ عَائِدًا لِيَزِيْدِ بْنِ الأَسْوَدِ فَلَقِيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَعِ وَهُوَ يُرِيْدُ عِيَادَتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى وَاثِلَةَ بَسَطَ يَدَهُ وَ جَعَلَ يُشِيْرُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَاثِلَةُ حَتّٰى جَلَسَ فَأَخَذَ يَزِيْدُ بِكَفَّيْ وَاثِلَةَ فَجَعَلَهُمَا عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ وَاثِلَةُ : كَيْفَ ظَنُّكَ بِاللهِ فَقَالَ: ظَنِّي بِاللهِ وَ اللهِ حَسَنٌ قَالَ: فَأَبْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ وَ إِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۲۰۳۲- ابونضر حبان کا بیان ہے کہ میں یزید بن اسود کی عیادت کے لیے گیا تو میری ملاقات واثلہ بن اسقع سے ہو گئی- وہ بھی عیادت کرنا چاہتے تھے، ہم دونوں ان کے پاس گئے، جب انہوں نے واثلہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلایا اور ان کی طرف اشارہ کیا- واثلہ نے ان کی طرف رخ کیا اور ان کے پاس بیٹھ گئے- یزید نے واثلہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھ دیا- واثلہ نے ان سے پوچھا تمہارا اللہ تعالیٰ کے متعلق کیا گمان ہے؟ انہوں نے کہا واللہ میرا اللہ تعالیٰ کے متعلق بہت اچھا گمان ہے- انہوں نے کہا خوش ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنے بندے کے اپنے متعلق گمان کے مطابق ہوں، اگر نیک گمان کرے تو اس کے لیے یہی کچھ ہے اور اگر برا گمان کرے تب بھی اس کے لیے (یہی کچھ) ہے- (احمد، ابن حبان)

۲۰۳۳- وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ وَلَدِ عُبَادَةَ

۲۰۳۳- حضرت عبادہ بن صامت کی اولاد میں سے

۲۰۳۰- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظن- سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی حسن الظن بالله عزوجل- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱٤/۲ - مستدرك حاکم ۲٤۱/٤ - ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۲۰۳۱- صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالی "ویحذرکم الله نفسه-" صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح -

۲۰۳۲- مسند احمد ٤۹۱/۳ - صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱٥/۲ -

بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَبْدٍ إِلَى النَّارِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى شَفَتِهَا الْتَفَتَ فَقَالَ: أَمَا وَ اللهِ يَا رَبِّ إِنْ كَانَ ظَنِّي بِكَ لَحَسَنٌ فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ حُسْنِ ظَنِّ عَبْدِي بِي)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَ فِي إِسْنَادِهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ كَمَا تَرَى.

کسی آدمی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل ایک آدمی کو دوزخ کا حکم دے گا، جب وہ اس کے کنارے پر کھڑا ہو گا تو وہ جھانکے گا اور کہے گا واللہ! اے میرے رب! میرا گمان تیرے متعلق بہت اچھا تھا' تو اللہ عزوجل فرمائے گا، میں اپنے بندے کے میرے متعلق حسن ظن کے مطابق ہوں۔ (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جیسا کہ ظاہر ہے ایک نامعلوم راوی ہے)

٢٠٣٤- وَعَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((وَالَّذِيْ لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لاَ يُحْسِنُ عَبْدٌ بِاللهِ الظَّنَّ إِلاَّ أَعْطَاهُ ظَنَّهُ وَ ذٰلِكَ بِأَنَّ الْخَيْرَ بِيَدِهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

۲۰۳۴- اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا حسن ظن ہی اسے عطا کر دیتا ہے، کیونکہ ہر قسم کی بھلائی اس کے اختیار میں ہے۔ (طبرانی۔ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

ثواب خوف اللهِ عَزَّوَجَلَّ و خَشْيَتُهُ وخوف عقابه

اللہ عزّوجل سے ڈرنے اس کی خشیت اور اس کے عذاب سے ڈرنے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾ [الانفال : ٢-٤]

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِنْ

ارشاد باری تعالیٰ: "بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور فرمایا سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت ہے اور عزت کی روزی۔"

اور فرمایا: "یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے

۲۰۳۳- آداب بیهقی ص ٤٧٣ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ شعب الایمان میں یہ حدیث نہیں ہے۔

۲۰۳۴- معجم کبیر طبرانی ١٠/١٠ ١٠ میں ابن سعد رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/١٤٨.١٠) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے موقوف ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ البتہ اعمش کی ابن مسعود سے ملاقات نہیں ہے۔"

خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ وَ الَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ وَ الَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ وَ الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَ قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ هُمْ لَهَا سَابِقُونَ﴾ [المؤمنون : ۵۷-۶۱]

رہتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائی حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ [النحل : ۵۰]

اور فرمایا: "اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَ الْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَ يَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النور : ۳۷-۳۸]

اور فرمایا: "اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادہ عطا فرمائے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة : ۱۶-۱۷]

اور فرمایا: "اپنے رب تعالیٰ کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَخْشَ اللهَ وَ يَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [النور : ۵۲]

اور فرمایا: "جو بھی اللہ کی، اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کریں خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں وہی نجات پانے والے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب: ۳۵]

اور فرمایا: "عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ وَ أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ

اور فرمایا: "اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہو گی، یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع

بِالْغَيْبِ وَ جَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾ [ق: ۳۱-۳۵]

کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو' جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو- تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے- یہ وہاں جو چاہیں انہیں کا ہے بلکہ ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے-"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ [الطور: ۲۶-۲۷]

اور فرمایا: "آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں بہت ڈرا کرتے تھے- اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچالیا-"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا فَوَقَاهُمُ اللهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُورًا وَّ جَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَّحَرِيرًا﴾ [الدهر: ۱۰-۱۲]

اور فرمایا: "بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو تنگی' ترشی اور سختی والا ہو گا- پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی اور انہیں اپنے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے-"

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

اس موضوع سے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں

۲۰۳۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكِ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ: مَا

۲۰۳۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی بہت زیادہ گناہ کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کی) پسائی کر دینا، پھر مجھے ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب کرے گا کہ اس جیسا کسی کو نہ کیا ہو، جب وہ فوت ہو گیا تو اسی طرح اس کے ساتھ کیا گیا- اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اپنے اندر موجود (بکھرے ہوئے ذرات) جمع کر دے، اس

۲۰۳۵- صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' باب ذکر عن بنی اسرائیل- صحیح مسلم' کتاب التوبة' باب سعة رحمة الله تعالیٰ-

حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ: خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ: مُخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ)) وَ فِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ: إِذَا مِتُّ فَحَرِّقُونِي [فَحَرِّقُوْهُ] ثُمَّ ذَرُّوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَ نِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا بِهِ مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَ أَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللهُ تَعَالَى لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

نے ذرات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہو گیا- اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہیں اس کارروائی پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ اس نے کہا اے میرے رب! میں تجھ سے ڈر گیا تھا اس نے کہا تیرے خوف نے (مجبور کیا تھا) تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا- ایک اور روایت میں (اس طرح) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ایسے آدمی نے جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی اپنے گھر والوں سے کہا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر آدھے جسم کے ذرات کو خشکی میں اور آدھے کو سمندر میں پھیلا دینا، واللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے اسے پکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا جیسا پوری دنیا میں کسی کو نہ دیا ہو- جب آدمی فوت ہو گیا تو انہوں نے اس کے ساتھ ویسا سلوک کیا جیسے اس نے کہا تھا- اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا، اس نے اپنے اندر (موجود ذرات) اکٹھے کر دیئے اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے اپنے اندر (موجود ذرات) اکٹھے کر دیئے- پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کہا تم نے یہ کیوں کیا؟ اس نے کہا اے میرے رب! تیرے خوف کی بنا پر، کیونکہ تو (مجھے) بہتر جانتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا- (بخاری و مسلم)

۲۰۳۶- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ رَجُلاً كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللهُ مَالاً فَقَالَ لِبَنِيْهِ : لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرُ أَبٍ قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مِتُّ فَاحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ

۲۰۳۶- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بے بہا مال و دولت عنایت کیا، جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ انہوں نے کہا بہترین باپ- اس نے کہا میں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی لہٰذا جب میں

۲۰۳۶- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار۔ صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ۔

اسْحَقُونِيْ ثُمَّ ذَرُونِيْ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ فَقَالَ: مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((رَغَسَهُ)) بفتح الراء و الغين المعجمة جميعا و بالسين المهملة معناه أكثر له منه و بارك له فيه.

فوت ہو جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری پسائی کر دینا، پھر مجھے ذرہ ذرہ کر کے تند و تیز ہوا کے روز اڑا دینا- انہوں نے ایسے ہی کیا- اللہ تعالیٰ نے اسے اکٹھا کیا تو اس سے کہا تمہیں (ایسا کرنے پر) کس چیز نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا- (بخاری و مسلم)

۲۰۳۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ إِجْتَمَعَا عَلَى ذٰلِكَ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ إِمْرَأَةٌ ذَاتَ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ فِي حِفْظِ الْفَرْجِ حَدِيْثُ عُمَرَ فِي قِصَّةِ الْكِفْلِ .

۲۰۳۷- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے تلے رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا- عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مساجد کے ساتھ لٹکا رہتا ہے، ایسے دو آدمی جنہوں نے آپس میں اللہ کے لیے محبت کی، اسی کی خاطر اکٹھے ہوئے اور اسی کی خاطر جدا ہوئے، ایسا شخص جسے حسب و نسب والی خوب صورت عورت نے (بدکاری کے لیے) بلایا تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جس نے اس قدر مخفی طور پر صدقہ کیا کہ بائیں (ہاتھ) کو پتہ نہ چلا کہ دائیں نے کیا کیا ہے اور وہ آدمی جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں- (بخاری، مسلم)

ملاحظہ: عفت و عصمت کے بیان میں کفل کا واقعہ حضرت عمر کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے-

۲۰۳۸- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَ مَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللهِ

۲۰۳۸- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو خائف ہو، وہ سر شام سفر شروع کر دیتا ہے

۲۰۳۷- صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب البکاء من خشیۃ اللہ عزوجل۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل اخفاء الصدقۃ۔

۲۰۳۸- سنن ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (۱۸) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے-

غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللهِ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ: قوله ((أَدْلَجَ)) بإسكان الدال أي سار من أوّل الليل والمعنى أن من خاف الله تعالى شمر في طاعته و سار إليه عجلا مع السابقين من السالكين فإذا مضى ليل المجاهدة وانفجر فجر الآخرة و رأى ما قطعه في سرى سيره من المفاوز و المخاطر و شاهد قرب منزلته من الحبيب وانقطاع من أقعده الكسل و غره الأمل أنشد لسان حاله ((عند الصباح يحمد القوم السرى)).

اور جو سر شام سفر شروع کر دے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے (لوگو!) سن لو اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۰۳۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا أَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۰۳۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل فرمائے گا دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف کی وجہ سے کسی جگہ رویا۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۰۴۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِىْ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: ((وَعِزَّتِيْ لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِيْ خَوْفَيْنِ وَ أَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِيْ فِي الدُّنْيَا أَمِنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ إِذَا أَمِنَنِيْ فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۰۴۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان باتوں میں جو آپ نے اللہ عزوجل سے روایت کیں۔ فرمایا مجھے میری عزت کی قسم ہے، میں اپنے بندے میں دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا۔ اگر اس نے دنیا میں مجھ سے خوف رکھا تو میں اسے قیامت کے دن امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے خوف سے دوچار کروں گا۔ (ابن حبان)

۲۰۴۱- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

۲۰۴۱- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ

۲۰۳۹- سنن ترمذی، كتاب صفة جهنم، باب (۹) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴۰- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۷/۲۔

۲۰۴۱- مستدرك حاكم ۲/۳۵۱ -ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَّقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ تَلَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى أَصْحَابِهِ فَخَرَّ فَتًى مُغْشِيًا عَلَيْهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى فُؤَادِهِ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا فَتَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ)) فَقَالَهَا فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَ مِنْ بَيْنِنَا قَالَ: ((أَوَ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ تَعَالَى ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ﴾)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

جب اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی "اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں" تو ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے سامنے اسے تلاوت کیا (یہ سن کر) ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا- نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کرنے لگا- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نوجوان! کہو لا الہ الا للہ اس نے یہ پڑھا تو آپ نے اسے جنت کی بشارت سنائی- صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ ہم میں سے ہے- آپ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا- ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ﴾ یہ (جنت) اس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور وعید سے خائف ہو گیا- (حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۴۲- وَخَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ بْنُ حِبَّانَ وَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا)) وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتِ الرِّيحُ فَوَقَعَ مَا كَانَ [فِيهَا] مِنْ وَرَقٍ نَخِرٍ وَ بَقِيَ مَا كَانَ مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مَثَلُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) فَقَالَ الْقَوْمُ: اللهُ وَ رَسُولُهُ

۲۰۴۲- حضرت عباس بن عبد المطلبؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے کسی آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے سوکھنے والے درخت کے پتے- (ابوالشیخ ابن حبان) بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ تیز ہوا چلی اور اس درخت کے خشک پتے گر پڑے اور سرسبز پتے باقی رہ گئے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس درخت کی کیا مثال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں- آپ نے فرمایا (اس کی مثال) اس مومن کی مانند ہے جس کے خشیت الٰہی سے رونگٹے کھڑے ہو گئے (اور) اس کے گناہ ختم ہو گئے اور نیکیاں باقی رہ گئیں- (ملاحظہ) قبل ازیں گزشتہ باب

۲۰۴۲- ابوالشیخ کی کتاب نہیں مل سکی- الآداب بیهقی ص ٤٩٥ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

أَعْلَمُ فَقَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَ بَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ فِي قِصَّةِ الثَّلَاثَةِ .

میں حضرت ابوہریرہ کی حدیث تین آدمیوں کے متعلق بیان ہو چکی ہے۔

ثوابُ من بكى من خشية الله تعالى

خشیت الٰہی کی وجہ سے رونے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُوْلِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ﴾ [المائدہ: ۸۳ - ۸۵]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو کہ رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک اور نیکو کاروں کی یہی پاداش ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا وَ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا وَ يَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ﴾ [بني اسرائیل: ۱۰۷-۱۰۹]

اور فرمایا: "جنھیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ بلاشک وشبہ پورا ہو کر رہنے والا ہی ہے۔ وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ ءَادَمَ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ ءَايَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوْا سُجَّدًاوَ بُكِيًّا﴾ [مریم: ۵۸]

اور فرمایا: "یہی ہیں وہ انبیاء جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا اور اولاد ابراہیم و یعقوب ہے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب رب رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔"

۲۰۴۳- وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۲۰۴۳- قبل ازیں حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث بیان ہو چکی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَومَ لاَظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ)) فَذَكَرَ مِنْهُمْ ((وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)).

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا- ان میں آپ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا ذکر فرمایا جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے-

۲۰۴۴- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَ أَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ قَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَ أَمَّا الأَثْرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ أَثَرٌ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۰۴۴- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں- اللہ کے خوف سے (بہنے والے) آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ- رہے دو نشان تو ایک (ہے) اللہ کی راہ میں (چلنے کا) نشان اور (دوسرا ہے) اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کسی فریضہ (کی ادائیگی) کا نشان- (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ حدیث حسن ہے)

۲۰۴۵- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَومَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۲۰۴۵- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہو گئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے، اسے قیامت کے دن عذاب نہیں ہوگا- (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۴۶- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَيْنَانِ لاَ تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَ

۲۰۴۶- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی- (اسے

۲۰۴۳- پہلے بیان ہو چکی ہے-

۲۰۴۴- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب فضل الحرس فی سبیل اللہ۔

۲۰۴۵- مستدرك حاكم ۲۶۰/۴ ۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۲۰۴۶- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۸/۵) میں کہا ہے: "اسے ابویعلیٰ نے (مسند میں) اور طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے- ابویعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث دونوں کے ہاں نہیں مل سکی-

الطَّبَرَانِيُّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((عَيْنَانِ لاَ تَرَيَانِ النَّارَ)).

ابویعلی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ دو آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی۔

۲۰۴۷- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لاَ تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((حَرُمَ عَلَي عَيْنَيْنِ أَنْ تَنَالَهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ الإِسْلاَمَ وَ أَهْلَهُ مِنَ الْكُفْرِ)).

۲۰۴۷- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دے کر رات گزاری۔ (ترمذی' نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

اس حدیث کو حاکم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ دو آنکھوں کو آگ کا چھونا حرام ہے (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے کفر کے مقابلہ میں اسلام اور اہل اسلام کا پہرہ دے کر رات گزاری۔

۲۰۴۸- وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَرُمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ أَوْ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ حَرُمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ ذَكَرَ عَيْنًا ثَالِثَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۲۰۴۸- حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس آنکھ پر دوزخ حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اشکبار ہوئی یا روئی اور اس آنکھ پر بھی دوزخ حرام ہے جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا۔ (احمد' نسائی' حاکم' نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۴۹- وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

۲۰۴۹- حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا دو

۲۰۴۷- سنن ترمذی' کتاب فضائل الجهاد' باب ماجاء في فضل الحرس في سبيل الله۔ مستدرك حاكم ۸۳/۲۔ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں انقطاع ہے۔

۲۰۴۸- مسند احمد ۱۴۳/۴۔ سنن نسائي' كتاب الجهاد' باب ثواب عين سهرت في سبيل الله عزوجل- مستدرك حاكم ۸۳/۲۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۲۰۴۹- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۲۸۸/۵) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس سند میں عثمان بن عطاء خراسانی' متروک ہے۔ دحیم نے اسے ثقہ کہا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔ (طبرانی، اس کی سند گزشتہ حدیث سے مل کر حسن ہے)

۲۰۵۰- وَخَرَّجَ الإِصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ عَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۲۰۵۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ قیامت کے دن رونے والی ہوگی، جو اللہ کی حرام کردہ چیز کے سامنے نیچے رہی اور جو آنکھ اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ جس میں سے اللہ عزوجل کے خوف کی بنا پر مکھی کے سر کے برابر (آنسو) نکلا۔ (اصبہانی)

۲۰۵۱- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَ إِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۰۵۱- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مومن کی آنکھوں سے اللہ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آیا اور اس کے رخسار پر بہہ پڑا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے لیے ضرور حرام کر دیں گے۔ (ابن ماجہ۔ اس کی سند حسن ہے)

۲۰۵۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ [حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ] وَ دُخَانُ

۲۰۵۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کے خوف سے رویا اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں

۲۰۵۰- ترغیب و ترھیب اصبھانی ۲۲٤/۱۔

۲۰۵۱- سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء۔ بوصیری نے زوائد میں کہا: ''اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں حماد بن ابی حمید ضعیف ہے۔''

۲۰۵۲- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی البکاء فی سبیل الله۔ سنن نسائی، کتاب الجهاد، باب فضل من عمل فی سبیل الله۔ مستدرك حاكم ۷۲/۲۔

جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

گے-(ترمذی، نسائی، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۵۳- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ﴾ بَكَى أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى جَرَتْ دُمُوْعُهُمْ عَلَى خُدُوْدِهِمْ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسَّهُمْ بَكَى مَعَهُمْ فَبَكَيْنَا بِبُكَائِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ يُذْنِبُوا لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

۲۰۵۳- حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے، انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ﴾ (کیا تم اس بات (یعنی قرآن مجید پر) تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو روتے نہیں ہو) تو اہل صفہ اس قدر روئے کہ ان کے آنسو رخساروں پر بہہ پڑے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی تو آپ بھی ان کے ساتھ روئے تو آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی روئے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اور نہ گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں داخل ہو گا- اگر وہ (لوگ) گناہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخشے گا- (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

۲۰۵٤- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْخَائِفِيْنَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ بِمَ أَتَّقِي النَّارَ قَالَ: ((بِدُمُوْعِ عَيْنَيْكَ فَإِنَّ عَيْنًا بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ أَبَدًا)).

۲۰۵۴- حضرت زید بن ارقمؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوزخ سے کیسے بچ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے- جو آنکھ اللہ کے خوف سے رو پڑی اسے کبھی (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی- (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الخائفین میں ذکر کیا ہے)

۲۰۵٥- وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا اغْرَوْرَقَتْ

۲۰۵۵- حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی

۲۰۵۳- شعب الایمان بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی- سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب فی فضل البکاء من خشیة اللہ-

۲۰۵۴- ابن ابی الدنیا کی کتاب الخائفین نہیں مل سکی- مسند احمد ۵۰۵/۲ میں ابوہریرہ سے مذکور ہے-

۲۰۵۵- بیہقی کی آداب، مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

عَيْنٌ بِمَائِهَا إِلاَّ حَرَّمَ اللهُ سَائِرَ ذٰلِكَ الْجَسَدَ عَلَى النَّارِ وَلاَ سَالَتْ قَطْرَةٌ عَلَى خَدِّهَا فَيَرْهَقُ ذٰلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَ لاَ ذِلَّةٌ وَ لَوْ أَنَّ بَاكِيًا بَكَى فِي أُمَّةٍ مِنَ الأُمَمِ رُحِمُوا وَ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ لَهُ مِقْدَارٌ وَ مِيزَانٌ إِلاَّالدَّمْعَةُ فَإِنَّهَا يُطْفَأُ بِهَا بِحَارٌ مِنْ نَارٍ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَ فِي إِسْنَادِهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ وَ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَخَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ غَيْرَ مَرْفُوعٍ وَا للهُ أَعْلَمُ.

آنکھ آنسوؤں سے پُر نم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے باقی جسم کو (بھی) آگ کے لیے حرام کر دیتا ہے اور جس رخسار پر آنسو بہہ جائے اسے سیاہی و رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا- اگر اقوام میں سے کسی قوم کا ایک شخص روئے تو ان (سب) پر رحم کیا جاتا ہے- آنسو کے علاوہ ہر چیز کی ایک مقدار اور ترازو ہے، اس کے ذریعے دوزخ کے سمندر بجھا دیئے جاتے ہیں- (بیہقی- یہ روایت مرسل ہے اور اس کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے- دیگر محدثین نے اسے حسن بصری اور خالد بن معدان کے قول کے طور روایت کیا ہے)

۲۰۵۶-[وَعَنِ] الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فَبَكَى رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ شَهِدَكُمُ الْيَوْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوبِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرَّوَاسِيِّ لَغُفِرَ لَهُمْ بِبُكَاءِ هٰذَا الرَّجُلِ وَ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَبْكِي وَ تَدْعُو لَهُ وَتَقُولُ: اللّٰهُمَّ شَفِّعِ الْبَكَّائِيْنَ فِيمَنْ لَمْ يَبْكِ)) خَرَّجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هٰكَذَا جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلاً.

۲۰۵۶- حضرت ہیثم بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا- آپ کے سامنے (بیٹھا ہوا) ایک آدمی رو پڑا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر آج تمہارے ہاں وہ تمام مومن موجود ہوتے جن کے پہاڑوں کے برابر گناہ ہیں تو انہیں اس آدمی کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا، کیونکہ فرشتے (اس کی وجہ سے) رو رہے تھے اور اس کے لیے دعا کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے اللہ رونے والوں کی، نہ رونے والوں کے حق میں سفارش قبول فرما- (بیہقی- نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس طرح مرسل بیان ہوئی ہے)

۲۰۵۷- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۰۵۷- حضرت عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات (کا ذریعہ) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھ اور تمہیں تیرا گھر ہی کافی رہے اور اپنی غلطیوں پر رو- (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۰۵۸- وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۲۰۵۸- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۲۰۵۶- آداب بیهقی ص ٥٠٦ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

۲۰۵۷- سنن ترمذی' کتاب الزهد' باب ماجاء فی حفظ اللسان-

۲۰۵۸- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ٢٨٧-

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَلاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الآيَةَ (وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) فَقَالَ: ((أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتّٰى إِحْمَرَّتْ وَ أَلْفَ عَامٍ حَتّٰى إِبْيَضَّتْ وَ أَلْفَ عَامٍ حَتّٰى إِسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ لاَ يُطْفِي لَهَبُهَا)) قَالَ: وَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَسْوَدُ فَهَتَفَ بِالْبُكَاءِ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الْبَاكِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: ((رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ مَعْرُوْفًا قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَ جَلاَلِيْ وَ ارْتِفَاعِيْ فَوْقَ عَرْشِيْ لاَ تَبْكِيْ عَيْنُ عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا مِنْ مَخَافَتِيْ إِلاَّ أَكْثَرْتُ ضِحْكَهَا فِي الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ نَاجٰى مُوْسٰى بِمِائَةِ أَلْفٍ وَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَ كَانَ فِيْمَا نَاجَاهُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُوْسٰى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعْ لِيَ الْمُتَصَنِّعُوْنَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَ لَمْ يَتَقَرَّبْ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُوْنَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يَتَعَبَّدْ لِيَ الْمُتَعَبِّدُوْنَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَتِيْ)) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَ: ((وَأَمَّا الْبَكَّاؤُوْنَ مِنْ خَشْيَتِيْ فَأُولٰئِكَ لَهُمُ الرَّفِيْقُ الأَعْلٰى لاَ يُشَارَكُوْنَ فِيْهِ)).

نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (اس (دوزخ) کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں) اور فرمایا اس میں ایک ہزار سال ایندھن جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی اور (پھر) ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو وہ سفید ہو گئی اور (پھر) ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو وہ سیاہ ہو گئی (اب) وہ سخت سیاہ ہے، اس کے شعلے بجھائے نہیں جا سکتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی بیٹھا تھا وہ زور زور سے رونا شروع ہو گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے آپ کے سامنے یہ رونے والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حبشہ کا آدمی ہے اور اس کی تعریف کی۔ جبرئیل علیہ السلام کہنے لگے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے مجھے میری عزت و جلال اور اپنے عرش پر بلند ہونے کی قسم ہے کہ جس بندے کی آنکھ میرے خوف کی وجہ سے روئے گی، میں اسے جنت میں زیادہ سے زیادہ ہنساؤں گا۔ (بیہقی)

اس سے قبل حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات کرتے ہوئے ایک لاکھ چار ہزار باتیں کہیں۔ اس مناجات میں یہ بھی تھا کہ اے موسیٰ دنیا سے اعراض کرنے سے بڑھ کر کسی عمل کے ذریعے میرے لیے تصنع اور بناوٹ اختیار کرنے والوں نے تصنع نہیں کیا اور میری طرف سے حرام کردہ چیزوں سے بچنے جیسے عمل کے ذریعے میرا تقرب حاصل کرنے والوں نے تقرب حاصل نہیں کیا اور نہ ہی میری عبادت کرنے والوں نے میرے خوف کی وجہ سے رونے جیسے عمل کے ذریعے میری عبادت کی ہے لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا میرے خوف کی بنا پر

رونے والوں کے لیے ہی رفیق اعلیٰ کا رتبہ ہے جس میں ان کا کوئی شریک نہیں ہوگا۔

ثواب الاخلاص

خلوص نیت کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَ اعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ وَ أَخْلَصُوا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [النساء : ١٤٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہاں جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دین داری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں' اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت اجر دے گا۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَ الْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ﴾ [يوسف : ٢٤]

اور فرمایا: "یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں' بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ [مريم: ٥١]

اور فرمایا: "اس کتاب میں موسیٰ کا ذکر بھی بیان کر وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ [الزمر : ٣]

اور فرمایا: "خبردار اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے۔"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ ذَٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾. [البينه : ٥]

اور فرمایا: "انہیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خاص رکھیں' ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی دین درست اور مضبوط ہے۔"

٢٠٥٩- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَارَقَهَا وَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ)) رَوَاهُ ابْنُ

۲۰۵۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ وحدہ لاشریک سے مخلص ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گا وہ اس حال میں رخصت ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو گا۔ (ابن ماجہ،

۲۰۵۹- سنن ابن ماجه' مقدمه' باب في الايمان- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند ضعیف ہے" مستدرك حاكم ٣٣٢/٢- ذہبی نے کہا ہے: حدیث کا ابتدائی حصہ مرفوع ہے اور باقی مدرج ہے۔

مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۲۰۶۰–وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ بُعِثَ إِلَى الْيَمَنِ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِيْ قَالَ: ((أَخْلِصْ دِيْنَكَ يَكْفِيْكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۲۰۶۰- حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے خصوصی نصیحت فرمائیں- آپ نے فرمایا دین میں اخلاص پیدا کر، تجھے تھوڑا عمل بھی کافی رہے گا-(حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۶۱- وَعَنْ مُسْعَدِ بْنِ صَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلَى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا تُنْصَرُ هَذِهِ الأُمَّةُ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَ إِخْلَاصِهِمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْبُخَارِيُّ بِدُوْنِ ذِكْرِ الإِخْلَاصِ .

۲۰۶۱- مسعد بن صعب نے اپنے باپ (صعبؓ) سے روایت کیا ہے، ان کا خیال تھا کہ انہیں اپنے سے کمزور صحابہ کرام پر برتری حاصل ہے- انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس امت کی مدد ان میں سے کمزوروں کے ساتھ ان کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی بنا پر ہوتی ہے-(نسائی، بخاری نے اسے اخلاص کے بغیر ذکر کیا ہے)

۲۰۶۲–وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طُوْبَى لِلْمُخْلِصِيْنَ أُولَئِكَ مَصَابِيْحُ الْهُدَى تَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ)).

۲۰۶۲- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اخلاص سے کام کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے- یہ لوگ چراغ ہدایت ہیں، ان کے ذریعے ہر سیاہ فتنہ چھٹ جاتا ہے-(بیہقی)

۲۰۶۳– وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ

۲۰۶۳- حضرت زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور

۲۰۶۰- مستدرک حاکم ۳۰۶/۴ـ ذہبی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح نہیں ہے-

۲۰۶۱- صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاءـ سنن نسائی کتاب الجهاد، باب الاستغفار بالضعیف۔

۲۰۶۲- آداب بیهقی ص ۵۰۳ میں حضرت عمر بن خطاب سے مذکور ہے-

۲۰۶۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵/۲ـ سنن ابو داؤد، کتاب العلم، باب فی فضل نشر العلم۔ سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۲۰۶/۳ـ سنن ابن ماجه، مقدمه، باب من بلغ علماً۔

اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَ مُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَ لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَ مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَ جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَ مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللهُ أَمْرَهُ وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه بِالْاِخْتِصَارِ.

دوسروں تک پہنچائی۔دین کی سمجھ حاصل کرنے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اسے اپنے سے زیادہ سمجھ دار آدمی کی طرف لے جاتے ہیں اور بہت سے حاصل کرنے والے خود سمجھ نہیں سکتے۔تین کام ایسے ہیں جن میں کسی مسلمان کا دل بخل نہیں کرتا، اللہ کے لیے خالص ہو کر عمل کرنا، ارباب حل و عقد کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہنا۔کیونکہ ان کی دعا بعد والوں تک پہنچتی ہے اور جس شخص نے دنیا کو اپنا مقصد بنالیا اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو منتشر کر دے گا اور جس نے اپنی غربت کو مد نظر رکھا اسے دنیا میں وہی کچھ ملے گا جو اس کے لیے لکھا جا چکا ہے اور جس نے آخرت کو مقصد بنالیا اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ سنوار دے گا اور اس کے دل میں استغنا پیدا کر دے گا۔دنیا اپنی مرضی کے علی الرغم اس کی طرف آئے گی۔(یہ ابن حبان کی روایت ہے۔ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٢٠٦٤- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَهُوَ مِمَّنْ اُخْتُلِفَ فِي صُحْبَتِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُوْلُ: أَنَا خَيْرُ شَرِيْكٍ فَمَنْ أَشْرَكَ مَعِيَ شَرِيْكًا فَهُوَ لِشَرِيْكِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْلِصُوا أَعْمَالَكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا خَلَصَ لَهُ)).

۲۰۶۴- حضرت ضحاک بن قیس (ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں بہتر حصہ دار ہوں، جو شخص (کسی کام میں) میرے ساتھ کسی کو حصہ دار بناتا ہے وہ (کام) میرے شریک کے لیے ہوتا ہے، اے لوگو! خالصتاً میرے لیے عمل کرو اللہ تبارک وتعالیٰ صرف وہ عمل قبول کرتا ہے جو خالصتاً اس کے لیے ہوں۔(بزار، اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

٢٠٦٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ أَيْضًا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ

۲۰۶۵- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے

۲۰۶۴- مسند بزار (کشف الاستار) ٢١٧/٤۔

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلاَّ مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللهِ)).

وہ (بھی) ملعون ہے، سوا ایسے عمل کے جو میری رضاجوئی کے لیے کیا جائے- (طبرانی، اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

٢٠٦٦- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلاً غَزَا يَلْتَمِسُ الآخِرَةَ وَ الذِّكْرَ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لاَيَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلاَّ مَا كَانَ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ.

٢٠٦٦- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس آدمی کو کیا ملے گا جو آخرت اور شہرت (دونوں) کی خاطر جہاد کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کچھ بھی نہیں ملے گا- اس آدمی نے یہ (سوال) تین دفعہ دوہرایا- رسول اللہ ﷺ فرماتے رہے کہ اسے کچھ بھی نہیں ملے گا- پھر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل صرف ایسے عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص نیت ہو کر اس کی رضاجوئی کے لیے کیا جائے- (ابوداود، نسائی)

٢٠٦٧- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْطَلَقَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَاهُمُ الْمَبِيْتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا: إِنَّهُ لاَ يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلاَّ أَنْ تَدْعُوا اللهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَ كُنْتُ لاَ أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلاً وَ لاَ مَالاً فَنَأَى بِيْ طَلَبُ شَجَرٍ يَوْمًا فَلَمْ أَرُحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا

٢٠٦٧- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں تین آدمی سفر میں نکلے- ایک غار تک پہنچے تو رات کا وقت ہو گیا اور وہ اس میں داخل ہو گئے- پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس نے غار (کے منہ) کو بند کر دیا- انہوں نے کہا کہ تمہیں اس پتھر سے صرف یہ چیز نجات دلا سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو- ان میں سے ایک آدمی نے کہا اے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے اہل و عیال اور جانوروں کو دودھ نہیں پلایا کرتا تھا- ایک روز میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا- جب میں شام کے وقت ان کے پاس پہنچا تو وہ سو

٢٠٦٥- ہیثمی نے مجمع الزوائد (١٠/٢٢٢) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں خداش بن مہاجر ضعیف ہے اور باقی رواۃ ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

٢٠٦٦- سنن ابو داؤد' کتاب الجهاد' باب فی من یغزو ویلتمس الدنیا میں معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں کے حوالے سے مروی ہے- سنن نسائی ' کتاب الجهاد' باب من غزا یلتمس الاجر والذکر-

غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلاً أَوْ مَالاً فَلَبِثْتُ وَ الْقَدَحُ عَلَى يَدِي أَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتَّى بَرِقَ الْفَجْرُ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِيْ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لاَيَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَالَ الآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا وَ امْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لاَ أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلاَّ بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَ هِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ تَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَ أَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَ ذَهَبَ

چکے تھے- میں نے ان کے لیے دودھ دوھا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ان سے پہلے اپنے اہل و عیال اور جانوروں کو دودھ پلاؤں لہٰذا میں نے انتظار شروع کر دیا- پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کر رہا تھا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی- ایک روایت میں ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے میرے قدموں میں بلک رہے تھے- وہ دونوں بیدار ہوئے اور انہوں نے دودھ پیا- اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہم سے اس پتھر کی مصیبت کو دور فرما- (اس طرح) وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے- نبی کریم ﷺ نے فرمایا دوسرے نے کہا اے اللہ! میری ایک پھوپھی زاد بہن تھی جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیاری لگتی تھی- میں نے اس سے برائی کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا- ایک دفعہ قحط سالی ہوئی تو وہ میرے پاس آئی- میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ خلوت کا موقعہ دے گی- اس نے یہ بات منظور کر لی- جب میں نے اس پر قابو پا لیا تو وہ کہنے لگی میں تمہیں ناحق طور پر مہر توڑنے کی اجازت نہیں دوں گی، لہٰذا میں نے اس کے ساتھ برا عمل کرنے سے گھٹن محسوس کی اور میں اس سے باز آ گیا، حالانکہ وہ سب لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی اور جو سونا میں نے اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا- اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضاجوئی کے لیے کیا تھا تو ہم سے ہماری مصیبت کو دور فرما تو پتھر (مزید) پیچھے ہٹ گیا لیکن اب بھی وہ اس میں سے نکل نہیں سکتے تھے- نبی کریم ﷺ نے

۲۰۶۷- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار- صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب قصۃ اصحاب الغار الثلاثۃ-

فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ [أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِيْ فَقُلْتُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ الرَّقِيْقِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ] لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ: إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُوْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((لَاأَغْبِقُ)) هو بفتح الهمزة و إسكان الغين المعجمة و كسر الباء معناه لا أُقَدِّمُ عليهما في الغبوق أحدا و ((الْغَبُوقُ)) بفتح الغين هو ما يُشْرَبُ بالعشي و قوله: ((يَتَضَاغَوْنَ)) بضاد و غين معجمتين معناه يضجون من الجوع: و ((السَّنَة)) هي العام [الْمَقْحطُ] الذي لم تنبت الأرض فيه شيئا و قولها ((تَفُضُّ الْخَاتَمَ)) هو بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ مُشَدَّدَةٍ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْجِمَاعِ. واعلم -وَفَّقَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ- أَنَّ الشَّرْطَ الْعَامَ فِي قَبُولِ جَمِيْعِ أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ والفوز بأجرها و ثوابها هُوَ الاخلاصُ و كُلُّ عملٍ لا يَصْدُرُ عن أخلاص فهو إلى الهلاك أقرب و قد قال سيدنا سهل بن عَبْدِ اللهِ التستري رحمه الله تعالى: العلم كُلُّهُ دنيا و الآخرة منه

فرمایا تیسرا کہنے لگا اے اللہ! میں نے کئی مزدور رکھے تھے اور میں نے انہیں مزدوری (بھی) دی، البتہ ایک آدمی اپنا حق چھوڑ کر چلا گیا- میں اس کی مزدوری کو (تجارت وغیرہ کے ذریعے) بڑھاتا رہا یہاں تک کہ اس سے بہت زیادہ دولت جمع ہو گئی- کافی عرصے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دو- میں نے اسے کہا (یہ) جو اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام تمہیں نظر آ رہے ہیں- یہ سب تمہاری مزدوری ہے- وہ کہنے لگا اے اللہ کے بندے میرے ساتھ مذاق نہ کر- میں نے کہا میں تم سے مذاق تو نہیں کر رہا- اس نے وہ سب کا سب مال لیا اور لے کر چلا گیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا- اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضاجوئی کے لیے کیا تھا تو تو ہماری مصیبت دور فرما- وہ پتھر مکمل طور پر ہٹ گیا- وہ نکلے اور انہوں نے اپنی راہ لی- (بخاری مسلم)

(ملاحظہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق بخشے، یہ بات ذہن نشین رہے کہ اخلاص تمام قسم کے نیک اعمال کی قبولیت اور ان کا اجر و ثواب حاصل کرنے کی عمومی شرط ہے- اخلاص کے بغیر سرانجام پانے والا ہر عمل تباہی اور بربادی کے نزدیک ترین ہوتا ہے- ہمارے محسن سہل بن عبداللہ تستریؒ فرمایا کرتے تھے کہ علم تو سب کا سب دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور اس میں سے آخرت تو عمل ہے اور اس طرح عمل سب کا سب بے وقعت ہے ماسوا اس کے جو اخلاص کے ساتھ سرانجام دیا جائے، نیز فرماتے ہیں کہ علماء کے علاوہ سب لوگ بے جان ہیں اور علماء بھی سب کے سب بے ہوش ہیں ماسوا ان کے جو با عمل ہیں اور عمل کرنے والے سب کے سب دھوکے میں ہیں ماسوا ان کے جو مخلص ہیں اور

العمل و العمل كله هباءُ إلا بالاخلاص. و قال أيضا النَّاسُ موتى إلا العلماءُ و العلماء سَكَارَى إلاَّ العاملين و العاملون مغرورُون إلا الْمُخْلِصِيْنَ و المخلِصُون على وجل حتى يُعْلَمَ مَا يُخْتَمُ لَهُمْ بِهِ. فان اردت احراز الثواب و حسن المآب فاجتهد في الاخلاص وقد اختلفت أقوال المشايخ رحمهم الله تعالى فِيه اختلافا كثيرا ليس هذا الكتاب محلا لِبَسْطِهِ وكل واحد منهم عَبَّرَ بسحب ذَوْقِهِ وَ رَتَّبَ شهوده و إن اردت والقوف على ذلك فاطلبه من كتب التَّصَوُّفِ كقوت القلوبِ و إحياء علوم الدِّيْنِ و نحوِهِمَا. و إن أَخَذَ الله بِيَدِكَ و وَفَّقَكَ للأعمال الصالحاتِ و رقى هَمَّتَكَ عن الالتِفَاتِ إلى ثَوَابِهَا و جعل قصدك بهاوجهه الكريم لا خوفًا من الجحيم ولا رجاء دار النَّعيم فقد وَفَّقَكَ لأَعْلَى رتب الاخلاص وجعلك من عباده المقربين الخواص ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم و بالله التوفيق.

مخلص اس وقت تک خطرے میں ہیں جب تک ان کے انجام کا علم نہ ہو جائے، لہٰذا اگر تم حصول ثواب اور انجام بخیر چاہتے ہو تو اخلاص کی کوشش کرو۔
اخلاص کے متعلق بھی مشائخ کے مختلف نظریے ہیں جن کی تفصیل اس کتاب کا موضوع نہیں ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے ذوق اور مشاہدے کے مطابق اسے بیان کیا ہے۔ اگر تمہیں تفصیل مطلوب ہو تو قوت القلوب اور احیاء علوم الدین جیسی کتب تصوف کی طرف رجوع کرو، اگر اللہ تعالیٰ تمہارا ہاتھ پکڑے اور تمہیں نیک اعمال کی توفیق دے اور تمہاری نیت ان کے ثواب سے ہٹا کر اپنی رضا و خوشنودی بنا دے، نہ دوزخ کا خوف اس کے پس پشت ہو اور نہ جنت کی امید، تو تمہیں اخلاص کے اعلیٰ ترین مرتبے کی توفیق ملے گی اور تمہیں اس ذات اقدس نے اپنے خاص مقرب بندوں میں سے بنا لیا اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے نصیب فرمائے وہ فضل عظیم کا مالک ہے وباللہ التوفیق

باب صفة دار الثّواب

جنت کا منظر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا إِنَّ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضا مندی کی اور جنتوں کی ان کے لیے وہاں دوامی نعمت ہے' وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے

اللّٰہَ عِنْدَہٗ أَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ [التوبہ: ۲۱-۲۲]

ہیں 'اللہ تعالیٰ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ادْخُلُوْھَا بِسَلَامٍ ءَامِنِیْنَ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ لَا یَمَسُّھُمْ فِیْھَا نَصَبٌ وَّ مَا ھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ﴾ [الحجر: ۴۵-۴۸]

اور فرمایا: "پرہیز گار لوگ جنتی باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ سلامتی اور امن کے ساتھ یہاں آجاؤ۔ ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دیں گے بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکال دیئے جائیں گے۔"

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿إِنَّ الَّذِیْنَ ءَامَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ إِنَّا لَا نُضِیْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا أُولٰٓئِكَ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْأَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ إِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْأَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا﴾ [الکہف: ۳۰-۳۱]

اور فرمایا: "یقیناً جو لوگ ایمان لائیں نیک اعمال کریں ہم تو کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے انکے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں۔ ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿ھٰذَا ذِكْرٌ وَ إِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّھُمُ الْأَبْوَابُ مُتَّكِئِیْنَ فِیْھَا یَدْعُوْنَ فِیْھَا بِفَاكِھَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّ شَرَابٍ وَ عِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ھٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ إِنَّ ھٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ﴾ [ص: ۴۹-۵۴]

اور فرمایا: "یقین مانو کہ پرہیز گاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔ یعنی ہمیشگی والی جنتیں جن کے دروازے انکے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں بافراغت تکیے لگائے بیٹھے ہوئے طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کی شرابوں کی فرمائشیں کر رہے ہیں اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر کم سن حوریں ہوں گی۔ یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کیا جاتا تھا۔ بے شک یہ روزیاں خاص ہمارا عطیہ ہیں جن کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔"

وَ قَالَ تَعَالَی: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِيْ مَقَامٍ أَمِیْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ إِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ كَذٰلِكَ

اور فرمایا: "بے شک اللہ سے ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے'

وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ءَامِنِيْنَ لاَ يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوتَ إِلاَّ الْمَوْتَةَ الأُولَى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾[الدخان: ٥١-٥٧]

یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے- دلجمعی کے ساتھ وہاں ہر طرح کے میووں کی فرمائش کرتے ہوں گے وہاں وہ موت چکھنے کے نہیں ہاں پہلی موت جو وہ مر چکے' انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی سزا سے بچا دیا یہ صرف تیرے رب کا فضل ہے- یہ بہت بڑی کامیابی ہے-"

وَقَالَ تَعَالَى:﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَ أَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِلشَّارِبِيْنَ وَ أَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَّ لَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ﴾ [محمد : ١٥]

اور فرمایا: "اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے' یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کو بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں-"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ ثُلَّةٌ مِّنَ الأَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الأخِرِيْنَ عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِيْنَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ بِأَكْوَابٍ وَّ أَبَارِيْقَ وَ كَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لاَّ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَ لاَ يُنْزِفُونَ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ وَحُورٌ عِيْنٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُونَ لاَ يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلاَ تَأْثِيْمًا إِلاَّ قِيْلاً سَلاَمًا سَلاَمًا وَأَصْحَابُ الْيَمِيْنِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِيْنِ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُودٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ وَّ مَاءٍ مَّسْكُوبٍ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لاَ مَقْطُوعَةٍ وَّ لاَ مَمْنُوعَةٍ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ

اور فرمایا: "بہت بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہو گا اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے- یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے- ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ ہی رہیں گے- آمد و رفت کریں گے آبخورے اور آفتابے لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پر ہو- جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فتور آئے اور ایسے میوے لیے ہوئے جو ان کی پسند کے ہوں اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں- جو اچھوتے موتیوں کی طرح ہیں- یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا- نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات- صرف سلام ہی سلام کی آواز ہو گی اور داہنے ہاتھ والے کیا ہی اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے وہ کانٹوں بغیر کی بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانیوں اور بکثرت پھلوں' جو نہ ختم ہوں نہ

إِنشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ﴾ [الواقعة:١٣-٣٧]

روک لیے جائیں اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے - ہم نے ان کی بیویوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے انہیں کنواریاں کر دی ہیں' وہ محبوبہ اور ہم عمر ہیں' دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہیں' جم غفیر ہے اگلوں میں سے اور بہت بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے -"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ [الحاقة:١٩-٢٤]

اور فرمایا: "سو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو - مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے - پس وہ ایک خاطر خواہ زندگی میں ہو گا - بلند و بالا جنت میں - جس کے میوے جھکے پڑتے ہوں گے - (ان سے کہا جائے گا) کہ کھاؤ پیو سہتا پچتا اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے -"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا

اور فرمایا: "پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی اور انہیں اپنے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے - وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے' نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی - ان جنتوں کے سایے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے میوے اور گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے - شیشے بھی چاندی کے جن کو ساقی نے اندازے سے ناپ رکھا ہو گا اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی طونی زنجبیل کی ہو گی - جو جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے - اور ان کے ارد گرد گھومتے پھرتے ہیں وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں - جب تو انہوں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں - تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا - ان کے

إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوْرًا﴾ [الدهر : ۱۱-۲۲]

جسموں پر سبز مہین اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا- (کہا جائے گا کہ) یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوششوں کی قدر دانی-"

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَّاتَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ وَ أَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ وَ نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ﴾ [الغاشيه: ۸-۱۶] وَالْآيَاتُ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ كَثِيرَةٌ جِدًّا.

اور فرمایا: "بہت سے چہرے اس دن تر و تازہ اور آسودہ حال ہوں گے' اپنے اعمال سے خوش ہوں گے بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے' جہاں کوئی بے ہودہ بات کان میں نہ پڑے گی- جہاں چشمے جاری ہوں گے اور اونچے اونچے تخت ہوں گے اور آبخورے رکھے ہوئے ہوں گے اور ایک قطار میں لگے ہوئے تکیے ہوں گے اور مخملی مسندیں پھیلی پڑی ہوں گی-" جنت کی نقشہ کشی کے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں-

۲۰۶۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ إِقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۰۶۸- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے- چاہتے ہو تو پڑھو "یعنی کسی متنفس کو علم نہیں ہے کہ ان (نیک بندوں) کے لیے ان کے عمل کا کتنا بدلہ ہے-" (بخاری' مسلم)

۲۰۶۹- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَمَّاخَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ خَلَقَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ

۲۰۶۹- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی نعمتیں پیدا فرمائیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں اور کسی فرد و بشر کے دل میں ان کا خیال نہیں آیا- اس کے بعد اسے کہا

۲۰۶۸- صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' باب ماجاء فی صفة الجنة وانهامخلوقة۔ صحیح مسلم' کتاب الجنة وصفة نعيمها' باب (۵۱)۔

۲۰۶۹- معجم کبیر طبرانی ۱۸۴/۱۱۔

قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِيْ فَقَالَتْ : قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((خَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ وَ دَلّٰى فِيْهَا ثِمَارَهَا وَشَقَّ فِيْهَا أَنْهَارَهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِيْ فَقَالَتْ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَ: وَعِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَا يُجَاوِرُنِيْ فِيْكَ بَخِيْلٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

کہو (کیا کہتی ہو) اس نے کہا مومن کامیاب ہو گئے- ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس میں پھل لٹکائے اور نہریں جاری کیں- پھر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا بتاؤ (کیا بات ہے) اس نے کہا مومن کامیاب ہو گئے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جاہ و جلال کی قسم ہے، کوئی بخیل میرے پڑوس میں تیرے اندر نہیں رہ سکے گا-

(طبرانی، اس کی سند اچھی ہے)

۲۰۷۰- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ فِي الْجَنَّةِ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷۰- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ نعم و ناز میں ہو گا- وہ ناامید نہیں ہو گا- اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی- جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے- (مسلم)

۲۰۷۱- وَعَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ: ((لَبِنَةُ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةُ فِضَّةٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَ حَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْيَاقُوْتُ وَ تُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَ لَا يَمُوْتُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ: ((الْمِلَاطُ)) بكسر الميم و بالطاء المهملة هو ما يجعل بين ساقى البناء كالطين و نحوه.

۲۰۷۱- انہی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمیں جنت کے متعلق بتائیں، اسے کس چیز کے ساتھ بنایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی- اس کا گارا کستوری کا ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے- جو شخص اس میں داخل ہو گا وہ نعمت و ناز میں ہو گا- وہ ناامید نہیں ہو گا- ہمیشہ رہے گا- اسے موت نہیں آئے گی، نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی ختم ہو گی-

(ترمذی، ابن حبان)

۲۰۷۲- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَ

۲۰۷۲- حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ

۲۰۷۰- صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها، باب فی صفات الجنة وأهلها۔

۲۰۷۱- سنن ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعیمها، ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث قوی نہیں ہے- صحیح ابن حبان (موارد الظمآن) ص ٦٥٢۔

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا أَبَدًا وَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبَاسُوْا أَبَدًا)) ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا، تم صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم زندہ رہو گے، تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، تم سدا جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، تم نعم و ناز میں رہو گے کبھی مایوس نہیں ہو گے اور یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (مسلم)

۲۰۷۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَحَاطَ حَائِطَ الْجَنَّةِ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ شَقَّقَ فِيهَا الْأَنْهَارَ وَ غَرَسَ الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا قَالَتْ: طُوبَى لَكِ مَنَازِلَ الْمُلُوكِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَزَّارُ مَرْفُوعًا وَ الْمَوْقُوفُ أَصَحُّ.

۲۰۷۳- حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے جنت کی بیرونی دیوار اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پھر اس میں نہریں چلائیں اور درخت لگائے- جب فرشتوں نے اس کی خوب صورتی کو دیکھا تو انہوں نے کہا اے بادشاہوں کی سرزمین! تمہیں مبارک ہو- (طبرانی، بزار، اس حدیث کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے)

۲۰۷٤- وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَلَا هَلْ مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَرَبِّ

۲۰۷۴- حضرت کریب سے روایت ہے، انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص جنت کے لیے کمربستہ ہے؟ جنت میں کوئی خطرہ

۲۰۷۲- صحیح مسلم' کتاب الجنة وصفة نعيمها' باب الغارید خلها الجبارون۔

۲۰۷۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۸۹/۴۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۹۷/۱۰) میں کہا ہے: "اسے بزار نے مرفوع بھی روایت کیا ہے اور موقوف بھی اور طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے- موقوف کے راوی صحیح بخاری والے ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۲۰۷۴- سنن ابن ماجه' کتاب الزهد' باب صفة الجنة۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند پر اعتراض ہے۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۹۲/۴ میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۳۸/۹۔

الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأْلَأُ وَ رَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهْرٌ مُطَّرِدٌ وَ ثَمَرَةٌ نَضِيجَةٌ وَ زَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ وَمَقَامٌ فِي أَبَدٍ فِي دَارٍ سَلِيمَةٍ وَ فَاكِهَةٍ خُضْرَةٍ وَ حَبْرَةٍ وَ نِعْمَةٍ فِي مَحِلَّةٍ عَالِيَةٍ بَهِيَّةٍ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا قَالَ : ((قُولُوا : إِنْ شَاءَ اللهُ)) قَالَ الْقَوْمُ : إِنْ شَاءَ اللهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه و الْبَزَّار وَ ابْنُ حِبَّانَ.

نہیں ہے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ تو چمکتا ہوا نور ہے اور لہلہاتا ہوا خوشبودار پودا ہے۔ مضبوط محل ہے، بہتی ہوئی نہر ہے، پکی ہوئی کھجور ہے اور انتہائی خوبصورت بیوی ہے اور بے شمار لباس ہیں اور پرامن گھر، پھل دار سبزہ زار، نعمت و ناز والی' عالی شان اور بلند و بالا جگہ والے گھر کی ابدی رہائش (گاہ ہے) صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ہم اس کے لیے کمربستہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہو ان شاء اللہ لوگوں نے کہا ان شاء اللہ۔ (ابن ماجہ، بزار، ابن حبان)

۲۰۷۵ - وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ صِفَةِ الْجَنَّةِ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَلَقَ اللهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ لَبِنَةً مِنْ دُرَّةٍ [بَيْضَاءَ] وَ لَبِنَةً مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ وَ لَبِنَةً مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ مِلَاطُهَا مِسْكٌ وَ حَشِيشُهَا الزَّعْفَرَانُ حَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ تُرَابُهَا الْعَنْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَهَا : إِنْطِقِي قَالَتْ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: وَ جَلَالِي لَا يُجَاوِرُنِي فِيكِ بَخِيلٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾)).

۲۰۷۵- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک کے ساتھ بنایا ہے۔ ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور ایک سرخ یاقوت کی اور تیسری سبز زبرجد کی۔ اس کا سیمنٹ کستوری ہے، اس کا گھاس زعفران ہے، اس کی کنکریاں موتی ہیں، اس کی مٹی عنبر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کرنے کے بعد فرمایا بولو (کیا کہتی ہو؟) اس نے کہا مومن کامیاب ہو گئے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا میرے پڑوس میں تیرے اندر کوئی بخیل نہیں رہ سکے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ جو شخص دل کے بخل سے بچ گئے وہی کامیاب ہیں۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب صفۃ الجنۃ میں باسند ذکر کیا ہے)

۲۰۷۶ - وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْضُ الْجَنَّةِ بَيْضَاءُ عَرْصَتُهَا صُخُورُ الْكَافُورِ وَ قَدْ أَحَاطَ

۲۰۷۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کی زمین سفید ہے، اس کے میدانوں میں کافور کی چٹانیں ہیں، اسے کستوری نے ریت کے ٹیلوں کی طرح گھیرا ہوا ہے، اس میں بہتی

۲۰۷۵- مسند بزار (کشف الاستار ۱۹۵/٤) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے اور ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں ملی۔

۲۰۷۶- مسند بزار (کشف الاستار ۱۹۰/٤)۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

بِهِ الْمِسْكُ مِثْلُ كُثْبَانِ الرَّمْلِ فِيهَا أَنْهَارٌ مُطَّرِدَةٌ فَيَجْتَمِعُ فِيهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ أَدْنَاهُمْ وَ آخِرُهُمْ فَيَتَعَارَفُونَ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحَ الرَّحْمَةِ فَتَهِيجُ عَلَيْهِمْ رِيحَ الْمِسْكِ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى زَوْجَتِهِ وَ قَدْ ازْدَادَ حُسْنًا وَطِيبًا فَتَقُولُ: لَقَدْ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي وَ أَنَا بِكَ مُعْجَبَةٌ وَ أَنَا بِكَ الْآنَ أَشَدُّ إِعْجَابًا)) (قُلْتُ) كُلُّ مَا تَرَاهُ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ [فِي هَذَا الْبَابِ] مَعْزُوًّا إِلَى ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا فَهُوَ مِمَّا [قد] ذَكَرَهُ فِي كِتَابِ صِفَةِ الْجَنَّةِ.

ہوئی نہریں ہیں، اہل جنت چھوٹے سے لے کر بڑے تک اس میں اکٹھے ہو کر ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے- اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا بھیجے گا تو کستوری کی ہوا کے جھونکے شروع ہو جائیں گے (جب) مرد اپنی بیوی کے پاس جائے گا تو اس کا حسن و جمال اور خوشبو دوبالا ہو چکے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ جب تم میرے پاس سے گئے تو میں تمہیں پسند کرتی تھی اور اب جب تم واپس آئے ہو تو میری محبت اور بڑھ گئی ہے- (ابن ابی الدنیا) ملاحظہ: صفۃ الجنت میں بیان کی گئی وہ تمام روایات جو ابن ابی الدنیا کی طرف منسوب ہوں گی، انہیں ابن ابی الدنیا نے اپنی تصنیف کتاب صفۃ الجنتہ میں ذکر کیا ہے-

۲۰۷۷- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۰۷۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار یا فرمایا سات لاکھ افراد ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ پہلے کے ساتھ ہی آخری فرد جنت میں چلا جائے گا- ان کے چہرے بدر منیر کی طرح ہوں گے- (بخاری مسلم)

۲۰۷۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَ لَا يَتَمَخَّطُونَ وَ لَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ

۲۰۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروپ والوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے- انہیں اس میں نہ تھوک آئیگی اور نہ کھنگار اور نہ ہی پاخانہ آئے گا- ان کے برتن سونے کے، کنگھیاں سونے اور چاندی

۲۰۷۷- صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طائفۃ من المسلمین الجنۃ بغیر حساب والعذاب۔

۲۰۷۸- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم و ذریتہ۔ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا۔ باب فی صفات الجنۃ وأھلھا۔

وَ مَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَ رَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا إِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَ لَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَ عَشِيًّا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ ((الْأَلُوَّةُ)) بفتح الهمزة وضمها و بضمّ اللام و تشديد الواو و فتحها اسم للعود الذي يُتَبَخَّرُ بِهِ: قوله ((تَلِجُ)) أي تدخل.

کی، پسینہ کستوری کا ہو گا- ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی- حسن و جمال کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کی مخ گوشت کے باہر سے نظر آ رہی ہو گی- ان کا نہ تو باہمی اختلاف ہو گا اور نہ دلوں میں بغض- ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے- صبح و شام تسبیح بیان کریں گے- (بخاری، مسلم)

۲۰۷۹- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: وَ لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا ((أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷۹- حضرت عقبہ بن غزوانؓ سے روایت ہے، انہوں نے خطبے کے دوران کہا کہ (آپ ﷺ) نے ہمارے سامنے بیان فرمایا جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کی درمیانی مسافت چالیس سال (میں طے ہونے والے) فاصلے کے برابر ہے اور اس پر ایک روز ایسا آئے گا کہ وہ بھیڑ کی وجہ سے کھچا کھچ ہو گا- (مسلم)

۲۰۸۰- وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يُرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ إِنَّ رِيْحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۰۸۰- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ناحق طور پر کسی ذمی کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا جب کہ اس کی خوشبو پانچ سو سال (میں طے ہونے والی) مسافت سے آتی ہے- (ابن حبان)

۲۰۸۱- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رِيحُ الْجَنَّةِ يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ

۲۰۸۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی خوشبو ہزار سال (میں طے ہونے والے) فاصلے سے آتی ہے- لیکن اسے (والدین کا) نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا

۲۰۷۹- صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب اثبات حوض بنینا ﷺ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

۲۰۸۰- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۳/۷-

۲۰۸۱- معجم کبیر طبرانی ۲۱۸/۲ میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

وَ ا للّٰهِ لاَ يَجِدُهَا عَاقٌّ وَ لاَقَاطِعُ رَحِمٍ)).

نہیں سونگھ سکے گا۔(طبرانی)

۲۰۸۲- وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمُرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((يُسَاقُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا انْتَهَوْا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا وَجَدُوا عِنْدَهُ شَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ سَاقِهَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ فَعَمَدُوا إِلَى إِحْدَاهُمَا كَأَنَّمَا أُمِرُوا بِهَا فَشَرِبُوا مِنْهَا فَأَذْهَبَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ مِنْ أَذًى أَوْ قَذًى أَوْ بَأْسٍ ثُمَّ عَمَدُوا إِلَى الأُخْرَى فَتَطَهَّرُوا مِنْهَا فَجَرَتْ عَلَيْهِمْ بِنَضْرَةِ النَّعِيمِ فَلَنْ تُغَيَّرَ أَبْشَارُهُمْ أَوْ تَغَيَّرَ بَعْدَهَا أَبَدًا وَلَنْ تَشْعَثَ أَشْعَارُهُمْ كَأَنَّمَا دُهِنُوْا بِالدُّهَانِ ثُمَّ انْتَهَوْا إِلَى خَزَنَةِ الْجَنَّةِ فَقَالُوا: سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ قَالَ: ثُمَّ يَلْقَاهُمْ أَوْ تَلْقَاهُمُ الْوِلْدَانُ يُطِيْفُوْنَ بِهِمْ كَمَا يُطِيْفُ الْوِلْدَانُ أَهْلَ الدُّنْيَا بِالْحَمِيْمِ يُقْدَمُ مِنْ غَيْبَتِهِ فَيَقُوْلُوْن: أَبْشِرْ بِمَا أَعَدَّ ا للّٰهُ لَكَ مِنَ الْكَرَامَةِ قَالَ : يَنْطَلِقُ غُلاَمٌ مِنْ أُولَئِكَ الْوِلْدَانِ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُوْلُ: قَدْ جَاءَ فُلاَنٌ بِاسْمِهِ الَّذِيْ يُدْعَى بِهِ فِي الدُّنْيَا فَتَقُوْلُ : أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَأَيْتُهُ وَهُوَ ذَا بِأَثَرِيْ فَيَسْتَخِفُّ إِحْدَاهُنَّ الْفَرَحُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَى أَسْكُفَّةِ بَابِهَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَى مَنْزِلِهِ

۲۰۸۲- عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا (دنیا میں) پروردگار سے ڈر کر رہنے والوں کو جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا۔جب وہ اس کے ایک دروازے پر پہنچ جائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ اس دروازے کے پاس ایک درخت ہے جس کے تنے کے پاس دو چشمے رواں ہیں۔ وہ اس کی طرف ایسے چل پڑیں گے گویا انہیں حکم کہا گیا ہو (جب) وہ اس میں سے پئیں گے تو ان کے پیٹوں کی تکلیف اور ہر قسم کا دکھ درد ختم ہو جائے گا۔اس کے بعد دوسرے چشمے کے پاس جائیں گے اور غسل کریں گے اور وہ ان پر تروتازہ انعامات نچھاور کرے گا لہٰذا اس کے بعد ان کے جسم کبھی تغیر پذیر نہیں ہوں گے اور نہ ہی بال پراگندہ ہوں گے۔(وہ ایسے ملائم ہو جائیں گے) گویا ان پر تیل لگا دیا گیا ہو۔اس کے بعد وہ جنت کے دربانوں کے پاس پہنچیں گے تو وہ انہیں کہیں گے۔ سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین (یعنی تم سلامت رہو خوش و خرم رہو اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ) اس کے بعد دو لڑکے ان کا استقبال کریں گے اور وہ انہیں اس طرح جنت کی سیر کرائیں گے جیسے دنیا میں لڑکے باہر سے آنے والے کسی رشتہ دار کو سیر کراتے ہیں اور وہ انہیں کہیں گے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ سامان اعزاز و اکرام مبارک ہو۔ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا (ہر جنتی کو) اس کی حور عین بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس لے جائے گا اور اس کا نام لے کر کہے گا وہ شخص آیا ہے۔وہ کہے گی (کیا) تم نے اسے دیکھا ہے؟

۲۰۸۲- مسند بزار (کشف الاستار ۱۹۳/٤) میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

نَظَرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ أَسَاسُ بُنْيَانِهِ فَإِذَا جَنْدَلُ اللُّؤْلُؤِ فَوْقَهُ صَرْحٌ أَخْضَرُ وَ أَصْفَرُ وَأَحْمَرُ وَ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى سَقْفِهِ فَإِذَا مِثْلُ الْبَرْقِ لَوْ لَا أَنَّ اللهَ قَدَّرَهُ لَهُ لَأَلَمَّ أَنْ يَذْهَبَ بِبَصَرِهِ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَزْوَاجِهِ وَأَكْوَابٍ مَوْضُوعَةٍ وَ نَمَارِقَ مَصْفُوفَةٍ وَ زَرَابِيَّ مَبْثُوثَةٍ [فَنَظَرُوا] إِلَى تِلْكَ النِّعْمَةِ ثُمَّ اتَّكَؤُوا وَقَالُوا: ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهَٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا أَنْ هَدَانَا اللهُ﴾ الْآيَةَ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ تَحْيَوْنَ فَلَا تَمُوتُونَ أَبَدًا وَ تُقِيمُونَ فَلَا تَظْعَنُونَ أَبَدًا وَ تَصِحُّونَ أَرَاهُ قَالَ: فَلَا تَمْرَضُونَ أَبَدًا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا هٰكَذَا وَ عَنِ الْحَرْثِ الْأَعْوَرِ عَنْهُ مَرْفُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ وَ الْمَوْقُوفُ أَصَحُّ وَ اللهُ أَعْلَمُ: ((الجندل)) الحجر و ((الْحَمِيْمُ)) القريب و ((الْأَكْوَابُ)) جمع كوب وهو الكوز لا عروة له و قيل :لا خرطوم له فإذا كان له خرطوم فهو إبريق و ((النَّمَارِقُ)) الوسائد و ((الزَّرَابِي)) البسط الفاخرة.

وہ کہے گا میں نے خود اسے دیکھا ہے- یہ لو وہ میرے قدموں پر قدم رکھے آ رہا ہے، تو وہ خوشی سے باغ باغ ہو جائے گی اور اپنے دروازے کی دہلیز پر (استقبال کے لیے) کھڑی ہو جائے گی- جب وہ (جنتی) اپنے گھر میں پہنچ جائے گا تو وہ دیکھے گا کہ اسے کس چیز کے ذریعے تعمیر کیا گیا ہے- یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ وہ موتیوں کے پتھر کے اوپر سبز' زرد' سرخ اور ہر رنگ کا محل ہے- پھر سر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھے گا تو وہ بجلی کی طرح (چمک دار) ہو گی- اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نہ ہو تو وہ اس کی نظر کو ختم کر ڈالے- اس کے بعد سر جھکا کر اپنی بیویوں سجے ہوئے ساغروں' قطاروں میں لگے ہوئے گاؤ تکیوں اور پھیلی ہوئی مخملی مسندوں جیسے انعامات کی طرف دیکھیں گے اور ٹیک لگاتے ہوئے کہیں گے الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی- اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ راست پر نہ لاتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہو سکتے- پھر ایک منادی اعلان کرے گا تم زندہ رہو گے، تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، تم کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گے، تم صحت مند رہو گے، تم کبھی بیمار نہیں ہو گے- (اسے ابن ابی الدنیا نے حضرت علی سے موقوف اور حارث اعور کی سند کے ساتھ مرفوع ذکر کیا ہے، موقوف زیادہ صحیح ہے)

۲۰۸۳- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ

۲۰۸۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مومنوں (میں سے ہر ایک) کا جنت میں ایک ایسا

۲۰۸۳- بخاری كتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة- مسلم كتاب الجنة و صفة نعيمها' باب صفة قيام الجنة-

لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلاً لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلاَ يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) وَفِي رِوَايَةٍ ((عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلاً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((الْمِيلُ)) هُوَ ثُلُثُ فَرْسَخٍ وَكُلُّ بَرِيْدٍ اثْنَا عَشَرَ مِيْلاً.

خیمہ ہو گا جو ایک خول دار موتی سے تیار کیا جائے گا- اس کی بلندی ساٹھ میل ہو گی- مومن کے اہل و عیال اس میں رہیں گے- وہ ان کے پاس آئے جائے گا- لیکن وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے- ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کا عرض بھی ساٹھ میل ہو گا- (بخاری)

٢٠٨٤- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَالَ: الْخَيْمَةُ مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فَرْسَخٌ وَ عَرْضُهَا فَرْسَخٌ وَلَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ حَوْلَهَا سُرَادِقٌ دوره خَمْسُوْنَ فَرْسَخًا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكٌ يَهْدِيْهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ فِي رِوَايَةٍ ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ لَهَا أَرْبَعَةُ آلافِ مِصْرَاعٍ)) رَوَاهُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مَوْقُوفٌ.

۲۰۸۴- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ نے "حور مقصورات" کے متعلق فرمایا کہ وہ خول دار موتی کا ایک خیمہ ہو گا جس کی لمبائی بھی ایک فرسخ (تین میل) ہو گی اور چوڑائی بھی ایک فرسخ سونے سے تیار کردہ ایک ہزار دروازے ہوں گے- اس کے اردگرد ہر دروازے سے اس کے پاس ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ لا کر پیش کرے گا، ایک اور روایت میں ہے کہ خیمہ خول دار موتی سے بنا ہوا ہو گا، اس کی پیمائش فرسخ در فرسخ ہو گی اور اس کے چار ہزار کواڑ ہوں گے- (ابن ابی الدنیا- یہ روایت موقوف ہے)

٢٠٨٥- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَ مَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ﴾ قَالَ: ((قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ فِيهَا سَبْعُونَ دَارًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ بَيْتًا مِنْ زُمُرُّدَةٍ خَضْرَاءَ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ

۲۰۸۵- حضرات عمران بن حصینؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا "عدن کے باغوں میں خوش گوار رہائشیں ہیں-" تو آپ نے فرمایا کہ جنت کا محل ایک موتی سے تیار کیا گیا ہے، اس میں ستر گھر ہیں جو سرخ یاقوت سے تیار کئے گئے ہیں، ہر گھر میں ستر کمرے ہیں جو سبز زمرد سے تیار کئے گئے ہیں، ہر گھر میں ستر چارپائیاں ہوں گی اور ہر چارپائی پر ستر مختلف قسم کے

۲۰۸۴- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- صحیح مسلم' کتاب الجنة وصفة نعيمها' باب فی صفة خيام الجنة۔

۲۰۸۵- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۱/۷) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جسر بن فرقد ضعیف ہے- سعید بن عامر نے اسے ثقہ کہا ہے اور طبرانی کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

سَرِيْرًا عَلَى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ عَلَى كُلِّ فِرَاشٍ امْرَأَةٌ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ مَائِدَةً عَلَى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِنْ طَعَامٍ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ وَصِيْفًا وَ وَصِيْفَةً يُعْطَى الْمُؤْمِنُ مِنَ الْقُوَّةِ مَا يَأْتِيْ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ)) قُلْتُ: فَفِيْ هٰذَا الْقَصْرِ الشَّرِيْفِ تِسْعُوْنَ وَأَرْبَعْمِائَةِ بَيْتٍ مِنْ زُمُرُّدَةٍ خَضْرَاءَ وَ مِنَ الْأَسِرَّةِ ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُوْنَ أَلْفَ سَرِيْرٍ وَ سِتّمِائَةٍ وَ ثَلَاثُوْنَ سَرِيْرًا وَ مِنَ الْوَصَائِفِ كَذٰلِكَ وَ مِنَ الْمَوَائِدِ كَذٰلِكَ وَ مِنَ الْفُرُشِ أَلْفُ أَلْفِ فِرَاشٍ وَ أَرْبَعَةُ الآفِ فِرَاشٍ وَمِائَةُ فِرَاشٍ وَ مِنَ النِّسَاءِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ مِنْ أَلْوَانِ الطَّعَامِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يُحْصَى فَضْلُهُ وَلَا يَنْفَدُ عَطَاؤُهُ.

بستر ہوں گے ہر بستر پر ایک عورت ہے، ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہیں، ہر دستر خوان پر ستر قسم کے کھانے ہیں، ہر کمرے میں ستر نوکر اور نوکرانیاں ہیں، مومن کو اتنی طاقت ملے گی کہ وہ ایک دن میں ہر ایک کے پاس جا سکے گا۔ (طبرانی)

(ملاحظہ) اس طرح اس محل میں سبز زمرد کے چار سو نوے کمرے ہیں، اٹھائیس ہزار چھ سو تیس پلنگ ہیں، اتنے ہی نوکر اور دستر خوان ہیں، دس لاکھ چار ہزار ایک سو بستر ہیں اور اتنی تعداد میں عورتیں اور اتنے رنگوں کے کھانے ہیں۔ وہ ذات پاک ہے جس کا فضل بے شمار اور انعامات بے انتہا ہیں۔

۲۰۸۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوثر جنت کی نہر ہے، اس کے کنارے سونے سے بنے ہوئے ہیں اور پیندا موتی اور یاقوت سے۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۰۸۷۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ

۲۰۸۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے ایک ایک درخت کی یہ شان ہے کہ اس کے سائے میں ایک شاہ سوار سو سال

۲۰۸۶۔ سنن ابن ماجہ' کتاب الزھد' باب صفة الجنة۔ سنن ترمذی' کتاب تفسیر القرآن' باب ومن سورة الکوثر۔

۲۰۸۷۔ صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة۔

فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا إِنْ شِئْتُمْ فَاقْرَؤُوا ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَ مَاءٍ مَّسْكُوبٍ﴾)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سفر کر کے بھی اسے طے نہیں کر سکتا-اگر (تصدیق) چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود وماء مسکوب (بخاری)

۲۰۸۸- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ عَلَى سَاقٍ قَدْرُ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْمُجِدُّ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ فِي نَوَاحِيْهَا فَيَخْرُجُ أَهْلُ الْجَنَّةِ أَهْلُ الْغُرَفِ وَغَيْرُهُمْ فَيَتَحَدَّثُوْنَ فِي ظِلِّهَا قَالَ: فَيَشْتَهِي بَعْضُهُمْ وَ يَذْكُرُ لَهْوَ الدُّنْيَا فَيُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا مِنَ الْجَنَّةِ فَتُحَرِّكُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ بِكُلِّ لَهْوٍ كَانَ فِي الدُّنْيَا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۰۸۸- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ظل ممدود سے مراد یہ ہے کہ جنت کا ایک درخت اس قدر تناور ہے کہ ایک تیز رفتار شاہسوار اس کے سائے میں ایک سو سال ہر طرف چل سکتا ہے، بالا خانوں میں رہنے والے اور دوسرے اہل جنت باہر نکلیں گے اور ان کے سائے میں (بیٹھ کر) باہم گفتگو کریں گے- فرط شوق کے باعث ان میں سے کچھ لوگ دنیا کی کھیل کود کو یاد کریں گے، تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا چلائے گا جو اس درخت کو ہر کیف و سرور کے ساتھ جنبش میں لائے گی جو دنیا میں ہوتا تھا- (ابن ابی الدنیا- یہ حدیث موقوف ہے اور اس کی سند حسن ہے)

۲۰۸۹- وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا حَوْضُكَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْهُ)) قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْهَا فَاكِهَةٌ قَالَ: ((نَعَمْ وَ فِيْهَا شَجَرَةٌ تُدْعَى طُوْبَى هِيَ تَطَابِقُ الْفِرْدَوْسِ)) فَقَالَ: أَيُّ شَجَرِ أَرْضِنَا تَشْبَهُ قَالَ: ((لَيْسَ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ شَجَرِ أَرْضِكَ وَلَكِنْ أَتَيْتَ الشَّامَ؟)) قَالَ: لاَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَإِنَّهَا تُشْبِهُ شَجَرَةً بِالشَّامِ تُدْعَى الْجَوْزَةَ تَنْبُتُ عَلَى سَاقٍ

۲۰۸۹- حضرت عتبہ بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا آپ کے اس حوض کی کیا خوبی ہے جس کے متعلق آپ بتاتے ہیں؟ لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ دیہاتی کہنے لگا- یا رسول اللہ! اس میں پھل بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں- اس میں ایک ایسا درخت ہے جسے (طوبیٰ) کہا جاتا ہے- یہ فردوس کے سامنے ہے، اس نے کہا یہ ہمارے علاقے کے کون سے درخت سے ملتا جلتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے علاقے کے کسی درخت سے تو نہیں ملتا جلتا لیکن (کیا) تم کبھی شام کے علاقے میں گئے ہو؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں- آپ نے فرمایا یہ شام کے ایک

۲۰۸۸- ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الواقعہ۔

۲۰۸۹- معجم کبیر طبرانی ۱۷/۱۲۸۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمآن) ص ٦٤٧۔

وَاحِدٍ ثُمَّ يَنْتَشِرُ أَعْلاهَا)) قَالَ: فَمَا عِظَمُ أَصْلِهَا قَالَ: ((لَوْ إرْتَحَلَتْ جَذَعَةٌ مِنْ إبلِ أَهْلِكَ لَمَّا قَطَعَتْهَا حَتّى تَنْكَسِرَ تَرْقُوَتُهَا هَرَمًا)) قَالَ: فِيهَا عِنَبٌ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَمَاعِظَمُ الْعُنْقُودِ مِنْهَا قَالَ: ((مَسِيْرَةُ شَهْرٍ لِلْغُرَابِ الأَبْقَعِ لاَ يَقَعُ وَلاَ يَنْثَنِي وَلاَ يُفْتَرُ)) قَالَ: فَمَا عِظَمُ الْحَبَّةِ مِنْهُ قَالَ: ((هَلْ ذَبَحَ أَبُوكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ عَظِيْمًا فَسَلَخَ إهَابَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّكَ)) فَقَالَ: اذْبُغِي هَذَا ثُمَّ افْرِيْ لَنَا مِنْهُ ذُنُوبًا [يروى] مَاشِيَتَنَا مَا شِئْنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَإنَّ تِلْكَ الْحَبَّةَ تُشْبِعُنِيْ وَ أَهْلَ بَيْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَعَامَّةَ عَشِيْرَتِكَ)) رَوَاهُ الطبرانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ ((الْجَذَعَةُ)) بالذال المعجمةِ محركا هي النَّاقَةُ الَّتِيْ ثمَّ لَهَا أربعُ سِنِيْنَ وَ ((الإهَابُ)) بكسر الهمزة هي الجلد ما لم يُدْبَغ: و قيل مُطْلَقًا و قوله ((افْرِى)) بالفاء أي شُقّى و اصنعي ((الذُّنُوبُ)) بفتح الذال المعجمة هو الدَّلو العظِيْمةُ.

درخت سے ملتا جلتا ہے جسے اخروٹ کہتے ہیں- ایک تنے پر اگتا ہے اور اوپر جا کر پھیل جاتا ہے- اس نے کہا اس کی جڑ کتنی بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تمہارا کوئی اونٹ مسلسل چلتا جائے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر اس کے سینے کی اوپر والی ہڈی ٹوٹ جائے تب بھی اسے طے نہ کر سکے اس نے کہا اس میں انگور بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں- اس نے کہا ان کے خوشے کتنے بڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا سیاہ رنگ کا کوا رکنے مڑنے اور سست رفتار ہونے کے بغیر اگر ایک مہینہ اڑتا رہے (تو وہ اس انگور) کے خوشے کے برابر فاصلہ طے کرے گا اس نے کہا اس کا ایک دانہ کتنا بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تمہارے باپ نے کبھی کوئی بڑا بکرا ذبح کیا ہو، اس کی کھال اتار کر اسے تمہاری ماں کے سپرد کرتے ہوئے کہا ہو کہ اسے رنگ دو اور اس کے چمڑے کے ذریعے ایسا ڈول تیار کر دو جو ہمارے مویشیوں کو سیر کرنے والے پانی کے لیے کافی ہو؟ اس نے کہا ہاں (پھر) وہ کہنے لگا یہ دانہ تو مجھے اور میرے گھر والوں کو سیر کر دے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمہارے پورے کنبے قبیلے کو بھی- (طبرانی، ابن حبان)

۲۰۹۰- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُودٍ بِالشَّامِ أَوْ بِعُمَانَ فَتَذَاكَرُوا الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((إنَّ الْعُنْقُودَ مِنْ عَنَاقِيْدِهَا مِنْ هَا هُنَا إلَى صَنْعَاءَ))

۲۰۹۰- عبداللہ بن ابو ہذیل کا بیان ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس شام یا عمان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جنت کا تذکرہ شروع ہو گیا- انہوں نے کہا اس کا ایک خوشہ یہاں سے لے کر صنعاء تک کے برابر ہے- (ابن ابی الدنیا- یہ حدیث موقوف ہے)

۲۰۹۰- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۰۰/۴ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مَوْقُوفٌ.

٢٠٩١- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوْعُهَا مِنْ زُمُرُّدٍ أَخْضَرَ وَ كَرَبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مُقَطَّعَاتِهِمْ وَ حُلَلُهُمْ وَ ثَمَرُهَا أَمْثَالَ الْقِلاَلِ وَ الدِّلاَءِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ فِيهَا عَجَمٌ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ: ((الْكَرَبُ)) بالتحريك هو أصول السَّعَفِ الْغِلاَظِ الْعِرَاضِ.

۲۰۹۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جنت کی کھجوروں کے تنے سبز زمرد اور سرخ سونے کے ہیں، اس کے پتے اہل جنت کا لباس ہیں، ان کے جبے اور دیگر ملبوسات انہی سے بنے ہوئے ہیں- ان کا پھل مٹکوں اور ڈولوں کی مانند ہے اور وہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے- ان میں گٹھلی نہیں ہے- (ابن ابی الدنیا، حاکم، حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

٢٠٩٢-وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَ ذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيْلاً﴾ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ نِيَامًا وَقُعُودًا وَ مُضْطَجِعِيْنَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۰۹۲- حضرت براء بن عازبؓ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "یعنی اس کے خوشے اتارنا انتہائی آسان ہو گا" کے متعلق کہا ہے کہ اہل جنت سوئے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے ہر حالت میں جنت کا پھل کھا سکیں گے- (اسے بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں حسن سند کے ساتھ موقوف روایت کیا ہے)

٢٠٩٣- وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ قَالَ لَهُ: يَا جَرِيْرُ هَلْ تَدْرِيْ مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ: لاَ أَدْرِيْ قَالَ: ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَخَذَ عُوَيْدًا لاَ أَكَادُ أَرَاهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ فَقَالَ: يَا جَرِيْرُ لَوْ طَلَبْتَ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ هَذَا لَمْ تَجِدْهُ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ فَأَيْنَ

۲۰۹۳- حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے ان سے کہا اے جریر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ قیامت کے دن کے اندھیروں سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا مجھے تو کوئی پتہ نہیں- انہوں نے کہا (اس سے مراد) لوگوں کا باہم ظلم و ستم ہے- اس کے بعد انہوں نے چھوٹا سا تنکا اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑا جسے میں دیکھ نہیں سکتا تھا اور کہنے لگے اے جریر! اگر تم جنت میں اس کے برابر بھی (نیکی) چاہو گے تو وہ تمہیں

۲۰۹۱- مستدرک حاکم ٢/٤٧٦ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

۲۰۹۲- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ١٩١-

۲۰۹۳- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ١٩١-

النَّخلُ وَ الشَّجرُ قَالَ: ((أُصُولُهَا اللُّؤْلُؤُ وَ الذَّهَبُ وَ أَعْلَاهَا الثَّمرُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

نہیں ملے گی- میں نے کہا اے ابو عبداللہ! کھجوریں اور درخت کہاں ہوں گے؟ انہوں نے کہا ان کے تنے موتی اور سونے کے ہوں گے اور ان کے اوپر پھل ہی پھل ہو گا- (اسے بھی بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

٢٠٩٤- وَعَنْ سَلِيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَيَنْفَعُنَا بِالأَعْرَابِ وَ مَسَائِلِهِمْ قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ يَوْمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرَ اللهُ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً مُؤْذِيَةً وَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تُؤْذِيْ صَاحِبَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا هِيَ)) قَالَ: السِّدْرُ فَإِنَّ لَهُ شَوْكًا مُؤْذِيًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَيْسَ اللهُ يَقُولُ: ﴿فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ﴾ خَضَدَ اللهُ شَوْكَهُ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً فَإِنَّهَا لَتُنْبِتُ ثَمَرًا تَفَتَّقُ الثَّمَرَةُ مِنْهَا عَنْ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ لَوْنًا مِنْ طَعَامٍ مَا فِيْهَا لَوْنٌ يُشْبِهُ الآخَرَ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا هٰكَذَا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ رَوَاهُ أَيْضًا عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٢٠٩٤- حضرت سلیم بن عامرؒ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ (کی مشیت سے) دیہاتیوں اور ان کے سوالات کے ذریعے ہمیں فائدہ ہوتا تھا- وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ضرر رساں درخت کا ذکر کیا ہے، میرا خیال یہ تھا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت نہیں ہو گا جو جنتی کے لیے تکلیف دہ ثابت ہو- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کون سا (درخت) ہے؟ اس نے کہا (وہ) بیری ہے- اس کے کانٹے ہوتے ہیں جو تکلیف دہ ہیں- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے فی سدر مخضود نہیں فرمایا ہے- اللہ تعالیٰ نے اس کے ہر کانٹے کو ختم کر کے اس کی جگہ ایک پھل لگا دیا ہے، اس پر ایسا پھل ہو گا کہ ہر پھل بہتر طرح کا ذائقہ ہو گا- ایک ذائقہ دوسرے سے نہیں ملے گا- (اسے ابن ابی الدنیا نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اسے سلیم بن عامر عن ابی امامتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سند کے ساتھ بھی ذکر کیا ہے)

٢٠٩٥- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّ الثَّمَرَةَ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ طُوْلُهَا اثْنَا

٢٠٩٥- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جنت کا پھل بارہ ذراع لمبا ہو گا- اس میں گٹھلی نہیں ہو گی- (ابن ابی الدنیا)

٢٠٩٤- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ١٨٧-

٢٠٩٥- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ١٨٨ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-

عَشَرَ ذِرَاعًا لَيْسَ لَهَا عَجَمٌ)).

٢٠٩٦- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: ((الرُّمَّانَةُ مِنْ رُمَّانِ الْجَنَّةِ يَجْتَمِعُ حَوْلَهَا بَشَرٌ كَثِيرٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا فَإِنْ جَرَى عَلَى ذِكْرِ أَحَدِهِمْ شَيْءٌ يُرِيدُهُ وَجَدَهُ فِي مَوْضِعِ يَدِهِ حَيْثُ يَأْكُلُ)).

۲۰۹۶- انہی (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) کا بیان ہے کہ جنت کے ایک انار کے ارد گرد بہت سے لوگ جمع ہو کر اسے کھائیں گے، اگر ان میں سے کوئی شخص کسی دوسری چیز کی خواہش کرے گا تو وہ اسے اپنے ہاتھ کے پاس جہاں (انار) کھا رہا ہو گا مل جائے گی۔(ابن ابی الدنیا)

٢٠٩٧- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَ يَشْرَبُونَ وَ لاَ يَتَمَخَّطُونَ وَ لاَ يَتَغَوَّطُونَ وَ لاَ يَبُولُونَ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاء كَرِيحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَ التَّكْبِيرَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَس)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۰۹۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی لیکن نہ انہیں کھنگار آئے گا اور نہ پاخانہ اور نہ ہی وہ پیشاب کریں گے، بلکہ کستوری کی سی خوشبو میں ایک ڈکار آئے گا۔ تسبیح و تحمید ان کی زبانوں پر ایسے جاری ہو گی جیسے سانس جاری ہوتا ہے۔ (مسلم)

٢٠٩٨- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ وَ يَشْرَبُونَ وَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: إِنْ أَقَرَّ لِي بِهَا خَصَمْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلَى وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْمَطْعَمِ وَ الْمَشْرَبِ وَ الشَّهْوَةِ وَ الْجِمَاعِ)) فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: فَإِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَ يَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ

۲۰۹۸- حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! کیا تم یہ دعوی کرتے ہو کہ اہل جنت کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی؟ اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر اس نے مثبت جواب دیا تو اس پر غلبہ حاصل کر لوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں (وہ ضرور کھائیں اور پئیں گے) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک جنتی کو کھانے پینے اور جماع کے لیے ایک سو آدمی کی طاقت ملے گی۔ یہودی کہنے لگا جو آدمی کھائے اور پیئے گا کیا اسے قضائے حاجت کی ضرورت بھی ہو گی۔ رسول

۲۰۹۶- كتاب البعث والنشور بيهقى ص ١٦١ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۰۹۷- صحيح مسلم' كتاب الجنة وصفة نعيمها' باب فى صفات الجنة وأهلها۔

۲۰۹۸- مسند احمد ٣٦٧/٤ ـ سنن كبرىٰ نسائى (تحفة الاشراف) ١٩١/٣ ـ صحيح ابن حبان (موارد الظمآن) ص ٦٥٥ ـ

الْحَاجَةُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((حَاجَتُهُمْ عَرَقٌ يَفِيضُ مِنْ جُلُوْدِهِمْ مِثْلَ الْمِسْكِ فَإِذَا الْبَطْنُ قَدْ ضَمُرَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هَذَا لَفْظُهُ.

اللہ ﷺ نے فرمایا ان کی قضائے حاجت پسینے کی شکل میں ہو گی جو ان کے جسموں پر کستوری بن کر بہے گا- اس کے بعد پیٹ ہموار ہو جائے گا-(احمد، نسائی، دونوں کی سند صحیح ہے-یہ ابن حبان کے الفاظ ہیں)

۲۰۹۹- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَسْفَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ مَنْ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ عَشَرَةُ آلَافِ خَادِمٍ مَعَ كُلِّ خَادِمٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَوَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَيْسَ فِي الْأُخْرَى مِثْلُهُ يَأْكُلُ مِنْ آخِرِهِ كَمَا يَأْكُلُ مِنْ أَوَّلِهِ يَجِدُ لِآخِرِهِ مِنَ اللَّذَةِ وَ الطَّعْمِ مَالَا يَجِدُ لِأَوَّلِهِ ثُمَّ يَكُونُ ذَلِكَ رَشْحَ مِسْكٍ وَ جُشَاءَ مِسْكٍ لَا يَبُولُونَ وَ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَ لَا يَتَمَخَّطُونَ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۲۰۹۹- حضرت انس بن مالکؓ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سب جنتیوں میں سے کم ترین آدمی کے دس ہزار نوکر ہوں گے- ہر خادم کے پاس دو طشت ہوں گے-ایک چاندی کا اور ایک سونے کا، دونوں میں (کھانوں کا) رنگ مختلف ہو گا (جنتی) اس کے شروع سے بھی کھائے گا اور آخر سے بھی لیکن آخری کی لذت اور ذائقہ شروع سے مختلف ہو گی-اس کے بعد کستوری کا ہی پسینہ آئے گا اور کستوری کا ہی ڈکار-نہ انہیں پیشاب آئے گا اور نہ پاخانہ اور نہ ہی کھنگار-(ابن ابی الدنیا، طبرانی اس کی سند اچھی ہے)

۲۱۰۰- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّكَ لَتَنْظُرُ إِلَى الطَّيْرِ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْتَهِيهِ فَيَجِيئُ مَشْوِيًّا بَيْنَ يَدَيْكَ)).

۲۱۰۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں پرندوں کی طرف دیکھو گے اور انہیں (کھانے کی) خواہش کرو گے تو وہ بھن کر تمہارے سامنے آجائیں گے-(ابن ابی الدنیا، بزار)

۲۱۰۱- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا

۲۱۰۱- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،

۲۰۹۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۱۱/٤ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے-ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۱) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۲۱۰۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۰۰/٤ _ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْتَهِي الطَّيْرَ فِي الْجَنَّةِ فَيَجِيءُ مِثْلَ الْبُخْتِيِّ حَتَّى يَقَعَ عَلَى خِوَانِهِ لَمْ يُصِبْهُ دُخَانٌ وَلَمْ تَمَسَّهُ نَارٌ فَيَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى يَشْبَعَ ثُمَّ يَطِيرُ)).

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (جب) جنت میں آدمی کو پرندے (کا گوشت کھانے) کی خواہش ہو گی تو وہ بھن کر اس کے دستر خوان پر آجائے گا، نہ اس پر دھوئیں کے آثار ہوں گے اور نہ ہی اسے آگ نے چھوا ہو گا- وہ اس میں سے سیر ہو کر کھائے گا- پھر وہ اڑ جائے گا- (ابن ابی الدنیا)

۲۱۰۲- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ طَائِرًا لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ رِيشَةٍ يَجِيءُ فَيَقَعُ عَلَى صَحْفَةِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْتَفِضُ فَيَقَعُ مِنْ كُلِّ رِيشَةٍ لَوْنٌ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ وَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَأَلَذُّ مِنَ الشَّهْدِ لَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ يُشْبِهُ صَاحِبَهُ ثُمَّ يَطِيرُ)).

۲۱۰۲- حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک ایسا پرندہ ہے جس کے ستر ہزار پر ہیں- وہ آکر جنتی آدمی کے طشت میں پڑ جائے گا اور پھڑ پھڑائے گا- اس کے ہر پر میں سے برف سے زیادہ سفید مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ لذیذ رنگ (کے کھانے) نکلیں گے- کوئی کھانا دوسرے سے ملتا جلتا نہیں ہو گا- پھر وہ اڑ جائے گا- (ابن ابی الدنیا)

۲۱۰۳-وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ أُنْطُلِقَ بِهِ إِلَى طُوبَى فَيُفْتَحُ لَهُ أَكْمَامُهَا فَيَأْخُذُ مِنْ أَيِّ ذَلِكَ شَاءَ إِنْ شَاءَ أَبْيَضَ وَإِنْ شَاءَ أَحْمَرَ وَ إِنْ شَاءَ أَخْضَرَ وَ إِنْ شَاءَ أَصْفَرَ وَإِنْ شَاءَ أَسْوَدَ مِثْلَ شَقَائِقِ

۲۱۰۳- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص بھی جنت میں جائے گا اسے طوبیٰ کی طرف لے جایا جائے گا- اس کے گابھے اس کے سامنے پھول کر پھلوں کی شکل اختیار کر لیں گے اور وہ جیسا (پھل) چاہے گا اس میں سے لے لے گا سفید چاہے تو سفید، سرخ چاہے تو سرخ، سبز چاہے تو سبز، زرد چاہے تو زرد اور اگر سیاہ پسند کرے گا تو سیاہ اور وہ گل لالہ کی طرح ہو گا اور انتہائی نرم اور بہت زیادہ

۲۱۰۱- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی- مسند بزار (کشف الاستار ٤/ ٢٠٠) میں یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے مذکور ہے-

۲۱۰۲- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ٢٠٦ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے- ابن ابی الدنیا کی مطبوعہ کتاب نہیں مل سکی-

۲۱۰۳- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ١٨٧ میں ابوماجہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

النُّعْمَانَ وَأَرَقَّ وَأَحْسَنَ)).

خوب صورت ہو گا۔(ابن ابی الدنیا)

۲۱۰۴- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَارُ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لُؤْلُؤَةٌ فِيهَا أَرْبَعُونَ أَلْفَ دَارٍ فِيهَا شَجَرَةٌ تُنْبِتُ الْحُلَلَ فَيَأْخُذُ الرَّجُلُ بِإِصْبَعَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَ الْإِبْهَامِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً مُتَمَنْطِقَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ)).

۲۱۰۴- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ جنت میں مومن کا گھر ایک ایسا موتی ہو گا جس کے چالیس ہزار دروازے ہوں گے، اس میں ایک ایسا درخت ہو گا جو خوب صورت لباس مہیا کرے گا، شہادت والی انگلی اور انگوٹھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آدمی اپنی ان دو انگلیوں کے ساتھ ستر لباس پکڑ لے گا جن پر لوء لوء و مرجان کی میناکاری ہو گی۔(ابن ابی الدنیا)

۲۱۰۵- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيْهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ مَنْكِبَهُ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ وَ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَ يَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا أَدْنَاهَا مِثْلَ النُّعْمَانِ مِنْ طُوْبَى فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَ إِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ وَ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۲۱۰۵- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں آدمی کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال آرام میں رہے گا، اس کے بعد اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور اس کے کندھے پر تھپکی دے گی۔ وہ دیکھے گا تو اس کا چہرہ اس (عورت) کے رخسار میں آئینے سے زیادہ واضح نظر آئے گا۔ اس (عورت) کے موتیوں میں سے کم از کم موتی مشرق سے مغرب تک (کے درمیانی فاصلے) کے برابر روشنی پھیلا رہا ہو گا۔ وہ (عورت) اسے سلام کہے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں تو اضافی (صلہ) ہوں۔ اس پر ستر طرح کے لباس ہوں گے۔ ان میں سے کم از کم لباس طوبیٰ (درخت) کی طرح ہو گا۔ ان میں اس کی نظر سرایت کر کے اس کی پنڈلی کی مخ تک پہنچ جائے گی اور اس نے ایسے ہار بھی پہن رکھے ہوں گے کہ ان میں سے کم از کم موتی مشرق سے مغرب تک (کے درمیانی فاصلے) کو منور کر رہا ہو گا۔(احمد' ابن حبان)

۲۱۰۶- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ

۲۱۰۶- حضرت کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ آج اگر اہل

۲۱۰۴- کتاب صفة الجنة ابو نعیم اصبھانی ۲/ ۵۰۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۱۰۵- مسند احمد ۳/ ۷۵۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمآن) ص ٦٥٤۔

شُرَیْحٍ عَنْ عُبَیْدٍ قَالَ: قَالَ کَعْبٌ: ((لَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِیَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لُبِسَ الْیَوْمَ لَصَعِقَ مَنْ یَنْظُرُ إِلَیْهِ وَمَا حَمَلَتْهُ أَبْصَارُهُمْ)).

جنت کے لباسوں میں سے کوئی لباس پہن لیا جائے تو جو لوگ اسے دیکھیں ان کی نگاہیں اسے برداشت نہ کر سکیں اور وہ بے ہوش ہو جائیں۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے شریح عن عبید سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۲۱۰۷- وَعَنْ أَبِي سَعِیْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ((﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ قَالَ: إِرْتِفَاعُهَا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ مَسِیْرَةُ مَا بَیْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۱۰۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے "اور اونچی نشست پر ہوں گے" کے متعلق فرمایا کہ ان کی بلندی آسمان و زمین کے (درمیانی فاصلے کے) برابر ہو گی جب کہ ان کا درمیان پانچ صدیوں (میں طے ہونے والی) مسافت کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن حبان، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۲۱۰۸- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِیْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِکُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَیْدِهِ یَعْنِي سَوْطِهِ مِنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا وَ لَوِ اطَّلَعَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ لَمَلَأَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیْحًا وَلَأَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَ لَنَصِیْفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: ((النَّصِیْفُ)) الخمار.

۲۱۰۸- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت (جہاد کے لیے) جانا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اگر جنت کی عورتوں میں کوئی عورت زمین پر ایک نظر ڈال دے تو وہ ان کے درمیانی حصے کو خوشبو سے بھر دے گی اور روشنی سے منور کر دے گی۔ اس کے سر کا دوپٹہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری مسلم)

۲۱۰۹- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَیُرَى

۲۱۰۹- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی عورت کی پنڈلی کا گورا رنگ بلکہ اس کی مخ ستر لباسوں (کے

۲۱۰۶- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۹۶/٤۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۱۰۷- سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الواقعة صحیح ابن حبان (موارد الظمآن) ص ٦٥٣۔

۲۱۰۸- صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة فی سبیل اللہ۔ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل اللہ۔

بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى مُخُّهَا وَ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ فَأَمَّا الْيَاقُوْتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ:

((السِّلْكُ)) بكسر السّين هو الحبل الَّذِي ينظم فِيْهِ اللؤلؤ و نحوه.

پردے) سے نظر آئے گی۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ جب اس میں سے دھاگا گزارا جاتا ہے تو وہ باہر سے نظر آتا ہے۔

(ترمذی' ابن حبان)

۲۱۱۰- وَخَرَّجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حَدَّثَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَدْخُلُ الرَّجُلُ عَلَى الْحَوْرَاءِ فَتَسْتَقْبِلُهُ بِالْمُعَانَقَةِ وَالْمُصَافَحَةِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَبِأَيِّ بَنَانٍ تُعَاطِيْهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَ بَنَانِهَا بَدَا لَغَلَبَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ لَوْ أَنَّ طَاقَةً مِنْ شَعْرِهَا بَدَتْ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَ [الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ] مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا فَبَيْنَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ إِذَا أَشْرَقَ عَلَيْهِ نُوْرٌ مِنْ فَوْقِهِ فَيَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَشْرَفَ عَلٰى خَلْقِهِ فَإِذَا حَوْرَاءُ تُنَادِيْهِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ أَمَا لَنَا فِيْكَ مِنْ دَوْلَةٍ فَيَقُوْلُ: مَنْ أَنْتِ يَا هٰذِهِ فَتَقُوْلُ: أَنَا مِنَ اللَّوَاتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ فَيَتَحَوَّلُ عِنْدَهَا فَإِذَا عِنْدَهَا مِنَ

۲۱۱۰- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی۔ فرمانے لگے کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ جب (جنتی) آدمی حور عین کے پاس جائے گا تو وہ معانقہ کے ذریعے اس کا استقبال کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہی (خوبصورت) پوروں کے ساتھ وہ اسے ہاتھ لگائے گی کہ اگر ان میں سے کوئی سامنے آجائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی پر چھا جائے اور اگر اس کے بالوں کا گچھا سامنے آجائے تو مشرق سے مغرب تک (زمین کو) خوشبو سے بھر دے۔ وہ (جنتی) ایک دفعہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا کہ اس کے اوپر سے نور آئے گا۔ وہ سمجھے گا کہ شاید اللہ عزوجل نے مخلوق کو اپنا دیدار کرایا ہے (لیکن) دیکھے گا تو وہ حور ہوگی۔ وہ اسے آواز دے گی۔ اے اللہ کے ولی (کیا) تمہاری ہمارے ہاں کوئی باری نہیں ہے؟ وہ کہے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے "ولدینا مزید" ہمارے پاس بہت کچھ ہے تو وہ اپنا رخ اس کی طرف پھیرے گا اور دیکھے گا کہ اس میں اس قدر جمال و کمال

۲۱۰۹- سنن ترمذی' کتاب صفة الجنة' باب فی صفة نساء اهل الجنة۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹/۲۴۴۔

۲۱۱۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۸) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں "سعید بن زربی" ضعیف ہے۔" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

الْجَمَالِ وَ الْكَمَالِ مَالَيْسَ مَعَ الْأُوْلَى فَبَيْنَا هُوَ مُتَّكِيٌّ مَعَهَا عَلَى أَرِيكَتِهِ وَ إِذَا حَوْرَاءُ أُخْرَى تُنَادِيْهِ يَا وَلِيَّ اللهِ أَمَّا لَنَا فِيْكَ مِنْ دَوْلَةٍ فَيَقُوْلُ: وَمَنْ أَنْتِ يَا هَذِهِ فَتَقُوْلُ : أَنَا مِنَ اللَّوَاتِيْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ﴾ فَلَا يَزَالُ يَتَحَوَّلُ مِنْ زَوْجَةٍ إِلَى زَوْجَةٍ)) : ((الْأَرِيْكَةُ)) هِيَ السَّرِيْرُ [فِي الْبَشْخَانَةِ]

ہے کہ اتنا پہلی میں نہیں تھا- جب وہ اس کے ساتھ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو گا تو ایک اور حورا سے کہے گی- اے اللہ کے ولی! ہمارے ہاں بھی تمہاری باری ہے- وہ کہے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے "ان میں سے کسی کو کوئی پتہ نہیں ہے کہ ان کے لیے آنکھوں کی کیسی کیسی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ (سب اس کا) صلہ ہے جو وہ عمل کرتے رہے-" اس طرح وہ مسلسل ایک بیوی سے دوسری کی طرف آتا جاتا رہے گا- (طبرانی)

۲۱۱۱- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((لَوْ أَنَّ حَوْرَاءَ أَخْرَجَتْ كَفَّهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لَافْتَتَنَ الْخَلَائِقُ بِحُسْنِهَا. وَلَوْ أَخْرَجَتْ نَصِيْفَهَا لَكَانَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ حُسْنِهِ مِثْلَ الْفَتِيْلَةِ فِي الشَّمْسِ لَا ضَوْءَ لَهَا وَلَوْ أَخْرَجَتْ وَجْهَهَا لَأَضَاءَ حُسْنُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ)).

۲۱۱۱- حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ اگر ایک حور اپنی ہتھیلی آسمان و زمین کے درمیان نکال (کر دکھا) دے تو اس کے حسن کی بنا پر پوری مخلوق آزمائش میں پڑ جائے اور اگر وہ اپنا دوپٹہ دکھا دے تو اس کے حسن کے سامنے سورج اس طرح ہو جائے جیسے چراغ کی بتی سورج کے سامنے بے نور ہو جاتی ہے اور اگر وہ اپنا چہرہ نمایاں کر دے تو اس کا حسن آسمان و زمین کو منور کر دے- (ابن ابی الدنیا)

۲۱۱۲- وَخَرَّجَ أَيْضًا عَنْهُ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَصَقَتْ فِي سَبْعَةِ أَبْحُرٍ لَكَانَتْ تِلْكَ الْأَبْحُرُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ)).

۲۱۱۲- انہی (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) کا بیان ہے کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو سب سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں- (ابن ابی الدنیا)

۲۱۱۳- وَخَرَّجَ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ كَعْبٍ يَوْمًا فَقَالَ: لَوْ أَنَّ يَدًا مِنَ الْحُوْرِ مِنَ السَّمَاءِ بَيَاضُهَا وَ

۲۱۱۳- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم کعب (احبار) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ اگر حور کے ہاتھ کی گوری رنگت اور اس کی انگوٹھیاں آسمان سے لٹکا دی جائیں تو وہ زمین

۲۱۱۱- مسند بزار (كشف الاستار) ۱۹۹/٤ میں سعید بن عامر بن قدیمہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

۲۱۱۲- صفة الجنة اصبهانی ص ۲۲٦ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے- اور ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

خَوَاتِیمُھَا دُلِّیَتْ لَأَضَاءَتْ لَھَا الْأَرْضُ کَمَا تُضِيءُ الشَّمْسُ لِأَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُ یَدَھَا فَکَیْفَ بِالْوَجْهِ بَیَاضُهُ وَحُسْنُهُ وَ جَمَالُهُ وَتَاجُهُ وَیَاقُوتُهُ وَ زَبَرْجَدُهُ)).

کو ایسے منور کر دے جیسے سورج دنیا والوں کے لیے نور ہی نور کر دیتا ہے- اس کے بعد کہنے لگے کہ یہ میں نے اس کے ہاتھ کے متعلق بیان کیا ہے (اس سے اندازہ لگا لیں کہ) اس کے چہرے کی گوری رنگت، اس کا حسن و جمال، اس کا تاج اور اس کے یاقوت و زبرجد کیسے ہوں گے -(ابن ابی الدنیا، اس کی سند نا قابل اعتراض ہے)

۲۱۱۴- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِینِ یَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ یَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَ نَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَهُ)).

۲۱۱۴- حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں حوروں کی ایک اجتماع گاہ ہے، جہاں وہ (اتنی خوبصورت) آواز کے ساتھ جیسی اہل دنیا نے کبھی نہیں سنی، کہہ رہی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہیں گی، ہم کبھی ختم نہیں ہوں گی، ہم نعم و ناز میں رہیں گی، ہم کبھی مایوس نہیں ہوں گی، ہم ہمیشہ خوش رہیں گی، ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی- جو ہمارے لیے ہے اور جس کے لیے ہم ہیں اسے مبارک ہو-(ترمذی)

۲۱۱۵- وَرَوَی الْبَیْھَقِيُّ فِي کِتَابِ الْبَعْثِ عَنْ أَبِي ھُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَھْرًا طولَ الْجَنَّةِ حَافَاهُ الْعَذَارَی [قِیَامٌ] مُتَقَابِلَاتٌ یُغَنِّینَ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ یَسْمَعُھَا الْخَلَائِقُ حَتَّی مَا یَرَوْنَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ لَذَّةً مِثْلَھَا)) قُلْنَا: یَا أَبَاھُرَیْرَةَ وَمَا ذَاكَ الْغِنَاءُ قَالَ: ((إِنْشَاءَ اللهُ التَّسْبِیْحُ وَالتَّحْمِیْدُ وَ التَّقْدِیْسُ وَ ثَنَاءٌ عَلَی اللهِ عَزَّوَجَلَّ)).

۲۱۱۵- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ جنت کی ایک نہر پوری جنت میں (پھیلی ہوئی) ہے- اسے دو شیزاؤں نے گھیرا ہوا ہے- وہ آمنے سامنے کھڑی ہیں (اور) وہ اس قدر خوبصورت آواز میں گائیں گی کہ لوگ سمجھیں گے اس جیسی کوئی اور لذت انہیں جنت میں نہیں ملے گی- ہم نے کہا اے ابوہریرہ وہ کون سا گیت ہے؟ انہوں نے کہا ان شاء اللہ وہ تسبیح تحمید تقدیس اور اللہ عزوجل کی تعریف ہو گی-(بیہقی کتاب البعث)

۲۱۱۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

۲۱۱۶- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ

۲۱۱۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۹۹/٤ میں سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے اور ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

۲۱۱۴- سنن ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی کلام الحور العین- ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے-

۲۱۱۵- کتاب البعث والنشور بیهقی ص ۲۲۹-

اللہ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوا حُسْنًا وَ جَمَالاً [فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَ جَمَالاً فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالاً] فَيَقُولُونَ وَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَ جَمَالاً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں لوگ ہر جمعہ کے روز آئیں گے، شمالی جانب سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر لگے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا- جب وہ اپنی بیویوں کے پاس واپس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھا ہوا دیکھ کر وہ کہیں گی واللہ ہم سے دور جا کر تمہارا حسن و جمال بڑھ گیا ہے اور یہ ان سے کہیں گے کہ واللہ ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بڑھ گیا ہے-(مسلم)

۲۱۱۷- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرَاءٌ وَ لَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا)).

۲۱۱۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے، ان میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہے، البتہ مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں- جب کسی آدمی کو کوئی تصویر پسند آئے گی تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا-(ترمذی)

۲۱۱۸- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا وَ ابْنُ مَاجَه عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَهُوَ كَاتِبُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيدٌ: أَوَ فِيهَا سُوقٌ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ

۲۱۱۸- سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابوہریرہؓ سے ہوئی تو انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت میں اکٹھا کر دے- سعید کہنے لگے کیا اس میں کوئی بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے- دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیں- اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کے سامنے آ جائیں گے اور وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک

۲۱۱۶- صحیح مسلم' کتاب صفة الجنة و نعیمها' باب فی سوق الجنة۔

۲۱۱۷- سنن ترمذی' کتاب صفة الجنة' باب ماجاء فی سوق الجنة۔ ترمذی نے کہا ہے: "یہ حدیث غریب ہے-"

۲۱۱۸- ترمذی' ایضاً۔ سنن ابن ماجه' کتاب الزهد' باب صفة الجنة۔

إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ اللهَ وَ يَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَ يَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَ يَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَ مَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَ الْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ أَفْضَلُ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ : ((نَعَمْ هَلْ تَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) قُلْنَا : لَا قَالَ: ((كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى إِنَّهُ لَيَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ أَلَا تَذْكُرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ : بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ [مَنْزِلَتَكَ] هَذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ ثُمَّ يَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ قَالَ: فَيَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ

باغیچے میں واضح طور پر رونما ہو گا اور ان کے لیے نور، موتی، ہیرے، زمرد، سونے اور چاندی کے منبر لگا دیے جائیں گے۔ ان میں کم ترین درجے والا شخص حالانکہ ان میں معمولی کوئی بھی نہیں ہو گا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا۔ وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کرسیوں والے درجے میں ان سے افضل ہیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ ہم کلام نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک آدمی سے کہے گا ارے کیا تمہیں یاد نہیں کہ اس روز تم نے یہ یہ کام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی کچھ کوتاہیاں یاد کرائے گا اور وہ (بندہ) کہے گا اے میرے رب! کیا آپ نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں (بخش دیا ہے) میری بخشش کی فراخی کی بدولت ہی تو تم اس مقام تک پہنچے ہو۔ وہ اس عالم میں ہوں گے کہ ایک بادل اوپر سے انہیں ڈھانپ لے گا اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہو گی۔ اس کے بعد ہمارے رب تعالیٰ فرمائیں گے جس عزت سے میں نے تمہیں نوازا ہے (اسے لینے) کے لیے اٹھو اور جو چاہتے ہو لے لو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ جنتی ایک بازار میں آئے گا فرشتوں نے اس میں اس کے لیے وہ کچھ چھپا رکھا ہو گا کہ نہ اسے کسی آنکھ نے دیکھا ہو، نہ کسی کان نے سنا ہو اور نہ دلوں میں اس کا خیال آیا ہو۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ ہم چاہیں گے وہی ہمارے لیے اس

الْمَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرَى وَ فِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ: فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ دُونَهُ وَ مَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرَ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا قَالَ: ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ : مَرْحَبًا وَ أَهْلاً [بِكَ] لَقَدْ جِئْتَ وَ إِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ وَ الطِّيبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَيَقُولُ :إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ[عَزَّوَجَلَّ] وَبِحَقِّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)).

بازار میں موجود ہوگا، اس میں کسی چیز کی خرید و فروخت نہیں ہوگی- اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملیں گے- ابوہریرہؓ نے کہا ایک بلند مرتبے والا آدمی کم مرتبہ آدمی سے ملے گا- حالانکہ اس میں معمولی آدمی کوئی بھی نہیں ہوگا- اس کا لباس دیکھ کر اسے بہت اچھا لگے گا- اس کی بات مکمل نہیں ہوئی ہوگی کہ وہ اس سے بہتر صورت بن کر اس کے سامنے آجائے گا- یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی شخص بھی غم نہیں کرے گا- انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آجائیں گے- ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے- وہ کہے گا آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے- ہم اسی شکل و صورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے- (ترمذی، ابن ماجہ، دونوں نے یہ روایت اوزاعی کے کاتب عبدالحمید سے، انہوں نے اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے)

۲۱۱۹- وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ أَعْلَاهَا حُلَلٌ وَ مِنْ أَسْفَلِهَا خَيْلٌ مِنْ ذَهَبٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ مِنْ دُرٍّ وَ يَاقُوتٍ لَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ لَهَا أَجْنِحَةٌ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَيَرْكَبُهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَتَطِيرُ بِهِمْ حَيْثُ شَاؤُوا فَيَقُولُ الَّذِينَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةً : يَا رَبِّ بِمَ بَلَغَ عِبَادُكَ هَذِهِ

۲۱۱۹- حضرت علیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے اوپر سے سنہری ملبوسات اور نیچے سے سنہری گھوڑے نکل رہے ہوں گے- ان کی کاٹھیاں اور لگامیں موتی اور یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی، نہ وہ لید کریں گے اور نہ پیشاب- ان کے پر بھی ہوں گے، ان کا قدم حد نظر تک پہنچے گا، جنتی ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے پرواز کریں گے- کم درجے والے کہیں گے اے رب تیرے یہ بندے اس قدر عزت و احترام کے مرتبے پر کیسے پہنچے؟ آپ نے فرمایا کہ انہیں کہا جائے گا

۲۱۱۹- صفة الجنة اصبہانی ص ۲۷۲ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی-

الْكَرَامَةَ كُلَّهَا قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ : كَانُوا يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ وَ كُنْتُمْ تَنَامُونَ وَ كَانُوا يَصُومُونَ وَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ وَ كَانُوا يُنْفِقُونَ وَكُنْتُمْ تَبْخَلُونَ وَ كَانُوا يُقَاتِلُونَ وَكُنْتُمْ تَجْبُنُونَ)).

یہ تہجد پڑھا کرتے تھے اور تم سویا کرتے تھے- وہ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم کھایا (پیا) کرتے تھے- یہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرتے تھے اور تم بخل کیا کرتے تھے- یہ (اللہ کی راہ میں) لڑتے تھے اور تم بزدل ہو کر رہتے تھے- (ابن ابی الدنیا)

۲۱۲۰- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُحِبُّ الْخَيْلَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ فَقَالَ: ((إِنْ أَدْخَلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ كَانَ لَكَ فِيهَا فَرَسٌ مِنْ يَاقُوتٍ لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۲۱۲۰- حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہؓ کا بیان ہے کہ مجھے گھوڑے (رکھنے) والوں سے محبت تھی- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن! اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا تو تمہارے پاس یاقوت کا گھوڑا ہو گا، اس کے دو پر ہوں گے، جہاں تم چاہو گے وہ تمہیں پرواز کرائے گا- (طبرانی، اس کے راوی ثقہ ہیں)

۲۱۲۱- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لأَهْلِ الْجَنَّةِ : يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَ مَا لَنَا لاَ نَرْضَى يَا رَبَّنَا وَ قَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ: أَلاَ أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ [فَيَقُولُونَ وَ أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ] فَيَقُولُ : أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ .

۲۱۲۱- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل جنتیوں سے فرمائیں گے اے جنتیو! وہ کہیں گے لبیك ربنا وسعدیك والخیر فی یدیك (اے ہمارے پروردگار ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سر تسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں- ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے)- اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا- اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنی رضا و خوشنودی تمہیں دے دی- اب کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا- (بخاری مسلم)

۲۱۲۰- ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۳) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی-

۲۱۲۱- صحیح بخاری ' کتاب الرقاق' باب صفة الجنة والنار- صحیح مسلم' کتاب الجنة وصفة نعیمها' باب احلال الرضوان علی اهل الجنة-

۲۱۲۲- وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: هَلْ تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تُنْجِنَا مِنَ النَّارِ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ ﴾)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۱۲۲- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ عزوجل فرمائے گا کیا تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ کہیں گے کیا آپ نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے، کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی- اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے بعد پردہ اٹھا دیا جائے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہو گی- پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "جنہوں نے اچھے عمل کیے ان کا بہتر انجام ہو گا اور مزید بھی-" (بخاری، مسلم)

۲۱۲۳- وَخَرَّجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَإِذَا فِي كَفِّهِ مِرْآةٌ كَأَصْفَى الْمَرَايَا وَأَحْسَنِهَا وَإِذَا فِي وَسَطِهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ قَالَ: هَذِهِ الدُّنْيَا صَفَاؤُهَا وَ حُسْنُهَا قَالَ: قُلْتُ: مَا هَذِهِ الْكَمْعَةُ السَّوْدَاءُ فِي وَسَطِهَا قَالَ: هَذِهِ الْجُمُعَةُ قَالَ: قُلْتُ وَ مَا الْجُمُعَةُ قَالَ: يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ رَبِّكَ عَظِيمٌ وَسَأُخْبِرُكَ بِشَرَفِهِ وَ فَضْلِهِ وَاسْمِهِ فِي الآخِرَةِ أَمَّا شَرَفُهُ وَفَضْلُهُ وَاسْمُهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَمَعَ فِيهِ أَمْرَ الْخَلْقِ وَ أَمَّا مَا يُرْجَى فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ سَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا

۲۱۲۳- حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے- ان کے ہاتھ میں صاف و شفاف اور خوبصورت ترین آئینہ تھا، لیکن اس کے درمیان میں سیاہ نشان تھا- میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ دنیا کی رعنائی و زیبائی ہے- میں نے کہا یہ سیاہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے کہا یہ جمعہ ہے- میں نے کہا جمعہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا یہ رب تعالیٰ کا عظیم دن ہے اور میں آپ کو اس کے شرف و اعزاز اور آخرت والے نام سے آگاہ کرتا ہوں- جہاں تک اس کے شرف و اعزاز اور اس کے دنیاوی نام کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں تمام مخلوقات کے معاملات سرانجام دیئے اور جو آئندہ اس سے امید ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان مرد یا عورت اللہ تعالیٰ سے جو بھی نیک تمنا کرے گا، اللہ تعالیٰ وہی اسے عطا فرمائے گا- رہا

۲۱۲۲- صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ یونس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مذکور ہے-

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المومن- ربھم فی الآخرۃ-

عَبْدٌ مُسْلِمٌ أَوْأَمَةٌ مُسْلِمَةٌ يَسْأَلَانِ اللهَ فِيهَا خَيْرًا إِلاَّ أَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَمَّا شَرَفُهُ وَ فَضْلُهُ وَاسْمُهُ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا صَيَّرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَدْخَلَ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ وَجَرَتْ عَلَيْهِمْ أَيَّامُهُمَا وَسَاعَاتُهُمَا لَيْسَ بِهَا لَيْلٌ وَ لَا نَهَارٌ إِلاَّ قَدْ عَلِمَ اللهُ مِقْدَارَ ذٰلِكَ وَ سَاعَاتِهِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْحِيْنِ الَّذِيْ يَبْرُزُ أَوْ يَخْرُجُ فِيْهِ أَهْلُ الْجُمُعَةِ إِلَى جُمُعَتِهِمْ نَادَى مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ اخْرُجُوا إِلَى دَارِ الْمَزِيْدِ لَا يَعْلَمُ سَعَتَهُ وَ عَرْضَهُ وَ طُولَهُ إِلاَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَخْرُجُوْنَ فِي كُثْبَانٍ [مِنَ] الْمِسْكِ)) قَالَ حُذَيْفَةُ: وَ إِنَّهُ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنْ دَقِيقِكُمْ قَالَ: ((فَيَخْرُجُ غِلْمَانُ الْأَنْبِيَاءِ بِمَنَابِرَ مِنْ نُورٍ وَيَخْرُجُ غِلْمَانُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِكَرَاسِيَّ مِنْ يَاقُوتٍ قَالَ: فَإِذَا وُضِعَتْ لَهُمْ وَأَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ بَعَثَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَيْهِمْ رِيْحًا تُدْعَى الْمُثِيْرَةُ تُثِيْرُ عَلَيْهِمْ أَثَابِيْرَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ فَتُدْخِلُهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِمْ وَتُخْرِجُهُ فِي وُجُوهِهِمْ وَأَشْعَارِهِمْ فَتِلْكَ الرِّيْحُ أَعْلَمُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِذٰلِكَ الْمِسْكِ مِنْ تِلْكَ الْمَرْأَةِ لَوْ دُفِعَ إِلَيْهَا ذٰلِكَ الطِّيْبُ بِإِذْنِ اللهِ قَالَ: ثُمَّ يُوحِي اللهُ سُبْحَانَهُ إِلَى حَمَلَةِ الْعَرْشِ فَيُوضَعُ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْجَنَّةِ وَ

اس کا آخری شرف و اعزاز اور نام تو اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کر دے گا۔ ان کے لیے دن اور اس کے اوقات بھی جاری ہو جائیں گے۔ وہاں کے ہر دن رات اور اس کی گھڑیوں کی مقدار اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو گی۔ جب جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جانے والوں کا وقت ہو گا، ایک منادی اعلان کرے گا اے جنتیو! دار المزید کی طرف جاؤ۔ اس کی وسعت اور طول و عرض کو صرف اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔ وہ کستوری کے ٹیلوں میں چل نکلیں گے۔ حذیفہ نے کہا ہے کہ یہ آٹے سے بھی زیادہ سفید ہوں گے۔ انبیاء کے غلام، نور کے منبر لے کر اور باقی مومنوں کے غلام، یاقوت کی کرسیاں لے کر چلیں گے۔ جب انہیں لگا دیا جائے گا اور لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ مثیرہ نامی ہوا بھیجے گا جو کستوری کی تیز تہوں والے جھونکے ان پر برسائے گی اور وہ ان کے کپڑوں کے نیچے سے داخل ہو کر چہروں اور بالوں کی طرف سے نکلے گی۔ اس ہوا کے متعلق میں ہی جانتا ہوں کہ اگر اسے اس عورت کو دے دیا جائے تو وہ اس کے ساتھ اللہ کے حکم سے کیا کرے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش اٹھانے والے فرشتوں کی طرف وحی کرے گا اور اسے جنت کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے درمیان کئی پردے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید (یعنی اضافے کا دن) ہے وہ تمام ایک بات پر اتفاق کریں

۲۱۲۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۹۳/٤۔

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحُجُبُ فَيَكُونُ أَوَّلَ مَا يَسْمَعُونَ مِنْهُ أَنْ يَقُولَ أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْ أَطَاعُونِيْ بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِيْ وَصَدَّقُوا رُسُلِيْ وَاتَّبَعُوا امْرِيْ فَسَلُونِيْ فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبٌّ رَضِيْنَاءُ عَنْكَ فَارْضَ عَنَّاقَالَ: فَيَرْجِعُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّيْ لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِيْ فَسَلُونِيْ فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبٌّ وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى تِلْكَ الْحُجُبَ وَ يَتَجَلّٰى لَهُمْ [شَيْءٌ لَوْ لَا أَنَّهُ قَضٰى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوا لَاحْتَرَقُوا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُوْرِهِ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهُمْ إِرْجِعُوا إِلٰى مَنَازِلِكُمْ قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَقَدْ خَفُوا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ وَخَفِيْنَ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فَإِذَا صَارُوا إِلٰى مَنَازِلِهِمْ تَرَادُ النُّوْرُ وَ أَمْكَنَ وَ تَرَادُ وَ أَمْكَنَ حَتّٰى يَرْجِعُوا إِلٰى صُوَرِهِمُ الَّتِيْ كَانُوا عَلَيْهَا قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَزْوَاجُهُمْ : لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلٰى صُوْرَةٍ وَ رَجَعْتُمْ عَلٰى غَيْرِهَا قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ : ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَجَلّٰى لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ إِلٰى مَا خَفِيْنَا بِهِ عَلَيْكُمْ قَالَ: فَلَهُمْ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ

گے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا- اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ ہم کلام ہو کر فرمائے گا اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا- تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید ہے- وہ بیک آواز کہیں گے اے رب! ہمیں اپنا چہرہ مبارک دکھا، ہم تیرا دیدار کر لیں- اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھادے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ فروز ہوگی- اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور کی وجہ سے جل بھی جائیں، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ فگن ہو جائے گا- اس کے بعد ا نہیں کہا جائے گا کہ تم اپنے اپنے ٹھکانوں میں چلے جاؤ- وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف آ جائیں گے- اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والے نور سے ان کی بیویاں ان کے متعلق لاعلم ہوں گی اور وہ ان کے متعلق لاعلم ہوں گے، جب وہ گھر پہنچیں گے تو نور بڑھتا جائے گا اور پختہ ہوتا جائے گا- یہاں تک کہ وہ اپنی ان شکلوں کی طرف لوٹ آئیں گے جن میں وہ پہلے تھے- ان کی بیویاں ان سے کہیں گی تم جس شکل وصورت میں ہمارے ہاں سے گئے تھے اس کے علاوہ شکل وصورت میں واپس ہوئے- وہ کہیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا اور ہم نے اس کا دیدار کیا تو ہماری شکلیں تم سے مخفی رہ گئیں- آپ نے فرمایا ہر سات روز میں انہیں اس سے دوگنا (دیدار) نصیب ہوگا اور یہی بات اللہ عزوجل کے اس فرمان میں ہے ﴿فَلَاتَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ﴾ کسی ذی روح کو علم نہیں کہ ان (جنتیوں) کے لیے ان کے عملوں کے صلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک مخفی رکھی گئی ہے- (بزار)

الضَّعْفُ عَلٰى مَا كَانُوا قَالَ: وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً م بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾)).

٢١٢٤- وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فَقَالَ : ((رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَمَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ أُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ كَيْفَ وَ قَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَ أَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ : أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُولُ لَهُ : لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ : رَضِيْتُ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ وَ لَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَ لَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ رَضِيْتُ رَبِّ قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ وَ خَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۴- حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا کہ سب سے کم جنتی کا کیا مرتبہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سب سے کم جنتی) ایسا آدمی ہے جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا- اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا- وہ کہے گا- یارب! لوگ تو اپنی اپنی جگہ پہنچ چکے ہیں اور اپنے انعامات لے چکے ہیں- اسے کہا جائے گا کیا تو اس بات پر خوش ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ کے برابر (جنت کا حصہ) مل جائے- وہ کہے گا اے رب میں راضی ہوں- اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی تیرے لیے ہے اور اس کے برابر اور بھی اس کے برابر اور بھی اس کے برابر اور بھی پانچویں دفعہ پر وہ کہے گا میں خوش ہو گیا- اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے لیے ہے اور اس سے دس گنا اور- تیرے لیے وہ سب کچھ ہے جو تیرا دل چاہے اور جس سے تیری آنکھ محظوظ ہو- وہ کہے گا اے رب میں خوش ہو گیا- موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب سب سے اعلیٰ مقام والے کے لیے کیا کچھ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہیں میں نے چاہا ہے- میں نے ان کا احترام اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اس پر مہر لگائی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی دل میں اس کا خیال آیا ہے- (مسلم)

۲۱۲۴- صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها۔

اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ وَ عَمَلٍ وَ نَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ وَ عَمَلٍ وَ نَبُوءُ لَكَ بِنِعَمِكَ وَنَعْتَرِفُ بِذُنُوبِنَا فَتَدَارَكْ [بِعَفْوِكَ] فَوَاتَنَا وَاغْفِرْ [بِفَضْلِكَ] هَفَوَاتِنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت اور اس کے نزدیک لے جانے والے قول و عمل کی دعا کرتے ہیں اور تجھ سے تیری ناراضی اور دوزخ اور اس کے نزدیک لے جانے والے ہر قول و عمل سے پناہ مانگتے ہیں- ہم تیرے انعامات کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں- تو ہمیں معاف فرما کر ہماری کوتاہیوں کا تدارک فرما اور اپنے فضل کے ذریعے ہماری لغزشیں معاف فرما اور ہمیں اپنے مخلص بندوں میں سے بنا، یارب العالمین-

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى أَشْرَفِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَفِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ وَ خَلِيْلِكَ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ.

الحمد للہ بروز اتوار مورخہ ۲۴-دسمبر ۱۹۹۵ کو دارالحدیث راجووال کی لائبریری میں ترجمے کا یہ مبارک کام تکمیل پذیر ہوا اللھم تقبل منا واجعله خالصا لوجهك ولا تجعل لاحد فيه شيئا وانفعني به يوم لا ينفع مال ولا بنون.

المتجر الرابح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان اور عمل کا چولی دامن کا تعلق ہے۔ ایمان کے بغیر عمل اور عمل خیر کے بغیر ایمان دونوں بے روح ہیں۔ ایمان کی کھیتی کو اگر عبادات اور اخلاص وتقویٰ سے سیراب کیا جائے تو اس میں اعمال صالح کے برگ وبار پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام ایسے ہی ایمان وعمل کے مجموعے کا نام ہے۔ اعمال کی قدر وقیمت حسن نیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان کا مقصود بھی رضائے الٰہی کے علاوہ کچھ اور نہیں ہونا چاہیے۔ ہر عمل کی فضیلت، اہمیت اور ثواب کے بارے میں زبان رسالت مآب ﷺ سے تعین کر دیا گیا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے اس سے بڑھ کر خسارے کی کوئی اور بات نہیں ہو سکتی کہ وہ ایسے عمل کو اختیار کرے، جس کی بنیاد اور اساس سنت نبوی پر نہ ہو۔ افسوس صد افسوس کہ لاکھوں مسلمان ایسے ہزاروں عمل کر رہے ہیں کہ جن کا کوئی ثبوت نہ تو اللہ کی کتاب سے ملتا ہے اور نہ حضور سرور کائنات ﷺ کی سنت میں دکھائی دیتا ہے۔ اس صورت حال میں صحیح اعمال کو کیسے تلاش کیا جائے اور انہیں کیسے انجام دیا جائے نیز ان پر گفتار رسالت میں کس اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، یہ سب باتیں احادیث کے درجنوں مجموعوں میں جابجا موجود ہیں جنہیں ساتویں صدی ہجری کے نامور محدث امام الحافظ ابو محمد شرف الدین عبدالرحمٰن خلف الدمیاطیؒ نے کمال محنت، محبت اور ریاضت سے اپنی کتاب ''المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح'' میں یکجا کر دیا ہے۔ مصنف موصوف کا کمال یہ ہے کہ ہر عمل کو پہلے قرآنی آیات اور پھر احادیث کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ اس مفید اور نافع کتاب کا اردو میں پہلا ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف کے قلم سے ہوا ہے، جسے مکتبہ قدوسیہ نے معیاری طباعت سے آراستہ کر کے شائع کیا ہے۔ اس ترجمے کا اسلوب سادہ، سلیس اور رواں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علمی کوشش کو اردو خواں عامۃ المسلمین کے لیے نفع مند بنائے اور ایسے اعمال صالح کو اختیار کرنے کی توفیق دے، جن کے اجر وثواب کو زبان رسالت مآب ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ آمین یارب العالمین

پروفیسر عبدالجبار شاکر